

کتاب تحفۃ الواعظین



شمالی ایشیائی

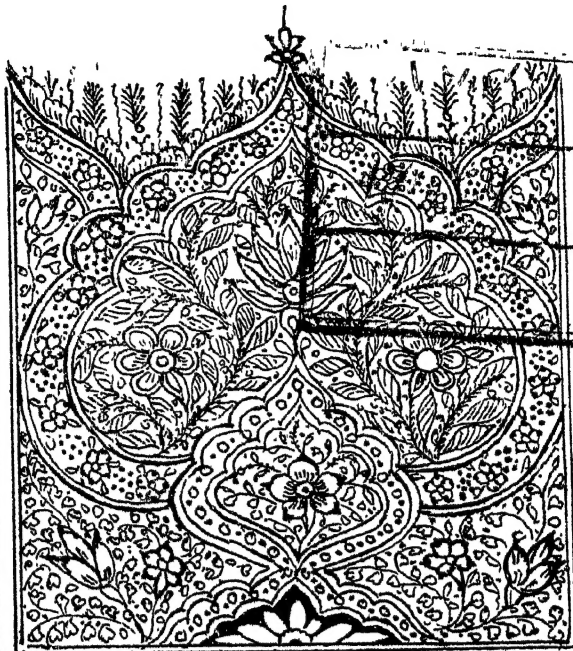


تصیف مولوی سید علی

918.56

تو اس وقت میں بالکل نایاب تھی سو حیرت و تعجب

قاضی ابراہیم بن حضرت قاضی نور محمد صاحب ساکن لمبدری نے
بشرکت نور الدین بن حیو خان کے تاریخ ۴ ماہ صفر ۱۲۰۸
ہجریہ معلى مطبع حیدرین طبع کیا ہوا



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اچھی اچھی تعریفیں اور صفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ثابت ہیں جو پیدا کرنا والا اور پالنے والا تمام عالم کا ہی اور قدرت مارنے اور جلانے دو لہندہ کرنے اور فقیر بنانے عزیز کرنے اور ذلیل بنانے ہدایت کرنے اور گمراہ بنانے بہشت میں لیجانے اور دوزخ میں ڈالنے کی ایسی ذات پاک سے بلا شرکت دوسرے کے علاقہ رکھتی ہے اور صلوٰۃ اور درود کے تمام پیغمبروں پر خصوصاً محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ خاتم انبیاء سرور صفیاء مادی گمراہوں کے شفیع کنہ گاروں کے صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ وسلم راؤ انکی جمیع اولاد اور اصحاب اور ان کی امت کے تمامی پرہیز گاروں اور نیک کاروں پر بعد حمد اور نعت کے لکھا جاتا ہے قرآن مجید کی آیتوں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثوں اور مشایخوں کے اچھے کلاموں اور اس کتاب کا نام تنبیہ الغافلین ہے احوال اس

کتاب کا یوں ہی کہ پہلے کسی شخص نے اسکو حسین میں باب تھے فارسی سے ہندی
 زبان میں ترجمہ کیا تھا لیکن اکثر الفاظ اس کے بے محاورہ اور نادرست اور آئین قرآن مجید کی غلط
 تحقیق جتنی اس خاکسار خیر خواہ خلق اللہ سید عبداللہ ولد سید بہادر علی عفا اللہ عنہا نے اسکی
 عبارت اور آیتوں کو صحیح اور اس کے مضمون کے مطابق حدیثیں بلکہ کچھ اور بھی آیتیں داخل
 کر کے اور بیان اور قصے جو جس مقام کے مناسب جانا زیادہ کر کے بارہ سو چھیالیس
 ہجری میں چھپوایا یا اللہ تو مالک ہے دین دنیا کا اس کتاب کے پڑھنے سے والوں کو دین محمدی
 کی سیدھی راہ عنایت فرما اور اس فقیر ناچیز کی اتنی سعی کے سبب دنیا میں طمع کے پھندے
 اور بُری چال اور بُد کاروئی صحبت سے بچا اور عاقبت میں اسکو باقیات صالحات ٹھہرا کر
 وسیلہ کنا ہوئی بخشش کا کہ بفضلہ و کرم اب جانا چاہئے کہ سب زیادہ مسلمانوں کے
 حق میں ایمان کی دولت ہے جس شخص کا ایمان درست ہو اور یقین کمال کو پہنچا
 اس شخص کا ہر ایک کام دین اور دنیا کا ٹھیک ہو گیا اور اچھا بنا کیونکہ یہ بڑی نعمت ہے
 اور دونوں جہان کی دولت پس سب لوگوں کو چاہئے کہ رات دن ایسی باتیں جس سے
 دین اور قوت ایمان بچے اور خوب مضبوط ہو جاوے لگے رہیں کہ آخرت میں اپنے
 خاوند کے پاس سرخروئی حاصل کریں اور بڑے بڑے درجوں کو پہنچیں پھر حق تعالیٰ
 سے اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی راہ سے دور ہو جاوےں بچے زمین کہ
 شیطان اور نفس آدمی کو ہمیشہ بُری راہ میں لے جاتا ہے اور نیک راہ سے
 ہٹا کر تاج جس سے انسان بعد موت کے عذاب الہی میں گرفتار ہوتا ہے
 اسوقت اس کو حسرت اور افسوس کے کچھ کام نہیں آتا اس کتاب میں پچیس
 باب ہیں اور خاتمہ پہلے میں ایمان کا بیان دوسرے باب میں نبی کی سنتوں
 پر چلنے اور بدعتوں کو چھوڑنے کا بیان تیسرے باب میں علم کا بیان چوتھے
 باب میں دنیا کی دوستی کا بیان پانچویں باب میں قیامت کا بیان نہ

چھٹے باب میں دوزخ کا بیان ساٹھویں باب میں
 بہشت کا بیان آٹھویں باب میں ماوراء باب اور ہمسائے کے حق کا بیان نوین باب
 میں سود کھانے والوں کا بیان دسویں باب میں زکوٰۃ کا بیان گیارھویں باب میں
 ناشاپیے والوں کا بیان بارھویں باب میں نماز کی فضیلت کا بیان سترھویں باب
 میں قرآن پڑھنے کی فضیلت کا بیان چودھویں باب میں ماہ رمضان المبارک کا بیان
 پندرھویں باب میں حج کا بیان سوٹھویں باب میں جو رواد اور خاوند کے حق کا بیان نہ
 سترھویں باب میں جھوٹے اور کذب کی برائی کا بیان اٹھارویں باب میں غیبت اور
 عیب پھینی کا بیان انیسویں باب میں لوگوں کے دکھانے کو جو نماز کرتے ہیں اور روزہ
 رکھتے ہیں ان کا بیان بیسویں باب میں غرور اور تکبر کا بیان اکیسویں باب میں خلق
 نیک اور غصہ کھانیک کا بیان بائیسویں باب میں نیک لوگوں کی باتوں کا بیان تیسویں
 باب میں بوشجمہ کا بیان چوبیسویں باب میں ماتم کرنے والوں کا بیان پچیسویں باب
 میں فصلیں ہیں

پہلا باب ایمان کے بیان میں

ایمان شرح میں ہے میں قبول کرنے اور اعتقاد لانے کو ان چہرے کے اوپر کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
 وآلہ واصحابہ وسلم اللہ تعالیٰ کے پاس سے لائے اور بند و بنو پہنچا یا اور لائے پر خوب یقین
 اور قبول کرنا خواہ اجمالاً ہو نیک کہئے جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے پاس سے لائے
 ہیں سب حق ہے خواہ تفصیلاً یعنی جدا جدا ہر ایک حکم پر جو حضرت نے فرمایا جو لائے ایمان
 لاوے ایمان اجمالی مؤمن ہو نیکو کفایت کرتا ہے لیکن درجہ ایمان تفصیلی کا کامل ہے اس
 جانا چاہئے کہ ایمان محض ہونے کو صرف پیغمبر کو سچ جانتا اور حق پہچانتا بس نہیں کرتا جب تک
 تصدیق کے مرتبہ کو جسے ٹھیک مانتا اور سچ جانتا دل سے کہتے ہیں پیچھے اور اس پر دل قرار نہ کرے
 اور خاطر کو تسکین نہ ہو پس حقیقت ایمانی ہی تصدیق قلبی ہے اور قرار زبان سے یہ سوا

کہ جب اس نے فرار کیا تو شرعی احکام اُس پر جاری ہوئے پھر بعضے باتیں ایسی ہیں کہ باوجود فرار
 اور تصدیق کے ان باتوں کو کرنے سے کافروں میں گنا جاتا ہے جیسا سنت کو سجدہ کرنا یا
 جنود اللہ اور جو اس قسم کی باتیں ہیں ان کاموں کا کرنا ابھی شرع کے حکم سے کافر کی
 عمل نیک ایمان کی حقیقت میں داخل نہیں بلکہ اس کے کمال کی شرط ہے ایمان بے عمل ناقص
 ہوتا ہے چنانچہ وہ شخص مومن فاسق کہلاو گیا ایمان کی حد باہر نہیں نکلا در صورتیکہ وہ
 کچھ تائب نہ جائے اور حلال نہ سمجھے اگرچہ صغیرہ ہو اہل سنت و جماعت کا یہی مذہب ہے صحابہ اور
 ائمہ علیہ السلام اسی اعتقاد پر تھے فاسق کو مومن کہتے تھے اور اسلام کے احکام اُس پر جاری کرتے
 تھے اور مسلمانوں کے مقبروں میں اُسے گارہتے تھے اور بعضے صحابہ اور تابعین وغیرہ سے
 نقل کی گئی ہے کہ اَلْاِيْمَانُ تَصَدِيقٌ بِالْقَلْبِ وَ اِقْرَارٌ بِاللِّسَانِ وَ عَمَلٌ بِالْاَعْمَالِ
 یہاں مراد ایمان کامل سے ہے اور محدثین اور محققین سے بھی یوں نہیں نقل کرتے ہیں اگرچہ
 بعض عبارت انہی ظاہر میں لوگوں کو اس کے خلاف پر وہم میں ڈالتی ہے خوارج گناہ کبیرہ بلکہ صغیرہ
 کے بھی کمریوں کو کافر کہتے ہیں اور معتزلہ نہ کافر کہیں نہ مومن دونوں کی حج میں ایک مرتبہ ثابت
 کرتے ہیں اور بعضے آیت اور حدیث کو جس کے ظاہر سے یہ بات پائی جاتی ہے دلیل کرتے ہیں
 اور دوسری آیتوں اور حدیثوں میں جو اہل سنت کے مذہب کو ثابت کرتی ہیں تاویل
 بیان کرتے ہیں اور حقیقت میں آیتوں اور حدیثوں کی مراد وہی ہے جس کو پہلے اگلوں نے
 جو دین کے زبانیاں اور شریعت کے مطلب اس تھے اور قسروں کے واقف کار سمجھ گئے
 اگرچہ ظاہر میں اس کے خلاف بوجھا جاو اور یہ بڑا ایک قاعدہ مضبوط ہے دلیلوں کے
 سمجھنے کو اور اس کی مراد بوجھنے کو اور جب کو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے چھپاؤ وہی بچے تفصیل
 ایمان کی یہ ہے ایمان لاؤ کہ اللہ تعالیٰ اپنی ذات سے موجود اور سب چیزیں اسکے پیدا
 کرنے سے پیدا ہوئی ہیں اپنی پیدائش اور قائم رہنے میں اس کی ذات سے محتاج ہیں اور
 وہ کسی چیز کا محتاج نہیں اگلا احتیاج ذات اور صفات میں اور افعال میں کیا کیا کام

اسکے ساتھ ساجھا نہیں وجود اور حیات اسکا اُنچے وجود اور حیات کے موافق نہیں
اور علم اسکا اُنچے علم کے مطابق نہیں اور اس کے سمع اور بصر اور ارادہ اور قدرت اور
کلام کو مخلوقات کے سمع اور بصر اور ارادہ اور قدرت اور کلام کے ساتھ سولے
ہم نامی کے کسی طرح کی شرکت اور مناسبت نہیں اللہ تعالیٰ کی ذات جس طرح
مانند ہے اسطور پر اسکی صفیت اور کلام بھی ہے مانند ہیں مثلاً اس کے علم کی صفت
ایسی ایک صفت قدیم ہے کہ جس کے سبب ازل اور ابد کے کاموں کو اسکی آکھڑ
ہت اچھی بُری تمام حقیقت کو جس طرح جو وقت میں جس قدر موجود ہو گا ایک
آن میں دریافت کر لیا ہے کہ زید فلا نے وقت میں زندہ فلا نے وقت میں مرد
ایسا ہی کلام اسکا ایک بیٹ یعنی نرالا اور ایک پھیلا بہ ممکنات کہا ہے
اور کہنے والا ہے کہ تمام کتابیں جو نازل ہوئیں ہیں اسکی تفصیل میں اور خلق
اور تکوین ایک صفت ہے خاص اللہ تعالیٰ کی کہ کیا جو ہر کیا عرض کیا بندوں
کے اختیاری کام سب کو اپنے پیدا کیا ہے اسباب اور وسیلوں کو اپنے
فعل کا کردہ بنایا ہے بلکہ اپنے کاموں کے ثابت ہوئی دلیل پھر ائی ہیں جیسا
کہ عقلمند لوگ جمادات یعنی ان بڑھ چیر و پخی حرکت سحرکت دینے والے کو سمجھ
لیتے ہیں اور جانتے ہیں کہ یہ حرکت اس چیز کے لائق نہیں ہے اسکا کوئی
حرکت دینے والا اسکا ہے خصوصاً وہ ہوشیار جن کی انھیں شرع
کے سرے سے روشن ہوئی ہیں بوجھتے ہیں کہ ممکن یعنی ہونے والا اپنے
بنانے میں یا دوسرے کے خواہ وہ جو ہر خواہ عرض یعنی ذات ہو یا صفت
معدور نہیں رکھتا ان اتنا فرق جمادات یعنی ان بڑھ چیر و پخی حرکات میں
اور افعال اختیاری میں ثابت ہے اور ایمان لانا اس پر واجب کہ حق تعالیٰ
بندوں کو ایسی صورت قدرت اور ارادے کی دی ہے اور جمادات اللہ کی

اسپر جاری ہے کہ جب کوئی بندہ کسی کام کا قصد رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اسکا
 کو پیہ کر دیتا ہے سو اسی ارادے اور قدرت کے سبب بندے کو کام
 کیتے ہیں یعنی حاصل کرنے والا اور بھلائی برائی ثواب عذاب اسپر ٹھہرتے
 ہیں جادات اور حیوانات یعنی جاندار کی حرکت میں فرق نہ سمجھنا کفر ہے
 خلاف شرع اور خلاف عقل اور سوائے اللہ تعالیٰ کے دوسرے کو کسی چیز کا
 پید کرنے والا جانتا بھی کفر ہے اس لئے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے
 قہر کو اس امت کا جو س فرمایا ہے اور اللہ تعالیٰ کسی چیز میں نہیں ٹھکتا
 اور کوئی چیز اس میں نہیں بیٹھتی اور وہ سب چیزوں پر محیط ہے یعنی گھیر رکھا
 ہے اس نے ذاتی گھیر کے سے اور نزدیک اور ملاپ سب چیزوں سے رکھتا
 ہے نہ وہ گھیر اور نزدیک اور ملاپ جو ہمارے عقل میں آوے کہ وہ اسکی
 جناب پاک کے لائق نہیں اور جو کچھ کشف اور شہود سے یعنی کھل جانا اور
 دکھائی دینا چھپی چیز کا محبت کی قوت سے معلوم کریں وہ اُسے پاک ہے
 ایمان غیب پر لا یا چاہئے اور جو کچھ کشف اور شہود سے سمجھا جائے وہ
 اس کی تصویر اور نقل ہے اسپر خیال نہ رکھا چاہئے بلکہ اسکو نیت جانا
 چاہئے یونہی بزرگوں نے فرمایا ہے ایمان لئے ہیں ہم کہ اللہ تعالیٰ
 سب چیزوں کو گھیر رہا ہے اور سب سے نزدیک ہے اور معنے گھیر رہے
 اور نزدیک ہونے اور ساتھ ہونے کے نہیں سمجھتے ہیں کہ کیوں کر ہے اور
 ایسا ہی ہے مطلب لفظ استوا کا یعنی برابر ہونا اس کا عرش پر اور
 سماں اس کا مومن کے دل میں اور اترنا پچھلی رات کو ورلے آسمان پر
 کہ حدیثوں اور کلام الہی میں آیا ہے اور ایسا ہی ہے مطلب لفظ ما تھور
 مہنہ کا کہ کلام الہی اسپر دلالت کرتا ہے ان سب پر ایمان لا یا چاہئے اور ظاہر

معنی ان لفظوں کے ملایا چاہئے اور اس کی تحقیقات میں نہ پڑا چاہئے بیان
 اس کی حقیقت کا اللہ تعالیٰ کے علم پر چھوڑا چاہئے تاکہ جو غیر حق ہے وہ حق
 نہ سمجھا جاوے اور صفات اور افعال الہی میں آدمیوں کو بلکہ فرشتوں کو سوا
 حیرت اور نادانستگی کے اور کچھ حاصل نہیں نص یعنی دلیل شرعی قطعی کا
 انکار کرنا کفر ہے اور تاویل یعنی بیان ٹھہر لینا محض نادانی اور ایک تزدیکی
 اور ملاپ اللہ تعالیٰ کی دوسری طرح یہ ہے کہ پہلی طرح کے ساتھ سوائے
 ہم نام ہونے کے کسی طرح کا میل نہیں رکھتی ایسی تزدیکی اگرچہ خاص
 بندوں کی قسمت میں ہے جیسے فرشتے انبیاء اور اولیاء پر عوام مومنین بھی
 اس طرح کی تزدیکی سے بے نصیب نہیں مگر اس تزدیکی کے بے شمار
 درجے ہیں نیکی اور بدی جو موجود ہوتی ہے اور کفر اور ایمان اور فرمان برداری
 اور نافرمانی جو کچھ بندے سے ظاہر ہوتی ہے اللہ تعالیٰ کے ارادہ
 اور تقدیر سے ہے لیکن اللہ تعالیٰ کفر اور گناہ کے کاموں سے راضی
 نہیں اور اس کے واسطے اس نے سزائیں ٹھہرائیں ہیں اور فرمان
 برداری اور ایمان کے عوض اچھا بدلہ دینے کے وعدے کئے ہیں ارادہ اور
 حق اور رضا اور حق اور ہزاروں طرح کی رحمت اور درود پیغمبروں
 علیہم الصلوٰۃ والسلام کی ذات پر شمار ہو جو اگر بے لوگ نہ بھیجے جائے تو
 ہدایت کی راہ کسی کو معلوم ہوتی اور سچے علم اور نیک باتیں آدمیوں کے
 پوشیدہ رہ جاتیں سب بنی برحق ہیں اول سب کے حضرت آدم آخر اور
 افضل سب میں محمد مصطفیٰ ہیں علیہم الصلوٰۃ والسلام اور معراج اور
 سیرت انبیاء سے مسجد اقصیٰ اور دھان سے ساتویں آسمان اور سدرۃ
 المنتہی تک حق ہے اور آسمانی کتابیں جو نبیوں پر اتاری ہیں جیسے تورات

اور انجیل اور زبور اور فرقان یعنی قرآن عظیم اور صحیفہ جو حضرت ابراہیم علیہ السلام
 اور یسعیرون پر نازل ہوئے ہیں حق میں سب نبیوں پر اور سب کتابوں پر ایمان
 لانا چاہئے مگر گنتی انکی سوئے اللہ تعالیٰ کے کسی شخص کو معلوم نہیں کیوں کہ
 انکی دلیل سے ثابت نہیں ہوئی اور سب نبی بڑے اور چھوٹے گناہوں سے پاک
 ہیں اور یسعیری کی باتیں جو مضبوط دلیل سے معلوم ہوئی ہیں سب پر یقین لایا نہ
 چاہئے اور ایمان لاوے کہ فرشتے بندے اللہ کے پاک ہیں گناہوں سے نبرد
 ہیں دے نہ عورت نکھاؤں نہ بیویں وحی لائے تھیں عرش کو اٹھا رہے ہیں اور
 جس کام پر مقرر ہیں اسکو انجام دیتے ہیں اور یسعیر اور فرشتے اگرچہ اور مخلوق تھے
 افضل اور مقرب ہیں تو بھی دوسری خلقت کی طرح علم اور قدرت نہیں رکھتے
 مگر جبنا اللہ تعالیٰ نے انکو علم اور قدرت دیا ہے اور وہ سب اللہ تعالیٰ کی ذات
 اور صفات پر اور مسلمانوں کی طرح ایمان رکھتے ہیں اور انکے بے حد کے دریافت سے
 عاجز اور اپنی طاقت کے موافق اسکی بندگی کے حقوق کے ادا کرنے میں توفیق
 الہی کے سبب شکر گزار رہا کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کے خاص بندوں کو اسکی
 واجب صفات میں شریک جانتا کفر ہے جیسا کہ دوسرے کافر یسعیرون سے
 منکر ہو کر کافر ہوئے اس طرح اضرار حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا بیٹا اور خدا
 کے مشرک فرشتوں کو اسکی بیٹیاں ٹھہرا کر اور اسے کہ انکو عیب کی باتوں سے
 عالم جانتے تھے مشرک ہوئے اور فرشتوں اور نبیوں کو اللہ تعالیٰ کی صفات
 میں اور دوسروں کو نبیوں کی صفات میں شریک بنانے اور عصمت کی حق
 صفت یعنی سب عیبوں سے پاک ہونا سوائے انبیاء اور فرشتوں کے دوسروں
 میں اعتقاد نہ کرے اور متابعت انبیاء کی ہر کام میں منظور رکھے اور جن باتوں
 کی خبر یسعیر صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے دی ہے ان پر ایمان لاوے

اور عمل کرے اور جن باتوں سے منع فرمایا ہے ان سے دور بھاگے اور کسی کے قول اور فعل کا جو پیغمبر کے قول اور فعل سے ایک بال بھر فرق رکھتا ہوا اعتبار نہ رکھے اور پیغمبر علیہ السلام نے جو خبر دی ہے کہ دو مرتبے منکر نکیر قبر میں مردوں سے سوال کریں گے اور کافروں کو اور بعض مسلمان گناہ گار کو کچھ عذاب قبر ہوگا سچ ہے اور بعد موت کے زندہ ہونا قیامت کے دن اور صور یعنی نرسنگے کا پہلے دفع بھونکا جانا سب کی موت کے واسطے اور اسمائوں کا پھٹنا اور ستاروں کا ٹوٹ کر گرنا اور پہاڑوں کا اڑنا اور دوسری دفع کے صور سے مردوں کا قبر سے زندہ کھڑا ہونا سب سے پھر تمام جہان کا پیدا ہونا حق ہے اور حساب قیامت کا اور کوہا ہر ایک جسم کی اور تو لا جانا عمل کا اور بار ہونا بل صراط سے جو دوزخ کی پیٹھ پر تلو سے تیز اور بال سے باریک ہے بعضے نیچلی کی طرح بعضی ہوا کی طرح بعضے چالاکٹ گھوڑے کی طرح بعضے آہستہ آہستہ پارہوں کے اور بعضے دوزخ میں گر رہے ہیں حق ہے اور سفارش کرنی انبیاء اور اولیاء اور نیک لوگوں کی گنہگاروں کے حق میں سچ ہے اور حوض کوثر سچ ہے پانی اسکا دودھ سے سفید اور شہد سے میٹھا اس پر کوزے دھڑے ہیں جتنے آسمان میں تارے جو کوئی اسکا پانی پیئے پھر کبھی وہ پیاسا نہ ہو دے اور اللہ تعالیٰ اگر چاہے بڑے بھاری گناہ کو بے توبہ بخش دے اور چھوٹے گناہ پر عذاب کپڑے اور جو کوئی اخلاص یعنی سچی توبہ سے توبہ کرے اللہ تعالیٰ کے وعدے کے موافق التبتہ بخشا جاوے گا اور کافر لوگ ہمیشہ دوزخ میں گرفتار رہیں گے اور مسلمان گنہگار اگر دوزخ میں ڈلے جاوے تو آخر کو تھوڑے یا بہت دنوں میں التبتہ سے دوزخ سے مخصوص ہو کر بہشت میں داخل ہوں گے پھر ہمیشہ وہیں رہیں گے اور مسلمان بڑے گناہوں سے کافر نہیں ہوتا اور ایمان سے کھل نہیں جاتا اور دوزخ کے ہر قسم کے

عذاب جلی جز پیغمبر صا جب نے دی ہے اور قرآن میں موجود ہے جلیے سانب
 اور بچھو اور رنجیں اور طوق اور بیری اور دھتی لگ اور گرم پانی اور کنیلا درخت اور
 سینہ کا درخت اور کافر کے بدن کی سپ اور دھوئل سبج اور اسطرح پر
 بہشت کی سب نعمتیں کھانے پینے کی اور حورو مقصور اور لباس و پوشاک وغیرہ سب
 ہے اور سب بڑی نعمت اللہ تعالیٰ کا دیدار ہے کہ مومنوں کو بہشت میں بے
 پردہ بے جہت اور بے مثال میت اور ایگا اور ایمان کہتے ہیں سب جاننے کو
 دل سے اور مان لینے کو اور زبان سے اقرار کرنے کو اور زبان کا اقرار کرنا بھی
 ضرورت کے وقت جیسا ظالم کے جبر سے حساب میں نہیں آتا اور جانے کہ پیغمبر
 خدا کے اصحاب سب نیک اور عادل تھے اگر کسی سے کبھی کوئی قصور ہوا تو پھر
 وہ توبہ کر کے پاک ہو گیا قرآن کی اکثر آیتیں اور بہت سی حدیثیں انکی تعریف
 میں گواہی دیتی ہیں اور یہ بھی قرآن سے ثابت ہے کہ وہ آپس میں محبت
 اور حرمت رکھتے اور کافروں کے حق میں سخت تھے سو جو کوئی ان کو آپس میں
 مخالفت اور بے الفت سمجھے وہ قرآن کا منکر ہوا اور جو کوئی ان سے عداوت اور
 بغض رکھے گا وہ قرآن کے حکم سے کافر بنے امانت دار ہیں وحی کے اور
 نگہبان ہیں دین کے اور قوی کرنے والے ہیں اسلام کے اور دور کرنے والے
 ہیں کفر کے جو کوئی ان سے منکر ہوا وہ قرآن اور سب ایمان کے احکام سے
 خارج ہوا اور صحابہ کے اجماع اور یہی دلیلوں سے ثابت ہے کہ ابو بکر رضی اللہ
 عنہ اور اصحابوں سے افضل ہیں ان کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور اصحابو
 سے افضل ہیں اور عمر رضی اللہ عنہ سب اصحابوں نے حضرت ابو بکر کو
 افضل جانکر ان سے بیعت کی پھر ان کے اشارے سے ان کے چھے حضرت
 عمر کی خلافت پر ان کی فضیلت کے سبب اجماع کیا اور حضرت عمر کے بعد تین

دن تک آپس میں صحابہ نے مشورت کر کے حضرت عثمان کو افضل جان کر خلیفہ کیا اور
 ان سے بیعت کی اور بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے سب صحابہ ہجرا جریں اور انصار نے جو
 مدینہ میں موجود تھے حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے ساتھ بیعت کی اور
 جس نے علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے جھگڑا کیا اس نے خطا کی مگر یہ گمانی صحابو
 سے درگھا چاہئے اور ان کے آپس میں کی ناموافقت پر خیال بد نہ لیجا چاہئے اور
 انہیں سے ہر ایک کے ساتھ محبت اور اعتقاد سے پیش آیا چاہئے اور اس طرح کئی
 اصحاب جو اصحاب کبار کے سوا قطع بہشتی میں انکو نیک جانے چاہئے ابو عبد
 الرحمن وطلحہ و زبیر و ابو عبیدہ و سعد و سعید اور حضرت حسین اور ان کی
 ماں بی بی فاطمہ اور بی بی خدیجہ اور بی بی عائشہ رضی اللہ عنہم اور حنیئہ بی بی
 اور مہشیان حضرت کی تھیں سب کو بہتر اور افضل دوسروں سے یقین کرے
 اور انکی محبت دل سے رکھے اور ان سے اور انکی اولاد کے ساتھ بہ تعظیم و توقیر
 پیش آوے اور ایسے عمل کرنے حضرت پیغمبر صلعم کی محبت اور تابعی ہونے سے
 علاقہ رکھتے ہیں پھر جو کوئی برخلاف اس کے کرے گا اسنے گویا حضرت سے عداوت
 کی اہل حق کے ہی عقائد میں جو بیان میں آئے عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ
 عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ اُذْ طَلَعَ
 عَلَيْنَا رَجُلٌ سَدِيدٌ بَيَاضُ الثِّيَابِ سَدِيدٌ سَوَادِ الشَّعْرِ لَا يُرَى عَلَيْهِ اَثَرُ
 السَّفَرِ وَلَا يَعْرِفُهُ مِنَّا أَحَدٌ حَتَّى جَلَسَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فَأَسَدَ رُكْبَتَيْهِ إِلَى رُكْبَتَيْهِ وَوَضَعَ نَفْسَهُ عَلَى فَخْذَيْهِ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اخْبِرْنِي
 عَنِ الْإِسْلَامِ قَالَ الْإِسْلَامُ أَنْ يَتِمَّ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنْ تُحَمَّدًا
 وَرَسُولَ اللَّهِ وَتَقِيَمَ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ وَتَصُومَ رَمَضَانَ وَتُحَاجَّ الْبَيْتَ
 إِنْ امْتَطَعْتَ إِلَيْهِ مَبِيلًا قَالَ صَدَقْتَ فَحَبَّالَهُ فَبَالَه وَيَبْدَقُهُ

کہ سچ کہا تو نے پس تعجب کیا ہم نے اس شخص سے کہ پوچھا ہے حضرت سے پھر سچ
 مان لیتا ہے اسکو کہا اس شخص نے بتلا تو مجھ کو ایمان کی حقیقت فرمایا
 حضرت علیہ السلام نے یہ کہ ایمان لاوے تو اللہ پر اور اسکے فرشتوں پر اور
 اسکی کتابوں پر اور اسکے رسولوں پر اور پچھلے دن پر ایمان لاوے تو تقدیر پر اسکی
 بھلائی اور برائی کے ساتھ کہا اس مرد نے سچ کہا تو نے کہا بتا تو مجھ کو احسان
 کی حقیقت فرمایا یہ کہ بندگی کرے تو اللہ تعالیٰ کی اس طرح یر کہ گویا دیکھتا ہے
 تو اسکو پھر اگر اپاہتیں ہے کہ دیکھتا ہے تو اسکو پس ایسا جان کہ تحقیق وہ دیکھتا
 ہے مجھ کو کہا اُس نے کہ خبر دے تو مجھ کو قیامت کب ہوگی فرمایا کہ جس سے پوچھا
 گیا وہ پوچھنے والے سے زیادہ خبر دار نہیں اس کے لئے سے کہا بتلا تو مجھ کو اسکی
 علامتیں فرمایا قیامت کی نشانیاں یہ ہیں کہ جسے لونڈی اپنی مالک کو اور یہ
 کہ دیکھے تو ننگے پاؤں والوں اور ننگے بدن والوں مفلوں بکری چرنے والوں
 کو بڑی بڑی عمارتیں بنائے کہا روایت کرنے والے نے پھر حلا گیا وہ شخص اور
 ٹھہرا مین دیر تک پھر فرمایا حضرت نے مجھ کو آیا جانتا ہے تو اسی عمر کوں جانا
 یہ پوچھنے والا کہا میں نے اللہ اور رسول خوب جانتے ہیں فرمایا تحقیق وہ جبریل
 تھا آیا تمھارے پاس کہ سکھلا دے تمکو تمھارا دین روایت کی اس حدیث کو
 مسلم نے اور روایت کی اسی حدیث کو ابو ہریرہ نے کچھ اختلاف کے ساتھ
 کی روایت میں یوں ہے اور جب دیکھے تو ننگے پاؤں والوں ننگے بدن والوں
 بہرون کو گونگون کو زمین کے مالک علم قیامت کا داخل ہے پانچ چیزوں میں کہ
 ان کو کوئی نہیں جانتا مگر اللہ پھر بڑھی حضرت نے یہ آیت بیشک اللہ کہ اس کے
 پاس ہے علم قیامت کا اور مینہ کے برسنے کا آیت کے آخر تک روایت کی
 اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ قَالَ قَالَ رَسُولُ

وزیر بہ اعتقاد کرنا کہ جو سوائے اللہ اور اس کی صفوں کے کچھ سو حادث یعنی نئی چیز
 کچھ قدیم نہیں اور ایمان لانا خدا کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور
 پیغمبروں پر اور اس کی تقدیر پر ایک ہووے یا بد اور قیامت کے دن پر اس میں
 داخل کچھ عذاب ہو نا بد کاروں کو اور آرام سے رہنا نیک کاروں کا اور یہ
 کہ قیامت کے دن حساب ہو گا اور لوگوں کے عمل پر از و میں تولے جائیں گے
 اور اعمال نامے نیکوں کو دہنے نا حقہ میں اور بدوں کو بائیں نا حقہ میں دے
 جائیں گے اور پل صراط پر سے سب کو گذرنا ہو گا اور اللہ تعالیٰ کا دیدار مومنوں
 کو نصیب ہو گا اور بہشتی بہشت میں اور دوزخی دوزخ میں ڈالے جائیں گے
 اور ہمیشہ وہاں رہیں گے کبھی باہر نہ آویں گے بہشتیوں کو نعمت اور راحت
 ہمیشہ ملیگی اور دوزخیوں کی سزا ہر طرح کے عذاب سے ہمیشہ ہو لگیگی اور یہ
 بھی شجرہ ایمان کا کچھ اللہ تعالیٰ سے محبت رکھنی اور اس کے دوستوں
 اور بغض رکھنا اس کے دشمنوں سے اور محبت رکھنی پیغمبر صلی اللہ علیہ و
 آلہ وسلم سے یعنی ان کی تعظیم کرنی اور ان پر درود بھیجنا اور ان کے باروں
 سے دوسری رکھنی اور ان کی آل و اولاد کے ساتھ محبت کرنی اور ان کی
 سنتوں کی پیروی کرنی یعنی ان کے طریق پر چلنا اور اس کو رواج دینا یہ سب رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں داخل ہے غرض اللہ و رسول کی محبت ایسی
 رکھے کہ ایک مقام میں سارا جہاں ایک طرف اور اللہ و رسول کی متابعت
 ایک طرف تو اللہ و رسول کا جو محبوب ہے بے پروا کسی کی رعایت نہ کرے
 جس میں اللہ و رسول کی رضامندی سمجھے اس کو عمل میں لاوے
 اور جس کو سخت محبت ہے اور جس نے یہ بچھا اور جس قدر ان کے احکام سے
 اس نے جتنم پیشی کی اسے قدر اس کے ایمان میں خصل پڑا اور دوستی کے

دعوے میں جو ٹھٹھا ٹھہرا اور شعبہ ایمان کا یہ ہے کہ جو عمل کرے اللہ کی رضا مندی
 کے واسطے کرے دوسری طرف نگاہ نہ رکھے یاد رکھا دے کہ جو نیکے خواہ وہ عمل ناقص کا
 ہو یا بدن کا یا زبان کا یا دل کا یا اعتقاد کا اور شعبہ ایمان کا یہ ہے گناہ کے کاموں میں
 خدا سے ڈرنا اور نیک کاموں میں اُسے امید رکھنا اور شعبہ ایمان کا یہ ہے توبہ کرنا
 گناہوں سے جب گناہ ہو جاوے تبھی توبہ کرے اور شکر کرنا نعمت پر مثلاً اللہ
 اولاد دے تو حقیقہ کر کے نکاح کرے تو طعام لیمہ کھلاوے ختم قرآن ہو تو
 خوشی کرے اور مال ہو تو زکوٰۃ دے صدقہ فطر دے قربانی کرے اور شعبہ
 ایمان کا یہ ہے عہد کو وفا کرنا یعنی جو قول کرے اسکو پورا کرے اور مصیبت پر صبر
 کرنا اور گناہوں سے دور بھاگنا اور تقدیر پر راضی رہنا اللہ پر توکل کرنا چھوٹوں
 پر مہربانی کرنی اور بڑوں کی خدمت کرنی تنظیم کمالانی بُری باتوں سے بچنا جیسے
 طمع اور بخل اور کبر اور حسد اور عجب اور کینہ اور غضب وغیرہ اور شعبہ
 ایمان کا یہ ہے کلمہ توحید پڑھنا اور قرآن تلاوت کرنا اور علم دین سکھانا اور
 دھما گنجی اور استحقار کرنی سپودہ کاموں سے بچنا جسم کو پاک رکھنا ظاہر اور
 باطن کی ناپاکی سے اور نماز پڑھنی فرض ہو یا نقل شرم گاہ ڈھانگنی اور صدقہ
 دینا فرض ہو یا نقل اور آزاد کرنا غلام لونڈی کا اور سخاوت کرنی اور مہانداری
 کری روزے رکھنے فرض ہوں یا نقل اعتکاف کرنا شب قدر کو ڈھونڈنا حج
 کرنا عمرہ لانا طواف بیت اللہ کرنا ہجرت کرنی کافروں کے ملک سے اور اس
 ملک سے کہ جہاں ظلم اور فسق و فجور و بدعت رواج پاوے اور بچانا اپنے دین
 کو بد باتوں سے اور اللہ کی نذر و نخواستہ کرنی گناہوں کا کھارہ دینا نکاح کر کے حرام
 کاری سے بچنا حق ادا کرنا اہل و عیال کا مقدور کے موافق اُتارنا اور باپ کی
 مابعداری کرنی مگر اس میں خلاف شرع نہ ہو اور نیکی کرنی اُن کے ساتھ مال

اور خدمت اور اچھی باتوں سے اور تربیت کرنی اولاد کو اسلام کے طریق پر اور سکون
 کرنا نائے داروں سے اور فرمان برداری کرنی مسلمان سردار کی اگر خلاف شرع
 حکم نکرے اور لونڈی غلام سے سرحمی کرنی اور بی بیوں یا مہربانوں کو کھنی اور
 جماعت کی متابعت کرنی اور مسلمانوں میں صلح کر دینا یا جیون کو اور جو اسلام سے
 پھر جاوے مار ڈالنا اور مدد کرنی نیکیوں کی اور نیک کاموں میں دین کے اور حکم
 کرنا اچھے کاموں کا اور باز رکھنا برے کاموں سے اور سزا دینا بدکاروں کو اور
 جہاد کرنا کافروں اور بدعتوں سے تھیار سے اور زبان سے اور کرنی امانت اور پانچواں
 حصہ دینا عنینت کا اور ادا کرنا فرض اور حق ہمسائے کا اور معاملہ کرنا لوگوں کے
 خوبیوں کے ساتھ اور جمع کرنا اور کسب کرنا مال وجہ حلال سے اور خرچ کرنا مال
 اچھی جگہ جیسے یتیموں مسکینوں مستحقوں کو دینا مسجد خاںقاہ مدرسہ پش جہان سہرا
 وغیرہ کی عمارت میں لگانا مال کو بے جا خرچ نہ کرنا پکار کر اسلام علیکم کہنا جواب سلام کا
 اور جھکے والے کا جو الحمد للہ کہے دینا اور بچا کھیل اور تماشے سے اور لوگوں کے ایذا
 دینے سے اور ہٹا دینا راہ سے اس چیز کا جس سے لوگ اذیت پائیں اور
 دعوت قبول کرنی بشرطیکہ وہ ان کو سچی بات خلاف شرع نہ ہو جواز کے کی بنا پر چنی
 اور اسکے ساتھ جانا اور بیمار پرسی کرنی اور ہر چہ میں تین دن روزے رکھنے

وَعَنِ النَّسِیْ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ
 أَحَدُكُمْ حَتَّىٰ أَلُوْنَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدَيْهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
 روایت کی انس بن مالک نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ ایمان
 دار نہیں ہوتا کوئی تم میں کا یعنی مومن کامل نہیں ہوتا جب تک وہ زیادہ دوست
 نہ رکھے تجھ کو اپنے باپ اور بیٹے سے اور سب لوگوں سے ف محبت پیغمبر
 خدا کی یہی ہے کہ دین کے امور میں اور ان کی سنت کی پیروی میں ان کی

رضا مندی لحاظ رکھے اور اپنی ذات اور اپنی اہل و عیال اور ماباپ اور دولت
اور حشمت پر کہ دنیا میں محبوب چیزیں ہی ہیں ان کی متابعت کو غالب جائے اور
ترجیح دے مثلاً جان اور مال سب کھو وے یراں کا حق قائم رکھے مانتے سے مد
وَعَنِ الْعَبَّاسِ رَضِيَ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَالْه وَسَلَّمَ ذَاتَ كَلَمٍ الْإِيمَانِ مَنْ رَضِيَ بِاللَّهِ رِبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِالْمُجَاهِدِ
رَسُولًا وَبِأَهْلِ مُسْلِمٍ كَرَاهَا سَبَّ رَضِيَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ كَيْفَ بَيْتُ حَضْرَتِ كَيْفَ چھانے
فرمایا حضرت نے چکھا مزا ایمان کا اس نے جو خوش ہوا اللہ سے پروردگار ہونے
پر اور خوش ہوا اسلام سے اپنا دین ہونے پر اور محمد علیہ السلام سے پیغمبر ہونے
ف یہ تینوں چیزیں آدمی کے دل کی بیماری کو دفع کرتی ہیں اور گناہ کی
ناپاکی سے پاک کر کے بہشت کے رہنے کے لائق بناتی ہیں بغیر ان تینوں چیزوں
کے آدمی سخت مصیبت میں گرفتار ہو کر شیطان کا دوست بن کر دوزخ کے قافل
ہو جاتا ہے وَعَنِ ابْنِ مَرْثُودَةَ رَضِيَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَالْه وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي مُحَمَّدٌ بِيَدِهِ لَا يَسْمَعُنِي أَحَدٌ مِنْ هَذِهِ
الْأُمَمَةِ يَهُودِيٍّ وَلَا نَصْرَانِيٍّ ثُمَّ مَيِّتٌ وَكَمْ يَوْمٌ مِنَ الْبَالِذِيِّ أُرْسِلَتْ
بِهِ الْأَكَاكَانُ مِنَ أَصْحَابِ النَّارِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ رَوَايَتِ كِي ابوبہریرہ رضی اللہ
عنه نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قسم اس خدا کی
جس کے قبضہ قدرت میں زندگی محمد کی ہے نہ سنائیں احوال کوئی
ایک شخص نے اس امت سے یہودی ہو وہ یا نصرانی پھر مر گیا وہ ایمان نہ
لا کر اس دین کی طرف کہیں بجا گیا ہوں جدھر ہو گا وہ دوزخیوں سے
ف حضرت آخر زمانے کے نبی میں بھیجے گئے ہیں تمام جن والنس کی
طرف اب جو کوئی ان لوگوں سے موسوی ہو خواہ عیسوی وغیرہ ان پر ایمان

لَا كَرَمَ كَابَشِكْ دُوزْخِ مِیْنِ پُرے گا وَعَنْ أَبِي مُوسَى لَا شَعْرِي قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَهُمْ أَجْرَانِ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ
الْكِتَابِ آمَنَ بِنَبِيِّهِ وَآمَنَ بِمُحَمَّدٍ وَالْعَبْدُ الْمَمْلُوكُ إِذَا أَدَّى حَقَّ اللَّهِ لِقَوْمِهِ
وَرَجُلٌ كَانَتْ عِنْدَهُ أَمَةٌ يَطَاوُهَا فَادَّبَهَا فَاحْسَنَ تَأْدِيبَهَا وَعَلِمَهَا فَحَسَنَ
تَعْلِيمَهَا ثَمَّ رَحِمَهُمَا قَتْرَ وَجْهَاهُمَا فَلَهُ أَجْرَانِ مُثْنٌ عَلَيْهِ كَمَا أَبُو مُوسَى
شعری رضی اللہ عنہ نے کہ فرمایا رسول اللہ نے تین شخص ہیں جنکے لئے دہر ثواب
ہے ایک وہ شخص اہل کتاب ہے کہ ایمان لایا اپنے نبی موسیٰ یا عیسیٰ علیہما السلام
پر اور ایمان لایا محمد علیہ السلام پر دوسرا وہ بندہ جو دوسرے کی ملک میں ہے جب
ادا کیا اس نے حق اللہ تعالیٰ کا اور حق اپنے مالک کا تیسرا وہ شخص کہ بھتی
اسکے پاس ایک لونڈی صحبت کرتا تھا اسکے ساتھ پھر ادب سکھلائے اسکو
اچھے آداب اور تعلیم کی اسکو نیک تعلیم بعد اسکے اسکو آزاد کر کے اپنے نکاح میں لایا
سوائس مرد کے لئے دہر ثواب ہے و ظاہر میں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ
دو عمل کے سبب دہر ثواب ملا لیکن حقیقت یوں ہے کہ ایک عمل کے بدلے
دہر ثواب ملے گا مثلاً ان تینوں میں سے جو کوئی ایک روزہ رکھے گا دو روزے

کا ثواب پاوے گا روایت کی بخاری اور مسلم نے عَنْ عَبْدِ بْنِ الصَّامَةِ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ رَحْلُهُ عَصَابَةٌ مِنْ أَصْحَابِ
بَايَعُونِي عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا تُسْرِقُوا وَلَا تَزْنُوا وَلَا تَقْتُلُوا
أَوْ لَا دِكْرًا وَلَا تَأْتُوا بِهَتَّانِ تَحْتَرُونَ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ وَلَا تَعْصُوا بِي
مَعْرُوفٍ مِنْ أَوْفِي مِنْكُمْ فَاجْرُهُ عَلَى اللَّهِ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا
فَعُوقِبَ بِهِ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا ثُمَّ
سَتَرَهُ فَهُوَ إِلَى اللَّهِ إِنْ شَاءَ عَفَى عَنْهُ وَإِنْ شَاءَ عَاقَبَهُ بِمَا يَنْهَاهُ عَلَى

اذالک متفق علیہ کہا عبادہ رضی اللہ عنہ صامت کے بیٹے نے فرمایا یا رسول صلعم
 نے اور گروان کی جماعت تھی اصحاب کی بیعت کرو یعنی عہد کرو وجہ سے اُس پر کہ شرک نہ کرو
 اللہ کے ساتھ کسیکو یعنی بت پرستی نہ کرو اور اُس کی صفت خاص میں کسیکو نہ ملاؤ اور کوئی
 عبادت دکھاوے کو نہ کرو اور چوری نہ کرو اور زنا نہ کرو اور قتل نہ کرو اپنی اولاد کو جیسا
 جاہل کرتے تھے مظلومی کے ڈر سے اور نہ کسی پر بہتان کہ بنایا نہ ہو اُس کو اپنے
 ماتھے و پاؤں سے یعنی اپنی ذات سے یا اپنے دل سے بدگمانی کر کے جھوٹے بناؤ
 اور وہ آدمی ان باتوں سے پاک ہو یا بے حیائی سے مٹھہ پر عیب لگاوے اور
 نافرمانی نہ کرو مشہور ہے کاموں میں یعنی جس کا حکم شرع میں مشہور آیا سو جو کوئی
 وفا کرے گا تم میں سے اس بیعت کو اس کا اجر اللہ پر عی یعنی اللہ ثواب دے گا
 اور جو کوئی اپنی ان میں سے چیز کو یعنی عمل کیا سو اُسے شرک کے پس سزا پوے گا
 وہ دنیا میں اور وہ کفارہ ہے اس کے واسطے یعنی معاف ہوتے ہیں گناہ پاک ہوتا ہے
 وہ اور جہنم کیا ان میں سے کوئی کام پھر چھپایا اُس کو تو اس کا حکم اللہ پر ہے چاہے
 بخشے چاہے سزا دے پھر بیعت کی ہم نے ان سے ان باتوں پر روایت کی بخاری
 اور مسلم نے وعن ابی سعید بن الخدری قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 وسلم فی اُحلی اوفظیر الی المصلیٰ ثم علی النساء فقال یا معشر النساء تصدقن فانی
 اریکن اکثر اسل النار فقلن بمر یا رسول اللہ قال قلن ان اللعن وکلن وک
 العنیر ما دایت من ناقصات عقل و دین اذ هب للرب الرجل الخادم من
 احد یکن قلن وما نقصان ربنا وعقلنا یا رسول اللہ قال الیس شہادۃ
 المرأة مثل نصف شہادۃ الرجل قلن بلی قال فذلک من نقصان
 عقلها قال الیس اذا حاضت لم تصل ولم تصم قلن بلی قال فذلک من
 نقصان ربنا متفق علیہ کہا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ باہر گئے

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عید قربانی کے دن یا عید فطر کو عید گاہ کی طرف
 پھرتے عورتوں کی جماعت کے پاس فرمایا آپ نے کہ اے گروہ عورتوں کی
 خیرات کرو لیکن کچھ دوا اللہ کی راہ میں کیوں کہ میں آگاہ کیا گیا ہوں کہ تم میں سے
 اکثر دوزخی ہوں گی پوچھا عورتوں نے اس کا کیا سبب یا رسول اللہ فرمایا کہ
 تم بہت غصہ کرتی ہو اور گالی دیا کرتی ہو اور ناشکری کرتی ہو اپنے خاوند و بھتی
 یعنی سوطح کی بھلائی اور سلوک تم سے وہ کرتا ہے اگر ایک بات میں کچھ فرقا
 آگیا ان سب سلوکوں کو تم خاک میں ملائی ہو نہیں دیکھا میں نے کسی کو کم عقل
 اور ناقص دین کہ کھودے ہو شیار مرد کی عقل کو تم سے زیادہ پوچھا عورتوں نے
 کیوں کر ہماری عقلی میں کمی اور دین میں نقص ہے یا رسول اللہ فرمایا کیا نہیں
 ہے عورتوں کی گواہی مرد کی آدھی گواہی کے برابر کہا انھوں نے البتہ پس فرمایا
 یہ بات انہی عقل کی کمی کے سبب ہے فرمایا حضرت نے کیا یوں نہیں ہے
 کہ جب حیض ہوتا ہے عورت نماز روزے سے باز رہتی ہے کہا البتہ فرمایا سو
 یہی ہے ان کے دین کا نقصان و کو سنا اور بھٹکار کرنا بہت بُرا ہے
 اس کے سبب سے آدمی گنہگار ہوتا ہے کسی کو بچا ہے کہ کسی کو بھٹکار کرے
 یعنی اللہ کی رحمت سے دور جانے کیوں کہ کسی کا خاتمہ معلوم نہیں کہ کیا ہوگا اسیو
 حکم ہے کہ جب تک آدمی کے خاتمے کا حال معلوم نہ ہو اس پر لعنت نہ کرے
 اور وہ اس قابل نہیں تو وہ لعنت اسی پر الٹ پڑے گی اگر کوئی کہے کہ
 عورتوں کی عقل اور دین کا نقصان خدا کی طرف سے ہے ان کے کسب سے
 نہیں پھر ان کا کیا قصور جواب اللہ نے اسی قصور کے سبب ان کے درجے کو
 مرد کے درجے سے کم کیا اور یہی منظور تھا اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ عورتوں
 عبادت کی کمی کا ثواب بھی نہ ملے گا جیسا مردوں کو بیماری اور سفر کے عذر سے

سنا ہے کیونکہ مرد کی نیت میں عجب کہ عبادت ہمیشہ کیا کرے روایت کی بخاری اور
 مسلم نے وقوف معاذ بن جبل قال قلت یا رسول اللہ اخیزنی بعمل یدخلنی
 الجنة ویباعدنی من النار قال لته سالت عن عظیم وانه لیسبر علی من
 یسرہ اللہ تعالیٰ فلیہ بعد اللہ ولا شریک لہ متیناً ولھم الصلوۃ وتونی
 الركوة وصوم رمضان وحج البیت ثم قال الا ادلک علی البواب اخیز الصوم
 حجة والصدقة لطیف الخبیثة لا یطغی الماء النار وصلوۃ الرجل فی حرج
 البیت ثم تدلّ تجانی جوبہم عن المضاجع یدعون ربہم خوفاً وطمعاً حتی
 یبلغ یعملون ثم قال الا ادلک یراس الامر وعمر وہ الصلوۃ وذر وہ
 سنامہ اجمہا دلتہ قال الا اخیزک بملاک ذالک کلہ قلت بلی یا نبی اللہ
 فافہد بلسانہ وقال کفّ علیک هذا فقلت یا نبی اللہ وایما ولیخذون
 بمانت کلمہ قال نکبتک امک یا معاد وهل یکتب الناس فی النار
 علی وجہہم اوعلی مناجہم الا حصائد السیثم رواہ احمد والترمذی
 وابن ماجہ کہا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں نے یا رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بتلا و مجھے کو ایسا کام کہ داخل کرے وہ مجھے بہشت
 میں اور باز رکھے مجھ کو دوزخ سے فرمایا حضرت نے کہ یہ بڑا سوال کیا
 تو بے شک یہ کام آسان ہے اس پر جس پر اللہ آسان کرے پھر بتلایا
 عبادت کر اللہ کی اور شریک مت کر اس کے ساتھ کسی چیز کو اور پڑھ
 نماز اور دے زکوٰۃ اور روزے رکھ رمضان کے اور حج کر کعبہ کا پھر فرمایا
 کیا نہ بتلاؤں میں تجھ کو نیکی کے دروازے روزہ رکھنا ڈھال ہی لیجئے
 برے کاموں کو روکتا ہی نفس کے کم زور ہونے سے اور خیرات کرنی
 ٹھنڈا کرتی ہے گناہوں کی گرمی کو جیسا بجھاتا ہی پانی آگ کو اور نماز

۱۱ وزیر مافوق سنا کہ علی بن ابی رسول اللہ قال راس الامر وعمر وہ الصلوۃ وذر وہ

پڑھنا آدمی کا اُدھی رات کو ایسا ہی ہے پھر پڑھی آپ نے یہ حدیث
تَجَافَى جُؤُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ كَوْيَعْلُونَ تَبْجَسُ بِهِنَّ
کہ اللہ تعالیٰ رات کے اٹھنے والوں کی تعریف کرتا ہے کہ جو لوگ حق تعالیٰ
کی رضا مندی کے واسطے اپنی راحت کو چھوڑتے ہیں اور آرام کے وقت
بستروں سے اُٹھتے ہیں اُن کے لئے نیک اجر مقرر ہے ایسا کہ نہ کسی
انگٹھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا پھر فرمایا حضرت نے کیا نہ بتلاؤں میں
تجھ کو دین کے کام کا سر اور دین کے گھر کا ستون اور اونچائی اس کے
کومان کی کہا معاذ نے بے فرمائے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
فرمایا کہ سر دین کے کام کا اسلام ہے اور کعبہ دین کے گھر کا نماز ہے اور
اونچائی اس کے کومان کی جہاد ہے یعنی کافروں اور مشرکوں کو مارنے سے
دین کا مرتبہ بلند ہوتا ہے پھر فرمایا آپ نے کیا نہ بتلاؤں میں تجھ کو وہ
پیغمبر جس سے اُن سب باتوں کی درستی ہو کہا میں نے اُن فرمائے
یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس پکری آپ نے زبان اپنی اشارہ
کیا اس کی طرف اور کہا کہ اس کو سب بھال رکھ میں نے پوچھا تعجب کر کے یا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم پر شے جاوے گی اُن باتوں کے سبب جو زبان سے
نکالتے ہیں فرمایا روئے تجھ پر تیری ماں اے معاذ کیا نہیں گراوے گی آدمیوں کو
اوندھے منہ دو زخمیں یا ناک کے بل اُن کی زبانوں کی گھاس کوڑے یعنی یہودہ
باتیں احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کی وَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَانِ مُوْجِبَتَانِ قَالَ رَجُلٌ يَا
رَسُولَ اللَّهِ مَا الْمَوْجِبَتَانِ قَالَ مَنْ مَاتَ يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ
النَّارَ وَمَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

روایت کی جابر رضی اللہ عنہ نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو چیزیں ہیں کہ دو چیزوں کو واجب کرتی ہیں پوچھا ایک شخص نے وے دونوں چیزیں کیا ہیں فرمایا آپ نے کہ جو کوئی ہر گناہ شریک کر کے اللہ کے ساتھ کسی کو داخل ہوگا جہنم میں اور جو کوئی موائس حال میں کہ اس نے شریک کیا اللہ کے ساتھ کسی کو داخل ہوگا وہ بہشت میں

روایت کی مسلم وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ عَنْ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَا الْإِيمَانُ قَالَ إِذَا اسْتَرَيْتَ حَسَنَتَكَ وَسَاءَتَكَ سَيِّئَتِكَ فَأَنْتَ مُؤْمِنٌ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِنَا الْإِسْمَ قَالَ إِذَا جَاءَكَ فِي نَفْسِكَ شَيْءٌ فَلَا تَعْلُهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ

روایت کی ابو امامہ رضی اللہ عنہ کہ کسی شخص نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایمان کے ٹھیک ہونے کی کیا علامت ہے فرمایا اگر خوش کرے تجھ کو تیرا عمل نیک اور غلین کرے تجھ کو تیرا عمل تو تو مؤمن ہے سوال کیا اس شخص نے کہ برا کام کس کو کہتے ہیں فرمایا آپ نے جب کوئی چیز تیرے دل میں غلش ڈالے یعنی تجھ کو تردد ہو جائے اور تیرے دل کو اس کام سے مسرت نہ ہو تو چھوڑ دے اسکو یعنی ہی نشانی ہے اسکی کہ اس میں بُرائی ہے

ف دو کھ مقام میں حضرت نے فرمایا ہے کہ جس کام میں تو متردد ہو تو اپنے دل سے فواطلب کرا کا مطلب یہ ہے کہ مؤمن متقی کا دل ایمان کے نور سے مثل آئینہ کے ہوتا ہے جب کسی بات میں حکم قرآن اور حدیث اور اجماع امت کا پایا جائے وے اور قول علما کا محتلف ہو تو مؤمن اپنے دل سے صلح کرے جو وہ حکم کرے عمل میں لاوے مگر یہ حال ہر مسلمان کا نہیں ہے

وَمَنْ عَمَّ وَبْنُ عَبَّاسَةَ قَالَ آتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ مَعَكَ عَلَى هَذَا الْأَمْرِ قَالَ حُرٌّ وَعَبْدٌ قُلْتُ مَا الْأَمْرُ قَالَ طَيْبُ الْكَلَامِ وَاطِّعَامُ الطَّعَامِ قُلْتُ مَا الْإِيمَانُ قَالَ

الصَّبْرُ وَالسَّامَحَةُ قَالَ قُلْتُ أَيُّ الْأَمَلِ الْأَفْضَلُ قَالَ مَنْ سَلَّمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ
 لِسَانِهِ وَيَدِهِ قَالَ قُلْتُ أَيُّ الْإِيمَانِ الْأَفْضَلُ قَالَ حُلُقُ حَسَنٌ قَالَ قُلْتُ أَيُّ الصَّلَاةِ
 الْأَفْضَلُ قَالَ طَوَّلُ الْقُتُوبِ قَالَ قُلْتُ أَيُّ الْحَجَرَةِ الْأَفْضَلُ قَالَ أَنْ تَهْجَرَ مَا كَرِهَ رَبُّكَ
 قَالَ قُلْتُ فَأَيُّ الْجِهَادِ الْأَفْضَلُ قَالَ مَنْ عَقَرَ جَرَادَهُ وَأَهْرَيْقَ دَمَهُ قَالَ قُلْتُ
 أَيُّ السَّاعَاتِ الْأَفْضَلُ قَالَ جَوْفُ اللَّيْلِ الْآخِرِ رَوَاهُ أَحْمَدُ رَوَيْتُ كِي عَمْرِ بْنِ
 عَبْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي آيَاتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يَأْتِي بِعِصْيَانِ
 دُونِ مَكَّةَ مَعْظَمَةٍ مِنْ تَحْتِهِ بِحُجَّاجٍ مِنْ بَنِي رَسُولِ اللَّهِ كُونِ عِيٍّ تَحْتَارُ كَيْفَ سَأَلَ
 كَامٍ مِنْ بَيْنِهِ ثُمَّ سَمِعَ مُوَافِقَ دِينَ اسْلَامٍ مِنْ فَرَمَا بِحَضْرَتِ فِي أَيْكٍ مَرْدٍ آدَارِ أَوَّلِ كَيْفِ
 بَيْنَهُ اسْ كَامٍ مِنْ مِيرِ سَأَلَتْهُ عِيٍّ أَبُو بَكْرٍ أَوْ رِبَالٌ أَوْ بَعْضُهُ كَهْتُهُ هِيْنَ كَهْتَرِ سَمِعَ مُرَاجِعِ
 مَرْدٍ آدَارِ أَوْ عِيٍّ سَمِعَ مُرَاجِعِ بِنْدِ بَيْنَهُ اسْ دِينَ كَهْتُهُ كَامٍ مِنْ دُولُونِ قِسْمِ كَهْتُهُ
 لَوْ كَهْتُهُ شَرِيكَ هِيُونِ كَهْتُهُ بُوْجِيَّاهِ مِنْ سَمِعَ اسْلَامِ كَيْفِ حِيْرِيٍّ فَرَمَا بِحُجَّاجِ أَوْ رِجْمِ كَلَامِ
 مِيْنِ أَوْ كَهْتُهُ نَا كَهْتُهُ نَا أَدَمِيُونِ كَوَلِيْنِي تَوَاضَعِ أَوْ رِجْمِ وَتَ كَهْتُهُ دُولُونِ وَصَفِ كَامِ هِيْنِ
 اسْلَامِ كَهْتُهُ أَيْكٍ اِبْنِي ذَاتِ سَمِعَ طَلَقَهُ رَهْتُهُ عِيٍّ أَيْكٍ دُوسَرُوْنِي كَهْتُهُ أَوْ رِجْمِ وَتَ
 بِيْ اسْلَامِ كَهْتُهُ حَقِ مِيْنِ اِبْنِي ذَاتِ سَمِعَ طَلَقَهُ رَهْتُهُ عِيٍّ اِبْنِي ذَاتِ سَمِعَ طَلَقَهُ رَهْتُهُ
 شَخْصِ كَهْتُهُ حَقِ مِيْنِ اِبْنِي ذَاتِ سَمِعَ طَلَقَهُ رَهْتُهُ عِيٍّ اِبْنِي ذَاتِ سَمِعَ طَلَقَهُ رَهْتُهُ
 أَوْ رِجْمِ وَتَ كَهْتُهُ نَا كَهْتُهُ نَا أَدَمِيُونِ كَوَلِيْنِي تَوَاضَعِ أَوْ رِجْمِ وَتَ كَهْتُهُ
 طَلَقَهُ رَهْتُهُ عِيٍّ اِبْنِي ذَاتِ سَمِعَ طَلَقَهُ رَهْتُهُ عِيٍّ اِبْنِي ذَاتِ سَمِعَ طَلَقَهُ رَهْتُهُ
 حِيْرِيٍّ فَرَمَا بِحُجَّاجِ أَوْ رِجْمِ وَتَ كَهْتُهُ نَا كَهْتُهُ نَا أَدَمِيُونِ كَوَلِيْنِي تَوَاضَعِ
 بَرْدَارِي كَهْتُهُ كَامِ مِيْنِ اِبْنِي ذَاتِ سَمِعَ طَلَقَهُ رَهْتُهُ عِيٍّ اِبْنِي ذَاتِ سَمِعَ طَلَقَهُ رَهْتُهُ
 مِيْنِ اِبْنِي ذَاتِ سَمِعَ طَلَقَهُ رَهْتُهُ عِيٍّ اِبْنِي ذَاتِ سَمِعَ طَلَقَهُ رَهْتُهُ عِيٍّ اِبْنِي ذَاتِ
 أَوْ رِجْمِ وَتَ كَهْتُهُ نَا كَهْتُهُ نَا أَدَمِيُونِ كَوَلِيْنِي تَوَاضَعِ أَوْ رِجْمِ وَتَ كَهْتُهُ

بہتر ہے فرمایا خلق نیک سچ ہے اس صفت پر عمل کرنا نفس کے توڑنے اور خلق
 کے نفع پہنچانے کو بہت سخت ہے کہا پوچھا میں نے کون سی نماز افضل ہے یعنی
 نماز کے رکعتوں میں کون سا رکن فرمایا درازی قیام کی یعنی دیر تک کھڑے ہو کر
 قمران پڑھنا کہا پوچھا میں نے کون سی ہجرت افضل ہے فرمایا بہہ کہ چھوڑ دینا
 اس چیز کو جسے بُرا جانا تیرے پروردگار نے کہا پوچھا میں نے پس کون سا چہرہ
 بہتر ہے فرمایا وہ شخص جس کے کوچ کا بٹے جاوین اُس کے گھوڑے کے اور خون بہایا
 جاوے اُس کا یعنی گھوڑا اور آپ دونوں جہاد میں کام آویں کہ وہ دنیا کے فائدہ
 سے بے لصب جاوے کہا پوچھا میں نے کون سا وقت افضل ہے فرمایا پچھلی
 رات کا سچ روایت کی احمد نے وَعَنْ مَعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَفْضَلِ الْإِيمَانِ قَالَ أَنْ تُحِبَّ لِلَّهِ وَتُبْغِضَ لِلَّهِ
 وَتَعْلَلَ لِسَانَكَ ذَكَرَ اللَّهُ قَالَ وَمَا ذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَنْ تُحِبَّ لِلنَّاسِ
 مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ وَتَكْرَهُ لَهَا مَا تَكْرَهُ لِنَفْسِكَ رَوَاهُ أَحْمَدُ روایت
 کی معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے کہ اُس نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم کو ایمان کی اچھی چیز سے فرمایا دوستی کرنی اللہ کی واسطے اور دشمنی
 کرنی اللہ کی واسطے اور لگا رکھنی اپنی زبان کو اللہ کی یاد میں پوچھا معاذ نے وہ کیونکر
 ہوتا ہے یا رسول اللہ فرمایا دوست رکھے تو آدمیوں کے واسطے وہی جو دوست
 رکھے اپنے واسطے اور ناپسند رکھے تو اُن کے لئے جو ناپسند رکھے اپنے لئے یعنی
 سب کا خیر خواہ رہے کسی کی بدخواہی نہ کرے روایت کی احمد نے
 فضل شرک اور کیر و گنہ کے گناہوں کے بیان میں نہ
 تھوڑی حقیقت شرک اور کیر و گناہوں کی یہاں ایمان کے بائیکے نیچے مناسب ہوا کہ
 لکھا جاوے تو مسلمان ان باتوں کو بُرا جان کر چھوڑ دیں اور اپنے ایمان پر قائم رہیں

نہیں تو خلل آجائے گا اور انکا ایمان جاتا رہے گا کیروا سکوتہ ہیں کہ شرع میں
 جس کے واسطے حد مقرر ہوئی ہے یا اس پر وعید واقع ہوا ہے قرآن شریف یا حدیث
 صحیح کی رو سے یا مخالفت ہوئی ہے دلیل قطعی سے یعنی حکم اللہ یا رسول کا یا
 اجماع امت یا حدیث میں کرنیوالے کو اس کے کافر کہتے ہیں یا اس کا فساد اور سنگی
 برائی پہنچ جاوے ان گناہوں کے برابر جتنا شرع میں صاف حکم ہے جو اس کے
 سوائے ہی صغیرہ ہے اور صغیرہ اس کو کہتے ہیں کہ جب کو شرع میں برا کہا ہے
 یا جو حیرت شرع میں مقرر ہے اس کے برخلاف ہو کہ اس کے کرنے سے دین میں جو بھرتہ
 مقرر ہے اٹھ جاوے اور کیرو کے درجوں میں تفاوت ہے بعضا بعض سے
 سخت تر ہے سنگناہ جو حدیث میں آئے ہیں وکبے ہیں چار گناہ دل سے
 تعلق رکھتے ہیں ایک شرک اللہ کا اس کی کئی صورتیں ہیں پہلی صورت اللہ کی
 ذات کے واجب ہونے میں یعنی اللہ کے سوا سب حادث ہیں اور ممکن دوسری
 عبادت میں یعنی اللہ کے سوا دوسرے کی عبادت نہ کرے یا ایسی تعظیم جس میں
 عبادت پائی جاوے بجا نہ لاوے تیسری مدد چاہنے میں یعنی مشکل کے
 وقت دوسرے کی مدد چاہے جو حق علم میں لیجئے حاضر غائب کا علم برابر سوا اللہ کے
 دوسرے کی ذات میں بجانے پانچویں قدرت میں لیجئے ایسی قدرت جو عقل سے
 باہر ہے سوا اس کے دوسرے کی ذات میں نہیں چھٹی حکم چلانے میں لیجئے اس کے
 حکم کو نہ کوئی روک سکتا نہ رد کر سکتا ساتویں پیدائش میں لیجئے اس کے سوا کسی کو
 پیدا کرنے کی طاقت نہیں آٹھویں پکارنے میں لیجئے ہر کسی کی پکار ہر جگہ سے
 وہی شن سکتا ہے نوین قول میں دسویں نام رکھنے میں جیسے پیر بخش
 اور امام بخش گیارہویں زوج کرنے میں لیجئے دوسرے کے نام سے جانور بچ
 کرے یا زوج میں دوسرے کی قربت چاہے بارھویں نذر میں لیجئے کسی مطلب پر

دوسرے کی نذر مانے تیرھویں لوگوں کے کاموں کے سپرد کرنے میں جیسے کسی کو
 امام یا پیر کی حمایت میں چھوڑنا دوسرا کبیرہ گناہ پرھت کرنے کی نیت کرنی
 تیسرا نامید ہونا اللہ کی رحمت سے چوتھا بے پروا ہونا اللہ کے مکر سے اور
 چار گناہ زبان سے علاقہ رکھتے ہیں پہلا جھوٹی گواہی دینی دوسرا زنا کرنے
 کی ہمت لگانا نیک مرد یا نیک عورت کو تیسرا جھوٹی قسم کھانی چوتھا جاو
 کرنا تین گناہ پیت سے علاقہ رکھتے ہیں پہلا شراب پینا دوسرا مال یتیم کا کھانا
 تیسرا سود لینا دو گناہ آگے پیچھے کے سوراخ سے علاقہ رکھتے ہیں پہلا زنا دوسرا
 لواطت اور دو گناہ ماتھے سے علاقہ رکھتے ہیں پہلا ناحق کسی کو مار ڈالنا دوسرا
 چوری کرنی اور ایک پانوں سے علاقہ رکھتا ہے بھاگنا کافروں سے لڑائی میں
 اور ایک گناہ تمام بدن سے علاقہ رکھتا ہے نافرمانی کرنی ماباپ کی اور دکھ دینا
 ان کو سوا ان کے اور بھی گناہ کبیرہ ثابت ہیں سچا جانتا کاہن یعنی بخومیوں کو
 گالی دینی رسول کو بد کہنا قرآن کو برا کہنا فرشتوں کو اور انکار کرنا ان سے اور
 ٹھٹھا کرنا ان سے منکر ہونا دین کی ضرورت باتوں سے ترک کرنا نماز کو اور زکوٰۃ کو
 اور روزے اور حج کو پڑھ لینی نماز وقت سے پہلے یا پیچھے بلا عذر شرعی
 لڑائی کرنی مسلمانوں سے ناحق جھوٹھ باندھنا پیغمبروں پر بد کہنا اصحاب
 اور اہل بیت پیغمبر کو گواہی چھپانی بلا عذر رشوت لینی جھگڑانا لٹنا جورو اور خاوند
 میں چغلی کھانی سردار کے پاس مال لینا کپکا ایک دینار کے انداز پر یا اسے
 زیادہ رمضان کا روزہ توڑنا بلا عذر ابنائیت کے رشتے کو توڑنا چوری کرنی تول
 میں باز رہنا معروف اور ہنی منکر سے قدرت رکھتے بھلا دینا قرآن پڑھنے
 اور یاد کرنے کے بعد جلا مارنا جاندار کا آگ سے نافرمانی کرنی عورت کو خاوند کے حق میں
 جھٹائی حالونخی سور کا گوشت کھانا لشہ کی چیز کھانی یا مینی نجاح کرنا محارم سے

یعنی جو مرد اور عورت شرع کے حکم سے حرام ہیں جو اکھینا پھرت نخرنی کفار کے ملک سے دوستی اور خیر خواہی کرنی کا فروغی بد کہنا باب کو چھوڑ بیٹھا جہاد کا باوجود کہ کہ کافروں کا غلبہ ہو اور اپنے تئیں قدرت ہو لوٹ کے مال میں سے چوری کرنی

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الذَّنْبِ الْكَبِيرُ حَيْثُ اللَّهُ قَالَ قَدْ عَزَّوَجَلَّ إِنَّهُ أَوْ هُوَ خَلَقَكَ قَالَ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ خَشْيَةً أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ قَالَ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ أَنْ تَزَانِيَ حَلِيلَةَ جَارِكَ فَإَنْزَلَ اللَّهُ تَصَدَّقْ بِهَا وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَصْنَعُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ إِلَّا بِمَا نَفْسُ الْمُتَّقِينَ عَلَيْهِ رَوَات

کی عبد اللہ بن مسعود نے کہا ایک شخص یا رسول اللہ کون سا گناہ سب سے بڑا ہے اللہ کے نزدیک فرمایا یہ کہ ٹھہرنے تو اللہ کی واسطے اسکا مانند حالانکہ اسی نے پیدا کیا ہے تجھ کو پوچھا اس نے پھر کون گناہ فرمایا یہ کہ مار دیا تو اپنے لڑکے کو اس در سے کہ کھا و یگا وہ تیرے ساتھ پوچھا پھر کون گناہ فرمایا یہ کہ بدکاری کرے تو اپنے ہمسایہ کی عورت سے پس بھی اللہ تعالیٰ نے یہہ

آیت ان حکمون کے بیچ کرنے کو جو لوگ نہیں پکارتے ہیں اللہ کے ساتھ دوسرے معبودوں کو اور نہیں قتل کرتے ہیں اسکو جبکہ قتل کو اللہ نے منع کیا مگر حق پر اور نہ بدکاری کرتے ہیں آیت کے آخر تک اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کلام الہی میں مطلق قتل اور زنا کے بیان کا مطلب اور یہ قیدیں جو لگائیں ہیں سو ان چیزوں کی زیادہ برائی اور سختی ظاہر کرنی منظور تھی یا سائل کے احوال کو لحاظ کر کے یوں فرمایا کہ اسکو فائدہ بخشے بخاری اور مسلم نے روایت کی وَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُؤَيَّدَاتِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا هُنَّ قَالَ الشُّرُكُ بِاللَّهِ وَالسَّحَرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ

الْبَاحِیُّ وَاکْلُ الرِّبَا وَاکْلُ مَالِ الْیَتِیْمِ وَالتَّوَلَّیْ یَوْمَ الرِّجْفِ وَقَدْ فُتِ
 الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ مُتَّفِقٌ عَلَیْهِ رَوَاہِ ابُو ہریرہؓ
 نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو رہبر ہوسات حصلتین ہلا
 کرنے والیوں سے پوچھا صحابہ نے یا رسول اللہ وے کیا چیزیں ہیں فرمایا شرک
 کبرنا اللہ سے اور جادو کرنا اور قتل کرنا کسی آدمی کا کہ جس کو اللہ نے حرام کیا
 مگر حق پر کھانا سود کا چکھنا یتیم کے مال کا پیٹھ دینا لرائی کے دن کا فروں سے
 ہمت لگانی زنا کی نیک ذات مسلمان عورتوں کو جو واقف نہیں ایسے کام
 ف جادو سکھانا بھی جادو کرنے کے برابر ہے بعضہ کہتے ہیں کہ سیکھنا
 جائز ہے دفع شر کی نیت سے اور خیالی نے شرح عقائد کے حاشیہ میں لکھا
 ہے کہ سحر کرنا کفر ہے بالفاق صحابیوں کے ایک جماعت نے جادو کرنا قتل کا
 حکم کیا ہے اور بعضہ کہتے ہیں کہ اگر سحر باعث ہو کہ کفر کا تو مارد الا چلے
 کرتے والے کو اگر توبہ نہ کرے اور فال دیکھ کر غیب کی بات کہنی اور نجوم کے علم
 کچھ بتانا اور پوچھنا فال کھولنے والے اور نجومی اور رمال اور شعبدہ باز سے اور
 بے علم سکھانے اور ان علموں سے کماٹی کھاشی سب حرام ہے مسلمانو کو
 ہرگز نیکیا چاہئے اگرچہ کوئی چیز بے تاثیر نہیں اور سب اسکی تقدیر سے ہے پر
 مؤمن کو لازم ہے کہ ہر چیز میں تاثیر پیدا کرنے والا اللہ تعالیٰ کو جانے اور ہر کام
 کا علاقہ اسی سے رکھے دوسری طرف نہ بھٹکے وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَةَ رَضِیَ قَالَ
 قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لَا یَرْفِی الزَّکَاۤیَی حِیْنَ یَرْفِی وَہُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا یَرْفِی
 السَّارِقُ حِیْنَ یَرْفِی وَہُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا یَشْرِبُ الخمر حِیْنَ یَشْرِبُهَا وَہُوَ مُؤْمِنٌ
 وَلَا یَنْتَهَبُ یَمَہَتْ یَرْفَعُ النَّاسُ اِلَیْہِ فِیْہَا اَبْصَارُہُمْ حِیْنَ یَنْتَہَبُہَا وَہُوَ
 مُؤْمِنٌ وَلَا یَعْلُ أَحَدُکُمْ حِیْنَ یَعْلُ وَہُوَ مُؤْمِنٌ فَاَیَاکُمْ مُتَّفِقٌ عَلَیْہِ

وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَلَا يَقُولُ حِينَ يَقُولُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ قَالَ عِكْرِمَةُ قُلْتُ
 لَا بُدَّ مِنْ عَبَّاسٍ كَيْفَ يَنْتَعِ الْأَيْمَانُ مِنْهُ قَالَ هَكَذَا وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ
 ثُمَّ أَخْرَجَهَا فَإِنْ تَابَ قَادَ إِلَيْهِ هَكَذَا وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ وَقَالَ
 أَبُو عَبْدِ اللَّهِ لَا يَكُونُ هَذَا مُؤْمِنًا نَامًا وَلَا يَكُونُ لَهُ نُورُ الْأَيْمَانِ هَذَا
 لَفْظًا بِخَارِئِ ابُو بَرْدٍ رَضِيَ رَوَيْتُ كَمَا فَرَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
 فِي زَنَا هِنِينَ كَرْتَا كُوئِي زَنَا كَرْنُوَالَا جَب زَنَا كَرْتَاهِي اُورُوهُ مومن هي اور چوري هينين
 كَرْتَا كُوئِي چور جب چوري كَرْتَاهِي اُورُوهُ مومن هي اور شراب هينين پيتا كُوئِي شرابي جب شراب
 پيتا هي اُورُوهُ مومن هي اور لوستا هينين كُوئِي لوت كه اُٹھا وين لوگ اپني نگا هون كو اسكي
 طرف جب وُه لوستا هي اُورُوهُ مومن هي اور چوري هينين كَرْتَاهِي لوت كه مال سے تم سين
 كُوئِي جب وُه چوري كَرْتَاهِي اُورُوهُ مومن هي سودور ركھو دور ركھو اپنے تئیں ان گنا هون
 سے بخاري اور مسلم نے نقل كيا اور ابن عباس كى روايت مين يه عبارت بهي
 آئي هي اور هينين مازدالتا كُوئِي جب مازدالتا هي اُورُوهُ مومن هي پوچھا عكرمه نے
 ابن عباس كو كيو نكر خلا حدہ كيا جاتا هي اس شخص كا ايمان كها اس طرح
 اور ڈال دين ايك مٹھه كى انگليان دوسرے مٹھه كى انگليون مين پھر گالا اُنگلو
 پس اگر توبه كيا پھر پلتا اسكي طرف اس طرح پھر ڈالين انگليان ايك مٹھه كى
 دوسرے مٹھه كى انگليون مين اور كها ابو عبد الله نے يه بخاري كى كسيت هي هينين
 رستا هي وُه شخص مومن كامل اور هينين باقى رستا هي اس كے واسطے
 ايمان كالوز اور يه مذهب هي سنت و جماعت كا و عن صفوان بن عَسَّال
 قَالَ قَالَ يَهُودِيٌّ لِصَاحِبِهِ اِذْ هَبَّ بِنَا إِلَى هَذَا النَّبِيِّ فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ
 لَا تَقُلْ نَبِيًّا اِنَّهُ لَوْ سَمِعَكَ لَكَانَ لَهُ اَرْبَعُ اَعْيُنٍ فَاتَّيَا رَسُولَ اللَّهِ
 فَسَأَلَاهُ عَنْ شَيْءٍ اَيَّاتٍ بَيِّنَاتٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

بنی اور ہم دسے تین کہ اگر ہم مان لیں تھارا حکم تو تاروا لیں گے یہو یہود روایت کی اس
 حدیث کو ترمذی اور ابوداؤد اور ابی نعیم نے منقول کیا یہ کہنا یہودیوں کا کہ حضرت داؤد
 ایسی دعا کی ہے محض فقر اور جھوٹ ہے یہ کیوں کر عقل میں آوے کہ حضرت داؤد
 نے توریت اور زبور میں یہ پڑھا ہو کہ محمد علیہ السلام خاتم النبیین ہوں گے اور ان کا دین
 سب دینوں کو باطل کرے گا پھر ایسی دعا کریں اور بعض کہتے ہیں کہ یہود قائل تھے
 کہ حضرت عرب کے بنی ہیں اسی پر حضرت کوئی الامین کہتے تھے سو اپنی اس
 بات پر بھی مطمئن تھے کہ یہی کیوں کہ پیغمبر کی طرف جھوٹ کی نسبت دینی ہرگز
 مناسب نہیں اس طرح کہ حضرت نے دعویٰ کیا ہے کہ میں تمام لوگوں پر بھیجا
 گیا ہوں تو انکو لازم ہے کہ اسکو سچ جانیں اور اس پر ایمان لائیں وَعَنْ مَعَاذِ قَاتِلِ
 اَوْصَالِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ كَلِمَاتٍ قَالَ لَا تَشْرِكْ بِاللَّهِ شَيْئًا وَإِنْ قُذِلَتْ
 وَخُرِقَتْ وَلَا تَعْصِ وَالِدَيْكَ وَإِنْ أَمَرَاكَ أَنْ تَخْرُجَ مِنْ أَهْلِكَ وَمَالِكَ وَلَا
 تَتْرُكْ صَلَاةً مَكْتُوبَةً مُتَعَدِّلًا فَإِنْ مَنْ تَرَكَ صَلَاةً مَكْتُوبَةً مُتَعَدِّلًا فَقَدْ بَرِعَتْ
 مِنْهُ ذِمَّةُ اللَّهِ وَلَا تَشْرَبْ حِمْرًا فَإِنَّهُ رَأْسُ كُلِّ فَا حِشَّةٍ وَإِيَّاكَ وَالْمَعْصِيَةَ
 فَإِنَّ بِالْمَعْصِيَةِ حُلَّ مَحْطَةِ اللَّهِ وَإِيَّاكَ وَالْفِرَارَ مِنَ الرَّحْبِ وَإِنْ هَلَكَ النَّاسُ
 وَإِذَا أَصَابَ النَّاسَ مَوْتُ وَأَمِتَ فِيهِمْ فَأَتَيْتُ وَأَتَقْتُ عَلَى عِيَالِكَ مِنْ حَوْلِكَ
 وَلَا تَرْفَعْ عَنْهُمْ عَصَاكَ أَدْبًا وَأَخْفِهُمْ فِي اللَّهِ رَوَاهُ أَحْمَدُ رَوَيْتُ
 معاذ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ نصیحت کی مجھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
 اس باتوں کی فرمایا شریک نہ کیجو اللہ کے ساتھ کسی چیز کو اگرچہ قتل کیا جاوے
 اور جلا یا جاوے تو اور فرمائی نخر اپنے ناباپ کی دکھ نہ کے انکو اگرچہ وہ کہیں
 کہ جہاں ہو جا تو اپنے قبیلہ سے اور اپنے مال سے اور ترک نحر و فرض نماز کو جا
 بوجہ کر کیوں کہ جو کوئی ترک کرتا ہے نماز فرض کو دیدہ و دانستہ پس تحقیق

اَللّٰہ ہوا اس سے عہد اللہ کا اور ہر گز نہ پی متراب کیوں کہ شراب پینا سر پہ سب گناہوں کا
 اور دور رکھ اپنے تئیں گناہ سے پس بے شک گناہ گزشتہ سے اترتا ہی غضب اللہ کا
 اور کچا رکھ آپ کو بھاگنے سے کافروں کی لڑائی میں اگرچہ مار جا دیں لوگ اور جب بیخ
 جاوے آدمیوں کو موت اور تو اس میں ہونو ٹھہرا رہ ومان اور زیادہ دے اپنے اہل ف
 بھال کو حق و اجمی پر اور نہ اٹھالے اپنی لائیں ان پر سے اب کے لئے اور ڈرائے کو
 اللہ کے حکم سے کہا احمد نے وَعَنْ حَدِّقَةَ قَالَ اِنَّمَا النَّفَاقُ كَانَ عَلَى
 عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَّا الْيَوْمَ فَاِنَّمَا هُوَ الْكُفْرُ وَ
 الْاِيْمَانُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہی حدیض رضی اللہ عنہ سے جو صاحب سر میں
 پیغمبر خدا کے اور وے جانتے تھے منافقوں کو کہا انھوں نے کہ نفاق پیغمبر خدا کے
 وقت میں تھا اب یعنی ہمارے وقت میں نہیں ہی مگر کفر ساتھ ایمان کے ف
 حضرت کے وقت میں لوگ تین قسم کے تھے مومن کافر منافق اور منافقوں کا حکم
 اس زمانے میں یہ تھا کہ ان کو مسلمان کہتے تھے کچھ روک لوگ نکلا اور یہی اس وقت
 مصلحت جانتے تھے اب وہ حکم نہ لگا کسی پر ثابت ہو کہ وہ ظاہر میں مسلمان ہے
 اور جیسا کہ کفر کے کام کرتا ہی تو اس کو قتل کرنا چاہئے کفر کے حکم اسپر جاری ہوں گے
 نقل کیا تجاری نے اور اب طرح کبیرہ ہی تصویر کا بنانا اور علم دین سیکھ کر اسپر عمل
 نہ کرنا مسجد کو ضرب نہ کرنا بے طہارت نماز پڑھنی کٹنا پا کرنا فاسقوں اور بدعتیوں کی بے
 خوف فتنہ تعظیم توقیر و حوث مد کرنی بغیر علم فتوایا بدوین جہارت طبابت کرنی
 عورت کو مرد کی صورت اور مرد کو عورت کی صورت بنا عورت کو عورت سے
 مساحقہ کرنا یعنی چٹی لڑنی کیلئے عم نین گریبان بچاڑنا چھاتی کو ٹٹی قبروں کی
 تعظیم کے لئے روٹنی کرنی کافروں کے رسومات بجالانے نسب سے خارج ہونا
 یا داخل بنونا بنی کی سنت کو سبک یا سہل جان کر داڑھی منڈانی بیوہ عورت کو

اور کھانا آسودہ ہوئے کو اور تلو اور کھٹے کو یہ سب اس کی پیدائش سے ہی لیکن ان
 اسباب کو وسیلے سے اور اگر چاہیے وسیلہ اور یہ سب پیدائش کے اور اگر چاہیے
 باوجود سب کے بھی پیدا نہ کرے آدمی میں قصد اور اختیار اس کا سبب بڑا ہی کہ
 حق تعالیٰ اس سبب سے افعالوں کو اس کے پیدا کرتا ہی اور پیدا کرنے والا اس کا
 بڑی ہی اسباب اور مسببات اور شرائط اور مشروطات کا پیدا ہونا یہ سب
 اس کی قضا اور قدر کے احاطے میں ہی کچھ اُسے باہر نہیں اور وہی اس کی ربوبیت
 اور بندوں کی عبودیت کی رو سے ہی ثواب اور عذاب یہ تصرف ہی اپنی
 ملکیت میں یَعْمَلُ اللّٰهُ مَا يَشَاءُ وَيُحْكُمُ مَا يُرِيدُ وَلَا يَسْأَلُ هُمْ اَيُّعْمَلُ لَهُمْ
 يَسْئَلُونَ اور کہتے ہیں کہ یہ ایک بھیدی کہ انبیاء اور اولیاء کو اس پر مطلع نہیں
 کیا اور یہ بھید سوائے دارِ جنت کے کہیں ظاہر نہ ہوگا وہاں کھل جائے گا کہ
 وہ مقام ظاہر ہونے کا ہی اور ظاہر ہی کہ سرور انبیاء اور خلاصہ اولیاء یعنی
 ہمارے پیغمبر محمد مصطفیٰ صلوٰۃ اللہ علیہ اس حکم سے الگ ہوں گے کیونکہ
 کہ تمام علم پہلوان اور پچھلون کا ان کو دیا گیا ہے کہ بالکل چیزوں کی حقیقت ان
 پر روشن ہوئی واللہ اعلم عنہ ابن مسعود قال حَدَّثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی
 وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ اَنَّ خَلْقَ اَحَدِكُمْ يَجْمَعُ فِي بَطْنِ اُمِّهِ اَرْبَعِينَ يَوْمًا
 لُّطْفَةً ثُمَّ يَكُونُ عِلْقَةً مِّثْلَ ذَالِكِ ثُمَّ يَكُونُ مُضْغَةً مِّثْلَ ذَالِكِ ثُمَّ يَتَّبِعُ
 اللّٰهُ اِلَيْهِ مَلَكًا يَرْجِعُ كَلِمَاتٍ تَمْلِكُهُ وَاَحْلَهُ وَرِزْقَهُ وَشِقِيَّ اَوْ سَعِيدُ
 ثُمَّ يَنْفَعُ فِيهِ الرُّوحُ هُوَ الَّذِي لَا اِلَهَ غَيْرُهُ اِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ
 حَتّٰی مَا يَكُونُ بَيِّنَةً وَبَيْنَهَا اِلَّا ذِرَاعٌ فَلْيَسِّرْ عَلَيْهِ الْكِتَابَ فَيَعْمَلْ بِعَمَلِ
 اَهْلِ السَّارِقَةِ خَلَمًا وَاِنْ اَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ السَّارِقَةِ حَتّٰی مَا يَكُونُ
 بَيِّنَةً وَبَيْنَهَا اِلَّا ذِرَاعٌ فَلْيَسِّرْ عَلَيْهِ الْكِتَابَ فَيَعْمَلْ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ

قَدْ حَلَّهَا مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ رَوَايَتُ هِيَ ابْنِ مَعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَعِدِ حَدِيثُ
 فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دے دیں سچے اور سچے کئے گئے
 کہ خلقت ہر ایک کی تم میں جمع کی گئی ہے اسکی مالکیت میں چالیس دن
 بصورت لطفہ کے پھر ہوتا ہے حلقہ اتنی مدت تک پھر ہوتا ہے مضغہ اتنی
 اتنی مدت تک پھر بھجنا ہے اللہ تعالیٰ اسکی طرف ایک فرشتہ چار باتوں کے
 ساتھ پس لکھتا ہے وہ فرشتہ عمل کو بندے کے کہ کیا کیا کام کرے گا اور اسکی
 عمر کو کتنی مدت جئے گا اور اسکی روزی کو کہ کیا کیا چیزیں کھائے پیئے گا اور وہ
 شخص بد بخت ہے یا نیک بخت تسبیح پوچھتا ہے اس میں روح پس
 قسم ہے اس خدا کی جس کے برابر کوئی نہیں تحقیق تم میں سے ایک عمل کرتا ہے
 بہشتیوں کے عمل یہاں تک کہ رہ جاتا ہے درمیان اس کے اور بہشت کے ایک
 بالشت کا فرق پس سبقت لیجاتی ہے اس پر کتاب یعنی اسکی سر نوشت رسول
 کرنے لگتا ہے دوزخیوں کے عمل پھر داخل ہو جاتا ہے دوزخ میں اور تحقیق تم
 میں کوئی عمل کرتا ہے دوزخیوں کے عمل یہاں تک کہ رہ جاتا ہے اس کے اور دوزخ
 کے درمیان ایک بالشت کا فرق پھر کر لیتی ہے اس کو کتاب یعنی اسکی قسمت کا
 لکھا پھر عمل کرنے لگتا ہے بہشتیوں کے عمل پس داخل ہو جاتا ہے بہشت میں
 ف اس حدیث سے یہ بات معلوم ہوئی کہ اگرچہ اللہ تعالیٰ قادر ہے کہ کسی
 چیز کو ایک دم میں پیدا کرے مگر درجہ بدرجہ کے بڑھانے میں بڑی حکمت ہے
 کہ وہ ایک دفعہ کے پیدا کرنے میں نہیں ہوتی اور بندوں کو بھی گویا تعلیم ہوگئی
 کہ کوئی کام جلدی کا خوب نہیں بہت سستی اگر ہو تو اپنی مراد کو پہنچے خواہ مرتبہ
 دنیا کے ہوں و خواہ دین کے اور معلوم ہوا کہ نجات خستہ پر موقوف ہے
 اور عذاب بھی اگرچہ رحم اور کرم سے اللہ تعالیٰ کے نیک کاروں کا بڑا ہوتا ہے

کم ہی اور بدکاروں کا نیک ہو جانا بہت زیادہ بعضے اس حدیث سے اپنے عقول
 سستی کرتے ہیں یہ سچ کر کہ اگر ہم سعید ہیں تو خاتمہ ہمارا بخیر ہوگا اور اگر شقی ہیں تو یہ
 سچی اور عبادت کچھ کام نہ آوے گی چنانچہ بعضے اصحابوں نے بھی یہ سچا تھا
 حضرت نے انکو فرمایا کہ عمل کئے جاؤ ہر شخص کو اسکے کام کی توفیق دی گئی ہے
 اوقضا و قدر کی بات سن کر عمل کا انکار کرنا چاہیے علاوہ تم کو ظاہر میں شریعت
 کے احکام بھلے اور برے معلوم ہو چکے پس اب ان پر لحاظ کر کے عمل کرو
 کیوں کہ اگر اب ہنو تو اوروہنی کا فرمانا اور پیغمبروں کا بھیجنا بے فائدہ ٹھہرے یہہ
 بھید بہت مشکل ہے کیسی عقل وہاں پہنچ نہیں سکتی بندہ کو فرمان برداری
 چاہیے باقی اللہ تعالیٰ مالک ہے جو چاہے کرے اپنی ملک میں جس طرح
 چاہے تصرف کرے جسے چاہے جہاں لجاوے اور کہتے ہیں کہ اُس میں ترضیع عیشگی
 کی ہے عبادت پر اور بچے رہنا گناہوں سے اس دہشت کے سبب کہ شاید ہی دم
 دم آخر ہو اور خاتمہ بخیر ہو جاوے اور یہ بات اچھی ہے برخلاف انکے جو تفکر
 حال سُکر عمل سے دست بردار ہوتے ہیں یا اُس میں سستی کرتے ہیں اور
 فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سچ ہی یہہ کہ بندہ عمل کرتا ہی
 اب دوزخیوں کے اور حالانکہ وہ بموجب حکم ازل کے بہشتیوں سے ہی اور
 عمل کرتا ہی اب بہشتیوں کے اور حالانکہ وہ حقیقت میں دوزخیوں سے ہی
 نہیں ہی اعتبار علوں کا مگر خاتمے پر یعنی جس عمل پر خاتمہ ہو اُسی کا اعتبار
 ہی نقل کیا بخاری اور مسلم نے روایت ہی بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا
 کہا انھوں نے کہ بلائے گئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انصاری کی لڑکی
 کے جائزے میں کہ نماز پڑھیں پس کہا میں نے یا رسول اللہ خوشحال اس
 لڑکی کے یہہ چڑیا ہے بہشت کی چرویں سے اُس نے کچھ بُرائی نہیں کی اور نہیں

پیچی اشکو برائے پھر فرمایا حضرت نے یہ واقعہ ہے جو تو کہتی ہے یا سوائے اس کے
 اور کہہ یعنی ٹھیک حکم اس پر نہیں ہو سکتا کیوں کہ وجہ اس کی یہ ہے کہ عائشہ
 سچ ہے کہ پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے ایک گروہ کو وسطے بہشت کے کہ پیدا کیا ان کو
 اس کے لئے جس حال میں کہ وہ اپنے باپوں کے پیچھے میں تھے اور پیدا کیا دوزخ
 لئے ایک گروہ کو کہ پیدا کیا ان کو اس کے وسطے جس حال میں کہ وہ اپنے باپوں کی
 پیچھے میں تھے نقل کیا مسلم نے اس حدیث کے ظاہر سے یہ معلوم ہوا کہ بہشت
 اور دوزخ کا جانا برائے اور نیکی پر موقوف نہیں اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے علاقہ
 رکھتا ہے اگرچہ کسی نے بدی نہیں کی لیکن اگر وہ دوزخ میں ہے ازلی تو دوزخ میں
 جاویگا اور کسی نے نیکی نہیں کی اگر وہ بہشت میں ہے ازلی تو بہشت میں جاوے گا
 غرض کیسے حق میں ٹھیک حکم نہیں ہو سکتا مگر اہل دین کے اجماع سے یوں معلوم
 ہوا ہے کہ مسلمانوں کے لئے بہشت میں جاوین گے اور کافروں کے لئے دوزخ میں
 وسطے تین قول ہیں پہلا قول یہ کہ دوزخ میں ڈالے جائیں گے کیوں کہ باپ
 کے مثال عضو ہیں دوسرا یہ کہ توقف ہے تیسرا یہ کہ بہشت میں رہیں گے
 بہشتیوں کے خدمتگار ہو کر رہیں علی رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ
 ﷺ اللہ علیہ والہ وسلم ما منکم من احد الا وقد کتب مقعدہ من
 النار مقعدہ من الجنة قالوا یا رسول اللہ افلا تکتل علی کتابنا
 ونذع العمل قال اعملوا فکل ميسر لما خلق له اما من کان من
 اهل السعادة فیسیرہ لعل السعادة واما من کان من اهل الشقاۃ
 فیسیرہ لعل الشقاۃ ثم قرأ اما من اعطی وثقی وصدق
 بالحسنی فیسیرہ للیسر واما من یجمل وامتنع ولذبح بالحسنی فیسیرہ
 للصری متفق علیہ روایت ہے علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے کہا انھوں نے

کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں یہ تم میں کا ایسا کہ نہیں لکھا
 گیا گھراؤ کا دوزخ میں اور گھراؤ کا جنت میں یعنی ہر ایک کو واسطے جگہ بہت
 میں اور دوزخ میں لکھی گئی تعرض کیا صحابہ نے پس کیا ہم اعتقاد نخریں اپنی کتاب پر
 اور ترک نخریں اپنے عمل یعنی جب عمل کے پہلے ہماری جگہ مقرر ہو چکی تو عمل کیا
 فائدہ فرمایا حضرت نے عمل کرنے رہو ہر کسی کو توفیق دی گئی ہے اس حیرتی
 جو چیز کے واسطے پیدا کی گئی ہے مگر جو نیک بختوں سے ہی پس توفیق دی ہے
 اسکو نیک بختوں کے عمل کی اور جو بد بختوں سے ہی توفیق پائی ہے اس نے
 بد بختوں کے عمل کی پھر رُیا آپ نے اس آیت کو سو جس نے دیا یعنی جو حق اس پر
 مال کا یا عبادت کا تھا اسکو ادا کیا اور سچ جانا بھلی بات کو یعنی کلمہ توحید کو یا دین اسلام
 کو یا کلام اللہ کو سچ سچ پہنچا دینگے ہم اسکو آسانی میں یعنی ایسے عمل سے کروائیے
 جسے اسکو بہت ملے اور جسے نہ ملے مال یا عبادت بجا نہ لایا اور جھوٹ جانا بھلی
 بات کو سچ سچ پہنچا دینگے ہم اسکو سختی میں یعنی اچھے کاموں سے منہ موڑا
 اور دنیا کی لذتوں پر بھول کر کلمہ توحید یا اسلام یا قرآن سے منکر ہو توفیق
 دینگے ہم اسکو بڑے علموں کی جس سے دوزخ میں پڑے ف اس حدیث
 سے یہ معلوم ہوا کہ پہلے مقرر ہونا ان کاموں کا اللہ تعالیٰ کی تقدیر میں عمل کے
 ترک کرنے کا باعث نہیں ہے کیونکہ اس پر درکار نے اپنی خاوندی کی رو سے
 کرنے اور نہ کرنے کا حکم جاری کیا بندوں کو بندے ہونے کے سبب اسکا قبول
 کرنا لازم ہوا اور عمل کو ناشانی مقرر کی ہے بد بختی اور نیک بختی کی اور یہ بھی
 اسکی تقدیر میں داخل ہے پھر جب کی تقدیر میں لکھا ہے کہ وہ عمل کرے گا
 کرنا ہی اور جب کی تقدیر میں لکھا ہے کہ نہ کرے گا نہیں کرنا باقی تو اب اور غدا
 یہ اس ملک کا تصرف ہے اپنے ملک میں پس یہاں یہ بات کسی کی کہ عمل کی

کرسن صیک نہیں عن ابی حزامۃ عن ائییہ قال قلت یارسول اللہ ارایت
 زعمی انشر فیہا ودواء متداوی بہ وتقاة تنقیہا اهل ترد من قدر اللہ
 شیئا قال ہی من قدر اللہ رواہ احمد وترمذی وابن ماجہ ابی حزامہ رضی اللہ
 عنہ اپنے باب سے یوں روایت کرتے ہیں کہا انھوں نے کہ پوچھا میں نے یا
 رسول اللہ بتلاؤ ہمکو سنتوں کا احوال جو پڑھواتے ہیں ہم اسکو اوردوا کا جو کرتے
 ہیں ہم اسکو اور بچاؤ کا کہ بچتے ہیں ہم اسے کیا رد کرتی ہیں یہ چیزیں اللہ تعالیٰ
 کی تقدیر سے کچھ فرمایا آپ نے یہ چیزیں اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے ہیں روایت
 کی اسکو احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے ف اس حدیث سے معلوم ہوا
 کہ کوئی چیز اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے الگ نہیں اگر تقدیر میں ہے اور اللہ نے چاہا
 ہے کہ بیماری اچھی ہوگی اور بچاؤ ہوگا تو اس کا اسباب بھی درست ہو جائیگا
 یہ سب چیزیں شرطیں اور اسباب ہیں اور یہ سب تقدیر میں لکھی ہیں
 اور رقی کہتے ہیں پھونک دینے کو اور تعویذ کو جسے بازو یا گلے میں باندھتے ہیں
 حکم انکا یہ ہے کہ اگر وہ پھونک قرآن کی آیت یاد دلائے ماثورہ سے ہی
 تو درست ہے نہیں تو حرام دلائے ماثورہ کہتے ہیں اسکو جو بزرگوں سے نسبت
 رکھتی ہے مگر اس میں کوئی لفظ خلاف شرع نہ ہو یعنی استعانت بھوت پری دلو
 وغیرہ سے نہ ہو عن ابی ہریرۃ قال خرج علینا رسول اللہ صلع وخن تنزع
 فی القدر فغضب حتی احمر وجهہ حتی کانتا فقی فی وجہہ حب الومان
 فقال اہلنا امرتم ام اہلنا ارسلت الیکم انما ہلک من کان قبلکم چین تاذعوا فی
 ہذا الامر ہومت علیکم ہومت علیکم ان لا تاذعوا فیہ رواہ الترمذی و
 ابن ماجہ کہا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ آئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 ہمارے پاس اور ہم مباحثہ کرتے تھے قضا اور قدر کے مسئلوں میں سو غصہ کیا

حضرت نے یہاں تک کہ سرخ ہو گیا چہرہ مبارک جیسا کہ کسی نے انار کے دانوں کو آپ کے رخساروں پر توڑا ہو چھڑایا کیا اسکا تم کو حکم ہوا ہے یا اسکا تم کو میں بھیجی گیا ہوں کھٹاری طرف ہلاک ہونے دے لوگ کہ تم سے پہلے تھے ان باتوں کے بحث کے سبب قسم دیتا ہوں میں تم کو قسم دیتا ہوں میں تم کو اس بات میں کہ نہ جھٹو اس بعد حے میں روایت کی ترمذی نے اور ابن ماجہ نے بھی عمرو بن شعیب سے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مومن کو چاہئے کہ تقدیر پر ایمان لاوے اور جانے کہ کوئی چیز اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے خالی نہیں سب کچھ وہاں لکھا ہوا ہے اور اس میں گفتگو اور بحث نہ کرے کیونکہ یہ اسرار الہی ہے آخر کو ایمان میں خلل آجائیکا غضب الہی میں پڑ جائے گا یا اللہ اپنے فضل اور کرم اور آفرز مانے کے نبی برحق کی عزت کے طفیل سے ہم کو اور سب مومن اور مومنہ کو اسلام کی ان اعتقادی باتوں پر خوب قائم رکھے اور گمراہی مگر ایسی اور محالوں کی مخالفت سے بچا آئیں تم آمین

دوسرا باب سنت کے بیان میں

مرد مسلمان کو چاہئے کہ ایمان اللہ اور رسول پر لا کر یہ دھونڈھے کہ اس میں کون کون کام کرنا چاہئے جس سے اللہ اور رسول کی رضا مندی حاصل ہو اور بے بائین قرآن شریف سے اور پیغمبر خدا کی حدیثوں سے بخوبی معلوم ہوتی ہیں حوزان دونوں کو پڑھے سمجھے یا کسی سے ان کے معنی پوچھے اور یاد رکھے اور اپنے اعتقاد لاوے اور عمل کرے اور ہر کام میں پیروی اپنے نبی کی مقدم رکھے اور بد باتوں سے اور بُری رسوں سے جو پیچھے لوگوں نے نفس کی خواہش اور شیطان کے ورغلانے سے نکالی ہیں اگرچہ باپ دادا یا دوست آشنا یا پیر مرشد اسے کرتے ہوں دور ہے اور بھاگے کیوں کہ قیامت کے دن رسول ہی کی پیروی کی پریش ہوگی اور رسول

لی گواہی اس کے حق میں اسی بات پر لے جائیگی نہ ذات کام اوسے کی نہ خدا نانی
 یے دیکے ہیں سب نام و نشان عَنْ جَابِرِ رَضِيَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ خَيْرَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللَّهِ وَخَيْرُ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ وَشَرُّ
 الْأُمُورِ مُحَدَّثَاتُهَا وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ رواه مسلم م کہا جابر رضی اللہ عنہ
 فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خطبے میں حمد اور صلوة کے بعد سب باتوں میں
 بہتر اللہ کی کتاب ہی یعنی قرآن شریف اور سب طریقوں میں بہتر طریق محمد کا
 ہی اور سب کاموں میں بڑا کام نئی بات دین میں نکالنا اور سب نئی بات گمراہی
 و فحاشا ہے کہ جو چیز بغیر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد پیدا ہوئی
 بدعت ہی اس میں جو کچھ انہی سنتوں کے فاعدوں کے موافق ہے اور کلام اللہ
 و حدیث رسول اللہ کے ساتھ قیاس کے رو سے ٹپتی ہے اسکو بدعت حسنہ کہتے
 ہیں اور جو ان دونوں صورتوں سے باہر ہے بدعت سیئہ ہی اسکو ضلالت کہتے
 ہیں اس میں خلفائے راشدین یعنی حضرت ابوبکر صدیق و حضرت عمر فاروق و حضرت
 عثمان ذی النورین و حضرت علی مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے وقت میں جو کام دین
 میں بڑا اگرچہ وہ پیغمبر خدا کے وقت میں تھا لیکن حضرت کے فرمانے سے وہ بدعت
 حسنہ نہیں سنت میں داخل ہے فرمایا ہے کہ لازم پکڑو تم ای لوگو میری سنت
 کو اور میرے خلفاء کی عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْتَغُوا النَّاسَ إِلَى اللَّهِ ثَلَاثَةً مُلْحِدَاتِي الْحَرَمِ وَمُتَّبِعِي فِي الْأَسْلَامِ سُنَّتِ
 النَّبِيِّ هَلِيَّةٍ وَمُطَلَبِ دِمَائِهِمْ وَسَلَامِ بَيْتِي لِيُخْرِقَ دَمَهُ دَوَاءً
 الْخَوَارِجِ ترجمہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آدمیوں کے
 گروہ میں سے تین شخص بہت بُرے ہیں اللہ کے نزدیک پہلا وہ جنہ
 مشنہ پھیرا حق سے باطل کی طرف یعنی گناہ کے کام کئے حرم کی زمین میں جفا

قتل کرنا اور لڑائی کرنی اور شکار کرنا وغیرہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرمایا ہے کہ جس طرح عبادت کے کام کا ثواب دونا ہوتا ہے اسی طرح گناہ کے کاموں کا عذاب بھی دونا کیوں کہ ادب کے مقام میں بے ادبی کرنی بہت بُری ہوتی ہے دوسرا وہ جس نے اسلام میں کمر کے رسموں کو جاری رکھا جیسا بتیں کر کے روٹا منہ پٹیا گریبان پہاڑ نامردے کے لئے اور فال بدلینا جالوروں سے اور بت باتیں اس قسم کی کرنی جو پیغمبر خدا اور ان کے اصحاب کے وقت میں نہیں ہوئیں تیسرا وہ جو کسی مسلمان کا ناحق خون کرنے چاہے صرف مارد الناس کا مطلب نہیں دوسری کچھ عرض ہو اگرچہ مطلق خون کرنا بد ہے لیکن یہ بدتر ہے اب جانا چاہیے کہ خون کرنے کے قصہ کے پتے لے کا جب یہ حال ہے پھر جو خون کرتا ہے اُن کا کیا حال ہو گا عَنِ ابْنِ مَرْيَمَ رَضِيَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ أُمَّتٍ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا مِنْ ابْنِ قَيْلٍ وَمِنْ ابْنِ قَيْلٍ مَنْ أَطَاعَنِي دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِي فَكَفَدَ ابْنِي رَعَاهُ الْبُخَّارِيُّ م کہا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سب امت میری بہت میں داخل ہوگی مگر جس نے سرکشی کی جو چاہا لوگوں نے وہ کون ہے جس نے سرکشی کی فرمایا آپ نے جس نے فرمایا اور ان کی میری اور پیروی کی کتاب اور سنت کی داخل ہوگا وہ جنت میں اور جس نے نہ فرمائی کی میری اور بدعتوں کو اختیار کیا اور تابع ہوا النفس کا اور ماباب جو روئے کو کون استاد و ستون کی خاطر سنت کو چھوڑا اور بدعت پر چلا پس بے شبہ وہی سرکش ہوا ہرگز وہ جنت میں داخل ہوگا عَنِ جَابِرٍ قَالَ جَاءَتْ مَلَائِكَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ نَائِمٌ فَقَالُوا إِنَّ لِي صَاحِبَكُمْ هَذَا أَمْثَلًا فَاضِرًا بِوَالِدِهِ مَثَلًا قَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّهُ نَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبَ يَهْتَظُّانَ فَقَالُوا مَثَلُهُ كَمَثَلِ بَنِي دَاوُدَ وَجَعَلْنَا فِيهَا مَا دُعِبَتْ وَجَعَلْنَا فِيهَا مَنَاجِبًا

الدَّارِ عِی دَخَلَ الدَّارَ وَاکْلَ مِنَ الْمَادِبَةِ وَمَنْ لَمْ یَجِبِ الدَّارِ عِی لَمْ یَدْخُلِ الدَّارَ
 وَلَمْ یَاکُلْ مِنَ الْمَادِبَةِ فَقَالُوا لَوْ هَالَهُ یَقَعُهَا قَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّهُ نَابِعُ وَفَا
 بَعْضُهُمْ إِنَّ الْعِینَ نَارِئَةٌ وَالْقَلْبُ یَقْطَانُ فَقَالُوا الدَّارُ الْجَنَّةُ وَالدَّارِ عِی
 مُحَمَّدٌ فَمَنْ اطَاعَ مُحَمَّدًا فَقَدْ اطَاعَ اللَّهَ وَمَنْ عَصَى مُحَمَّدًا فَقَدْ عَصَى اللَّهَ
 وَحُمِدٌ فَرَّقَ بَیْنَ النَّاسِ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ م کہا جابر رضی اللہ عنہ نے کہ اے
 فرشتے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اور آپ سوتے تھے کہا
 فرشتوں نے آپس میں تحقیق تمہارے صاحب کے لئے ایک کہاوت ہی
 صاحب کہا اس واسطے کہ پیغمبر علیہ السلام کو صحبت رستی تھی اور ہی اس تک
 فرشتوں کے ساتھ پس بیان کرو اسکے واسطے کہاوت تاکہ جانے اور اپنی بہت
 کو خبر کرے کہا بعضوں نے انہیں سے کہ وہ سوتا ہی اور بعضوں نے کہا کہ انہیں
 اسکی سوتی ہیں اور دل جاگتا ہی یہ حال حضرت کا ہمیشہ تھا کہ سوتے وقت دل
 اٹکا ہوا شیار رہتا تھا پھر کہا فرشتوں نے اس کہاوت کو کہ کہاوت انکی بعض حال
 عجیب انکا ایک مرد کی مانند ہی کہ جس نے ایک گھر بنایا اور مقرر کیا اسمیں کھانا
 کھلانا اور بھجایا لانے والا لوگوں کے کھانیکو پھر جس نے مانی بلانیوالے کی بات وہ دخل
 ہوا گھر میں اور کھایا کھانا اور جس نے مانی اسکی بات نہ داخل ہوا گھر میں اور نہ
 کھایا کھانا پھر کہا فرشتوں نے آپس میں کہ بیان کرو اسے اسکے لئے تاکہ اسے وہ
 سمجھے پھر کہا بعضوں نے کہ وہ سوتا ہی اور کہا بعضوں نے انہیں اسکی سوتی
 ہیں اور دل ہوا شیار پھر شرح کی انہوں نے اسکی مراد اس گھر سے جو بنا
 گیا بہت ہی اور بلانے والا کھانیکے واسطے محمد صلعم اور اس کھانے کی شرح
 نہ کی جو بہت کی نعمتیں ہیں کیوں کہ ان کا ہونا بہت میں مشہور ہی اور جس نے
 وہ گھر بنایا اسکا بھی ذکر نہ کیا کیوں کہ پہلے کہہ چکے تھے کہ ایک مرد نے گھر بنایا اب

حق تعالیٰ پر مرد کے لفظ کو جاری کرنا بے ادبی سمجھے پس جس نے اطاعت کی محمد
صلی اللہ علیہ وسلم کی جو بھیجی اللہ کے ہیں پس تحقیق اس نے اطاعت کی اللہ تعالیٰ
کی اور جس نے حکم نہ مانا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا پس تحقیق اس نے حکم نہ مانا اللہ تعالیٰ کا اور
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جدا کرنے والے ہیں آدمیوں کو یعنی موسیٰ کو کا فر سے
اور فرماں بردار کو نا فرمان سے چنانچہ حضرت کے ناموں سے ایک نام توحید
و انجیل میں فار قلیطاحی یعنی فرق کرنے والے حق اور باطل میں ابن جوزانی
کتاب البوالوفانی خبہ المصطفیٰ میں ابن قتیبہ سے روایت کی ہے کہ حضرت
مسیح علیہ السلام نے اپنے حواریوں سے کہا کہ میں جاتا ہوں اور میرے پیچھے
فار قلیط آتا ہے کہ روح حق ہے وہ باتیں نہیں کرتا اپنی طرف سے اور کچھ نہیں کہتا
مگر جو کچھ کہا جاوے گا اور وہ گواہی دیگا میری سچائی پر اور خبر دے گا اس کی
جو کچھ موجود کیا ہے اللہ تعالیٰ نے تمہارے واسطے اور دوسری جگہ کہا
یوحنا نے جو حواریوں میں سے تھے کہ مسیح علیہ السلام نے فرمایا کہ فار قلیط آتا ہے
جب تک میں نہ جاؤں گا اور وہ جب آوے گا خبر دے گا لوگوں کو ان کے گناہوں کی اور
کچھ نہ کہے گا اپنی طرف سے اور سزا دے گا تم کو حق پر اور بتا دے گا تم کو آئے
والی اور غیب کی باتیں اور ہر چیز کے مجید سے واقف ہو گا اور بیان کرے گا ہر
چیز کو مسیح سچ اور وہ گواہی دے گا میرے لئے جس طرح میں اس کے لئے
گواہی دیتا ہوں اور میں بتلاتا ہوں تم کو کہا و لو تن سے اور وہ تفصیل اور شرح
ساتھ کھول کر بیان کرے گا عَنِ مَا يَشَاءُ رِضًا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّمَ مَسَّةً لَعَنَهُمُ اللَّهُ وَكُلُّ بَيْتٍ يُجَابُ الزَّائِدُ فِي كِتَابِ اللَّهِ وَالْمُكَذِّبُ
يَقْدِرُ اللَّهُ وَالْمُسْلِمُ يَأْجِبُ رِيبًا لَعَنَ مَنْ أَذَلَّهُ اللَّهُ وَيَذَلُّ مَنْ أَعَزَّهُ
اللَّهُ وَالْمُسْتَحِلُّ لِحَرَمِ اللَّهِ وَالْمُسْتَحِلُّ مِنْ عَشْرِي مَا حَرَّمَ اللَّهُ وَاللَّارِ

نے اس کے معنی یوں لکھے ہیں کہ جو کوئی میری اولاد میں ہو اور قرابت دار رکھنا کرے
 کام کرے عوام کی نسبت اس کی دو چند سزا ہوگی جس طرح اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں پیغمبر
 خدا کی ازواج مطہرہ کے حق میں تنبیہا فرمایا ہے پس کوئی بزرگ زادہ ہو کر چاہے کہ
 بڑے کام بخیرے یا اپنی ارشدہ داری پر مغرور ہو جاوے چھٹا وہ جس میں میری
 چال چھوڑی اور بڑی چال اختیار کی ف اگر کوئی رسول اللہ کی چال کو سبک
 اور ہلکا جان کر ترک کر گیا کا فر ہو گا اور جو چوک اور سستی سے بڑے گانگنا ہو گا مثلاً اس
 زمانے میں داراھی کا منڈانا اور پائے جامہ عیذ کو کھٹوں سے بچنے لگانا اور بیوہ عورت
 کا نکاح نکرد دینا یا اس کام پر متوجہ ہونا اور بخوبی سعی بخرنی بلکہ جو کوئی کرے یا کر دے
 اس کو برا جانتا اور اسپر سہنا نہیں کاموں پر اور باتوں کو جو جو لوگوں میں رائج ہوئے ہیں
 قیاس کیا جاتے اس طرح جو کوئی بدعت کو اچھا سمجھے اگر وہ اس طرح پر اچھا سمجھتا
 ہی اور اس کے کرنے پر رعت رکھتا ہی کہ بغیر اسکے جس شرعی نیک کام میں وہ ہی
 اس کام کو ہرگز عمل میں نہیں لاتا اور درست نہیں جانتا مثلاً باج کروانا یا سپہ راہ
 یا ہندی لگانی مرد کو ستادی نکاح وغیرہ میں یا ثواب بیچنے میں مرد کو کچھ جتنا کہ ہندو
 کی طرح لٹے باسنوں میں نہ پکاوے یا پھول پان پانی کھانیکے ساتھ نہ رکھے اور خصوصاً
 شب برات کو روشنی نہ کرے حلوارونی نہ پکاوے اور اسپر کوئی کھڑا ہو کر کچھ نہ پڑھے
 تب تک اپنے اعتقاد میں جاتے کہ اس کھانے کا ثواب مردوں کو نہیں پہنچتا
 یا نکاح وغیرہ درست نہیں ہوتا البتہ ایسے شخص پر اندیشہ کفر کا ہی اور اگر ایسا
 نہیں سمجھتا تو گنہگار ہے شبہ ہو گا اے بھائیو جب رسول اللہ کی سنت کے چھوڑنے
 سے اور بدعت کو لازم کرنے سے بہہ حال ہوتا ہی تو ت ان کے حال پر جو مسلمان
 کہلا کر نازا اور روزہ اور حج اور زکوٰۃ کو چھوڑے بیٹھے ہیں کبھی ہلکا جان کر کبھی
 غفلت اور سستی کو حیلہ ٹھہرا کر عمل میں نہیں لاتے اور دنیا کے کاموں میں

اور نفس کی خواہشوں میں رات دن دوڑ دھوپ کرتے پھرتے ہیں اور اس عمر عزیز کو گنوانے میں قبر میں اور حشر کے میدان میں ان کا کیا حال ہوگا عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ بَنِي آدَمَ فِي أُمَّتِهِ قَتِيلٌ إِلَّا كَانَ لَهُ فِي أُمَّتِهِ حَوَارِيُّونَ وَأَصْحَابٌ يَأْخُذُونَ بِسُنَّتِهِ وَيَقْتَدُونَ بِأَمْرِهِ ثُمَّ أَنَهَا تَخْلَفُ مِنْ بَعْدِهِمْ حُلُوفٌ يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ وَيَفْعَلُونَ مَا لَا يُؤْمَرُونَ مَنْ جَاهَدَ فَمِنْ سَيِّدِهِمْ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَ فَمِنْ بَدِيسَانِهِمْ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَ فَمِنْ قَلْبِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَيْسَ وَرَاءَ ذَلِكَ مِنَ الْإِيمَانِ حَبَّةُ خَرْدَلٍ دَوَاهُ مُسْلِمٍ مِمَّنْ نَقَلَ كَيْفَ عَدِ اللّٰه ابْنِ مَسْعُودٍ كَيْفَ رَأَى رَسُولَ اللّٰه صَلَّى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ بَغْدَادِ فِي سَاعَةِ حُجَّةٍ مِنْ بَيْتِ
میں تھے حواری ایزد اصحاب اپنے دوست مددگار کہ خستیا کر رہے تھے اسکے طریق کو اور چلتے تھے اسکے حکم پر چھپے لنگے پیدا ہوتے ہیں نا خلف کہتے ہیں لوگوں کو جو آپ نہیں کرتے اور جب کا انھیں حکم نہیں ہوا وہ ہیں کرتے ہیں بعد اصحابوں کے جو دین کے مددگار اور یار و فدا رہتے بدکار جھوٹے دغا باز لوگ پیدا ہوتے ہیں پس جو بار انھیں اپنے ماتحتوں سے وہ مومن ہے اور جو باز رکھے سخت ماتحت کہ کہہ کر وہ بھی مومن ہے اور جو بد جاسد اور فاجر ہے انہی سے اپنے دل سے وہ بھی مومن ہے تاکہ درجے کا اسکے نیچے اور کوئی مرتبہ ایمان کا سفر سون سکے دلے برابر بھی نہیں عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ بَنِي آدَمَ قَتِيلٌ إِلَّا كَانَ لَهُ فِي أُمَّتِهِ حَوَارِيُّونَ وَأَصْحَابٌ يَأْخُذُونَ بِسُنَّتِهِ وَيَقْتَدُونَ بِأَمْرِهِ ثُمَّ أَنَهَا تَخْلَفُ مِنْ بَعْدِهِمْ حُلُوفٌ يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ وَيَفْعَلُونَ مَا لَا يُؤْمَرُونَ مَنْ جَاهَدَ فَمِنْ سَيِّدِهِمْ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَ فَمِنْ بَدِيسَانِهِمْ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَ فَمِنْ قَلْبِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَيْسَ وَرَاءَ ذَلِكَ مِنَ الْإِيمَانِ حَبَّةُ خَرْدَلٍ دَوَاهُ مُسْلِمٍ مِمَّنْ نَقَلَ كَيْفَ عَدِ اللّٰه ابْنِ مَسْعُودٍ كَيْفَ رَأَى رَسُولَ اللّٰه صَلَّى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ بَغْدَادِ فِي سَاعَةِ حُجَّةٍ مِنْ بَيْتِ
فرمایا حجہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے میرے چھوٹے لڑکے کے اگر توجہ اور شام کر سکتا ہے اس حال میں کہ کیسی طرف سے تیرے دل میں کینہ نہ ہو تو

ایسا کر چھ غریب دیا کہ اس کے میرے لڑکے ایسا کرنا میری سنت ہے اور میری عادت
 کا ہے اور جس نے دوست رکھا میری سنت کو تحقیق اس نے دوست رکھا
 مجھ کو اور جس نے دوست رکھا مجھ کو وہ رہے گا میرے ساتھ جنت میں خلاص
 رسول کی پیروی سے پہلے آدمی کو اللہ تعالیٰ بہشت میں پہنچے اپنی رضامندی کے گھر
 میں داخل کرے گا اور جو اس کے طریق پر نہیں چلتے وہ ہرگز اس گھر کے جاننے
 والے نہیں ہوا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے جو قرآن شریف میں تیسرے سیر کے ساتھ سترھویں
 رکوع میں فرمایا ہے مَن يَتَّبِعْ خَيْرَ الْأَمَلَامِ وَهُدًى نَّاعِلًا يُقْبَلْ مِنْهُ زَكَاةٌ
 کوئی اختیار کرے تو اسے اسلام کے اور دین وہ ہرگز اس سے قبول نہ ہوگا
 غرض بدین ہوگا یعنی جو کوئی اس آخر زمان کے پیغمبر اور اس قرآن پر ایمان لائے وہ
 اگر نزار طرعی نیکی کے کام کرے گا کچھ نواب بناوے گا قیامت کے خراب و پشیمان
 ہوگا مگر اس کی نیکی کا بدلہ اللہ تعالیٰ اس جہان میں اس کو دیگا اور دوسرے جہان
 دولت دیگا دنیا کی عزت پرستوں کو برا دے گا کیونکہ کہ کسی کی محنت وہ برما نہیں کرتا
 کسی کو یہاں دنیا ہی کیسے کو وہاں کیسے تھوڑا یہاں اور بہت وہاں سو ہم مسلمان
 تاجدار اسی کی اسید و زینت کہ وہ و مدون کا سچا ہم سے ہی سرگ کرے گا
 مَن آمَرَ بِالْحَقِّ وَنَهَىٰ عَنِ الْمُنكَرِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَىٰ الزَّكَاةَ
 فَهُوَ مِنَ الْمُفْلِحِينَ فَذَرَتْ مِنْهَا الْعُيُونُ وَوَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوبُ فَقَالَ رَسُوْلُ
 يَا رَسُوْلَ اللهِ كَأَنَّهُمْ هَلُوْهُ مَوْعِظَةٌ مَّوْعِظَةٌ فَأَوْصَا فَقَالَ أُوْصِيْكُمْ بِتَقْوَى اللهِ
 وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَإِنْ كَانَ عَدُوًّا حَبَشِيًّا فَإِنَّهُ مَن يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لِّهُ مَخْرَجًا
 مِّنْ كُلِّ مَلَأَ الْأَثَرِ فَعَلَيْكُمْ لِسْتِي وَسُنَّةُ الْأَخْلَافِ الرَّاشِدِينَ الْهُدَىٰ بَيْنَ مَسْكُوْرٍ
 بَيْنَا وَخَصُوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِدِ وَإِيَّاكُمْ وَتَحَدَّثَاتِ الْأُمُورِ فَإِنَّ كُلَّ مَخْدَشَةٍ
 يَدْخُلُ فِيهَا كُلُّ بَدْعٍ صَلَاحٌ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ صَاحِبِ

م عرابا رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہمارے ہی ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے
 ساتھ پھر منہ کر کے ہماری طرف نصیحت کی یہی اثر بھری کہ ہمہ تن کلمے ان سے سنو
 اور کانپ گئے ان سے کلمے پوچھا ایک شخص نے یا رسول اللہ یہ نصیحت جدا کرنے
 والے معلوم ہوتی ہے سو وصیت کرو ہم کو پس فرمایا آپ نے کہ وصیت کرتا ہوں
 میں تم کو کہ ڈرتے رہو اللہ سے اور سنتے رہو اس کے حکم کو اور بجالایا کرو اگرچہ حکم کرے
 تم کو شرعی باتوں کا غلام حبشی کیوں کہ یہ ہوینو الا ہی کہ جو جیتا رہیگا میرے
 بعد وہ دیکھے گا بہت اختلاف پس چاہے کہ اس وقت لازم کرو اپنے اوپر میری
 سنت کو اور میرے خلفائے راشدین کی جو ہدایت پاچکے ہیں چنگل مارو اس پر
 اور دانستوں سے پکڑو اس کو اور الگ رہو نئے کاموں سے کیونکہ سب نئے
 کام بدعت ہیں اور جو بدعت ہی گمراہی ہے ف اس حدیث سے
 معلوم ہوا کہ پیروی خلفائے راشدین کی عین پیروی رسول اللہ کی ہی ہے اور
 جن باتوں نے رواج پایا ان کے ایام میں وہ حضرت ہی کی سنت ہے اگرچہ ان کے نام سے
 وہ مشہور ہوئی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ حضرت کو پہلے ہی سے معلوم ہو چکا تھا کہ
 میرے خلیفوں کی سنت پر لوگوں کو شبہ نہ پڑیگا گفتگو کریں گے اور بہک جاویں
 اس لئے اول ہی سنا دیا اور خبردار کر دیا کہ ایسا مت کیجیو انہی پیروی سے منہ نہ
 موڑو اب جو کوئی خلاف اس کے کریگا یعنی انہی سنتوں کو ترک کریگا یا اور اور کام
 اپنی خواہش سے نیک کاموں میں زیادہ بڑھاوے گا جیسے نکاح کی مجلس میں
 گانا بجانا ناچ کر وانا اور شب برات کی رات کو چراغان کرنا لہو لعب میں مصروف
 رہنا وہ شرع کی پیروی اور نبی کی حکم برداری سے محروم رہے گا عَن
 عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ خَطَّ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَ
 بِسْمِ اللَّهِ ثُمَّ قَالَ هَذَا سَبِيلُ اللَّهِ ثُمَّ خَطَّ حَطوطًا عَنِ يَمِينِهِ وَعَنِ

بِشَمَالِهِ وَقَالَ هَذِهِ سُبُلٌ عَلَى كُلِّ سَبِيلٍ مِمَّا شَيْطَانٌ يَدْعُو إِلَيْهِ وَقَوَّاعًا
 وَأَنَّ هَذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ
 الرَّسُولِ وَالَّذِينَ هُمْ عَنْ آلِهِمْ وَنُسَبِهِمْ فَوَاحِشٌ لِّمَا تُحَرِّمُ اللَّهُ وَمَنِ اتَّبَعَهَا
 فَلَا يَمَسُّهُ اللَّهُ بِشَيْءٍ مِنْ فَضْلِهِ وَالَّذِينَ يَبْذُرُوا بَذْلًا كَمَا يُبْذَرُ يُجْزَىٰ لَهُمْ كَمَا
 يُبْذَرُونَ وَلَهُمْ أَجْرٌ أُخَرٌ وَلَقَدْ جَاءُوكُم بِالْحَقِّ أَنْتُمْ وَكُلُّ شَيْطَانٍ مِّنْكُمْ
 فَكُفَرْتُمْ بِهِ فَتُخَدَّذُونَ مِنْهُ جُنُودًا لِّقَاتِلِهِمْ بِحَرِيقِ الْكَلْبِ
 اِسْمَ اللَّهِ وَكَانَ يَوْمَئِذٍ لِّلْكَافِرِينَ أَعْدَاثٌ يُنَازِلُونَ فَكَانُوا لِمَا أَتَاهُمْ
 حَائِلِينَ فَلَمَّا جَاءَ الْغَوْسِ الْأَوَّلُ قَالُوا لَئِنْ لَّمْ يُفْرِقْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْكُفَّارِ
 لَنَعْلَنَ لَهُنَّ كَوْنَهُمْ وَلَنَحْنُ غَوَاةٌ فَأَنزَلْنَا الْغَوَاةَ وَجَعَلْنَاهُمْ سَحَابًا مِّمَّنْ
 لَّهُمْ وَأَنزَلْنَا الْغَوَاةَ وَجَعَلْنَاهُمْ سَحَابًا مِّمَّنْ لَهُمْ وَأَنزَلْنَا الْغَوَاةَ وَجَعَلْنَاهُمْ
 سَحَابًا مِّمَّنْ لَهُمْ وَأَنزَلْنَا الْغَوَاةَ وَجَعَلْنَاهُمْ سَحَابًا مِّمَّنْ لَهُمْ
 اِسْمَ اللَّهِ وَكَانَ يَوْمَئِذٍ لِّلْكَافِرِينَ أَعْدَاثٌ يُنَازِلُونَ فَكَانُوا لِمَا أَتَاهُمْ
 حَائِلِينَ فَلَمَّا جَاءَ الْغَوْسِ الْأَوَّلُ قَالُوا لَئِنْ لَّمْ يُفْرِقْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْكُفَّارِ
 لَنَعْلَنَ لَهُنَّ كَوْنَهُمْ وَلَنَحْنُ غَوَاةٌ فَأَنزَلْنَا الْغَوَاةَ وَجَعَلْنَاهُمْ سَحَابًا مِّمَّنْ
 لَهُمْ وَأَنزَلْنَا الْغَوَاةَ وَجَعَلْنَاهُمْ سَحَابًا مِّمَّنْ لَهُمْ وَأَنزَلْنَا الْغَوَاةَ وَجَعَلْنَاهُمْ
 سَحَابًا مِّمَّنْ لَهُمْ وَأَنزَلْنَا الْغَوَاةَ وَجَعَلْنَاهُمْ سَحَابًا مِّمَّنْ لَهُمْ

اپنے درپے کی خبروں سے یوں معلوم ہوا اور پیغمبر خدا کی حدیثوں سے یقین کو پہنچا کہ انکے نیک لوگ اصحاب رسول اللہ کے اور بعد ان کے جو اچھے ہوئے اسی عقدا پر تھے پھر جو اختلاف دین میں پیدا ہوا سو ان پہلوں سے بھی ہوا کہ لوگوں نے اپنی خواہشیں اسمین ملائین اور دنیا کی طرح سے ایک سے برخلاف دوسرا چلا کر سب سے آپس میں محبت کم ہوئی دشمنی بڑھتی چلی گئی ان کے مخالف ہوئے بڑا کہنے لگے محمد بن جحجھون سے بڑی بڑی حدیثوں سے رسول خدا کی حدیثوں کو تحقیق کر کے جمع کیا جیسے صحاح سبہ وغیرہ مشہور ہیں اور اسلام کے حکموں کی جڑ وہی ہیں اور چاروں مذاہب کے امام جکا طریق تمام ملکوں میں روم شام بلج بخارا ہندوستان عربستان میں پھیل گیا ہوا ہے اسی طریق پر تھے اور آئندہ اور مائتید یہ جو ائمہ اصول ہیں انھوں نے بھی انکے بزرگوں کے طریق کی تابنت رکھا بلکہ عقلی دلیلوں سے رسول اللہ اور انکے اصحابوں کی سنتوں کو اور انکے اچھے جماعت کی اعتقادی باتوں کو قائم اور مستحکم کیا اس واسطے کہ ان کا نام اہل سنت رسول اور جماعت مشہور ہو کہ یہ لوگ رسول اللہ کی اور انکے اصحابوں کی سنتوں پر ٹھیک ٹھیک چلتے ہیں اور بعد انکے جو امام پیشوا ہوئے سب کو اچھا جانتے ہیں اور انکو مانتے ہیں اور انکی راہ اختیار کرتے ہیں دوسری یہ کہ جتنے اولیاء اہل اللہ صاحب شریعت اور طریقت گذرے جن میں نفاہیت تھی ہمیشہ اپنے خاوند کی مائتداری میں رہتے کسی سے کچھ کام نہ لیتے لاکھوں ہزار دن آدمی ان سے فیض پا رہے ہوئے اللہ کے سیدھے راستے کو پہنچے مقرب درگاہ الہی ہوئے ان سب کا یہی طریق اور مذہب تھا چنانچہ ان کی کتابوں سے ظاہر ہے تیسری یہ کہ مکہ اور مدینہ جو اللہ اور رسول کا گھر کہلاتا ہے اولیاء بیت نبوی اور اصحاب مصطفوی وہیں رہتے تھے ان کا مذہب اور اس وقت سے آج تک جو وہاں رہتے آئے وہ سب ہی مذہب رکھتے ہیں

اللہ تعالیٰ ان کے مذہب کا نگہبان اور مددگار رہے کہ بگڑنے نہیں دیتا چوتھی یہ
 کہ جتنے حافظ کلام اللہ کے کہ وہ نورازی ہے اللہ تعالیٰ کا اسی مذہب میں ہوتے
 ہیں کیوں کہ یہ چیز پاک اور مقدس ہے اور وہ ناپاک عداوت اور بغض بھر
 دل میں کیونکر سما سکتا ہے خصوصاً جکا دل رسول کے اصحاب باوقار اور یا
 وفادار ازواج مطہرات اور نہایت مقدسات اور ذرات مبارکات کے بغض سے
 بھرا ہو پس اگر کوئی تعصب کو چھوڑ کر قرآن شریف اور پیغمبر خدا کی حدیثوں اور
 پیشواؤں کی کتابوں کو جو تمام جہان میں مشہور ہو رہے ہیں جمع کر کے دیکھے
 اور اللہ و رسول کے گھر کے طریق کو خیال کرے اور انصاف کرے تو خوب کھل جاوے
 کہ سو کہ اس مذہب حقہ کے جتنے مذہب ہیں اسکے برخلاف ہیں سوائے بھائیو
 اگر چاہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ اور رسول خدا صلعم کے پاس سرخ رو ہو اور مسلمان ہو
 فائدہ اٹھاؤ تو اپنا اعتقاد اہل سنت و جماعت کے طریق کے موافق درست کرو اور جن
 جن باتوں کا پہلے ایمان کے باپین ذکر آیا ہے ان باتوں پر ایمان لانا اور بری چالوں
 اور بد خصلتوں کو چھوڑنا اور بدعتوں سے جو شادی غمی میں لوگوں نے اپنی خواہش
 سے ہندو وغیرہ قوم کے رسومات دیکھے کر اسے کرنے لگے اور اپنے مادی محمد رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طریق کو جو ایسے کاموں میں مقرر کر دئے ہیں چھوڑ کر
 نئی باتیں بنا کر بدعتی بنے دور رہو سرکشی اور ڈھٹھائی سے بچو اور جب تک اعتقاد
 ٹھیک ہوگا اور شیعہ کے حکموں کو خوب پکڑو گے کوئی نیکی اور عبادت کے کام
 تمہارے ہرگز مقبول نہ ہوں گے **عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى**
لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتَّى يُؤْمِنَ بِأَرْبَعٍ يُؤْمِنُ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَآتَى رَسُولُ اللَّهِ
بِمَشْيِي مَا حَتَّى دَيُّمِنَ بِمَوْتٍ وَآلَمَتِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَيُؤْمِنُ بِالْقَدَرِ ذَوَا
الرَّمْدِ وَيُؤْمِنُ مَا حَتَّى رَوَيْتُ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ عَلَيْهِ السَّلَامُ سَمِعَهُ يَقُولُ

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مؤمن نہیں ہوتا ہے کوئی بندہ جب تک
 ایمان نہ لاوے چار چیزوں پر ازل اسکا یہ کہ ایمان لاوے اللہ کی وحدانیت
 پر یقین کسی کو اس کا شریک بنائے اور ایمان لاوے کہ میں رسول ہوں
 اللہ کا بھیجا تمام خلقت کی طرف راستی سے دوسرا یہ کہ ایمان لاوے کہ موت
 حق ہے یعنی سب چیز کیا چھوٹی کیا بڑی سب فنا ہوگی یا یہ معنی کہ حق داد
 آئے کہ موت اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہی نہ طبعیت بگڑنے اور اس میں
 فساد پڑ جانے سے تیسرا یہ کہ مرنے کے بعد پھر حیات حق ہے چوتھا یہ کہ
 تقدیر اللہ تعالیٰ کی حق ہے یعنی ابتداء سے انتہا تک ہر قسم کا جو کام
 ہوئے والا ہے تمام موجودات میں اللہ تعالیٰ نے ستر کر رکھا ہے اس
 اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ صرف اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے سے کوئی
 مؤمن مسلمان نہیں ہوتا جب تک رسول پر ایمان نہ لاوے اور یہ بھی سمجھا
 گیا کہ یہ کہنا نادال لوگوں کا کہ آدمی بھی مثل شہدیت اور گھاس کے پیدا ہو کر
 مت جاتا ہے محض غلط ہے بدون مرضی خاوند کے کوئی چیز نیت و نابود نہیں
 ہوتی کیوں کہ سب اس کے حکم سے بنے ہیں پھر اسی کے حکم سے بگڑیں گے
 بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ پڑا رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس آیت کو ہوا الذی اٰمَنَکَ هَلِیکَ
 الْکِتَابُ مِنْهُ اَیُّ تَحْکِمَاتٍ کُنْ اَمْرُ الْکِتَابِ وَاٰخِرُ مُشَآءِہِمَاتٍ فَاَمَّا
 الَّذِیْنَ بِنِیْ فُلُوْہِمُ زَنَیْعٌ فَمِیْتَمُوْنَ مَا تَشَآءُوْہُ مِنْهُ اِمْتِغَاءَ الْفِشْنِہِ وَ
 اِمْتِغَاءَ تَاوِیْلِہِ وَمَا یَعْلَمُ تَاوِیْلُہُ اِلَّا اللّٰہُ وَالرَّاسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ
 یَقُولُوْنَ اٰمَنَیْہِ کُلٌّ مِنْ عِنْدِ رَبِّنَا وَمَا یَذَّکَّرُ اِلَّا اُولُو الْاَلْبَابِ
 قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ فَاِذَا رَاَیْمُ الَّذِیْنَ

يَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ فَأُولَٰئِكَ الَّذِينَ سَمَّاهُمُ اللَّهُ فَاَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَا-
خَذُوا مِنْهُمْ مَتَفَقًا عَلَيْهِمُ السُّورَةُ جِسْمِ اِنَارِي تَحْتِ بِرِ كِتَابِ اَسْمِیْنَ بَعْضُ تِسْمِ
بِکَی تِیْنِ سَوَجَرِ تِیْنِ کِتَابِ کِی اُوْر دُوسری تِیْنِ کِی طَرَفِ مَلِی سَوَجَرِ کِی دِل تَحْرِ
هُوئے تِیْنِ وے اپنی ڈھب والیوں سے لگتے تِیْنِ تَلَا شِ کَرْنِ کَر اِی
اُوْر تَلَا شِ کَر تِیْنِ اِنِی کُل بَھَا نِی اُوْر اُنِی کُل بَھَا نِی کُوئی تِیْنِ جَانِ سَوَا
اَللّٰہ کے اُوْر جو مضبوط علم والے تِیْنِ وکھتے تِیْنِ ہِم اِس پَر تِیْنِ لائے سب کچھ ہمارے
رَب کِی طَرَف سے تِیْنِ اُوْر سَجھائے وہی سَجھتے تِیْنِ جِنکو عَقْل تِیْنِ پھر کہا تِیْنِ مَاشِ
رُضْنِ کَہ فرمایا رسول خدا صلعم نے جب دیکھو تم ایسوں کو جو میری کرتے تِیْنِ اِس حَیْرِ کِی
جو کِتَاب سے مَلِی تِیْنِ تِیْنِ اُوْر قرآن سے مگر مَعْنِ اُنکے اِی طَرَح کے تِیْنِ جِنکا ذِکْر
کِیا تِیْنِ اَللّٰہ تَعَالٰی نے اپنی کِتَاب مِیْنِ فَاَمَّا الَّذِیْنَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ اِس
اَلک ہو جاؤ اُن سے اُوْر پَر تِیْنِ کَر دُا تِیْنِ صَحبت سے نہ ف نہ اِس حَیْث سے معلوم
ہو اَللّٰہ نے جِطَرَح اُوْر باتِیْنِ اَز مَایَشِ کِی مَقْرَر کِی تِیْنِ اِسِطَرَحِ قرآن شَرِیْف مِیْنِ
بِجِی بَعْضِ کَلَام اِیْسے کہے تِیْنِ کہ جِن کے مَعْنِ بَھَا نِی مِیْنِ عَقْل کِی اُوْر دِکِی رِستِی
اُوْر کِی ظَاہِر ہو وے اِی مَآذِرِ عَاقِل اُوْر اَیْتوں کے ساتھ جَوایا تِیْنِ اُوْر اَعْتِقَاد کِی جِطَرَح
مِیْنِ مَلَا کَر وِیْسے ہی مَعْنِ اُنکے لیتے تِیْنِ جو کَمَراد تِیْنِ و اپنی کَمَر اِی کِی دِلِیْل بَھَر اِی
تِیْنِ جِنا تَحْقِیْرِ مِیْنِ لکھا تِیْنِ کہ اِس اَیْت مِیْنِ اَللّٰہ تَعَالٰی کو مَنظُور تِیْنِ کہ
اَضَار اَلو ہو شِیَا کَر تِیْنِ کہ وے حَضْرَتِ مَرِیْم کو خُدا کِی عَوْرَت کہتے اُوْر حَضْرَتِ عِیْسٰی
عَلِیْہِ السَّلَام کو خُدا کا بیٹا اُوْر وے پہلے تھے اُس کِی اَللّٰہ کِی جِہْر بَآ نِی کے اَلْفَاظ اُنکے
حَق مِیْنِ سُنْتے تھے جِی مِیْنِ اُنکی دَاسْت مِیْنِ بَندہ ہونے کی حد سے زیادہ مَرِیْم
پَا یا جاتا تِیْنِ اُوْر اَب بھی کِتَاب وَلِی عَوَام مَسْلُوموں کو بَکَانِیکے واسطے اِیسی باتِیْنِ
اِس سَچے ڈھب کِی قُرْآن سے چِن چِن کَر اُنکے مَعْنِ خِلَافِ حَق کے بَیَان کَر تِیْنِ تِیْنِ

کم عقل بہکین اور اسلام کی راہ سے دور جا پڑیں مگر جنس اللہ تعالیٰ نے عقل اور ایمانی
 انگھ دی ہے وہ ہرگز نہ بہکے گا اور کیا بہکانا کام نہ آوے گا اور اس دھوکے کے
 حال میں نہ پھیکا مسلمان بھائیو یہ وقت بہت سخت آیا ہے ایمانداروں پر
 تکلیف اور مصیبت ہے ایمان کو آرام اور فراغت نفس کی خواہشوں کا دروازہ کھلا
 شدہ یارانِ مردود دیننا ہوا یا بھائیوں میں محبت سرتی یار و بخی دوستی گئی دوست
 دشمن ہوئے دشمن ہونے لگے اللہ کا ڈر دل سے گیا حاکم شرع کا خوف زمانہ سو
 میں مسلمان رہنا اور اعتقاد اپنا ٹھیک رکھنا اور نیک لمعت پر چلنا بہت مشکل ہے
 ایسی خبر ملے پیغمبرِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے ہی سے دی ہے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ فِي الْخَوَارِجِ الزَّمَانِ دَعَاؤُكَ كَدَّابُوكَ يَا لَوَلَمَكُم مِّنَ
 الْأَحَادِيثِ يَا لَم تَمْعَمُوا أَنْتُمْ وَكَلَّا أَبَاكُمْ فَايَكُم وَيَا هُم لَا يُضِلُّوكُمْ وَلَا يُقْسِتُونَكُمْ
 رواہ مسلم ترجمہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ آخر زمانے میں جھوٹے مکار لوگ
 پیدا ہونگے سناؤ بیگے تلو ایسی باتیں جو تمہارے باپ دادا نے نہیں سنین
 سو دور رہو ان سے اور دور رکھو انکو کہ گمراہ نحرین تم کو اور بلا میں نہ پھنسا دیں نہ
 ف یہ خبر عام ہے ایسے لوگ مسلمان کے پردہ میں ہوں خواہ دو کوسوں
 وقت میں دونوں کی کثرت ہے اللہ ہی فضل کرے اور پناہ دے تو دیندار کا
 دین قائم رہے اب یہاں اگر تھوڑی بہت دینداری ہے تو غریبوں میں ہے کہ
 انھوں نے دین کی باتیں سن کر اگلے رسوم کفر کے ترک کئے شرح کی راہ پر آئے دو
 وحشت پر دنیا کی طمع کم رکھتے ہیں اللہ و رسول و قیامت کے عذاب سے ڈرتے ہیں
 اب وہ سچی حدیث پیغمبر خدا کی اپنے ٹھکانے پر آگئی جو فرمایا تھا آپ نے بَدَأَ
 الْإِسْلَامَ عَرَبِيًّا وَسَيَعُودُ كَمَا بَدَأَ أَفْطَوْنِي لِلْعَرَبِ بَاءِ رواہ مسلم ہم نہ یعنے
 پہلے دین اسلام عربی تھا و بکین تھا پھر بھی ایسا ہی ہوگا جیسا آگے تھا

خوبی اور خوشی غریبوں کے نصیب ہی فوجوں نے ایسے وقتمیں دنیا کی دولت
حشمت پر خیال نہ کیا اچھے کھانے اچھے پہنے پردل ندوڑا یا مفلسی لا چاری میں
رہے اور قرآن حدیث کے احکام پر چلے وہی اللہ کے خاص بند کھڑے رسول اللہ
کے محبوب ہوئے اور اس حدیث کے مصداق ہے قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تَمَسَّكَ بِسُنَّتِي عِنْدَ مَسَادِ أُمَّتِي فَلَهُ أَجْرُ مَائَةِ شَهِيدٍ رواہ البیہقی م یعنی جو کوئی
مضبوط پکڑے اور عمل کرے میری سنت پر جسوقت کہ خدا اور عزرائیل پڑ جاو میری امت
میں یعنی تمام خلق میں اختلاف پڑ جاو ہر کوئی ایک مذہب اختیار کرے کفر اور بدعت
کی باتیں ظاہر ہونے لگیں جھوٹے مکار اپنی اپنی دکانیں لگاویں کوئی مسلمان کی
پردے میں جا پلو کو ہنگام کر عزت اور دولت حاصل کرے کوئی اس سچے دین میں عیب
لگا کر نادانوں کو لگام بناوے ایسا شخص سنت پر چلنے والا ثواب پاویگا سو شہید و بکا
جھوں نے اللہ تعالیٰ کی خوشی چاہ کر اس دین میں اپنے مال اور جان کو لصدق کیا
دم اس سیدھے راستے کو چھوڑا عَنِ الْقَدَامِ بْنِ مَعْدٍ يُكُوبُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
الْأَيْ أُوتِيَتْ الْقُرْآنَ وَمَسَّلَهُ مَعَهُ الْيَوْمَ شَاكُ رَجُلٌ سَبْعَانِ هَلِي أَرِيكَتِي يَقُولُ
هَلِيكَ هَذَا الْقُرْآنُ فَأَوْجَدَ تَعْرِيفِيهِ مِنْ حَلَالٍ فَاحْلُوهُ وَمَا جَدَّ تَعْرِيفِيهِ مِنْ حَرَامٍ
حَرَمُوهُ وَإِنَّمَا حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ نَوَاهِ ابْنُ مَاجَهْ ہم نہ کرنا
مقدام رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگو کو جانو دیا کیا ہے
مجھے قرآن اور اسکی مانند اس کے ساتھ کہ حدیثیں ہیں یعنی جس طرح قرآن اللہ
کی طرف سے وحی ہوتا ہے اسی طرح حدیث بھی وحی ہوتی ہے وہ جلی ہے
یہ حقی متکو وغیر متکو جز دار رہو قریب ہیں کہ ایک شخص آسودہ بنے پر والہ بیت
پر بیٹھا ہوا کہتا ہے اختیار کرو اپنے واسطے اس قرآن کو پس جو چیز پاؤ تم میں
حلال اسکو حلال جانو اور جو چیز اس میں پاؤ تم حرام اسکو حرام جانو تحقیق جو چیز کہ

اسکو حرام کیا رسول صلعم نے ویسی ہی ہے جیسا حرام کیا اسکو اللہ کے فہم
 حدیث سے معلوم ہوا کہ جس بات کو منع کیا رسول نے یا جس چیز کو حرام کیا
 رسول صلعم نے مؤمن کو چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کے منع اور حرام کے برابر اسکو جائے
 اور اپنے تئیں اس سے بچا وے ایسے حکم رسول صلعم کے گویا حکم اللہ کے ہیں
 عن ابی ہریرۃ کان اهل الکتاب یقرؤن التورۃ بالعماریۃ وبقیصر وبقھا
 بالعماریۃ لا اهل الاسلام فقال رسول اللہ صلعم لا تصدقوا اهل الکتاب
 ولا تکتبوا بکتابہم وقلوا امنا باللہ وما انزل الینا وما انزل علی موسیٰ
 رواہ البخاری م ابو ہریرہ نقل کرتے ہیں کہ یہود پڑھتے تھے تورات کو زبان عربی
 میں کہ ان کی وہی زبان تھی اور بیان کرتے تھے اسکو عربی میں مسلمانوں کے
 واسطے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ سچا بخانوں کتاب والوں کو
 اور نہ جھوٹا و انکو یہی کہو کہ ہم ایمان لاتے ہیں اللہ پر اور جو اتارا گیا ہم پر اور جو اتارا گیا
 موسیٰؑ اور عیسیٰؑ پر یعنی ہر بات انکی سچ بخانوں شاید اس میں کچھ ملایا ہو اور کم و
 بیش کیا ہو اور سب باتیں انکی جھوٹھ بخانوں کیوں کہ شاید وہ بات حق ہو کہ اصل
 میں تورات حق اور سچ ہے اور اسی پر انجیل کو قیاس کیا جائے اس واسطے کہ
 انھوں نے ان دونوں کتابوں میں بعض مقام ہیں الت ملت کیا اور جائجا بابا ہے
 اب جو کہتے ہیں اس میں جھوٹھ اور سچ ملا جلا ہے محض اس میں ہے کہ ان کی
 باتوں پر بخا و مجھلا ایمان اوپر کی باتوں پر لاؤ اب تورات پر انجیل میں یہود اور نصاریٰ
 نے حذف اور تحریف اور تغیر اور تبدل کے بعد جو باقی چھوڑا ہے اور اس سے
 ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت ثابت ہوتی ہے یہاں ان آیتوں
 کا ذکر کیا جاتا ہے کہ جو گمراہ ہیں وے راہ پر آویں اور جو مسلمان ہیں وے ایمانی
 رو سے زیادہ قوت پادین تورات میں استشا کے تیسویں باب کے درمیان ہے کہ

تجلی کی اللہ تعالیٰ نے کوہ سینا پر اور روشن ہوا سا عیر سے اور ظاہر ہونا ان سے
سینا ایک پہاڑ کا نام ہے کہ اس کو چوڑا سینا اور طواریسین کہتے ہیں تجلی کی اللہ
تعالیٰ نے اس پر انور کلام کیا حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اور بھیجا ان پر توریت
اور سا عیر ایک پہاڑ ہے کہ وحی بھیجی اس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر اور ظاہر
ہوئی اس میں انجی نبوت اور نازل ہوئی اس میں ان پر انجیل اور فاران عبرانی لفظ
ہے اور بنی ہاشم کے پہاڑوں کا نام ہے مکے میں کہ ان میں سے ایک میں حضرت
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عبادت کرتے تھے اور اس میں الکو وحی آئی وہ
تین پہاڑ ہیں ایک توقیس کہ مکہ کے نیچے آباد ہے اور مقابلہ کے قیقان ہے
بطن وادی نمک اور پورب طرف کے متصل قیقان کے شعب بنی ہاشم ہے
جب میں حضرت پیدا ہوئے ابن قتیبہ نے جو اس امت کے علمائے ائمہ اعلیٰ کہتے ہیں
پڑھیں اور ترجمہ کیا اعلام النبوة میں لکھا ہے کہ اس مقام میں کچھ شبہہ نہیں اور
خوب ظاہر ہے اس پر جو کوئی عجز اور تامل کرے کیونکہ جو ثابت ہوا ہے تجلی کرنا
خدا تعالیٰ کا سینا سے سو وہ یہی ہے کہ انازل توریت کو حضرت موسیٰ پر جو ثابت
ہوا روشن ہونا سا عیر سے وہ انازل ہے انجیل کا حضرت عیسیٰ پر اور وہ
علیہ السلام رہتے تھے سا عیر میں الرض خلیل کے درمیان گائوں میں جس کو
ناصرہ کہتے ہیں اسی سبب لکھے تابعون کا نام رکھا گیا انصار اسی طرح پر ظاہر ہونا
اللہ تعالیٰ کا فاران سے یعنی نازل کرنا قرآن کا محمد صلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ وسلم
پر ثابت ہوا اور وہ پہاڑ مکہ کا ہے اگر کوئی کہے کہ فاران مکے کے سرو اور کوئی
جگہ ہے تو یہ اس کا افترا ہے ہم کہتے ہیں کیا توریت میں نہیں آیا ہے کہ ابراہیم
علیہ السلام نے بسا یا جبرہ اور اسمعیل علیہ السلام کو فاران میں چنانچہ پیدائش
کے اکیسویں باب میں جب پس ہم کہتے ہیں کہ تم بتلاؤ ہم کو کہ وہ دوسری کون جگہ ہے

جہان سے اللہ تعالیٰ ظاہر ہوا اور نام اسکا فاران ہی اور بعد حضرت مسیح کے
 اللہ تعالیٰ نے کس پیغمبر پر کتاب نازل کی اور بتلاؤ حکم الیاب دین کہ ظاہر ہوا اور
 روشن ہوا اور پھیلا جس طرح سے دین اسلام ظاہر ہوا اور پھیلا کوئی دین اس
 طرح مشرق سے مغرب تک پہنچا ہی جس طرح یہ دین پہنچا اور تورات میں نہ
 استثنائے اٹھا رھوین باب کی پندرھویں آیت میں لکھا ہی فرمایا حضرت
 موسیٰ نے یہواہ تیرا خدا تیرے لئے تیرے ہی درمیان سے تیرے بھائیوں
 میں سے میری مانند ایک پیغمبر قائم کرے گا تم اسکی طرف کان دھو بیکھر سترھویں
 اور اٹھا رھوین آیت میں اسی باب کی اور یہواہ نے تجھے کہا کہ اٹھو نے جو کہہ
 کہنا اچھا کہا میں اُنکے لئے اُنکے بھائیوں میں سے تجھے سا ایک بنی قائم کروں گا
 اور اپنا کلام اسکے منہ میں ڈالوں گا اور جو کہہ میں اُسے فرماؤں گا وہ اُن سے کہے گا
 اور جو کوئی اسکی اطاعت نہ کرے سزا دوں گا میں اسکو اس کلام میں پوری
 دلیل ہے ہمارے پیغمبر محمد مصطفیٰ صلعم کی نبوت پر کیوں کہ موسیٰ علیہ السلام
 اور قوم انکی کہ بنی اسرائیل میں بیٹے اسحاق علیہ السلام کے ہیں اور بھائی
 اُن کے بیٹے اسمعیل علیہ السلام کے اور یہہ بنی جبریل کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے
 فرمایا اسحاق کے بیٹوں بنی اسرائیل سے ہو تو وہ انھیں میں سے ہوا نہ اُنکے
 بھائیوں سے اور اگر وہ یہہ کہیں کہ بنی اسرائیل بھائی ہیں بنی اسرائیل کے
 پس بھائی کہنا اُن کو درست ہی تو اس تقدیر میں ہم کہتے ہیں کہ تو تم نے جھٹلا
 تورت کو کیوں کہ تورت میں مذکور ہی کہ قائم ہوا بنی اسرائیل میں کوئی پیغمبر
 موسیٰ ہی کی مانند اور دوسری جگہ تورت میں آیا ہی کہ کھڑا ہو گا بنی اسرائیل
 میں ہرگز مثل موسیٰ علیہ السلام کے پس یہہ دعویٰ بعض یہود کا بھی باطل ہوا
 ہونے کہتے ہیں کہ اس بنی موعود سے مراد یوشع بن نون علیہ السلام تھے کیونکہ

یوشع حضرت موسیٰ کے کفو اور ان کی مانند تھے بلکہ ان کے خادم تھے انکی
زندگی میں اور ان کی موت کے بعد انکی دعوت کے مددگار ہوئے پس متعین ہوا
کہ مراد اس نبی موعود سے محمد صلعم ہیں کہ کفو اور مثل موسیٰ عم کے تھے یعنی
دعوت کے نصب کرنے میں اور حدوں کے باندھنے میں اور معجزوں کے ظاہر کرنے
میں اور شریع اور احکام کے جاری کرنے میں اور اگلی شرح کے نسخ کرنے میں اور کمر اسوں
کو سزا دینے میں کوئی ایسا نہوا سوا ان باتوں کے اتنے معجزے اور دلیلیں انکے
نبی آخر الزمان ہونے پر ہیں کہ کس طرح کا شبہ اور شک اس میں نہیں جو کوئی انکی
خصلت اور عادت شریف اور اخلاق نیک اور معجزات قویہ سے واقف ہو گا پھر
اسکے دل میں کچھ بھی شبہ نہ رہیگا اور اگر کہے کہ حضرت عیسیٰؑ ہیں تو بھی نہیں ہو
کیوں کہ انصار ان کو خدا کا بیٹا یا خدا کہتے ہیں اور حضرت موسیٰؑ اور جو ان کی
مانند ہوگا وہ بندہ اور عبد ہوگا اور عربی چھاپے میں تورات کے یوں لکھا ہے
کہ تیرے بھائی کے بیٹوں میں سے تجھے ایک بنی پیدا کروں گا پھر مخالفوں نے
بیٹے کے لفظ کو ہندی اور فارسی کے ترجمہ میں اس مقام سے نکال ڈالا
ہمیں تو اس سے زیادہ تر ہمارا مطلب حاصل ہوتا اور بالکل احتمال اور شبہ
ناقص ناقص عقلوں کا امت جاتا اور جو کہا کہ اس نبی کے احکام کا منکر نہ پایا و گیا
موجود حضرت عیسیٰ عم کے احکام کے منکر کو سزا نہیں ہوئی بلکہ ہمارے پیغمبر نے
حضرت موسیٰ عم کی طرح منکروں اور اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کو سزا دی سوا
اسکے اگر انی دعوت کے مقدمے میں چھوٹے ہوتے تو ہر گز یہود اور نصاریٰ
سے یہ نہ کہتے کہ تم تورات اور انجیل لاؤ اور دیکھو کہ کیوں کر ہماری حب اور
صفت اس میں نہیں لکھی ہے مگر انھوں نے ہرگز اس بات پر کمر نہ باندھی اور
مقابلہ نہ کیا علاوہ یہ موجب مضمون بیسویں اور اکیسویں آیت اسی اٹھا رہی ہیں

باب کے بیشک قتل کئے جاتے اور اُن کی پیش کوئی کبھی سچی ہنوتی اور انکا
 دین ہرگز قائم اور دائم نہ رہتا اور وہ جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اپنا کلام اُس کے
 منہ میں ڈالوں گا اُس سے ظاہر ہوا کہ مقصود اس بیان سے ذات
 پاک محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غیب کیوں کہ معنی اُس کے
 یہ ہیں کہ وحی کروں گا اُس کی طرف اپنے کلام سے اُس سے وہ باتیں
 کرے گا جس طرح سینگا اور صحف اور الواح اُس کی طرف نہ اُتاروں گا
 اِس لئے وہ اُمی ہی یعنی اُن پڑھا کتاب نہیں پڑھ سکتا اور یوحنا کی
 انجیل میں چودھویں باب کی سولہویں آیت میں ہے کہ حضرت عیسیٰ
 علیہ السلام نے یون فرمایا کہ میں اپنے باب سے درخواست کروں گا اور
 وہ تھیں دوسرا وکیل دے گا کہ اب تک تمہارے ساتھ رہے پھر چھین
 آیت میں اسی باب کی ہے لیکن وہ وکیل روح قدس جسے باب
 میرے نام سے بھیجے گا وہ تھیں سب چیزیں سکھا دے گا اور سب چیزیں
 جو کچھ کہ میں نے تھیں کہ اسے تھیں یاد دلا دے گا پھر اسی باب کی تیسویں
 آیت میں ہے بعد اُس کے میں تم سے جہت کلام نہ کروں گا اِس لئے کہ اس جہان کا
 سردار تاجی اور اُسکی جگہ میں کوئی چیز نہیں اور سولہویں باب کی ساتویں آیت
 سے چودھویں آیت تک یوں ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام فرماتے ہیں لیکن میں
 تھیں حق کہتا ہوں کہ تمہارے لئے میرا جانا ہے سودمند ہے کیونکہ اگر میں نہ جاؤں
 وکیل تمہارا نہ آوے گا اگر میں جاؤں میں اُسے تم پاس بھیج دوں گا اور وہ جب آئے
 تو تمہارے لئے راستی سے اور حکم سے ملزم کرے گا گناہ سے اِس لئے کہ وہ
 جگہ پر ایمان نہ لائے راستی سے اِس لئے کہ میں اپنے پاس جاتا ہوں اور تم مجھے
 پھر نہ دیکھو گے حکم سے اِس لئے کہ اِس جہان کے سردار پر حکم کیا گیا ہے ہنوز

بہت سی باتیں ہیں کہ میں تمہیں کہوں پر اب تم انہی برداشت نہیں کر سکتے لیکن جب
 وہ روح صدق آوے وہ تمہیں ساری سچائی کی راہ بتا دیگا اسلئے کہ وہ اپنی نہ کہے گا
 لیکن جو وہ سنے گا سو کہیگا اور تمہیں اسلئے کی خبریں دیگا وہ میری ستائش کرے گا اسلئے
 کہ وہ میری چیزوں سے پائے گا اور تمہیں دکھائیگا اور پندرھویں باب کی چھپوین ستائش
 میں ہے پر جب وہ وکیل سے میں تمہارے لئے بائیں طرف سے بھجوں گا یعنی روح
 صدق جو باپ سے نکلتا ہے آوے تو وہ میرے لئے گواہی دیگا اور تم بھی گواہی دو گے کیونکہ
 تم ابتدا سے میرے ساتھ ہو اے بھائیو اچھی راہ کے دھونڈھنے والو ذرا غور کر کے الصفا
 سے اوپر کی عبارتوں پر غور کریں حضرت موسیٰ اور حضرت مسیح علیہما السلام نے آخری
 زمانے کے پیغمبر کے آنے کی خوشخبری دی ہے نظر کرو خوب سوچو جس دفعہ کو دل سے
 نکال کر اپنی عاقبت کی راہ کو درست کرو سنو اور ایسا ہو کہ خسر کے میدان میں اس حکم
 الی کمین کے اور ان کے رسولوں کے روبرو تمہارے کمر اور حجاب کی باتیں کھل جائیں
 پھر وہ ان رسوائی اور پشیمانی اٹھاؤ بھلا دیکھو توستے اور کیا زیادہ کوئی کہے گا اور
 دیگا جہاں فرمایا ہے حضرت مسیح نے کہ میں اپنے باپ سے درخواست کروں گا اور وہ
 تمہیں دوسرا وکیل دیگا جو اب تک تمہارے ساتھ رہے اس عبارت سے صاف
 معلوم ہوا کہ پہلے وکیل حضرت مسیح علیہ السلام تھے دوسرا وکیل وہ جواب آوے گا پس
 دونوں کے شان برابر چاہئے کیونکہ دوسرا نہیں ہوتا بغیر پہلے کے پس جو لوگ
 اس وکیل سے حضرت جبرئیل عم مراد کہتے ہیں دے محض غلطی پر ہیں اسلئے
 کہ حضرت جبرئیل عم تو ہمیشہ حضرت مسیح کے ساتھ رہتے تھے اور اس عبارت سے
 معلوم ہوا کہ وہ وکیل آگے بھی نہیں آیا اب آوے گا اور ہمیشہ رہے گا یعنی اس کا دین
 اور اس کا حکم ہمیشہ جاری رہے گا دوسرے دین کے احکام منسوخ ہوں گے سو یہ
 صفاتیں سوائے ہمارے پیغمبر کے کس میں ہیں اور وہ کون ایسا وکیل آئے گا کہ

جس میں بے اوصاف پائے جاتے ہیں اور فرمایا کہ جہاں کا سردار آتا ہے کہ اسکی حجۃ
 میں کوئی چیز نہیں اس عبارت سے بھی صاف ثابت ہوا کہ وہ ایسا ایک شخص آئے
 والا ہے کہ جہاںکی سرداری اور حکومت کریگا اور اس میں ایسے وصف ہیں جو حضرت
 مسیح میں نہیں سوائے اس شخص سوا ہمارے پیغمبر کے کون ہے کیونکہ حضرت
 جبریل یا اور کوئی جسے روح صدق کہئے جہاںکا سردار اور حکومت کرنیوالا نہیں
 ہو سکتا یہ تو پیغمبری کی نشان ہے اور بعد حضرت مسیح کے کوئی سوا ہمارے
 پیغمبر کے پیغمبر نہیں ہوا اور فرمایا کہ اگر میں بخاؤں وہ وکیل تمہاں نہ آویگا اور وہ
 جب آویگا تو جہاں کو گناہ سے اور راستی سے اور حکم سے ملزم کریگا اس عبارت
 سے معلوم ہوا کہ وہ شخص ایسا ہے کہ لوگوں کو گناہ کے کاموں پر ملزم کریگا یعنی
 جن لوگوں نے اللہ کی مرضی پر کام نہ کئے یا بت پرستی کی یا حضرت عیسیٰ کو نبی نہ جانا
 انہیں سزا دیگا اور راستی سے ملزم کریگا یعنی ایسی سچی باتیں کہے گا اور سچے تہ
 معجزے دکھلاویگا کہ منکر لوگ بے شبہہ پشیمان اور ملزم ہوں گے اس میں ایک بات
 یہ بھی ہے کہ مخالف کہیں گے کہ حضرت مسیح جھوٹے تھے اور قتل ہوئے اور
 وہ انکو جھوٹا بناویگا حضرت مسیح کی پیغمبری پر اور انکی سچائی اور انکی زندگی پر
 گواہی دیگا اور ملزم کرے گا منکروں کو حکم پر کیوں کہ وہ سرداری حکومت رکھتا
 ہے اگر کوئی اسکی نافرمانی کریگا سزا پائیگا اور متی کی انجیل کے تیس باب کی
 گیارھویں آیت میں حضرت یحییٰ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ فی الواقع تمہیں
 تو تیرے واسطے پانی سے اصطباغ دیتا ہوں لیکن وہ جو میرے بعد آئے والے ہیں
 حجۃ سے قوی تر ہے کہ میں اسکی جوتیاں اٹھانے کے لائق نہیں وہ تم کو روح
 قدس اور آگ سے اصطباغ دے گا لہذا اس آیت کو حضرت عیسیٰ علیہ
 کے معیوت ہونے پر دلیل لیتے ہیں مگر وہ غلط ہے کیونکہ حضرت عیسیٰ کا اور حضرت

یہی ع کا ایک زمانہ تھا اور وہ شخص جسکی خوشخبری حضرت یحییٰ نے دی وہ بعد اُن کے
مبعوث ہو گا علاوہ حضرت عیسیٰ نے حضرت یحییٰ سے اصطباغ پایا چنانچہ اسی
باب کی سولہویں آیت سے ثابت ہے سو اگر وہ قوی تر ہونے تو کیوں کر اپنے ضعیف
تر سے اصطباغ پاتے بلکہ وہ حضرت یحییٰ کو اصطباغ دیتے سو اُس کے اُس اصطباغ
دینا اس سے مراد ہے کہ وہ شخص ظالموں کو قتل کرے گا سو یہ حضرت عیسیٰ سے نہیں ہو
گا ہمارے پیغمبر نے ظالموں کو ماریاں کو اللہ جل جلالہ کے حکم سے قتل فرمایا پس صحت
معلوم ہوا کہ یہ تعریف بنی آخر الزمان محمد مصطفیٰ علیہ السلام کی ہے سو اب آپ کی
سب دلیلوں سے یقین ہوا کہ یہ تعریفیں اور توصیفیں سو ہمارے پیغمبر کے
دوسرے کی نہیں حضرت نے علمائے بنی اسرائیل کو جھوٹی باتوں پر اور جو حق
باتیں چھپاتے تھے اُس پر انکو کیا قائل کیا اور جب ماننا پھر کسی سزا دی کہ نہ
مست ہوا اور معروف ہوا اور جہان کو سرکشوں بد دیوؤں اللہ کے مخالفوں سے پاک کیا
سو اُس کے زبور کے ایک سو اچاسویں باب میں ہے کہ ہوا یعنی اللہ تعالیٰ کی تسلیت
کر و ہوا کے لئے نئی کیت گاؤں اور مدینیں پاک لوگوں کی دنگلون میں پڑھو اسرائیل
اسکی بابت جس نے اُسے خلق کیا شادمان ہوئے بنی صیہون اپنے بادشاہ کے لئے
جوشی کریں وہ اسکا نام لے لے کے ناچیں وہ ہیں اور برابطہ جاتے ہوئے
اسکی منقبتیں پڑھیں کیونکہ ہوا اپنے لوگوں سے راضی ہے وہ طیموں کو اپنی
سجات سے زمین تختہ تاجی پاک لوگ برزگوار میں پر فخر کریں اور اپنے بستروں
پر پرے ہوئے ترخ کریں اُنکا منہ خدا کی ستائشوں سے بھر رہے دو دھاری
نواراؤں کے ماتھوں میں ہوتا کہ غیر گروہوں سے انتقام لیوں اور لوگوں کو
سزا دیوں اور اُن کے بادشاہوں کو زنجیروں سے اور اُن کے امیروں کو کوہ
کی بیڑیاں اور اُن کے بادشاہوں کو زنجیروں سے ڈال کر جکڑیں تاکہ جو انکی تقدیر میں لکھا

یہی ع کا ایک زمانہ تھا اور وہ شخص جسکی خوشخبری حضرت یحییٰ نے دی وہ بعد اُن کے

ہو اٹھا انہیں پہنچے کہ اس کے پاک لوگوں کی یہ کچھ عزت ہے یہ صفتیں جو اوپر لکھی گئیں ہیں صاف
 صاف امت محمدی میں پائی جاتی ہیں خوب خیال کرو انصاف سے سوچو بوجھو اور حضرت
 اشعیاہ کی ربانی فرمایا اللہ تعالیٰ نے صحت میں ان کے ساتھیوں باب میں ہم صلی
 معظمتہ کی تسلی کے واسطے جب اس نے اپنے پروردگار سے شکوہ کیا کہ فریاد کے
 ظلم اور بتوں کے رکھنے سے وہاں اٹھ اور روشن ہو کہ تیری روشنی آئی اور پو
 کے جلال نے تجھ پر طلوع کیا اور دیکھ تاریکی زمین پر چھا جائی اور لوگوں پر شدت کی
 تاریکی ہوگی پر ہوا ہجرتہ پر طالع ہوگا اور اس کا جلال تجھ پر جلوہ گر ہوگا اور عوام تیری
 روشنی میں اور بادشاہ تیرے طلوع کی تجلی میں چلیں گے آنکھ اٹھا کر چاروں طرف
 گاہ کر اور دیکھ کہ سب باہم فراہم ہوتے ہیں و تیری طرف آتے ہیں تیرے بیٹے
 دور سے آئیں گے اور تیری بیٹیاں تیری گود میں پالی جائیگی تب تو دیکھے گی اور امت
 کے جاری ہوگی اور تیرا دل ڈریگا اور کٹا دہ ہوگا کیونکہ تیرے پاس دریا کی فراوانی
 پھرے گی اور عواموں کی فوجیں تجھ پاس آئیں گی اونٹوں کی قطاریں اور
 مدیانی اور ایفائی سانیان تیرے گرد ہست مار ہو دیں گی وے سب شہا
 آئیں گے اور سونا اور خوشبو ٹان لائیں گے اور ہواہ کی تقریفوں کی بتاریتیں
 ہوں گے قیدار کے سارے گئے تیرے حضور آگے جمع ہوں گے اور ناباوت
 کے سارے مینڈھے تیری خدمت کریں گے اور وے رضا مندی کے ساتھ
 میرے بیچ پر چڑھیں اور میں اپنی شوکت کے کھر کو سود کی بخشوگا اور اس طرح
 انچاسویں اور چونتویں باب میں لکھا ہے دیکھئے سے ظاہر ہوگا اور
 اکیسویں باب میں بھی ہمارے پیغمبر اور حضرت عیسیٰ علیہا السلام کے مبعوث
 ہوئی خوشخبری لگی ہے اور انجیل میں اشارات بھی بہت ہیں یوحنا بارہویں
 باب کی سیالیں آیت میں ہے کہ اگر کوئی شخص میری باتیں سنے اور

اعتقادِ نحرے میں اس کا فیصلہ نہیں کرتا کیوں کہ میں اس لئے نہیں آیا کہ جہن
 کو مجرم کروں مگر اس لئے کہ جہاں کو رما ئی بخشوں سو اس کے لئے جو میری تحقیر کرنا
 ہے اور میری بات کو قبول نہیں کرتا ایک ہے جو اسے مجرم کر گیا کلمہ جو میں نے کہا ہے
 وہی اسے پچھلے دن مجرم کر گیا سوالِ لفظوں پر خوب غور کرو کہ حضرت عیسیٰ کی کیا
 مراد ہے اور وہ کلمہ یعنی اللہ تعالیٰ کا حکم کہ ہر معجز کے ساتھ ہے کون ہے کہ عیسیٰ کے
 منکر و منکر ملامت کر گیا سزا دیا ہے جتنی دلیلیں اوپر لکھی گئیں ایسی ہیں کہ اکثر یہود اور نصارا
 کی دانت اور عقل میں ان سے کوئی معنی جو کھلے کھلے ہیں اور ہم سمجھتے ہیں بسبب
 کچھ فہمی کے بوجھ میں نہیں آتے جیسا عیسیٰ کی نبوت کی دلیلیں اور ان کے معجزات
 اور اخلاق بسبب طمع دنیا اور حسد کے یہود و بنی عقل اور سمجھ میں نہیں آتے سچ
 ہے کہ یہ بات موقوف ہے ہدایتِ الہی کی استعداد پر جب کی قسمت میں ہو تو
 وہ سمجھ پاتا ہے چنانچہ جنہیں اللہ تعالیٰ نے ہدایت کی انھوں نے ہرگز اس نعمت
 سے چشم پوشی نہ کی دلیلیں جو اصل لوڑیت اور انجیل اور زبور اور صحفِ انبیا
 میں ہمارے حضرت کی نبوت اور اوصاف اور اخلاق میں تھیں دیکھ کر اور مطابق
 یا کر ایمان لائے جیسے عبداللہ بن سلام جو یہودوں کے بڑے علماؤں سے تھے بعد
 ان کے ابوعلیٰ یحییٰ ابن عیسیٰ بن جریر الطیب جس نے نصارائے روم میں کتاب لکھی
 ہے اور لوڑیت وغیرہ کی عبارت جو رسولِ خدا کے اوصاف اور ظہور کی کیفیت میں
 تھی بیان کی علاوہ ان کے بہت لوگ ایمان لائے اور بہتوں نے دنیا کی سرداری
 اور اپنے لگے دین کی حکومت پر حیاں کر کے ان دلیلیوں کو اصل کتاب سے کال ڈالا
 مگر اللہ تعالیٰ جو حافظ ہے اپنی مرضی کے کاموں اور کلاموں کا بالکل ان دلیلیں کو
 دور نہ کرے جس قدر باتیں رما اس سے بھی ہدایت پانے والوں کو ہدایت
 نصیب ہوئی اور ہونی چلی جاتی ہے اور بعضوں نے جان بوجھ کر اس دولت

ابدی سے منہ پھیر لیا کیونکہ اسے ازلی بے نصیب تھے کیونکہ انہی میں یہ نعمت میسر ہو
 انشاء اللہ تعالیٰ بعد ازاں کے مفصل ابن باتوئی حقیقت اور حضرت کے معجزات اور اخلاق
 کو دوسری علامہ ایک کتاب میں لکھ کر گاہاں اس قدر ہے عَنْ ابْنِ
 اَمَامَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ وَهُدًى
 لِلْعَالَمِينَ وَآمَرَ بِي رَّبِّي بِمَحْوِ الْعَازِفِ وَالْمَزَاكِمِ وَالْأَوْتَانِ وَالصَّلِيبِ
 وَآخِرَ الْجَاهِلِيَّةِ رواہ احمد م مشکوٰۃ کے باب بیان الخمر میں لکھا ہے
 کہ کہا ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ تحقیق معبود
 کیا اور بھیجا اللہ تعالیٰ نے مجھے باعث رحمت واسطے تمام جہان کے اور سب
 راہ نمائی تمام عالم کے یعنی میری پیروی کے سب سے اول اور آخر کی بھلائی اور
 اس جہان اور اس جہان کی نیکی ہر کسی کو حاصل ہوگی گویا وجود شریف حضرت کا
 رحمت ہے جس کے لئے یہاں تک کہ کافر اور منکر بھی ان کے طفیل سے خف
 اور مسخ اور عرق کی آفت اور عذاب جیسا اگلی استون ہوتا تھا محفوظ ہیں
 بلکہ اور چیزوں کو بھی شامل ہے چنانچہ پاک ہونا خاک کا اور مسجد ہونا اسکا
 ہر مقام میں اور دور کرنے والا ناپاکی کا ہونا پانی کا ہر قسم کی نجاست کو خواہ بدن
 میں ہو خواہ کپڑوں میں اور ہونا ان کا سبب عذاب و ہلاک اور مدد کا باعث ہونا
 ہوا کا واسطے اہل دین کے اور پاک ہونا اس کا شیاطین کے چڑھنے کی برائی سے کہ اگلے
 زمانے میں و استمانی جبروں کو فرشتوں سے سن کر اُس میں کم و بیش کر کر اپنے
 تاجداروں سے کہہ کر بزرگی حاصل کرتے تھے اور اپنی پرستش سے ان کو جہنمی
 بناتے تھے اور حکم کیا میرے پروردگار نے دور اور دفع کرنے کو باجون کے جیسے
 ڈھولک اور طبلہ اور سازنگی ستار بالسی اور سرنای وغیرہ اور دفع اور دور کرنے
 اور توڑنے کو بتوں کے خواہ صورت ولے ہوں جیسی تصویریں پتھر لکڑی کاغذ

وغیرہ کی جسے عربی میں ضم کہتے ہیں، خواہ بے صورت جسے جہاد یوگانیک اور شذہ
 علم وغیرہ جسے وشن کہتے ہیں اور انکی پرستش کرتے ہیں اور دفع کرنے کو صلب
 یعنی چلیا کے جسے انصار حضرت عیسیٰ کے داری کی صورت ٹھہرا کر ان کی مصیبت کے
 یاد کرنے کو اپنے پاس رکھتے ہیں اور باطل اور دور کرنے کو تمام رسومات اور عادات
 جاہلیت کے یعنی کفاروں نے جو جو رسم خلاف شرع کے نکالی ہیں اور اس کو شادی
 حنی میں عمل میں لائے ہیں اور وہ عادات و رسومات جن کو اپنے مطالب اور
 خواہش نفسانی کے حاصل کرنیو جاری رکھتے ہیں اور جو ٹھے مسلمان بھی ان کا فرو
 اور لگے جاہلون کی دلیل پیکر اپنی لذت نفس یا جور و لڑکون دوست آشناؤں کی
 خاطر یا کسی باجی طمع کر کر دے آپ ان کو عمل کرتے ہیں اور دوسرے و نحو بدر راہ اور گھگھا
 بناتے ہیں اور عاقبت اپنی خراب کرتے ہیں اور دنیا میں عذاب الہی میں جیسے و با اور
 حفظ اور دین کی ذلت میں گرفتار ہوتے ہیں پس اچھے مسلمانو! جو لازم حرکت شادی
 اور غنی اور مسار و زور و زح و زکوٰۃ اور جو کام لنگے دین و دنیا کی بھلائی کا ہوا ان کو
 پیغمبر خدا علیہ السلام کے فرمانے اور انکے آل و اصحابوں کے کہنے اور کرنے کے مطاق
 سچے دیندار واقع کار لوگوں سے جو کفار اور بے دینوں سے آمیزش اور صحبت
 نہیں رکھتے اور انکا دیا نہیں کھاتے اور انکی تابعداری اور خوشامدین لگے نہیں
 رہتے پوچھ کر عمل میں لاوین اور کسی دنیا دار عالم یا مشائخ یا سیرا دے وغیرہ
 کی بات پر سرگرا اعتماد بخیرین کیونکہ وہ بے خود گمراہ ہیں دوسرے و نئی کیا ہدایت
 کریں گے ان کو تو رات دن اپنے کام سے حبسین دولت بڑھے نام نشان
 دنیا میں ترقی کرے کب فرصت ہی کہ اللہ و رسول کے حکم یا لاوین یا لوگوں
 کو اچھی راہ بتاویں اللہ ایسوں کی ہدایت کرے، ہزاروں مسلمانوں کو ایسے گمراہوں
 نے گمراہ بنا رکھا ہی ایسوں ہی کے اعمال اور عقیدے دیکھ کر دے بچارے

خرابی میں پڑے ہلاک ہوئے دین و ایمان کھو بیٹھے اور اب تو اللہ تعالیٰ کے
 کرم اور فضل سے جس قدر مسلمان کو اپنے پروردگار کی تابعداری بجالاتے
 ہیں عمل کرنے ضرور ہیں اس کی تفصیل کتابوں میں لکھی گئی اور مشہور ہونے
 کو چھاپا ہوئی پوچھنے کی حاجت باقی نہ رہی خصوصاً ترجمہ کلام اللہ اور ترجمہ حدیث
 رسول اللہ نے جھوٹے عالموں اور مشائخوں وغیرہ کے تکبر اور بزرگی کے پرے
 کو بھٹا اور ان کے فریب اور حیلہ کے بالوتن کو ظاہر کر دیا اور بڑائی اور بزرگی کو ان
 کی خاک میں ملایا ادنا مسلمان کی نظروں میں ان کا مرتبہ کچھ نہ بلکہ ذلیل
 اور حقیر معلوم ہونے لگے استرافت اور علمیت کے مرتبے جس پر بہت
 کودتے تھے اور اپنے نزدیک عرب نادار مسلمانوں کو بے عزتی اور حقارت
 کی نظر سے دیکھتے تھے جانے رہے کیوں نہ ہو اللہ جلالت نہ کے نزدیک
 شریف نجیب عالم فضل لائق تعظیم اور توقیر کے وہی ہے جو اللہ
 رسول کے کہنے پر چلے ہر کام میں ان کی متابعت بجالاوے اپنے نفس
 کی خواہش یا کسی کی خاطر کو ان کاموں میں دخل نہ دے سچ ہے کہ
 بہشت کی نعمتیں انہیں کے واسطے ہیں اور دوزخ کی عقوبت ان کے دنیا کی حمت
 اور تو نگری قیامت کے میدان میں کچھ کام نہ آوے گی اس منتقم حقیقی
 کے عذاب سے نہ چھڑاوے گی خلاصہ یہ ہے کہ دنیا کے کام کئی طرح کے
 ہوتے ہیں ایک تو وہ کہ جسمین آدمی کو چاہئے کہ اپنے مالک کا تابع وار
 رہے اس کی مرضی کے موافق اپنے کام کرے اپنی عقل کو اس میں ہرگز
 دخل نہ دے اور اس طرح کے کرنے میں ایمان کی مضبوطی اور خاوند کی رضامندی
 پائی جاتی ہے جیسے عبادت کے کام نماز روزہ حج زکوٰۃ عقد نکاح مرد کی تجنیز
 و تکلیفین جہاد کے امور سفر میں جانا سفر سے آنا انکاموین جس طرح سے احکام

شارح نے جاری کئے ہیں اس طرح عمل میں لاوے کیونکہ رسول م اسی رسومات کے
 دفع کر نیکو اور ان کاموں میں جو جو باتیں ضرور ہیں سکھانے اور تعلیم کرنے کو آئے تھے
 سو وہ باتیں اس طرح تعلیم کر دیں کہ سب مسلمان چھوٹے بڑے آسانی سے اسکو
 کر لیں اور چھوٹے بڑے کا حاسد ہنواب جو کوئی ان کاموں میں کچھ بھی اپنی عقل
 یا سیکے کہنے سے کم ہمیش کر گیا تکلیفات میں پڑ گیا مریضوں اور مردود پر جاوے
 اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ مقبول ہوا بلکہ اس کام کا بگڑ جائے عبادت رسالت کی شیطانی
 کا کھیل اور تماشہ ہر جا بیگانے واقعی شیطان ایسے کاموں میں مبتلا پیدا دخل کر کر لو
 کے دل میں وسوسے ڈال کر دنیا کی رونق اور نام و نشان کو انکی آنکھوں میں اور دلوں میں
 جلوہ دیکر اس نیک کام کو خراب کر دیتا ہے یا اس بزرگ کام کے مرتبے اور تواب
 کو چھوٹے کاموں کے عمل میں لانے سے کھو دیتا ہے مثلاً عرض مانو کے ادا کرنے
 کے وقت کبھی یہ خیال دلیں ڈالتا ہے کہ یہ طرح جلد جلد ارکان نماز کو ادا کر کر
 نوکری پر جاوے یا دکان میں جا بیٹھے یا کھیت کھلیاں میں حاضر ہووے یا اور کس کام
 میں دنیا کے مشغول رہے اور کبھی یہ خیال ڈالتا ہے کہ فرض نماز کو جلد پڑھ کر
 وہ وظیفہ جو کسی فقیر یا سیر نے ہتلا یا ہے جسے دین دنیا کا فائدہ اس کے خیال خام میں
 گدرا ہے اور اس کے پڑھنے میں دو گھنٹی گزر گئی اور اس قدر فرصت ملتی ہے اگر
 اس نماز کو اچھی طرح ادا کرے تو اس وظیفے میں خلل پڑتا ہے اور سیر فقیر کے
 کہنے میں فرق آتا ہے تمام کروں یا عقد نکاح جسے مسلمان عبادت کی نیت سے
 کرتا ہے اس میں یہ خیال ڈالتا ہے کہ اس کے مشہور ہو نیکی واسطے اور اپنی وضع
 کے لوگوں کی خوشی کے لئے ناچ رنگ اور ڈھل نقار بھی ہو تو بہتر ہے یا یہ خیال کہ شادی
 کی خوبی تو یہی ہے کہ سوچا اس مسلمان کو کھانا کھلائے اپنوں سگانوں کو جہان
 بلائے اور جب تک اس کا مقدر ہو تو عقد نکاح موقوف رکھے کہ لوگ نام رکھیں

شرم دینے کی سی طرح ہر کام میں قیاس کر لیا جائے گا شک بیان کروں
 عاقل کو اشارہ بس ہے اور دوسرا کام اس طرح کا ہوتا ہے کہ آدمی اس میں
 خود مختار ہے جس میں آرام پاوے کرے مثلاً گھر میں ایک دروازہ بہکے یا
 دو کھانا ایک وقت کھاوے یا دو وقت جو رو ایک کرے یا دو کپڑا دو تہمت بند
 ہو تو اچھا بیش قیمت پہرے ڈال روتی مقدور ہو تو پلاؤ قلیہ کھاؤ اور ایک کام
 اس طرح کا ہوتا ہے کہ اصل اسکا نہ پگڑے بلکہ ایسے کام کرے جس میں اسکی
 زینت بڑھے اور وہ کام اچھا پکا ہو جاوے مثلاً گھر ہونے کی بدلت کر نہیں اگر کوئی
 تابع ہووے اسکے مقابلہ میں وہ کام کرے ایسی چیزیں بناو اور وہ بہتیرے
 کہ جس میں وہ گمراہ ہر میت پاوے جیسا اس زمانے میں توپ بندوق سپاہیوں
 کی قواعد کا دستور ہوتا ہے اگرچہ آگے تھا اب ایسی چیزیں بنائے اور عمل میں
 لانے کا کچھ مضائقہ نہیں کیونکہ عرض اُسے مخالفوں کی شکست ہے جس میں وہ
 تدبیر سے حاصل ہو کرے اگرچہ پہلے اسکے اس خاکسار ایک چھوٹی سی
 کتاب بڑے کام کی تفصیل میں جب کا نام موضع الکبائر والبدعات لکھا ہے
 اب اس مقام میں بھی بعض چیزیں کا ذکر جو حرام اور ممنوع اور بدعت ہیں لکھنا
 مناسب ہوا خصوصاً بدعتیں جو اس ملک کے اکثر عوام جاہل اور بعض بڑھے
 لکھے عاقبت فراموش کرتے ہیں و بڑے کام یہ ہیں ڈارھی منڈائی مونچھیں
 بڑھانے سونے روپے کے باسن میں کھانا پینا سونے روپے کا زیور ریشم کپڑا
 زری کا جو تازینت کے واسطے مرد کو پہنا مٹھ پائون میں رنگ اور دانتوں میں سی
 مرد کو لگانی ڈھولک طہنور استار دو تار اطلہ مردنگ بانسی کرناٹے سارنگی وغیرہ
 بجانا ان چیزوں کو قصداً ستان کے بجائے والوں کو انعام دینا یا حج دیکھنا یا حج
 والے کو کچھ دینا بجائے والے اور نیکے والوں کی تعریف کرنی شطرنج چوپڑ کچھ نرد

کوئی بھوج بازی آتہ بازی کہینا اس میں لچھے وقت کو ضائع کرنا حرام چیر پر ہم
 کہنی چھوٹتی ہست پر اللہ کو گواہ ماننا لوٹدی غلام کو حیر جانائے مقدور سے زیادہ ان
 کام لینا بلکہ مسلمان کو ہر کام سے کہ اگر کوئی کام سخت یا بھاری ہو تو آپ بھی ان کا
 شریک ہو جائے بیعت سے کیا نام لے کر پکارنا راندن اچھے کھانے اچھے پہنے کی
 فسک میں رہنا مقدور ہونے ماباب اور حقدار و نخی خدمت کرنی استامیر اپنے
 بزرگوں سے بے ادبی کرنی حیض و نفاس کی حالت میں عورت کے پاس جانا عورت
 کو نا حرم کے ساتھ ہونے دینا مقدور رہتے جو روٹروں کو کھانے پینے کی تکلیف
 دینی جو روٹروں برابر ہی رکھنی جو روٹروں کو اپنے خاوند کی ناہمانی کرنی خاوند کے بلا
 عورت کو حاضر نہونا اسکی دی ہوئی چیز کو اپنے تکبر اور بد مزاجی سے ناجیر سمجھنا
 بچہ خاوند کے نا حرم کے رو برو ہونا خاوند کے مقدور سے زیادہ کھانے پینے کی
 چیز کا نگہی اسکے مال کی حفاظت بخونی عورت کو مرد کی صورت بنا مرد کو عورت
 کی صورت بنا خلاف شرح باتوں کے ساتھ کسی قبر کی زیارت کرنی عورت کو عورت
 سے مساحق کرنا کھانے کو راکھنا کسی کے گھر میں بے اجازت گھس جانا وجود
 ہزارت بیعت کو ترک کرنا لوگوں کے دکھانے کو عبادت کرنی اپنی عبادت اور
 تقویٰ پر دعو کرنا گرانی کی نیت سے فہ بند رکھنا مردہ فروشی کرنی کسی
 قبر کو مسجد یا طواف کرنا سو اے اللہ کے کسی پیغمبر اولیا شہید پیرو نخی اپنی حالت
 روائی کے واسطے نذر منت مانتی سو اے اللہ کے دوسروں کی قسم کھانی حرام
 روپیوں سے مسجد عید گاہ یا اور کوئی مکان عزت کا بنا نا عورت کو باریکٹ کپڑا
 جتے بدن نظر آوے پہنا نا پائی کی حالت سے مسجد میں جانا اور ایسی حالت
 میں اوڑھے وضو مصحف کو چھونا ناز پر ٹھنی طواف کعبہ کرنا امام سے پہلے غار
 میں کوئی حرکت کرنی حرام چیز کے کاروبار سے کمائی کرنی مسترک کو نکاح کرنا

عورت سے نکاح کر کر اس کو بد کام کی اجازت دینی یا اس پر راضی رہنا جانور سے
 وطی کرنی موٹھ مارنا حدت کے درمیان نکاح کرنا مسلمان ہونے میں توقف کرنا
 آزاد مرد یا عورت کو مول لینا یا بیچنا نماز جمعہ کے وقت خرید و فروخت کرنا اللہ کی
 حدود میں درگزر کرنا یا سفارش کرنی جان بوجھ کر قرآن میں غلطی پڑھنی جائز
 کی تصویر کھینچنا یا اسلام کا جواب مذہب اپنی خوشی سے نہ رکھنا یا اور کبھی طرح سے جان
 ہمسایہ کو دکھ دینا دعا کے وقت استغاثہ کی طرف دیکھنا جانور و نخل لٹانا مصلیٰ کے آگے
 سے گزر جانا شارع عام کو تنگ کرنا بغیر خوف جان اسلام کو چھینا مار ویسے سے
 بیجا صرف کرنا شرع کے امور میں ہنسنا کسی قسم کے غلے یا تمک یا تنکر یا اور کوئی بیچنے کی چیز و نہیں بھاری ہو سکے واسطے
 پانی یا بالو وغیرہ ملا یا بیچنے کی چیز میں جان بوجھ کر نقصان ظاہر کرنا مسلمانوں کے جیب ٹھونڈھنے مگر نہ فاسق
 ہوناس نیت سے کہ وہ سُکر بُرے کام سے باز آوے کسی مسلمان کو بغیر درخت
 حال خاتمے کا دوزخ کی کہنا یا اس پر لعنت کرنی کبوتر و کھاڑا مارنا مرغ لڑانا کافر و کچھ دلوں کا
 بُرائی کرنی اور ان کے رسموں کے موافق کچھ کام کرنا جیسا دریا یا تالاب عید گاہ قبر کے
 پاس اسکی تعظیم کے واسطے جانور ذبح کرنا جاندار کی تصویر گھر میں رکھنی جس قبر میں
 لاش ہو اسکو سلام کرنا یا اسکی زیارت کرنی تعظیم یا لانی کسی کے ختم میں گریبان
 بھاڑنا میں کرنا سبز و سیاہ پیلے کپڑے محرم میں پہنے اور بدھنی پہنی اور اسے
 شربت حاصل کرنا امام علیہ السلام کے ساتھ بدعت سیہ اور حرام ہے اور لڑنا
 کے چال سے ہے کہ تعزیت کے ایام میں اُنکے یہاں یونہیں معمول ہے رو فضا
 ان سے سیکھا ہے سو اُن میں مشابہت کفار اور اہل بدعت سے ہوتی ہے
 مذہب یا پیغمبر علیہ السلام نے مَنْ تَشَبَهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ ترجمہ جس نے مشابہت
 پیدا کی ایک گروہ سے پس وہ اُن میں کا ہے سیہ لباس پینا مذہب میں
 سنت و جماعت کے مباح ہے لیکن محرم کے ایام میں بسبب مشابہت نہ

روافض کے بدعت سیئہ اور حرام اور عجب یہ ہے کہ رافضیوں کے مذہب میں بھی
 آئمہ اطہار اور لکھے فقہاء کی روایت سے ثابت ہی کہ مجرم لبس الثیاب السوداء
 العمامہ والحقیق ابن بابویہ قمی نے اسکی وجہ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ
 عنہ وغیرہ آئمہ سے یوں بیان کی ہے کہ ایسی پوشاک جہنمیوں کے لباس
 سے مشابہت رکھتے ہیں گنگے پائوں مرویئے ساتھ قبر پر جانا سب برت
 میں نیا گھڑائے لباس لانا پھر اٹال کر ناکھانوں کا جدا جدا کرنا یوں کہ یہ اللہ کے
 واسطے اور یہ رسول کے اور یہ فلاں کے اور یہ بی بی فاطمہ کے واسطے
 اسکو سوائے نیک رزوں کے کوئی نہ کھاوے اور جس نے دوسرا کھا وند کیا ہو
 وہ بھی نہ کھاوے کچر کھلائی سا لکڑہ ستونے کی رسم ادا کرنی خواجہ خضر کا
 بیڑا کالنا محرم میں تعزیر بنانا علم اور شداید قی نیرہ کھڑا کرنا یہ سب نضب میں
 انکا احتیاج کرنا بطور عبادت کے کفر ہے اور لیکسی خاطر سے یا اپنی نمود اور اپنی
 بزرگی دکھانیکو کرنا کبیرہ ہی اور اگر حلال جان کر کرے اور اسپر اصرار کرے تو کفر
 صریح ہی کھانے پینے کی چیزیں جیسا حلوا مالیدہ شربت پلاؤ شیرینی علم یا لیکسی
 سچی یا جھوٹی قبر یا کیسے کھان یا استانیہ پکان وغیرہ تعزیر اور درخت کے پاس لیجانا
 حرام اور ممنوع ہی اور دریا کے پاس لیجانا جیسا روت دلیا خواجہ خضر کا اور ان چیزوں
 کھانا بھی حرام ہی کیونکہ ان چیزوں نے ان کاموں سے ہندوئے کئے کھا کر کے پرشاد
 کی صورت پکڑی اور یہ چیزیں رافضیوں کے مذہب میں بھی حرام ہیں چنانچہ
 ابن بابویہ قمی نے من لا یخضرہ الفقہ میں تعزیرت کے نوادر کے باب میں جانا کر کے
 آخر کتاب میں لکھا ہی من جد و قبر او مثل مثالا فهو ملعون ترجمہ جس نے نئی قبر
 بنائی یعنی اپنی طرف سے اور اس میں مردہ نہیں اور قائم کیا مثال کو یعنی کسی حشر کو
 جو مانند نضب اور تصویروں اور بلند چیزوں کے ہے جو بتوں سے مشابہت

رکھتی ہے، تقسیم اور تکریم وغیرہ میں پس وہ شخص ملعون ہے اور دوسری روایت
 سے لکھا ہے کہ فقیر خیرج میں بقعہ الاسلام ترجمہ میں جہت شک وہ شخص الگ
 ہو گیا مضبوط رستی سے اسلام کی اور ظاہر ہے کہ جھوٹی قبروں میں داخل ہوا تعمیر
 اور صریح اور مثال والصاب میں داخل ہے علم و شدہ و بیرق اور جو اس کے
 مانند ہے پھر فریج اور تعزیرہ توبہ شہد امین داخل ہے کافروں کے پوچھے کی خبر
 کھانی کسی سپر تعمیر امام شہید دیوبندی کے نام کی جوئی رکھی سبتایا اور کسی مرض کا
 پوجا کرنا شادی میں سہرا لکھنا باندھنا گت لگن مقرر کرنا کس رکھنا ت جگاندو
 چوختی کرنی مردیکا سیوم دسوان بیسوان جالیسوان کرنا اس میں پھول پالنا اٹھا
 چھ ماہی برسی مقرر کرنی مردیکی روح نکالنی کسکے مرنے سے تین دن یا جالیس دن
 تک کھانے پینے پھرنے میں کچھ فرق کرنا بولی سگرت روٹی میٹھا ہولی دوالی
 دیتا جتیا کرنا مردیکے سر مٹنے چراغ جلانا اسے گھاس پر لٹا ناگی کے مرنے سے
 مٹدی باسن پر لٹے پھینک دینا سر میں گلے میں سیندور لگانا غلہ کو پتھیا کر زمین
 سلام کرنا حال سال کا پوجا کرنا سالار غازی یا شاہ مدالکی ہر سال شادی چچانی جھنڈا
 لہر کھڑا کرنا حضرت غوث یا امام قاسم کی جہندی نکالنی محرم میں حیدری اہل رواق
 یاد دل بنانا لال بی بی اولابی بی آسان بی بی نوری بی وغیرہ کا روزہ رکھنا سو پھر کا
 روزہ حضرت مرتضیٰ علی رضی کے نام سے رکھنا لال اپری سبزی پری شیخ سعد وزین خان
 شاہ دریا تھے میان وغیرہ کے نام سے فاتحہ دینا بکر اجیر مانا سنت ماننی کیوں کہ یہ
 لوگ فی الحقیقت جن ہیں یا شیاطین لوگوں کے بہکانے کو ایسے نام اپنے رکھ
 لئے ہیں انکا قاعدہ ہی ہے کہ جس شخص کو جس سے اعتقاد ہوتا ہے اسکی
 صورت پکر کر خواب میں آتے ہیں اور سر پر چڑھ کر بچاتے ہیں نذر نیا قبول
 کروا کر اپنا مرید بناتے ہیں گائے گورد کو چاول روپ دے کر ٹیکادینا شکون اور خال

پر اعتقاد کرنا یا ستر دوسرے دن کو دکھانا یا اور وہ ستر دیکھنا ہے نہ بند لنگوٹا مارنا یا
 مین کو دنگا نا عورت کو سر کے بال چھنے یا چٹلا ڈالنا مرد کو پٹا بیڑی گھیرا سر پر رکھنا
 کاعروں سے لباس اوڑھنا وضع میں مشابہت پیدا کرنی اور جو چور سے مین ہسٹل طرح
 کی ہوں، کچھ بجالانا عفرہ کے تیرہ دن کو منجوس جاتا شب برات کے چودہ روز تک
 شادی نہ کرنی محرم کے تیرہ روز تک امام حسین رضی اللہ عنہ کو اپنے مردوں کی طرح خیال
 کر کر زینت کی چیز و کچھ اور کھانے پینے میں بعض چیزوں کو ترک کرنا مسلمان کو لڑکے
 پیدا ہونے میں اور بعد اسکے کیا کیا کام کرنے مناسب ہیں انکے بیان جب لڑکا پیدا
 ہووے تو اسکے دھننے کاں میں اذان کہے اور بائیں میں اقامت اور تالوں میں
 اسکے حراٹے ساتویں دن عقیقہ کرے لڑکے کے لئے دو بکرا یاد و بکری اور لڑکی
 کے واسطے ایک ان جانوروں کے عضو میں جیسا قربانی میں نقصان نہیں ہوتا
 اس طرح عقیقہ میں بھی چاہئے اللہ ذبح کر کے ہڈیوں کو نہ توڑے گوشت بدیوں سے
 ناکر کاوے لہ صلی کو کھلاوے بابا بھی کھاوے تو مضائقہ نہیں اور نام اچھا
 رکھے اول درجے میں وہ نام جو میں عبدیت اللہ کی پائی جاوے جیسا عبد اللہ عبد الحق
 عبد الکریم دویم درجے میں پیغمبر و نئے نام پر جیسا محمد آدم ابراہیم داؤد موسیٰ عیسیٰ
 سیوم درجے میں بزرگوں کے نام پر جیسا ابو بکر عثمان علی باقر جعفر کاظم رضا اور سر
 بال منڈا کر اور ناخون لکھو اگر لکھے ہموزن رو یا تول کر صدقہ کرے اور اہتمام کرے
 کہ جب لڑکا پہلے کوئی لفظ زبان سے نکالے لا الہ الا اللہ کہے دو برس تک حد
 اڑھاٹی برس تک دودھ پلاوے پھر جب قابل تعلیم ہو بلا قید برس اور تاریخ پڑھائے
 بٹھاوے بعد ختم قرآن مقدور کے موافق اگر کچھ اقر یا دوستوں کو بہنیت ادا پئے
 شکر کھلاوے مضائقہ نہیں ابی سعید اور ابن عباس نے کہا کہ فرمایا رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کا لڑکا پیدا ہو پس چاہئے کہ اسکا اچھا نام رکھے

پھر تعلیم کرے اسکو یعنی ایسے کام سکھاوے جو دین اور دنیا میں اسکے کام آویں اور
 جب بالغ ہو تو نکاح کر دے پس اگر وہ بالغ ہو جاوے اور نکاح نہ کر دے تو جو گناہ
 وہ کر گیا اسکے باپ پر پڑ گیا اور فرمایا علیہ السلام نے کہ تورات میں لکھا ہے کہ جب لڑکی
 کی کسی بارہ برس کی عمر کو پہنچے اور وہ اسکا نکاح نہ کر دے پھر کوئی گناہ اس لڑکی
 سے ہو تو وہ گناہ اس پر پڑے گا مگر سات برس کی عمر میں تا کہید نماز کی کرے
 اور دس برس کی عمر میں اگر نہ پڑھے تو مارے پھر بالغ ہونے سے پہلے خشنہ
 کر دے اگر عذر ہو تو بعد اسکے بھی مضائقہ نہیں اور مسلمان کے لڑکے کو چاہئے
 کہ کچھ کسب حلال سیکھے جس سے معیشت کی طرف سے اطمینان ہو بعد اسکے
 کسی دیندار عالم کے پاس رجوع لاکر ایسی باتیں سیکھے کہ حسین اسکادین اور ان
 کا چاہو جو بعد اسکے اگر اللہ تعالیٰ توفیق دے تو آپس پر وردگار سے قرب حاصل
 کرنے کے طریقے کسی عارف کامل سے دریافت کرے کہ ان ان ہونے کا یہی
 نتیجہ ہے اور ان کیوں کو سوا قرآن اور علم نماز اور روزہ و حج و زکوٰۃ کے کچھ نہ پڑاؤ
 نہ سکھاوے اور نام النکاح بھی نیک رکھے نکاح کرنا سنت ہے اور واجب
 ہوتا ہے جو وقت ضرورت ہو اور نکاح لگھ زمانے میں اچھے لوگ نیت عبادت
 سے کرتے تھے یعنی اسکے سبب شیطان کے شر سے محفوظ رہتے تھے اور
 اولاد صالح کی آرزو رکھتے تھے مگر اس زمانے میں اکثر بہ نیت عیش
 نفسانی اور دولت دنیوی سے کرتے ہیں اور اسی سبب سے جور و اوار
 حاوند میں موافقت نہیں ہوتی ہتیرے لوگ عورتوں کی سرکشی اور بد
 مزاجی اور خلاف مرضی کے سبب ایسے عذاب میں رہتے ہیں کہ دین دنیا کے
 امور ان کے ماتھے سے جلتے ہیں پس اس مقام میں مناسب یہی ہے کہ جب
 تک بہت ضرورت دامن گیر نہ ہو تب تک یہہ بار اپنی گردن پر نہ اٹھاوے

اور درجہ و مرتبہ ضرورت دیہات اور قصبات کی لڑکیوں سے کیونکہ نسبت شہر کے صاحب
 صبا و عفت و عصمت اور تابعداری اور خانہ داری کے طریق سے ماہر ہوتی ہیں اور
 شریکِ بیخ و راحت اپنے خاوند کے رہتی ہیں یہ معاملہ محل میں لاوے خلافت
 شہر یوں کے کہ اکثر انکی سیے جو ہر نہیں رکھتی ہیں اور نافرمانی اور آرام طلبی میں
 بے بدل ہوتی ہیں عن ابی امامۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما امتنع

الْمُؤْمِنُ بَعْدَ تَقْوَى اللَّهِ خَيْرًا لَهُ مِنْ نَوْحَةٍ صَالِحَةٍ اِنْ اَصْرَهَا طَاعَةٌ
 وَاِنْ اَظْهَرَ اِلَیْهَا سَرَّهٗ وَاِنْ اَقْسَمَ عَلَیْهَا اَبْوَةً وَاِنْ غَابَ عَنْهَا لَفُتِحَتْ فِیْ نَفْسِهَا
 وَمَا لَیْہِ رَوَاهِ ابْنِ ماجہ وایت کی ابو امامہ رضی عنہ بنی صلیم سے کہ کہتے تھے آپ نہیں
 فائدہ مند ہو اس میں بعد تقوی اللہ تعالیٰ کے کسی بھلائی سے مگر اچھے نیک بخت
 جو رو سے یعنی بعد تقوی کے مومن کے حق میں یہ بہت بہتر چیز ہے جب کچھ
 غرمایا مال لیا اسنے اور جب دیکھا مردنے اسکی طرف الفت کی نظر سے خوش کیا
 اسنے اور جب قسم کھائی اسپر نکالا اسنے اسکو قسم سے یعنی جس بات پر خاوند نے
 قسم کھائی عورت نے وہ کام کیا اور اسے سچا بنایا اور جب باہر گیا گھر سے چیز خواہی کی
 اسنے اپنے نفس کی اور اپنے شوہر کے مال کی یعنی زنا اور فسق سے اپنے تئیں بچایا
 اور خاوند کے مال کو نقصان سے م نکاح کا قاعدہ جہاں مناسب جا بات شہر کے
 طرفین کی رضا مندی کے دن دولہ کو چاہئے کہ اچھے صاف کپڑے پہن کر خوشبو لگا کر
 اپنے اقربا اور دوستوں کو ساتھ لیکر دہن کے محلے کی مسجد میں جا کر رہے یہ فصل
 نہیں تو جہاں دہن کے لوگ مقرر کریں وہاں شب کو افضل ہے بادل کو مجلس
 عقد کو علانیہ جاوے یہاں تک کہ اگر بے جھانجھ کا دف بھی جاوے تو مضائقہ نہیں
 پھر ادھر دہن اچھے کپڑے پہنے سواری جاوے تاکہ پاؤں میں جھندی اور انگوٹھا
 میں سرمہ کپڑوں میں خوشبو لگاوے پھر جو نکاح پڑھے اسکو لازم ہے کہ پہلے

اے تعالیٰ لی حمد اور پیغمبر خدا صلی علیہ وسلم کی لغت ادا کرے اور کچھ آیتیں قرآن شریف میں کی
 جو یاد ہوں پڑھے اور ہر معنی پر نکاح باندھے یعنی آسمین احباب اور قبول ہو جاوے
 گویا ہوں کے روبرو اگر طرفین کی طرف سے یا ایک طرف سے وکیل ہوا اور سبکی و کالت ہو اسی
 ثابت ہو تو اسکا احباب و قبول کرنا بجائے مرد اور عورت کے درست ہے اس مجلس میں اگر کوئی
 شکر یا دام روپے پیسے چھٹے اور اہل مجلس میں تقسیم کرے مضائقہ نہیں فتاویٰ سرآستانہ
 میں ولیمہ کے باب میں لکھا ہے پہلے عقد کے اگر پہلے خطبہ پڑھے تو سنت ہے
 بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدُهُ وَنَسْتَعِیْنُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ
 وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ سُوءِ اَفْسَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَهْدِي اللّٰهُ
 فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُّضِلّهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ
 لَا شَرِيْكَ لَهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اَلْقُوا
 رَبَّكُمْ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا
 كَثِيْرًا وَاَنْثًا وَاَلْقُوا اللّٰهَ الَّذِي تَسَاوَوْا لَدَيْهِ لَا رَحْمَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا
 رَقِيْبًا يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اَلْقُوا اللّٰهَ حَقَّ قَتْلِهِ وَلَا تَمُوتُوْنَ اَكْثَرًا وَاَنْتُمْ
 مُسْلِمُوْنَ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اَلْقُوا اللّٰهَ وَقُولُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا اَيُّصْلِحْ
 لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَمَنْ يُطِيعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا
 مثلاً نکاح کر نیوالی اپنے حق میں یا وکیل اسکی طرف سے یوں کہے کہ زبیرہ یعقوب کی
 بیٹی کو دو سو روپے سکہ مرشد آبادی کے چہر پرین نے تیرے نکاح میں دیا اور
 کہے کہ میں نے اسکو قبول کیا اور اگر وکیل کی جگہ پر ولی ہو تو وہ مقام کے مناسب لفظ
 کہے پھر بعد عقد نکاح کے مرد کو یوں مبارکبادی دی جاوے بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ وَبَارَكَ اللّٰهُ
 عَلَيْكَ وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِيْ حَيْرٍ اَوْ رِيْهَ دَعَا رُحِيْ جَاوِ اَللّٰهُمَّ اِدْرِ بَيْنَهُمَا كَمَا اَدْرَ
 بَيْنَ اٰدَمَ وَحَوَّاءَ اَللّٰهُمَّ اِرْبِنَهُمَا كَمَا اَرَبْتَ بَيْنَ هٰلِثَةَ وَحَمْدِ صَلَواتِ

اللَّهُمَّ الْفَتْ بَيْنَهُمَا كَمَا الْفَتْ بَيْنَ عَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَآخِزْ مَعَهُمَا الطَّيِّبِينَ
 الْمَكْتَبِيِّينَ بعد اُس کے رسول صلعم پر درود بھیجے جب مرد دلہن کو گھر میں لاوے اُس دن یاد دہ
 دن یا تیس دن طعام ولیمہ کرے یعنی اپنے مقدور کے موافق کھانا پکوا کر اپنے اقربا
 اور ہمسایہ اور دوستوں کی ضیافت کرے اس ضیافت میں لوگوں کو جانا مناسب ہے جسے
 کچھ عذر ہو تو معذرت کرے اور دس کا خیر دیوے ہر دس درم سے کم نہیں درس
 درم کے تین روپے ساڑھے دس ماشے کے ہوتے ہیں زیادہ مہس سے مقدور کے
 موافق جس قدر کرے ناجائز نہیں مگر رسول خدا صلعم کے اور بزرگوں کے قول اور
 چال سے معلوم ہوا کہ تھوڑا بھر کر ناہت خوب ہے چنانچہ رسول صلعم نے فرمایا ہی
 کہ بہترین عورتوں میں وہ ہیں کہ جو ہر مہین چھائی رکھتی ہوں اور خلق میں بڑائی اور آپ
 نے اپنی بیٹیوں کے نکاح میں چار سو درم سے زیادہ ہر مقرر نہیں کیا جس کا حساب
 روپے ایک سو بیس روپے ساڑھے دس ماشے کے جو اس نے مانے میں یہاں رائج ہیں
 ہوتے ہیں فرمایا عجم فاروق رضی اللہ عنہ نے بھاری مت کر دو ہر عورت کو نکاح اگر وہ بزرگی کا سبب
 ہو تو دنیا میں اور اللہ کے نزدیک تقویٰ کا تو تم سے اس کام میں بہتر تھے رسول خدا
 اور میں نہیں جانتا کہ حضرت نے اپنی بیٹیوں اور بیٹیوں کا بارہ اوقیہ سے زیادہ ہر مقرر کیا
 اوقیہ چالیس درم کا اس حساب سے ایک سو چالیس روپے ساڑھے دس ماشے کے ہو
 صرف ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کا ہر چار ہزار درم تھا سو بجائے جس کے پادشاہ نے مقرر کیا تھا
 حضرت کی عزت اور شان پر لحاظ کر کے نقل ہے کہ مارون رشید اپنی بیٹی کی شادی میں
 پوچھا کہ حضرت فاطمہ کا کیا ہر تھا علماؤں نے کہا چار سو درم کہا کہ وہ دونوں جہان کی شاندار
 تھیں میری لڑکی کا درس درم ہر باندھو تا کہ خاص و عام میں تمیز اور فرق ہو سنت کے
 موافق طریق مسلمانوں کا مرنے کے وقت جب کوئی مسلمان مرنے لگے یعنی موت کے آثار اس کے ظاہر
 ہونے لگیں تو اس کے اپنوں یا بھائیوں سے جو کوئی وہاں موجود ہو اس کو لازم ہے کہ قریب ہو کر

بیچہ کر کلمہ شہادت پکار پکار کر خود پرے اور اس کو تکلیف نہ کے اور اگر سورہ ایں اور سورہ
 زمر یاد ہو تو پڑھے کہ اس سے جان کشنی کی تکلیف کم ہوتی ہے پھر بعد مطاوعت مع
 کے جس تختے کو جو رکھیا ہو اس پر لٹا کر غسل دیوین پھر رات عضو میں خوشبو لگا کر کن
 پناوین اور وہی اقربا وغیرہ جہانم کے کو مقبرے میں ایجاوین اور دفن کریں
 اچھا طریقہ تو کتب رسانی کا مریکے حق میں یہ ہے کہ قبل دفن کے جس قدر بیچ
 کلمہ یا قرآن مجید یا زور دیا کوئی سورہ پڑھ کر اس کا ثواب اس مرد کو بخشیں کہ
 پہلی منزل کی سختی میں کام آوے اور بعد دفن کے اس دن یا دوسرے دن یا تیسرے
 دن اقربا و دوست اس کے بعد نماز قیامت کے خواہ صبح کو خواہ دو ستر وقت اگر اس مرد کو
 واسطے چاہے پڑھیں اور خوشبو شربت تقدیم کریں تو مضائقہ نہیں چنانچہ ہی اس میں
 حرمین شریفین کا عرب کے اکثر شہر و زمین مرد کی نجات کی واسطے یہ معمول ہو چکا
 کہ پہلے دن یا دوسرے یا تیسرے دن موت کے جو وقت فرصت ہو چند مسلمان ایک جگہ بیٹھ
 کر کلمہ لا الہ الا اللہ ایک لاکھ مرتبے پڑھ کر ثواب اس کامیت کی روح کو بخشیں
 اللہ تعالیٰ اپنے کرم سے اس میت کو نجات دیتا ہے اگرچہ وہ عذاب کے لائق
 ہو چنانچہ اسباب میں ایک حدیث بھی آئی ہے قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
 لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مِائَةَ أَلْفَ مَرَّةٍ وَجَعَلَ ثَوَابُهَا لِلْمَيِّتِ عَفَرَ اللَّهُ لَهُ رُوحًا
 إِنْ كَانَ مُسْتَوْجِبًا لِلْعَقُوبَةِ أَيْسَ الْوَاعِظِينَ مِنْ لُكْهَائِهِمْ كَمَا رَوَى صَالِحٌ
 فرمایا ہے کہ جب تم میں کا کوئی مرد نے سو ہزار مرتبے اس کی روح کے واسطے
 کلمہ لا الہ الا اللہ پڑھو اللہ تعالیٰ اس کو نجات دیگا اور اس عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 فرمایا ہے کہ ہم لوگ پیغمبر خدا کے وقت میں ہی عمل کرتے تھے اور جو کوئی
 مرتا تھا اس بات کی وصیت کر جاتا تھا پھر خواب میں اس کو کوئی دیکھتا تو
 اچھی حالت میں وہ نظر آتا یعنی بہشت میں داخل ہے اللہ تعالیٰ نے اس عمل

کی برکت سے اسے نجات دی ہے اور جناب پیغمبر علیہ السلام سے بھی یہی ثابت ہوا کہ میت کے حق دار کرنے میں آپ کی یہ عادت تھی کہ خاص ایسے گروہ واسطے سو وقت نماز کے کہیں جمع ہوویں اور قرآن وغیرہ پڑھیں نہ قبر پر نہ دوسری جگہ پھر یہ ہے جو ہندوستانی رسم تھے کا اور چارہم کا شہر اور معمول ہوا ہے عمل میں لانا اور اس کے وارثوں کو اس نال سے محروم رکھنا محض بدعت اور حرام ہے اسی طرح پر یہ عین کرنا روز کا دہم اور بستم اور چہارم وغیرہ کے واسطے نامناسب مگر ثواب پہنچانا مردے کو بغیر مقرر کئے کسی دن کے لکھنا کھانا سے خواہ نقد عواد لباس دینے خواہ قرآن شریف وغیرہ کے پڑھنے سے البتہ بہتر اور جائز ہے جب جسکو جس چیز کے دینے کی اس امر نیک میں توفیق ہو بجالا دے اور اگر لکھنا اور نقد اور لباس کی طاقت نہ ہو تو صرف سورۃ الحمد اور سورۃ اخلاص جتنی مرتبہ ہو سکے پڑھے کر مرد کو وہ اپنا ہوا یا لگانا برابر کا ہو یا بزرگ ثواب پہنچانا بہت خوب اور بے تکلیف ہے باقی رہا یہ رسم کہ کھانے کی چیز و نیکو کار زمین لب کرمان پھول وغیرہ وٹان رکھ کر ایک شخص جب تک فاتحہ نہ پڑھے کھانے کا ثواب نہ جتمے دینے والوں کے اعتقاد میں مردے کو نہیں پہنچا محض ناکاری بات اور متاہر ہے کھانا ہونے کے مسلمانوں کو اس طور سے احتراز واجب ہے کیونکہ کھانا کھانا ایک چیز ہے اور قرآن شریف وغیرہ پڑھنا دوسری چیزیں ایک کو دوسری کا موقوف علیہ کر دینا یہی بدعت ہے کہ اپنی عقل سے لوگوں نے نئی رسم نکالی ہے اگلے زمانے میں تھا اب غیر نکادیکھ کر عمل کرنا کب درست ٹھہرا رہا یہ کہ تسبیح دینی اور نام پیرا کر نامیت کے لوگوں کا تین دن تک البتہ درست ہے اور کھانا بھیجنا ایک لاکھ روٹان میں کرنے والی عورت نہ ہو مستحب ہے اور تین دن تک صرف عورتوں کو سوگ کرنا بعد موت کے یعنی ترک کرنا زینت کا اگر کرے تو جائز ہے زیادہ اس سے

۱۲ اور بغیر وصیت اس شخص کا مال سے جنازہ کرنا

حرم اور عورت اپنے شوہر کے واسطے چار بجے دس دن یعنی اسی مدت تک زینت
 ترک کرے پھر شروع کے حکم پر عمل کرے یعنی اگر جوان ہوا اور لڑکے والے نہ ہوں
 تو وہ دوسرا شوہر ضرور کرے لیکن اس ملک کی عورتیں ہندوؤں کی رسم کو
 دیکھ کر اور اسکا اظہار عیاشی سمجھ کر زبان سے نہیں نکالتی ہیں اور انکے رشتہ دار
 باوجود انکے کہ اس کام کی قباحت اور بُرائی سے خوب واقف ہیں بلکہ آنکھوں
 دیکھتے ہیں کہ اس اتکا سے بعض عورت زنا کار ہو جاتی ہے پھر بھی کچھ اسکا
 ذکر فکر نہیں کرتے اور اس عورت کو ترغیب نہیں دیتے بلکہ زن و مرد کے
 رشتہ داروں سے اس بات کو معیوب اور ننگ خاندان اپنا سمجھ کر اس امر
 خیر میں بدل و جان متوجہ نہیں ہوتے اور جو کہیں کسی عورت نے ایسا کیا تو اسکو
 حقیر جانتے ہیں اور اس کے حق میں طعن و تشنیع کرتے ہیں سووئے لوگ ان علما کے
 سب سے مورد غضب جن جل و علا اور مردود شفاعت جناب رسالت پناہ ہوتے ہیں
 کیونکہ قرآن شریف اور حدیث نبوی میں جا بجا اس کے تاکید ہے بلکہ اسکو مستحق بیان
 فرمایا ہے سو یہ اصل رسم ہندو کا ہے کہ لالچی اور جاہل مسلمانوں نے ابتداً غلطی
 میں اسلام کی ان سے میل کرنے کی لالچ پر یہ عمل پیمین رائج کیا اور اپنے تئیں نفس
 اور شیطان کا تابع دار بنایا اور ایسا شخص پیغمبر خدا صلعم کی شان کی نسبت بڑے
 دایب ہوا کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے یہ طریق خاص کیا ہے اپنے رسول مقبول کے حق میں
 کہ انہی بیبیوں کا بعد انکے نکاح ہونے کے مسلمانوں کی بجائے ملے ہیں اور استحاح
 نہیں ہوتا سوال بد باطنوں نے گویا اپنی بہنوں بیٹیوں وغیرہ کو ویسا ہی جانا اور وہی
 مرتبہ دیا اور اس نامہ زمانی کا نام عار اور ننگ شدہ رکھ لے لعنت پڑے انہی سمجھ
 اور انکی مشافت پر چنانچہ فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے وَإِذَا طَلَقْتِ النِّسَاءَ فَلْيُفِنْ
 أَجَلَهُنَّ فَلَا تَقْصِلُوهُنَّ أَنْ يَنْكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ إِذَا تَرَاصُوا يَنْكِحْنَ بِالْعَدْلِ

ذَٰلِكَ يُوعَظُ بِهِ مَن كَانَ مُتْلِمًا يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَلَا اَنَّ اَكْثَرَ الَّذِيْنَ يَزْعُمُوْنَ اَنَّهُمْ اَعْلَمُوْا لَآ تَعْلَمُوْنَ
 ترجمہ جب طلاق دو تم غور تو بخو پھر پوری ہو جاو حدت انہی اس منہ
 نکرو تم انکو اس بات سے کہ کج کر لین شوہر و تن جب آپس میں راضی ہوں موافق شرع کے
 حکم کیا جاتا ہی انکو جو ایمان لائے اللہ پر اور قیامت کے دن پر یہ کام بہت پاک کرے
 والا ہی تمکو اور بہت صاف رکھے والا اور اللہ تعالیٰ جانتا ہی اور تم نہیں جانتے
 مترجم کہتا ہی کہ اس آیت کے مضمون کا خلاصہ یہ ہے کہ جب کوئی اپنی عورت کو
 طلاق دے تو اس عورت کو چاہئے کہ تین حیض کی مدت گزرنے تک یا تین چھ
 تک دوسرا نکاح نہ کرے پھر جب یہ مدت گزر جائے تو کسیکو نہیں پہنچا کہ اسکو
 نکاح ثانی سے باز رکھے اور اس آیت پر لحاظ کیا چاہئے کہ پہلے طلاق کا ذکر فرمایا
 اور اس میں کچھ برائی اور نازیبا ہی اسکی بیان نہیں کی بعد اس کے کئی وجہ سے نکاح ثانی
 کیواسطے رغبت دلوائی اول وجہ یہ کہ لوگوں کو منع فرمایا ہی روکنے سے دوسری وجہ
 یہ فرمایا کہ یہ حکم اس کے حق میں ہی جو ایمان لایا اللہ پر اور آخرت کے دن پر پس معلوم ہوا
 کہ جو کوئی اس حکم کو رد کرے اور اسکو قبول نہ رکھے اور اس پر عمل نہ کرے اور اسکو اپنا عا
 اور تنگ سمجھے وہ شخص منافق ہے تیسری وجہ یہ فرمایا کہ نکاح ثانی بہت پاک کرتا ہی
 مکتوب ہی کیونکہ جس طرح ہر نیک و بد فاسق اور صالح مومن اور منافق کو کھانے پینے
 جانگنے سونے کی رغبت ہوتی ہے اور انکادل انہی طرف ہمیشہ مائل رہتا ہے خصوصاً
 جسوقت بھوکھ پیاس لگے اور کھانے پینے کی چیز سامنے دہری ہو دیکھا چاہئے کہ
 کسی خواہش اسکو اُسد م ہوتی ہے گو وہ چیز اسکو بالفعل میسر ہو نیوالی ہو
 یا نہ ہو یہ حال اسکا دل اسطرح لگا رہتا ہے نہی طرح پر ہر نیک و بد کے
 درمیان شہوت کو پیدا کیا ہے پس بشریت کے مقتضائے ہر مرد کو عورت کی طرف
 خواہش ہوتی ہے اور ہر عورت کو مرد کی طرف پھر جو بیوہ جوان ہوتی ہے بالضرور

اسکی خواہش مرد کی طرف ہوگی اور اس میں اس سے حیرت زنا کاری بھل میں
 آوے گی یا اس کے آواز سے کہ ادا اس کا نظر بازی کرنی اور مشہد ہو سنا انگیز مانعین
 کہنی اور سنی ہے اور اگر وہ عورت بہت صاحب اختیار اور محنت ہے اور
 اپنے نفس پر قادر تو بھی بمقتضائے بشریت کے البتہ شہوت کے گنا
 اس سے غرور میں آوین گے اگرچہ بہ سبب حیا اور شرم کے زبان پر نہ لاو
 پس ان پر اثر یوں سے بغیر کج عاج کر لینے کے پاک ہونا نہیں ہو سکتا اور جب حق
 سبحانہ تعالیٰ سے ہٹا ہوا یا کہ یہ بہت تیار ہے واسطے بہت پاک کرینا اور پھر جو کوئی اس
 کو رد کرے اور اپنا انگہ سے بھی تو وہ شخص کمال جنیت الباطن ہو کہ سواری طرح
 نجاست سے مناسبت اور الفت رکھتا ہے اور وہ شیطانی عیبیتا اس سے نہیں آئے
 پیشواؤں سے بھی دور کھینچتا ہے اپنی حیا اور شرم کو ان سے زیادہ جانتا ہے سو جو
 کوئی اس کرنا ہے اپنی دینداری میں بٹا لگاتا ہے اور صاف متکبر ہے ایمان
 ہو جاتا ہے حقیقت تو یوں ہے کہ جہتد برائی اور فسار کا خدا جو ان لڑکی
 سے کہ بے بیاری بیٹھی رہتے ملحوظ ہوتی ہے اور اس کے والی کو لوگوں کے طعن و تشنیع کا
 ڈر رہتا ہے اور رات دن اس کے فکر میں بے کل پھرتا ہے اس سے زیادہ سوہ جواں
 عورت کی طرف سے سچا چاہئے کیوں کہ پہلے بہ سبب اس کے کہ وہ مرد کی کیفیت
 واقف نہیں اور حیا کے باعث ہر طرح سے اپنے دل کو نہا کر رہتی ہے اور
 کہ جانتے ہے کہ ایک دن وہ خواہش اس کی برآورے گی برخلاف سوہ کے
 کہ ہر قسم کی لذت سے واقف ہو کر سخت ظالموں کے پنجے میں پھنسی ہے
 اپنے دل ہی دل میں گھٹی ہے اور غم کھاتی ہے آخر جب حیا پر نفس غالب
 ہوا اور شیطان کا وسوسہ اس میں گھدا اور ظاہر میں کچھ قابو ملا وہیں جو نہیں
 کرنا تھا کر گذرتی ہے اور اپنے والیوں کے منہ میں کالک لگاتی ہے کبھی وہ

حرکت اسکی مشہور ہوتی ہے کبھی چھپے چھپے افعال ناشائستہ سے شرم اور حیا کے
 پردے کو پھاڑ کر گنہگار بنتی ہے اور والی اسکے دیدہ و دانستہ چشم پوشی کرتے ہیں بلکہ
 کر کہیں جل رہ گیا تو خود دے دیوٹ بنکر اسکے چھپانے کی فکر میں پڑتے ہیں چوتھی
 وجہ یہ کہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے بیٹے اسکے
 خواہید جتنے اللہ کو معلوم ہیں تمکو نہیں پھر جو کوئی اس میں قبح ظاہر کرے اور برائی دل
 میں لاوے تو گویا اس نے اپنے علم کو اللہ تعالیٰ کے علم سے زیادہ جانا اور اللہ تعالیٰ
 کے کلام میں خطا کا اور اپنے افعال میں درستی کا قائل ہوا اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهِ
 اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ
 لَهٗ مِنْ بَعْدِ حَقِّ تَتَبَعِ زَوْجًا غَيْرَہٗ ترجمہ پس اگر طلاق دے وہ مرد اس عورت کو
 پس حلال نہیں وہ عورت اس مرد کو جب تک کہ وہ نکاح نہ کرے دوسرے شوہر سے
 مترجم کہتا ہے کہ اصل اسکا یہ ہے کہ جب مرد نے اپنی عورت کو تیسرے مرتبہ طلاق دیا
 تو وہ اس پر حلال نہیں جب تک وہ عورت دوسرے سے نکاح نہ کرے اور وہ مرد پھر اس کو
 طلاق نہ دے اگر ایسا ہو تو وہ عورت پہلے شوہر کے حق میں نکاح سے حلالی ہوئی
 سو اس آیت سے نکاح ثانی کا حلال ہونا ثابت ہوا اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَ اَنْكِحُوا
 اُولَیْکُمْ مِنْکُمْ وَالصَّالِحِیْنَ مِنْ عِبَادِکُمْ وَاِمَّا تُمْکَرُوْا فَاَنْکِحُوْا اَقْرَبَہُمْ
 اللہ مِنْ فَضْلِہٖ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ترجمہ اور نکاح کر دو بیوہ عورتوں کا اپنے
 اقربائے اور بھوتوں کا اپنے غلام اور لونڈیوں سے اگر محتاج ہوں غنی کرے گا اللہ
 انکو اپنے فضل سے اور اللہ صاحب مقدر و والادانا ہے مترجم کہتا ہے کہ اس
 آیت کا حاصل مضمون یہی ہے اللہ تعالیٰ عورتوں کے والیوں کو حکم کرتا ہے کہ نکاح
 نکاح کر دیں پس اس آیت سے بھی نکاح ثانی کی حلت معلوم ہوئی بلکہ کسی
 وجہ سے ترغیب دلانا نکاح ثانی کا اس سے ثابت ہوا پہلی وجہ یہ کہ

والٹھو کا لفظ جو امر ہے اس میں موضوع بھی واجب ہو چکے ولسطے ہر چیز وہ وجوب کے
 مقام میں نہ ہو لیکن اس لفظ کے لاشے سے پایا گیا کہ اس حکم میں بڑا احتیاط منظور ہے
 دوسری وجہ یہ کہ لفظ ان کیونکہ تقرر یا غنیمت من فضلہ میں اشارہ ہی تو نکر کر دیکھ کے
 کیا اگر مفلس ہو اس میں بھی اس کام کی بڑی خوبی منظور ہوئی کہ وہ برکت کا موجب
 ہے اگر تقرر سے ڈرتے ہو تو اللہ غنی کر دیگا تم اس بات سے مت ڈرو اللہ پر توکل رکھو
 پس نکاح ثانی ایسی چیز ہوئی کہ باوجود مانع کے بھی اس پر سبقت کیا جائے اور اس کے
 مانع کے دفع کر نیکو اللہ تعالیٰ کا فضل ڈھونڈنا چاہئے اور یہ فضل اللہ تعالیٰ کا لفظ
 من فضلہ سے خوب ظاہر ہے کہ جو کوئی یہ کام کرے گا اللہ تعالیٰ کا فضل اسکے شامل
 حال ہوگا اور یہ بڑی عنایت ہے پروردگار کی کہ نکاح ثانی کے سب سے حاصل ہوئی
 اور فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم نے **يَا عَلِيُّ ثَلَاثٌ لَا تُؤَخَّرُهُنَّ الْجَنَازَةُ**
اِذَا حَضَرَتْ وَالصَّلَاةُ اِذَا جَاءَتْ وَالْاَيْمَةُ اِذَا وَجَدَتْ لَهَا كُفُوًا
 ترجمہ فرمایا رسول خدا صلعم نے اے علی تین چیزیں کہ دیری مت کرو انہیں جنازہ
 جب حاضر ہو یعنی اسکی نماز میں تاخیر نہ کرو اور نماز جب اسکا وقت آجاءو یعنی پہلے
 وقت میں پڑھنا افضل ہے اور بیوہ جب پاوے تو کسیکو اسکے لائق یعنی فی الفور
 اس عورت کا نکاح کر دے اور یہہ رسم یا حضرت صلعم کی بیٹیوں اور حضرت
 مرتضیٰ علی رضی اللہ عنہ کی بیٹیوں کے اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بی بی کے
 اور بہت سی بی بیوں کے عمل کے برخلاف ہوا اور گویا اس شخص نے ان بیٹیوں پر
 اور ان کے اقرباؤں پر عیب لگایا اور اپنے تئیں ان سے افضل جانا مانا ایک یہہ
 بات ملحوظ ہے کہ اس عورت کو بذاتہ اس کام کی خواہش نہ ہو سو ایسی بی بی
 ہزار دن میں ایک ہو تو ہو خصوصاً اس زمانہ میں کہ ان کے منق و فخر کا
 بازار گرم ہے نہ کسی کا ڈر ہے نہ شرم ہی یا نہ کون والی ہو اور وہ اپنے

کہ کون کی خدمت گذاری میں اس قدر مصروف ہو کہ اسکا ادھر کبھی خیال نہ آوے
تو البتہ ایسی عورت پر اللہ تعالیٰ کا رحم ہوتا ہی اور وہی اسکی عصمت کا محافظ
رہتا ہی جن بیبیوں کا نکاح ثانی ہوا انکا بیان بی بی یحییٰ بن خنیسہ رضی اللہ عنہا کی بیٹی پہلا
خاوند انکا عتبہ بن ابی لہب اور دوسرے خاوند انکے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ دوسری لڑکی
حضرت اُمّ کلثوم حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی بیٹی کہ انکو چار نکاح کرنے کا اتفاق ہوا پہلے
خاوند انکے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بعد انکے جعفر طیار کے تین بیٹیوں نے ایک کے بعد
دوسرے نکاح کیا پہلے عون دوسرے محمد تیسرے عبداللہ اور حضرت کی
بیبیوں سے سوائے حضرت عائشہ کے سب کو متعدد نکاح کرنے کا اتفاق ہوا
مثلاً حضرت خدیجہ کہ جو ب میں بزرگ اور افضل تھیں انکو تین نکاح کرنے کا
اتفاق ہوا اسی طرح حضرت حفصہ حضرت زینبؓ و حضرت میمونہؓ و حضرت ام سلمہؓ
و حضرت سودہؓ و حضرت جویریہؓ و حضرت ام حبیبہؓ و حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا تین
غرض سب کا حال سوائے حضرت عائشہ کے یوں ہی تھا کہ سب کو دو نکاح کیسے
تین نکاح کا اتفاق ہوا اور حضرت کے اہل بیت میں سے حضرت امامہ بنی ہاشم
حضرت کی بیٹی کی بیٹی بنی انکو دو نکاح کا اتفاق ہوا پہلے خاوند انکے سیدنا حضرت
علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور دوسرے خاوند انکے مغیرہ بن نوفل کہ حضرت علی
مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے مرنے وقت اس بات کی وصیت کی تھی کہ بعد میرے
اگر میری اس بی بی کو خواہش نکاح ہو تو مغیرہ سے نکاح کرو اور دینا
اور اشہ افون سے عرب کے جن بی بیوں کا نکاح ہوا ان کا نام اُم
رومان حضرت عائشہ کی ما پہلا خاوندان کا عبداللہ بن منجر اور دوسرے
شوہر ان کے سیدنا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور اسما بنت
عمیس بی بی حضرت صدیق کی ما محمد بن ابی بکر کی بہن حضرت میمونہ

زوجہ حضرت عمرؓ کی اول شوہر انکے جعفر بن ابیطالب اور دوسرے خاوندانکے
 حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے شوہر حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور انھیں بی بی اسمائے
 حضرت فاطمہؓ کو غسل جنازے کا دیا تھا یہاں غسل کا ذکر اسلئے کیا گیا کہ بعض مرد
 اور بعض عورتیں جو اللہ و رسول کی مرضی کے کام سے واقف نہیں یا اپنی بد بظاہر
 اسکو بُرا جانتی ہیں جس عورت نے دوسرا نکاح کیا اسکے پاک اور طاہر ہونے میں
 بھی شک لاتی ہیں چنانچہ بی بی کا دانہ یعنی حضرت فاطمہؓ نے انہیں کی نیاز جو کھانا
 پکا دین اسکو نہیں کھلاتیں بلکہ اسکو حقارت کی رو سے دو خصمی عورت
 کہتے ہیں سورب پر یہ بات کھل جاوے کہ ایسا سمجھنا ان لوگوں کا بہت
 بُرا ہے اس لئے انکے ایمان میں خلل آتا ہے ہرگز ایسی بات زبان سے نہ
 نکالا جائے بلکہ اس بی بی کو کی طرح پر ہرگز حقیر اور ذلیل نہ جائے اور بعد دفن
 کرنے کے کسی مسلمان کو نہ چاہئے کہ کسی مسلمان کی قبر کو پختہ بناوے اور اسپر
 گنبد اٹھاوے اور چھت لگاوے اور قبر کا مجاور ہو کر دمان بیٹھے اور اسکی تعظیم
 اور تہنیت کے لئے مسجد میں گاڈے یا قبر کو مسجد بناوے رات کو چراغان کرے
 اور کسی مطلب کے لئے نذر منست مانے اور شیرینی مالیدہ چڑھاوے کہ یہ سب
 حرام ہے اور ناجائز عن جابر رضی اللہ عنہ قال تَمَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَالْأَهْلُ
 وَصَحْبُهُ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَّخِذَ نَسْ أَقْبَرُ وَأَنْ يُقْبَلَ عَلَيْهِ وَأَنْ يَقْعُدَ عَلَيْهِ
 وَأَنْ يَسْلُكَ عَلَيْهِ رِجْلًا وَأَنْ يَسْلُكَ عَلَيْهِ رِجْلًا وَأَنْ يَسْلُكَ عَلَيْهِ رِجْلًا
 اور بنایا جاوے کچھ اسپر عمارت ہو یا خیمہ اور کوئی بیٹھے اسپر روایت کی مسلم نے اور روایت
 کی انسانی نے اس طرح کہ منع فرمایا رسول صلعم نے کہ بنایا جاوے کچھ قبر پر یا بڑھایا
 جاوے اسپر یعنی مٹی پر اور کچھ زیادہ کریں اسپر چپ خیمہ شامیانہ چادر یا پٹی بنائی جاوے
 وہ اور مواہب الرحمن میں اور فتاویٰ عالمگیری اور عینی اور شرح کنز اور مستخلص

اور بحر الرائق میں بھی ایسا ہی لکھ ہی پھر جو کوئی خلاف اس حدیث اور ان راویوں کی
ان کاموں کے جائز ہونے میں کچھ تقریر کرے اور کہے تو وہ معتبر نہیں

محرم کے چھینے میں جو کرنا چاہئے اسکا بیان

جب چاند محرم کا دیکھا جاوے تو اس چھینے کو تبرک جانکر بعد حمد اور دو دس پیغمبر خلیفہ
اپنے عقبیٰ اور دنیا کی بہتری کی واسطے دعا مانگے اور عاشورہ کے دن کو یعنی دسویں تاریخ
محرم کی رات کو اور دن کو نیک باتیں علیٰ میں لاوے جیسا روزہ رکھنا نماز پڑھنی
غسل کرنا مسلمانوں میں ملاپ کرنا اور کر دینا پیغمبر کو پوچھنا یتیم پر مہربانی کرنی دیندہ
عالموں سے ملاقات کرنی اللہ تعالیٰ سے دین و دنیا کی خیریت چاہنی اہل و عیال پر
کھانے پینے کی اور دنوں سے زیادتی کرنی اللہ کی راہ میں صدقہ دینا آنکھوں میں سرمہ
لگانا قرآن تلاوت کرنا اور پیہ دسوان دن محرم کا ہمیشہ سے مبارک رہا ہی اکثر انبیاء اور
اولیاء کی شدت اور کلفت رنج و غم اس دن برفع ہو اہی اور اللہ تعالیٰ کے یہاں انکو
بڑا درجہ ملا ہی چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام کی دعا قبول ہوئی حضرت موسیٰ نے فرعون کے
ظلم سے نجات پائی حضرت نوح کی کشتی کو ہجو دی پر لگی اسی طرح حضرت
امام حسین رضی اللہ عنہ نے بھی اسی طریق قدیم پر مظلومیت اور شہادت کا درجہ
حاصل کیا اور پیغمبر آخر الزماں یعنی اپنے نانا کے خاندان میں کہ اور سب بزرگی و مان
موجود تھی مگر شہادت تھی سوائے سبب اسکا درجہ پیغمبر یا نبی بالکل درجہ سے
خلقت اور محبت اور عہدیت کے بڑھ گئے اور اس معلے میں مرتبے صبر اور
شہادت اور استقامت کے پورے ہوئے اور دنیا دار فاسقوں اور طامعین کے
حال خوب کھل گیا دیندار صالح شرع کی پیروی کرنے والوں کا استقلال بڑھا ہوا
دو دنوں کے آدمیوں کا امتحان عمل میں آیا مشائخون کے عملوں سے ثابت

ہوا ہی کہ اس شب اور روز کو اگر کوئی دو رکعت یا چار رکعت نماز بعد سورہ فاتحہ کے
 پندرہ یا پچیس مرتبہ سورہ اخلاص تلا کر لے حضرت امام رضی اللہ عنہ کی طرف سے ادا کرے
 تو بڑا ثواب پاوے اور کھانا کھانا اور شربت پلانا غرض باور مساکین کو اور قرآن پڑھنا
 اللہ اما میں رضی اللہ عنہما کی جانب سے ان دنوں میں البتہ زیادہ اجر رکھتا ہے کیونکہ
 ایام اور زمان تبرک میں نیکی کا ثواب اور دنوں سے زیادہ ہوتا ہے باقی اور ختمی
 رسمیں بدعتی فرقے کی راستی کی شیعہ عمل میں لاتے ہیں وے دوستی کے پر دین
 امام رضی اللہ عنہ کے ساتھ دشمنی کرتے ہیں کیونکہ انھوں نے جان تک دی
 پر بدعتی کی تابعداری بھی اور یہ بے حیاء بدعت کے کام کر کے ان سے دوستی
 پیدا کیا جاتے ہیں اور رضا اور صبر کے مرتبہ میں ان کے بٹھا لگاتے ہیں اور
 ظالموں کے ظلم اور بے ادبی کی حقیقت اور ان کی بیکی اور لاچاری کی کیفیت پر سنا
 نئی وضع سے تمام شہر کی گلیوں اور کوچوں اور بازاروں میں سوانگ بنانا کر
 نا چتے کو دتے بیان کرتے پھرتے ہیں وہ منقسم حقیقی ایسے اعمال کی سزا انکو دے جو
 ہمارے نادین اور پیر و مرشدوں سے ایسا سلوک کرتے ہیں اور پھر دعا اہل بیت کی
 محبت کا کئے جاتے ہیں اور شب بارات میں بھی نیک کام جیسے غسل کرنا اور نماز
 پڑھنا اور کھانے کی زیادتی کرنی بلا تین و تخصیص اہل و عیال پر اور سرمہ لگانا
 عبادت کرنی بہتر ہے کیونکہ یہ شب بھی ایام تبرک سے ہی آدمیوں کے تمام
 برس کے رزق اور اعمال وغیرہ کی تقسیم اور تقدیر اس شب کو ہوا کرتی ہے اور
 لوح محفوظ سے ان کاموں کی فردین لکھی ہوئی فرشتوں کے حوالے ہوتی ہیں
 کہ اسکے موافق تمام سال میں وے کام ہوا کریں سوائے انکے اور کام جو جو
 کام بدعتیوں نے نکالا ہے جیسا چراغان کرنا اور حلوہ وٹی ہی پکانا اور شہازی چھوڑنی
 اور بلا ضرورت بدون نئے باسنوں کے کھانا نہ پکانا اور جدا جدا ہر ایک کے

م سے فاتحہ دینا بعضے مشابہہ کفار کے عملوں کے ہیں اور بعضے اسراف سے خالی نہیں
 مومن کو چاہئے کہ ایسی باتوں سے پرہیز رکھے دور رہے مشایخون کی کتاب میں یون
 لمہاہم کہ جو کوئی شعبان کی پندرہویں شب کو دو گالی سور کعت نماز پڑھے اس طرح
 بعد سورہ فاتحہ کے دس ہر مرتبہ سورہ اخلاص ہر ایک رکعت میں ملاوے یا دس
 رکعت پڑھے اور بعد سورہ فاتحہ کے سو سو مرتبہ ہر ایک رکعت میں سورہ اخلاص
 ملاوے تو بڑا ثواب پاوے اب اسی بھائیو اگر مسلمان اور محمدی ہو اور اس
 امت میں داخل ہو کہ گناہوں سے نجات اور اللہ تعالیٰ کی رضامندی کی دولت
 حاصل کیا چاہتے ہو تو طریق اپنا محمدی کرو اور باپ دادے کی راہ چھوڑو بلکہ
 جو کوئی کیسا ہی لائق اور فائق ہو سنت نبی کا پیر و نہو تو اسکو شیطان سے بدتر جانو
 ابھی سکھو اور سب مومن اور مومنہ کو محمدی طریق پر چلنے اور نبی صاحب کی سنت اختیار
 کرنے کی توفیق دے آمین یا رب العالمین بحرمت محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

تیسرا باب علم کے بیان میں

فرمایا اللہ تعالیٰ نے قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ کہدے
 پیغمبر لوگوں سے کیا عالم یعنی جاننے والے اور جاہل یعنی نہ جاننے والے برابر ہیں یعنی
 جو لوگ اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات کے علم سے اور اسکے احکام سے واقف ہیں
 دے اور جو ان باتوں سے آگاہ نہیں برابر ہیں بے شک انکا درجہ انکے درجہ سے
 بہت بڑا ہی جیسا دوسرے مقام میں فرمایا ہے کہ مَا يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ
 اندھا اور آنکھ والا برابر نہیں یعنی جسکو سمجھ ہے وہ تمام حکموں پر اللہ کے چلتا ہے
 اور اسکی رضامندی ہمیشہ ڈھونڈتا ہے اور جو سمجھ نہیں رکھتا وہ دین کی
 باتوں سے اندھا ہے اور دنیا کے کاموں میں خوب چوس رہتا جس میں

عیش و آرام حاصل ہو رہی کرتا ہی اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے اہل کفر و کفر کی عبادت و العبادت نہیں کرتے ہیں اللہ سے اسکے بندوں میں سے مگر جو عالم ہیں
 یعنی جو حقیقت میں عالم ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی حکمت اور عظمت کی شان اور اسکی
 رضامندی کے احکام اور فرمان سے ڈرتے ہیں اور نفس اور شیطان کی پیروی سے
 اپنے تئیں الگ رکھتے ہیں دنیا کی دوستی اور اسکی ناپائدار خوبیوں پر نہیں
 بھولتے اور اللہ کے دشمنوں کی تابعداری اور خوشامد میں لگے نہیں
 رہتے انکی رضامندی اور محبت کا دم شب و روز نہیں مارتے انکے بھلے سے
 اپنا بھلا نہیں جانتے اور انکے بُرائی سے اپنی بُرائی نہیں سمجھتے برخلاف اُن
 علماؤن کے جو اپنا شیوہ ہدایت کا چھوڑ کر شیطان کے خلیفے بنتے ہیں بلکہ مسلمان
 دینداروں کی حسین حقارت ہو اسکی پیروی میں لگے رہتے ہیں ایسے ہی
 عالموں کے حق میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وہ گدھے ہیں چیر لدی ہیں کتابیں
 سوائے بوجھ اٹھانے کے ان سے اور کچھ کام نہیں ہوتا اور بجز فساد اور گمراہی
 اور اچھوں کو بد راہ کرنے کے کوئی شیوہ انہیں نہیں سوچتا اور کتابوں کے
 پڑھنے سے انہیں ہرگز فائدہ نہیں پہنچتا بلکہ اپنے فتن میں اور پکے ہوتے ہیں
 دین کی دولت دنیا کی زمین حاصل کرنے میں کھوتے ہیں اور علم ایسی چیز ہے
 کہ اگر تھوڑا بھی اس سے دین ملجاوے تو ہزاروں طرح کا فائدہ آپسے
 اور دوسروں کو پہنچے اسی واسطے ہر مسلمان پر سیکھنا اسکا واجب ہے چنانچہ
 فرمایا رسول صلعم نے **طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ وَ مُسْلِمَةٍ**
 مگر علماؤن نے اس بات میں اختلاف کیا ہی کہ وہ کون سا علم ہی شکلوں نے
 کہا ہی کہ وہ علم کلام ہی کہ اللہ تعالیٰ کی معرفت اسکا حاصل ہوتی ہی
 اور فقہانے کہا ہی کہ وہ علم فقہ ہی کہ حلال اور حرام چیز اس

پہچانی جاتی ہے اور اہل حدیث کہتے ہیں کہ وہ علم کتاب اور سنت ہی شرع کا اصل
 علم وہی ہے اور صوفی کہتے ہیں کہ وہ دل کے احوال کا علم ہے کہ بند کی راہ حق تعالیٰ
 کی طرف دل سے ہوتی ہے بہر حال جو کوئی مسلمان ہو یا بالغ ہو یا بچہ سب علم
 اس پر واجب نہیں ہوتے لیکن اس وقت واجب ہوتے ہیں کہ جب کلمہ لا الہ الا اللہ
 محمد رسول اللہ کے معنی سمجھے اہل سنت و جماعت کے اعتقاد کی باتیں جو ایمان کے باب میں
 لکھ چکے ہیں حاصل کرے اور سب صفتوں پر حق تعالیٰ اور پیغمبر علیہ السلام کی اور آخر
 کی حالات پر ایمان لاوے اور جانے کہ حق سبحانہ تعالیٰ کے کچھ مطالب ہیں کہ زبان سے رسول
 علیہ السلام کے لوگوں کو پہنچتے ہیں جب یہ معلوم کیا تو دو طرح کا علم اس پر واجب ہوا
 ایک وہ جو دل سے علاقہ رکھتا ہے اور ایک وہ جو احسان سے ایک کرنے کا اور ایک
 نکرے کا سو کرنے کا علم ایسا ہے کہ دن چڑھے مسلمان ہوا اور ظہر کی نماز ادا کرنی
 ٹھہری تو طہارت اور نماز کا علم جس قدر فرض ہے اس پر واجب ہوا اور جب قدر سنت
 ہی سنت ہوا پھر جب ماوراء رمضان آگے آیا روزے کا علم واجب ہوا اور جب
 بیس مقال سو ناہر بس بھر رہا یا دو سو درم رو یا بس مدت تک رہا یا گائے بھیس
 بکری اونٹ اٹکے قاعدیکے موافق رہے تو علم زکوٰۃ کا واجب ہوا اور جب حج کے
 شرعی شرائط موجود ہوئے حج کا علم واجب ہوا کی طرح جو کام شرعی آگے آیا
 اس کا علم واجب ہوا اور نکرے کا علم ہر کسی کے احوال کے موافق ہوتا ہے ایک
 شخص ہے کہ وہ ریشمین کپڑے پہنتا ہے یا شراب پینے والوں سے صحبت
 رکھتا ہے اور کب حرام سے مال جمع کرنے پر لگا ہے تو عالموں پر واجب ہے
 کہ اس کو ان باتوں کا علم سکھاویں کہ حرام چیزوں سے باز رہے پھر جو دل سے
 علاقہ رکھتا ہے وہ دو قسم پر ہے ایک اس کی حالات سے علاقہ رکھتا ہے اور
 دوسرا اعتقاد سے جو حالات سے علاقہ رکھتا ہے اس کی مثال یہ ہے جانے کہ

گبر اور حر اور غضب اور بخل اور جو جو اخلاق زریلہ ہیں یہ صرام ہیں اسکا علم
 واجب ہے اور جو اعتقاد سے علاقہ رکھتا ہے ایسا ہے کہ جب اسکو کسی بات میں
 اعتقاد کی شک واقع ہو تو اس پر واجب ہے کہ اسکی حقیقت دریافت کر کے اس
 شخص کو دل سے نکالے پس جب معلوم ہو کہ ہر کسی کو اس بات کا علم جو کہ
 سمجھنے آوے واجب ہے تو عوام کو ہمیشہ اس سے خطر ہے کیونکہ ایک
 کام ان کے آگے آیا اور روئے نہیں جانتے کہ اس میں کیا حکمت ہے لیکن
 اس نا جاننے سے و کعاف نہیں رہیں گے اور انکا ایسا بجا عذر پیش نہ جائیگا اور
 کی تقریر سے سمجھا گیا کہ آدمی کے حق میں کوئی چیز علم سے بہتر نہیں مگر جو لوگ
 علم حاصل کیا کرتے ہیں اس واسطے کہ دنیا کے کاموں کو روئے رونق دیں
 اور اس سے جاہ و دولت پیدا کریں انکے حق میں بہتر یہی ہے کہ اس نیت سے
 علم نہ سیکھیں بلکہ کسی کسب پر دل لگاویں کیونکہ جو لوگ ایسی نیت سے علم
 سیکھتے ہیں وہی شیاطین الالبس ہوتے ہیں ہزاروں ان سے تباہی و بربادی
 جہنم کے لائق بنتے ہیں اللہ تعالیٰ ایسوں سے سب لوگوں کو محفوظ رکھے جائیگا
 اسی پر ایک نقل یاد آئی کہ کسی بزرگ نے شیطان کو خواب میں دیکھا بکا بیٹھے
 پوچھا کہ تم تو گمراہی کے دھندے میں رات دن لگے رہتے ہو تمہاری بیکاری
 کا کیا سبب اسنے جواب دیا کہ جب سے اس آخری زمانے کے علم پیدا ہوئے ہر ایک
 میرے رشید شاگردوں سے بد حال اور گمراہی کے فن میں پکے ہو گئے جو مجھے کرنا
 تھا یہ سعادتمند فرزند شب و روز اسکی تدبیرات میں لگے رہتے ہیں میری
 خواہش کے کام بخوبی ادا کرتے ہیں اب میں خوشیاں کرتا ہوں بے فکر
 ہو کر انکی خیریت منانا ہوں پھر پوچھا اسنے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ بعض ان میں
 نماز پڑھتے ہیں روزے رکھتے ہیں مہوچھین منڈالتے ہیں دارلحی بڑھاتے ہیں

وَمِمَّا أَرْسَلْنَاهُ بَيْنَهُمْ الْآلُفَاتِ عَلَيَّامُ السَّكِينَةِ وَعَشِيَهُمُ الْوُحْمَ وَحَمَّهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَ
 ذَكَرَهُمُ اللَّهُ مِمَّنْ عِنْدَهُ وَمَنْ بَطَأَ بِهِ عَمَلُهُ لَمْ يَسْرِعْ بِهِ نَسَبَهُ رَوَا مُسْلِمٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
 کہا ابو ہریرہؓ نے فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس نے دور کیا فکر دنیا
 کی اور غم کو کسی مسلمان سے چھ جائے حقیقی کی جیسا کفر اور معصیت دور کیا اللہ تعالیٰ
 نے اُس سے عاقبت کی فکروں کو اور جس نے آسان کیا کام اُسکا جو مشکل میں
 پڑا تھا جیسے بے قرضدار کو جہلت دی یا قرض اُسکا ادا کر دیا آسان کر گیا اللہ تعالیٰ
 اُس پر دنیا اور آخرت میں اور جس نے چھپا یا عیب کسی مسلمان کا یا ستر پوشی کی
 ننگے مسلمان کی چھپا دیا اُسکے عیب اللہ تعالیٰ یا پہنا دے گا خالص کپڑے
 اُسکو دنیا اور آخرت میں اور اللہ صاحب مددگاری میں متوجہ رہتا ہے اس بندگی
 جب تک وہ مددگاری میں ہے اپنے بھائی کی نفع پہنچانے میں اور یا ضرر کے دفع
 کرنے میں اور جو کوئی اختیار کرتا ہے ایک راہ اور طلب کرتا ہے اس میں علم دین
 یعنی خود علم سیکھتا ہے یا سکھاتا ہے اسباب موجود کر دیتا ہے اور وہ علم
 سیکھنے میں انہی حاجت روائی کرنا ہی کھول دینا ہے واسطے اُسکے اللہ تعالیٰ
 ایک راہ جنت کی طرف یعنی اُسے اپنے کام کرواتا ہے جسے بہشت میں جاوے
 اور جمع نہیں ہوتے ہیں لوگ اللہ کے گھروں سے کسی گھر میں اگلے کہ پڑھیں
 قرآن اور پھیر بھار کریں اُسکو آپس میں یعنی مسجدوں میں جمع ہو کر قرآن کے
 سیکھنے سکھانے کا چرچا کریں اور اُس کے امر و نہی سے واقف ہوں اور واقف
 کریں مگر نازل ہوتی ہے اُن پر بے پروائی اور اطمینان قلب کہ اُسے دنیا کی نہ
 خواہشیں اُن کے دل سے دور ہوتی ہیں اور یکساں ڈر سوائے اللہ کے نہیں
 رہتا اور اُس کے حضور کا لطف جی میں ہے لباس ہوتا اور گھیر لیتی ہے اُن کو
 رحمت اور طواف کرتے ہیں اُن کے گرد فرشتے اور ذکر کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُن کا

اپنے مقربوں سے یعنی انکی عبادت کی خوبیوں کا بیان فرماتا ہے جس سے آدمی کو نیکو فرما حاصل
 ہوتا ہے اور فرشتوں کا طعن انکی نافرمانی پر جو آگے کیا تھا مت جاتا ہے اور جس کے
 عمل نے ہیٹھا کیا اُسے وہ بڑھ نہیں جاتا اپنے نسب سے یعنی اگرچہ کوئی عالی نسب ہو
 اور اُس نے اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کے کام نہیں کئے تو صرف نسب کے سبب
 ہرگز اُس کو درجے حاصل نہیں ہوتے کثیر ابن قیس نے کہا کہ فرمایا رسول صلعم نے
 وَكَانَ الْعَالَمُ يَسْتَفْهِرُ لَهُ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ وَالْجِبَالُ تَنْبِي جَوَافِ الْمَاءِ
 وَكَانَ فَضْلُ الْعَالَمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ عَلَى سَائِرِ الْكَوَاكِبِ وَكَانَ الْعَالَمُ
 وَرَقَّةُ الْأَنْبِيَاءِ وَكَانَ الْأَنْبِيَاءُ كَهَلْوَيْرٍ تَوَادُّ سَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَابْنًا وَرَبُّوا الْعَالَمَ مَنْ أَخَذَهُ
 أَخَذَ حَظَّهُ وَافِرٍ رواہ احمد و الترمذی و ابو داؤد و تھقیق عالم اُس کی واسطے مغفرت
 چاہتے ہیں اے مانوں اور زمین کے رہنے والے اور چھلیاں جو پانی میں ہیں اور تحقیق
 بڑائی عالم کی عابد پرچہ بڑائی چودہویں رات کے چاند کو تاروں پر اور تحقیق عالم وارث
 ہیں انبیاء کے اور بے شک پیغمبروں نے نہیں چھوڑا بعد اپنے درہم اور دینار اور چھوڑا
 ہے اپنے پیچھے علم پس جس نے اُس کو سیکھا پایا اپنے بڑا حصہ یعنی خوب علم
 سیکھے تھوڑے پر قناعت بخیرے روایت کی احمد اور ترمذی اور ابو داؤد نے م
 عن ابی ہریرۃ رض فیما اعلیٰ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال ان اللہ عز
 وجل یبعث ہذہ الامۃ علی راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لہا دینہا نہ
 رواہ ابو داؤد و کہا ابو ہریرہ نے انہیں کہ جانتا ہوں میں رسول صلعم سے کہ فرمایا تحقیق
 اللہ عز وجل بھیجتا ہے اس امت کے واسطے ہر سو برس کے سرے پر ایک شخص کو
 کہ تازہ کرتا ہے وہ اس امت کے لئے ان کے دین و آئین کو یعنی ایسا شخص
 پیدا ہوتا ہے کہ دین کو تقویت دیتا ہے اور نئے سرے اچھی باتوں کو زینت
 بخشتا ہے اور بد باتوں کو لوگوں سے دفع کرتا ہے جیسے حضرت شیخ احمد سرہندی

محمد الف ثانی وغیرہ کے گزرے اور اب حضرت سید احمد دام برکاتہ میں عین الحسن
 موصلاً قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مَنْ جَاءَهُ الْمَوْتُ وَهُوَ
 يَطْلُبُ الْعِلْمَ لِيُحْيِيَ بِهِ الْإِسْلَامَ فَلَيْسَ وَبَيْنَ النَّبِيِّينَ دَرَجَةً وَأَخَذَ قَتْلُ الْجَنَّةِ رَوَامِ
 رواہ الدارمی ۴ جن رض کہتے ہیں کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے جبکی اسی موت اس
 حال میں کہ وہ طلب کرتا ہے علم کو اس لئے کہ زندہ کرے اس سے اسلام کو بیچے
 دین کے علم کو حاصل کرتا ہے اس لئے کہ مسلمانی کی قوت بڑھے نہ اس لئے
 کہ اس سے جاہ و مال دنیا کا اور لذت شہوات نفسانی پیدا کرے مرتے دم
 تک پس درمیان اس کے اور نبیوں کے ایک درجہ ہوگا بہشت میں یعنی بہت
 تہہ رافرق ہوگا عن ابی الدرداء رض قال سئل رسول اللہ صلعم مَا حَدَّثَ الْعِلْمُ النَّبِيَّ
 أَخَا بَلْعُذَّ الْجَحْلِ كَانَ فِقِيهًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّيْ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَفِظَ عَلَى أُمَّتِي آدَابَ عِلْمٍ حَدَّثَ
 بِي أَمْرٍ مِنْهَا بَعَثَهُ اللَّهُ فِقِيهًا وَكُنْتُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ شَافِعًا شَهِيدًا ۴ کہہ
 بود روڈانے سوال کیا رسول صلعم سے کہ کیا حد ہے اس علم کی جس کے حاصل
 ہونے سے آدمی فقیہ ہوتا ہے فرمایا آپ نے کہ جس شخص نے یاد کیا دین میری
 اُمت کے فائدہ کے لئے چالیس حدیثیں اُٹھا و گیا اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے
 دن فقیہ اور ہو گا میں اس کا شفاعت کرنے والا لگنا ہوں پر اور گو اسی دینے والا
 اس کی عبادت پر یعنی چالیس حدیث یعنی جیسے رسول اللہ نے فرمائی بعض کہتے
 ہیں کہ چالیس حکم شریعت کے بھی اس سے پوچھے جاتے ہیں اس لئے کہتے ہیں
 کہ فرمایا رسول صلعم نے آیا جانتے ہو کہ تم میں کون زیادہ بہتر ہے اور پسندیدہ بخشش
 اور سخاوت کی رو سے کہا لوگوں نے اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے
 فرمایا آپ نے اللہ تعالیٰ بخشش اور کرم میں سب سے کاملتر ہے بعد اُنہی کے
 آدمیوں میں سب سے زیادہ میں ہوں اور اس میں سے زیادہ بعد میری وہ شخص ہے

جس نے حاصل کیا علم پھر چھپا لیا اس کو وہ تعلیم سے یا تصنیف سے بلکہ کتابت سے بھی آئے گا وہ قیامت کے دن تنہا مانند ایک امیر کے یا فرمایا کہ آویگا وہ مانند ایک امت کی یعنی جسے کوئی بڑا سردار شان و شوکت سے آتا ہے اس دن عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ عَنْ عِلْمٍ ثُمَّ كَتَمَهُ الْجَحِيمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بَلَغَ أَمْرُ مَنْ نَارُ رِوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ عَنْ النَّسَائِمِ كَمَا ابُو هُرَيْرَةَ فِي فَرَمَا رَسُولُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي يُوْحَيَا جَاوُ كَسُو اس علم سے کہ وہ جانتا ہے پھر چھپا وہ اس کو لگام دیا جا گا وہ دوزخ کی آگ سے یعنی ایک عالم ہے کہ اس کو دین کے پہلے یاد ہیں آؤنا واقف تے سوال کیا اور وہاں دوسرا عالم نہیں ہے یا اور کوئی وجہ معقول نہ بتائے کی نہیں رکھتا پھر جو وہ سائل کو نہ بتاؤ تو وہ ایسی سزا کا سزاوار ہوگا وعن كعب بن مالك رَضِيَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ عِلْمًا ثُمَّ كَتَمَهُ أَوْ لِيَتَكَبَّرَ بِهِ أَوْ لِيُصْرِفَ بِهِ وَجْهَهُ النَّاسَ إِلَيْهِ أَدْخَلَهُ اللَّهُ النَّارَ رِوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ أَبِي عُمَرَ كَمَا بَنَ مَالِكٌ فِي فَرَمَا رَسُولُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَس نے علم حاصل کیا اس لئے کہ جھکڑے علماء سے یعنی بھت کر کے اپنی بُرائی چاہئے یا سولے کہ نادانوں میں قضیہ لگا وے اور ان کو شک میں ڈالے یا اس لئے کہ پھیرے اس سے آدمیوں کے منہ کو اپنی طرف یعنی لوگوں سے سب مال اور دولت لیکر اپنے نفس کی خوشی میں خرچ کرے غرض ایسے مطلبوں کے حاصل کر نیو جو کوئی علم حاصل کر لیا بے شک اللہ تعالیٰ اس کو جہنم میں ڈالگا عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أُنَاسًا مِنْ أُمَّتِي يَنْتَفِعُونَ فِي الدِّينِ وَيُقِرُّونَ الْقُرْآنَ يَقُولُونَ نَأْتِي لَهَا مَرَأَةً فَتَضِيبُ مِنْ دُيَاهِمُ وَيَعْتَرِ لَهَا بِدِينِنَا وَلَا يَكُونُ ذَلِكَ كَمَا لَا يَجْتَنِي مِنَ الْقِتَارِ إِلَّا الشُّوْكَ وَكَذَلِكَ لَا يَجْتَنِي مِنْ قُرْبِهِمْ إِلَّا قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّيَّاحِ كَأَنَّهُ يَعْنِي لِحَطَابًا رِوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ

کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تحقیق
 کئے لوگ میری امت میں سے فقہم ہوں لے دین میں اور پڑھیں گے قرآن
 مجید کہیں گے جاتے ہیں ہم امیرون پاس پھین گے اور لین گے ہم کچھ ان
 کی دنیا سے اور مالک رکھیں ہم ان سے اپنے دین کو اور نہیں ہوتا ایسا یعنی
 یہ دو چیز جمع نہیں ہوتے دین میں لیاقت اور عزت پیدا کرنی اور امیرون سے
 صحبت رکھنی جیسا نہیں چاہتا کھیلے درخت سے مگر کتنا اس طرح نہیں چل
 ہوتا امیروں کی نزدیکی سے مگر گناہ و وبال و زیان کہ جس کی تقریر سے زبان عاجز
 ہے کہا محمد بن صباح نے جو شیخ ہے بخاری اور مسلم اور ابوداؤد اور مجاہد کہ
 اس حذف سے مراد ہی گناہ یعنی قرب امر سے حاصل نہیں ہوتا مگر
 گناہ اور زیان اور وہ اس قدر ہے کہ زبان اس سے کوتاہ ہے اس حدیث سے
 یہ بات معلوم ہوئی کہ عالم دین کو ہرگز امیر کی صحبت سے سوائے نقصان دنیا
 اور گناہ کے کچھ فائدہ نہیں یہ تو مسلمان امیر کا حال ہے ورنہ ان لوگوں کے
 حال پر جو اس زمانے میں عالم کہلا کر کفاروں سے صحبت اور میل کی آرزو
 رکھتے ہیں اور ہزار جان سے انہی خوبی اور تعریف میں رطب اللسان کرتے
 ہیں اور انہی موافقت اور میل کو اپنا فخر جانتے ہیں اور ان کی تاجداری کو
 اپنا مطلب خاص سمجھتے ہیں عن علی رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وآلہ وسلم ان اجتمع الیہ کفّ و ان استغنی عنہ اھنی نفسہ
 رواہ وزین رواہ زین علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ رسول صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد کیا کہ نیک مرد ہے وہ جو فقہ ہے دین میں یعنی
 دین کے احکام کا عالم ہے اگر احتیاج لاوین لوگ اس کی طرف شفع
 پہنچاویں وہ ان کو اور اگر بے غرض ہووین لوگ اس سے بے غرض

کرے وہ اپنے نفس کو ان سے یعنی عالم کو لایق ہی ہے کہ محتاج نکرے اپنے
 تین خلق کی طرف اور بے غرض خواہش نکرے انکی صحبت کی اور طمع نکرے اپنے
 فائدہ اٹھانے کی لیکن اگر لوگ اسکی طرف احتیاج لاویں اور مضطربوں اور دوسرا
 کوئی عالم ہو کہ اسے دین کے احکام دریافت کریں تو اس عالم کو لازم ہے کہ لوگوں
 سے صحبت رکھے اور رفع پہنچا و سکے اور جو محتاج ہوں اور ستارہ بخیرین تو پس تین
 الگ کرے ان سے اور اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول ہو و اور دین کی کتابوں کے
 مطالعہ اور تصنیف اور علم کے مشہور کرتے ہیں مصروف رہے اور بی بی عائشہ رضی
 اللہ عنہا کہ میں نے سنا حضرت علیہ السلام سے یوں فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے وحی
 بھیجی میری طرف کہ جس نے اختیار کی راہ علیہ کے حاصل کرنی پس آسان کرو گا اسکے
 واسطے راہ جنت کی اور جسکی آنکھوں کی روشنی لے لیتا ہوں میں بدلا دیتا ہوں میں
 اسکو بہشت اور زیادتی علم کی تھوڑی بہتر ہے عبادت زیادتی سے اور مضبوطی دین
 کی درجہ سے یعنی پرہیزگاری نزدیک بعضوں کے ورع کامرتہ تقویٰ سے بڑا ہی
 تقویٰ پرہیزگار نام سے اور ورع بی بیج رہنا شبہ کی چیزوں سے اور بعضوں کے نزدیک
 برعکس اسکے مہر اور فرمایا علیہ السلام نے سکھانا اور تذکرہ علم کا یک ساعت رات کو بہتر ہے
 تمام شب کے جانے سے یعنی عبادت میں کاٹنے سے م وعن ابی ہریرہ رضی اللہ
 عنہما رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ وَحَسَنَاتِہٖ بَعْدَ مَوْتِہٖ عَلِمَا
 عَلِمَہٗ وَنَشْرَہٗ وَوَلَدَہٗ صَالِحًا تَوَكَّلَہٗ اَوْ مَضَحَّہٗ وَرَفَّہٗ اَوْ سَجَدَ اَبْنَاہٗ اَوْ بَنَیَا
 لِبْنِ السَّبِيلِ اَبْنَاہٗ اَوْ نَهَرَ اَجْرَہٗ اَصَدَقَ اَخْرَجَہَا مِنْ مَالِہٖ فِی حَیَاتِہٖ وَحَیَاتِہٖ
 فَلَحَقَہٗ مِنْ بَعْدِ مَوْتِہٖ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَہُ وَیُہُی فِی تَبَعِ الْاِیْمَانِ م کہا ابو ہریرہ
 فرمایا رسول اللہ صلی علیہ وآلہ وسلم نے تحقیق جو چیز کہ بعد مرے اسکے عمل
 اور نیکیوں کا ثواب پہنچتا ہے مومن کو وہ علم ہے کہ سکھانا اور کھنڈایا اس کو

لوگوں میں اور لڑکانیک اطوار کہ چھوڑ کیا اسکو اور قرآن مجید کہ رکھ گیا وارثوں نے یا
وقف کیا اپنی زندگی میں یا مسجد کہ بنایا اس سے یا مسافر خانہ یا ہنر کہ جاری
کیا اسکو یا خیرات کہ نکالا اسکو اپنے مال سے اپنی تندرستی اور زندگی کے
وقت سوئے چیزیں ملتی ہیں اسکو بعد مر جانے کے یعنی اسکا ثواب پانا ہے
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَوَ أَنَّ أَهْلَ الْعِلْمِ صَاوُوا الْعِلْمَ وَوَضَعُوهُ عِنْدَ
أَهْلِهِ لَسَادُوا بِهِ أَهْلَ زَمَانِهِمْ وَلَكِنَّهُمْ بَدَلُوهُ لِأَهْلِ الدُّنْيَا لِيَنَالُوا بِهِ مِنْ
دُنْيَاهُمْ فَهَانُوا عَلَيْهِمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ يَقُولُ مَنْ جَعَلَ الْهُمُومَ هُمًّا وَاحِدًا
أَهَمَّ أُخْرِيَةً كَفَاهُ اللَّهُ تَعَالَى هُمْ دُنْيَاهُ وَمَنْ تَنَبَّطَ بِهِ الْهُمُومَ أَحْوَالُ
الدُّنْيَا لَمْ يَبَالِ اللَّهُ بِهَا أَيْ أَوْ دُنْيَاهَا أَهْلًا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ أَبِي
عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي الْكَفَايَاتِ كَرِهَ ابْنُ أَبِي عَرَبٍ
تَوَكُّيْنِ اسکو اسکے لائق کے پاس البتہ سردار ہو جاوین اپنے زمانے کے
لوگوں میں لیکن دے دیا اسے دنیا داروں کو کہ حاصل کریں وگے سے دنیا کی
چیزوں کو پس ذلیل ہوو دنیا داروں کے پاس سنا میں نے تمہارے پیغمبر
صلی اللہ علیہ والہ وسلم فرماتے تھے کہ جو کوئی اپنی ہمت مصروف کرے ایک طرف
یعنی ہمت باندھے آخرت کی طرف بر لانا ہے اللہ تعالیٰ اس کے مطالب دنیا کے
اور جو کوئی باندھا ہے اپنی ہمت دنیا کے کاموں کی طرف پر و انہیں کرنا اللہ تعالیٰ
اس کی کچھ کہ دنیا کی حالات کے کسی جھل میں وہ ہلاک ہو جاوے عن سفیان
ابن عیمر بن الخطاب رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ الْكُفْبُ مَنْ أَنْبَابُ الْعِلْمِ قَالَ الدَّيْنُ
يَعْمَلُونَ بِمَا يَعْلَمُونَ قَالَ فَمَا أَخْرَجَ الْعِلْمُ مِنْ قُلُوبِ الْعُلَمَاءِ قَالَ الطَّمَعُ
رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ كَمَا سَفِيَانُ فِي تَحْقِيقِ عَمْرِ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
پوچھا کعب رضی سے کون ہے اہل علم یعنی کس کو مولوی اور عالم کہئے جواب دیا

کعب نے عالم ان کو کہئے جو عمل کرتے ہیں اپنے علم کے مطابق پھر پوچھا عمر رضے
 کہ کون سی چیز ہے کہ نکالتی ہے عالموں کے دل سے علم کی برکت اور نور کو کہا کعب نے
 کہ طمع یعنی جس عالم نے دنیا کی دولت اور آرام اور جاد و حشمت پر گاہ کی اور اسکی تلاش
 میں لگا اس نے اپنا بھرم کھو یا خصوصاً مسلمانوں کی نظروں میں ذلیل اور
 خوار ہوا عَنْ الْأَخْوَصِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 لَا تَسْكُنُونِي مِنَ الشَّرِّ وَمَسْلُونِي مِنَ الْخَيْرِ يَقُولُ لَهَا ثَلَاثُمْ قَالَ إِنْ أَنْ شَرَّ التَّوَسَّطِ أَرَأَيْتُمْ الْعُلَمَاءَ
 وَإِنْ خَيْرُ الْخَيْرِ خِيَارُ الْعُلَمَاءِ رَوَاهُ الدَّرِمِيُّ رَوَايَتِ ابْنِ أَحْوَصٍ ابْنِ حَكِيمٍ نَعْنِي بَابِ كَرِهُوا
 ایک شخص نے پیغمبر خدا صلعم کو شر سے یعنی بد آدمی یا برائی کی چیز سے فرمایا آپ نے مت
 پوچھو تم مجھے شر سے اور پوچھو تم مجھے خیر سے فرمایا اس کلمہ کو تین بار تاکید پھر فرمایا
 کہ بدوں کے بدتر عالم ہیں یا برائیوں میں بڑی برائی عالم کی ہے اور اچھوں کے اچھے عالم
 ہیں یا بھلائیوں میں بڑی بھلائی عالم کی ہے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عالم
 خلق اللہ کے درمیان سردار اور مادی اور راہ کے دکھانے والے ہیں اور عوام دوسرے
 لوگ انکے تابعدار اور انکی بتلاشی راہ پر چلنے والے ہیں اگر عالم دینداری اور شرع کے
 حکموں پر قائم رہیں گے تو اور خلقت بھی انکو دیکھ کر نیک سیرت نیک اطوار ہو جائیگی شرع
 کی اچھی راہ اختیار کریگی اللہ و رسول کے حکموں سے ڈرے گی ایمان کراستے
 پر قائم رہیں گے اے بھائیو اب تو زمانہ ایسا آیا ہے کہ جو عالم کہلاتے ہیں و عوام
 ان پر ٹھہرے لوگوں سے زیادہ تر دھیشمہ ہو کر بلا خوف و خطر علانیہ سب کے روبرو حرام
 و ناجائز و بدعت کے کاموں کو عمل میں لائے ہیں مکرو فریب و حسد و بغض اور جو برائی
 کی چالیں ہیں اختیار کرتے ہیں علم کو دنیا کے حاصل کرنیکی ٹٹی بناٹی ہے شرعی
 صورت اور لباس بنا کر آدمیوں کو فریب کے جال میں پھنسانیکی تدبیر ٹھہرائی ہے
 دن رات اپنی بھلائی کی فکر میں لگے رہتے ہیں اور دن کی برائی سے کچھ اندیشہ

نہیں کرتے حرام اور حلال انکے پاس یکساں ہے دولت دُنیا کے حاصل کرنے میں
 مشغول انکی سرگرداں ہے پس جب ایسے عالم ہوں تو جاہلوں کا کیا حال ہوگا اور جب سیر
 ایسی راہ پر چلے تو کھوپچہ مرید کیا کرے گا سو تو باریہ آخری زمانہ ہے اس وقت کے عالموں
 کی خبر رسول صلعم نے اُنکے ہی دی ہے چنانچہ فرمایا ہے عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ قَالَ قَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَبْقَى مِنَ الْإِسْلَامِ إِلَّا سُمُّهُ
 وَلَا يَبْقَى مِنَ الْقُرْآنِ إِلَّا رُسْمُهُ مَسَاجِدُهُمْ عَمِيرَةٌ وَهِيَ حَرَابٌ مِنَ الْهَكْدَى
 مُلَمَّاءُ هُمْ شَرُّ مَنْ تَحْتَ أَدِيمِ السَّمَاءِ مِنْ عِنْدِهِمْ تَخْرُجُ الْفِتْنَةُ وَفِيهِمْ نَعُودُ
 رَوَاهُ الْإِسْهَاقِيُّ فِي تَعْيِيبِ الْإِيمَانِ رَوَاهُ الْإِسْهَاقِيُّ فِي تَعْيِيبِ الْإِيمَانِ کہا علی رضی
 کہ باقی نہ رہے گا دینِ مسلمان سے مگر نام اس کا یعنی علم تو رہے گا پر عمل نہیں اور باقی
 نہ رہے گا قرآن سے مگر نشان اس کا یعنی الفاظ و عبارات اور اگر نیکی بلا غور و معنی
 مسجدیں انکی آباد ہیں اور وہ حقیقت میں اُجارت ہیں ہدایت کی راہ سے
 یعنی لوگ اس میں جمع ہوتے ہیں دُنیا کی غرض کو نہ اللہ تعالیٰ کے ذکر اور درس
 اور تدریس کو علماء اُن کے بدترین خلائق زیرِ آسمان ہیں انکے نزدیک سے ظاہر
 ہوگا فتنہ یعنی ہر طرح کی خرابی دین اور دنیا کی انکی ذات سے پیدا ہوگی کیوں کہ
 انھوں نے اپنے طریق کو چھوڑ کر ظالموں کی مدد سے شرارت اختیار کی انکی بُری
 چلن سے تمام خلق گمراہ ہوئی اور انھیں کی طرف وہ فتنہ و فساد پلے گا یعنی
 انکی بدنیتی اور بد باطنی سے وہی فساد اور ظلم اور گمراہی اُن پر پڑے گی یعنی خاورِ دنیا
 انکی اللہ تعالیٰ ظالموں کے ہاتھ کھدوا ڈلے گا اور اُن کو دین اور دنیا میں ذلیل
 اور رسوا بنا دے گا جیسے مثل مشہور ہے کہ جو کوئی اللہ کی خلقت کو آزار
 دے کر اس کا نقصان چاہے کسی مخلوق کے دل کو خوش کرنا ہی اللہ تعالیٰ
 اُسی مخلوق ظالم کے ہاتھ اسکی سزا دلاتا ہے اور بے عزت کر دیتا ہے چنانچہ

بالکل مضمون اس حدیث شریف کا اس زمانے میں موجود ہے عیان راہ پر
 آنکھ ہو تو دیکھو کان ہو تو سونے عقل ہو تو سمجھو اللہ تعالیٰ ایسے عالموں کی صحبت سے
 مومنوں کو دور رکھے اور انہی گمراہی کے پھندے سے بچا رہے سیدھے سچے مسلمانوں کو
 بچا رکھے عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ قَالَ إِنَّ مِنْ أَشْرَرِ النَّاسِ عِنْدَ اللَّهِ مَثَرُ لَهُ يَوْمَ
 الْقِيَمَةِ عَالِمٌ لَا يَنْتَفِعُ بِعِلْمِهِ رواہ الدارمی م کہا ابو الدرداء رضی نے تحقیق بدترین آدمیوں
 سے نزدیک اللہ تعالیٰ کے درجے کی رو سے قیامت کے دن وہ عالم ہے کہ فائدہ
 نہیں اٹھایا اسنے کچھ اپنے علم سے اور عمل کیا اسپر اور بعضوں نے منتفع جمہول کا
 صیغہ پڑھا ہے یعنی وہ عالم جسے علم دین اور شریعت کی راہ لوگوں کو نہ بتائی وعظا اور نصیحت
 سے منہ موڑا امر معروف اور نہی منکر سے باز رہا دنیا کمانے میں رات دن دوڑنے لگا
 چنانچہ ہی مضمون اگلی حدیث سے بھی ثابت ہوتا ہی عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ قَالَ
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْتَفِعُ بِهِ كَثِيرٌ كَثُرَ لَا يَنْتَفِعُ مِنْهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
 رواہ احمد والدارمی م کہا ابو ہریرہ رضی نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
 مثل اس علم کی جسے فائدہ نہ پہنچے کسی کو مثل گنج کی ہے کہ خرچ نہیں کیا جاتا
 وَهُوَ السَّادُكِيُّ رَاهِ مِنْ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَوَّدُوا بِاللَّهِ
 مِنْ جُبِّ الْحَرْنِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا جُبُّ الْحَرْنِ قَالَ وَادِي جَهَنَّمَ يَتَعَوَّدُ مِنْهُ جَهَنَّمَ
 كُلَّ يَوْمٍ أَرْبَعِ مِائَةِ مَرَّةٍ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ يَدْخُلُهَا قَالَ الْفَرَّاءُونَ الْمَرَاوَتُونَ
 بِأَعْمَالِهِمْ وَإِنَّ مِنْ أَلْبَسَ الْفَرَّاءُ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى الَّذِينَ يَتَوَرَّوْنَ الْأَمْرَاءَ
 قَالَ الْحَابِئِيُّ يَعْنِي الْجَوْرَةَ رواہ ابن ماجہ م کہا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پناہ مانگو تم اللہ کے پاس جب الحرن
 سے یعنی غم کے کنوے سے پوچھا لو گون نے کیا ہے جب الحرن فرمایا
 ایک میدان ہے جہنم میں پناہ مانگتا ہے اس سے جہنم ہر روز چار سو مرتبہ پھر

پوچھا اصحاب نے یا رسول اللہ کون داخل ہوگا اس میں فرمایا قرآن پڑھنے والے
ایسے جو لوگوں کے دکھانے کو عمل کرتے ہیں اور تحقیق بڑے دشمنوں سے اللہ کے
وے قاری ہیں جو ملاقاتیں کرتے ہیں اور صحبتیں رکھتے ہیں امرائوں سے طمع
اور طلب دنیا کے سب کیا ہی محاربی رحمۃ اللہ علیہ نے جو حدیث کے راویوں سے ہے
کہ مراد امر سے امر لائے جائز اور ظالم ہیں ف سو سو گے دین اسلام کے جو دین اور فرقت
رکھتے ہیں سب ظالم اور جائز ہیں کیونکہ کفر اصل ظلم اور قاری سے عالم اور عابد مراد
ہے زیادہ بن حدیر سے روایت ہے کہا انھوں نے کہ فرمایا جھگڑا عمر رضی اللہ عنہ نے آیا جانتا
تو کیا چیز راہی ہے اسلام کی بنیاد کو کہا میں نے نہیں فرمایا اگر راتی ہے اسکو
دگنا عالم کا اور جھگڑنا منافق کا ساتھ کتاب کے اور حکم کرنا گمراہ سرداروں کا یعنی جب
عالم نے اپنی راہ چھوڑی اور بد راہی اختیار کی اور فسق و فجور اور بدعت کے امور
کرنے لگا تو اسلام کی جڑ کھد گئی اس طرح جب جھوٹے مسلمان کلام اللہ کی آیتوں
میں جھگڑنے لگے یعنی اپنی خاطر خواہ بزور معنی نکالنے لگے اور بیجا تاویلات سے لوگوں
کو شک میں ڈالنے لگے اور حاکم ظالم اپنی خواہش نفسانی کے موافق جبراً لوگوں پر
حکم چلانے لگے تو دین اسلام ویران ہوا عبد اللہ ابن عمر سے روایت ہے فرمایا
رسول علیہ السلام نے کہ اللہ تعالیٰ کھینچ نہیں لیتا علم کو بندوں کے ہاتھ سے
مگر کھینچتا ہی اسکو مار ڈالنے سے عالموں کے یہاں اتنا کہ کوئی باقی نہیں رہتا
عالم ختم تیار کرتے ہیں لوگ جاہل سرداروں کو پھر پوچھتے ہیں کہ اس سے اپنے
مطالب فتوا دیتا ہے وہ بغیر علم پس گمراہ ہوتے ہیں آپ اور گمراہ کرتے ہیں لوگوں
کو بخاری اور مسلم نے روایت کی م اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت آخری
زمانہ کی پہلے سے خبر دی ہے کہ اسوقت یہ حال ہوگا سواب وہی ہوگا عن زیادہ
بن لبید رض قال ذکر النبی صلعم شیئاً فقال ذلک عند اوان ذهاب العلم

قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ يَذْهَبُ الْعِلْمُ وَمَنْ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَقْرَأُ آيَاتَهُ ابْتِغَاءَ
 يَفْرِئُهُ ابْتِغَاءً مَا ابْتِغَاءَهُمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَقَالَ تَكَلَّمَ امَّاكُ زَيْدًا اِنْ كُنْتَ
 لَا رَمَكَ مِنْ أَفْقِهِ رَجُلٌ بِالْمَدِينَةِ أَوْلَيْسَ هَذَا إِلَهُهُ وَالصَّارِي يَقْرَأُ
 التَّوْرَةَ وَالْإِنْجِيلَ لَا يَتَكَلَّمُونَ بِشَيْءٍ حَتَّى يَخْرُجُوا
 والد ارجمی عن ابی امامتہ م کہا زیاد ابن لبید رضی نے کہ ذکر کیا پیغمبر خدا صلعم
 کسی چیز کا پھر فرمایا کہ یہ اس وقت ہوگا جب علم نہ رہے گا عرض کیا میں نے
 یا رسول اللہ کیوں کر جاتا رہے گا علم ہم پڑھتے ہیں قرآن اور جانتے ہیں اس کے
 احکام اور پڑھتے ہیں اپنے میٹوں کو اور پڑھتے ہیں وے اپنے میٹوں کو یہ طور چلا
 جا گا قیامت تک پھر فرمایا حضرت برووے پیری ماجتھ پر اے زیاد سچ ہی کہ میں
 کہاں کرتا تھا مجتھ پڑھنے کے شہر میں بڑا مانا عجیب ہے کہ تو نے میرا کلام کے معنی نہ سمجھے
 تو نے خیال کیا کہ علم اور قرآن سے مراد صرف جانتے اور پڑھنے سے ہے یوں نہیں
 بلکہ مراد اسے یہ ہے کہ اس پر عمل نہ کرے کیا نہیں ہیں یہود اور نصاریٰ کہ پڑھتے ہیں
 تورات اور انجیل کو اور عمل نہیں کرتے اس چیز پر جو بقیہ دے انکو نہیں ہے ف
 اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس طرح یہود اور نصاریٰ اپنی کتابوں کو ظاہر میں پڑھتے
 ہیں اور ان کے احکام چرچا چاہتے ہیں عمل نہیں کرتے اسی طرح جھوٹے مسلمان ظاہر
 میں قرآن اور علم شرعی پڑھتے ہیں لیکن اس پر عمل نہیں کرتے نیت انکی اس پر پڑھنے
 سے صرف یہی ہے کہ جس طرح یہود دنیا حاصل کیجئے دو تلمذ کہلائے عیش و آرام کے
 ساتھ زندگی بسر لیجائے موافق اس بیت کے عاقبت کی خبر خدا جانے اب تو آرام
 سے گزرتی ہے عن ابی ہریرہ رضی قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّوْا عَلَیْہِمْ
 وَأَمَّا أَحَدُهُمَا فَبَشَّرَهُ مِنْكُمْ وَأَمَّا الْآخَرُ فَلَوْ بَشَّرَهُ قَطَعَ هَذَا السُّبُوعُ یَعْنِی جَعَزَی اللُّغَا
 رواہ البخاری کہا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نگاہ رکھے میں نے رسول علیہ السلام

سے دو باسن یعنی علم سے بھرے دو باسن پائے سوا ایک ان دونوں سے پھیلا یا
 میں نے اس کو تم میں یعنی ایک علم کی باتوں کو کہ علم احکام اور اخلاق ہے جو
 خاص و عام سے علاوہ رکھتا ہے تم سے بیان کیا اور دوسرا علم اسرار ہے جو
 علمائے دین اور عرفائے اہل یقین سے علاوہ رکھتا ہے سوا اگر ظاہر کروں اُسے
 تو کاٹا جاوے یہ گلا یعنی نرخا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ایک علم حقائق اور
 اسرار ہے کہ جس کو عوام کا فہم دریافت نہیں کر سکتا اور اس کے ثبوت کو پیغمبر اور اولیاء
 کلام میں اکثر مقام پر اشارے پائے جاتے ہیں کَلَّمُوا النَّاسَ عَلَى قَدْرِ حَقِّهِمْ
 یعنی کلام کرو تم آدمیوں سے انکی عقل کے انداز پر جیسی انکی سمجھ و سہی بات کہو اُس سے
 بھی وہی بات سچی گئی اور وہ اسرار کی باتیں جب عوام کی عقل تک نہیں
 پہنچتی ہیں تو کہنے والے کو متہم کر کے اُس کے ارار کے درپے ہوتے ہیں اور ظاہر میں
 وے اپنی سمجھ کے سبب اس انکار سے اور بعض حرکت میں جو اُس کہنے والے
 کی نسبت ان سے عمل میں آتی ہے معذور رہتے ہیں اور یہی سبب پوشیدگی کا
 اب اسے بجا یو علم کی حقیقت اور اس کی خوبی اور بُرائی سے خوب واقف ہوئے
 چاہئے کہ وہی علم سیکھو اور سکھاؤ اور اسی نیت سے علم پڑھو اور پڑھاؤ کہ ہر
 کا منصب ماتھے آوے اور اللہ و رسول کی رضا مند کیا درجہ ملے خیر خواہ خلق اللہ ہو لوگو
 میں سردار کہلاؤ نہ ایسے ہو کہ شیطان اور کفار تم کو دیکھ کر منہیں اور فرشتے لخت کا طوق
 تمہارے گلے میں پہناوین اللہ و رسول کے سامنے شرمندہ ہو دوڑ خوں کے سردار ہو
 غضب الہی میں گرفتار ہو جاؤ سیکڑوں کے ایمان اور جان کو برباد کر دو جس سے
 اللہ تعالیٰ کے غضب کا شعلہ لہک پڑے اچھے بُرے ایک کونہ چھوڑے سکو
 جلا کر خاک کرے چنانچہ روایت معتبر میں ہے کہ وحی بھیجی اللہ تعالیٰ نے حضرت
 یوشع بن نون علیہ السلام کے پاس کہ ہلاک کرتا ہوں میں تیری قوم سے

چالیس ہزار نیک کاروں کو اور ساٹھ ہزار بدکاروں کو عرض کیا پوشے خاوند بدکار بھی
 یہ سزا ہو لیکن نیک کاروں کا کیا قصور ہے فرمایا ہماری نافرمانی پر وہ اسے ناخوش ہوئے
 اور انکے ساتھ کھاتے پیتے مل جل رہے اس لئے مغضوبوں کے عذاب میں شریک ہوئے اہل
 نبی و جمیع مسلمانوں کو ایسی ہیبت اور ایسے افعال سے جس میں اللہ و رسول کی ناخوشی ہو محفوظ
 رکھو اور وہ علم اور وہ افعال اور وہ نیت جس سے تیری اور میرے رسول مقبول کی
 رضا مندی حاصل ہو ہمارا نصیب کر اور ہمارے عذاب سے فرما آمین یا رب العالمین بفضلہ و کرمہ
 و بحمدہ نبی و محمد وآلہ الامجاد و اصحابہ

چوتھا باب دنیا کی دوستی کے بیان میں

فرمایا اللہ تعالیٰ نے اَعْلَوْا اَنْتُمُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَ لَهْوٌ وَ زِينَةٌ وَ تَفَاخُرٌ بَيْنَكُمْ
 وَ تَكَاثُرٌ فِیْ الْاَمْوَالِ وَ الْاَوْلَادِ وَ كَذٰلِكَ مَثَلُ عِثِّ اَحْبَبَ الْكُفَّارِ نَبَاتُهُ ثُمَّ يَهِيجُ ثُمَّ
 مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُوْنُ خُطًا مَّا وَفِی الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِیْدٌ ترجمہ جان رکھو کہ دنیا کا
 جیسا یہی ہے کھیل اور تماشا اور بناؤ اور بڑائی ان کرنی آپس میں اور بہتایت ڈھونڈھنی مالکی
 اور اولاد کی جیسی کہات ایک مینہ کی جو خوش لگا کنگو انکا سبزہ اگنا پھر زور پر آتا ہے
 پھر تو دیکھے زرد ہو گیا پھر ہو جاتا ہے وہ روندن اور پچھلے گھر میں سخت عذاب ہے
 عبد اللہ حضرت عباس کے بیٹے رضی اللہ عنہما رسول خدا کے چچے بھائی نقل کرتے ہیں
 حضرت رسول خدا محمد مصطفیٰ سے رحمت اور سلام اللہ کا اُن پر ہو جو کہ جب روز قیامت
 ہو گا اس نین کو نیت و نابود کیسے دوسری زمین تانے اور سونے کی بناویں
 نیکی بدی تو ایسے تراز و عرش کے نیچے کھڑی کیسے پندرہ ہزار برس کی مسافت
 پل دوزخ کے اوپر بنایا جاوے گا وہ پل صراط بال سے ہمارے ایک اور تلوار کی دھار سے
 زیادہ تیز ہو گا اور پھر اس کی اندھیری سے زیادہ اندھیری ہو گی

دکن و خراسان۔ بجلی کی طرح کڑکے گا اور شور مچائے گا تمام لوگ اگلے اور پچھلے اکٹھے ہونگے اور
 قیامت کے ہول اور ڈر سے سب بچو اس ہو کر سر آنکھیں میچے کر کے ننگے کھلے کھڑے رہیں گے
 یا نفسی نفسی پکاریں گے اللہ تعالیٰ سے بڑی عاجزی اور غریبی سے منت اور زاری کر کے
 دعا مانگیں گے اور کہیں گے اسی پروردگار تو ہی ہمارا مالک اور صاحب ہے ہم پر ملک و حم کی
 نظر کرو ایسے سخت عذاب سے جلد ہکو نجات دے کہ ہم مرے جاتے ہیں اور سن گھڑے
 گھلے جاتے ہیں اور مجھے اس جگہ سے بچا اور کہیں لیجا میرے لڑکے بالوں اور خوش
 واقربا کے حق میں جو چاہے سو کر پرچہ پر ہر بانی فرما اب اسی غافل و بیہوش لوگو اپنے
 اپنے دلوں میں غور کرو خوب سوچو کہ اللہ تعالیٰ آپ عدالت کریگا عرض کرے
 تخت پر اپنی تختی فرما دیگا گھوس اور رشوت کسی سے نہ لیگا سنی سفارش کسی کی نہ مانے گا
 منت و عاجزی پر لوگوں کے خیال نہ کھیگا نہ وہ ان کہیں چھنے کی جگہ ہی نہ بھاگ
 جانے کی قدرت کہ اپنی جان بچا دے اور اس عذاب سے چھٹی پا دے سوائے اسکے
 بت کرنے جو کچھ اپنی عمر بھر دنیا میں کام کے ہیں کھایا پیا ہیں دیا لیا ہیں دو فرشتے
 کر اما کا تین ان کے کند ہوں پر بیٹھے ہوئے رات دن ساعت بساعت سب حقیقت لکھتے
 جاتے ہیں اور حق تعالیٰ تو خود عالم الغیب ہے چھوٹی بڑی سب باتیں دیکھ منضوبے
 اور بھی اسکے نزدیک چھپا نہیں وہی لکھا ہوا فرشتوں کا جسکو نامہ اعمال کہتے ہیں اس دن
 لوگوں کے ہاتھ میں دیوے گئے کیسے دلہنے ہاتھ میں کیسے بائیں ہاتھ میں پیٹھ کی طرح پھینکے
 اور نیک لوگوں کا نامہ اعمال دلہنے ہاتھ میں اور گنہگاروں اور منکروں کا بائیں
 ہاتھ میں دیا جائیگا ہر آراؤس اس دن کی خجالت اور رسوائی پر ہزار حسرت اور
 ندامت اس روز کی ذلت اور ہشیمانی پر مسلمان بھائیو اپنی اس حیات کو غنیمت
 بوجھو اور اس دم کی فرصت کو بڑی نعمت سمجھو ابھی موت کی چنگل میں روح
 تمھاری پھنسی نہیں گئی باتوں کے کرنے سے زبان تمھاری بند نہیں ہوئی

مہر خاموشی تمھارے لبوں پر دی نہیں گئی ہوش سنبھالو دل لگاؤ اللہ تعالیٰ کی
محبت اور فرمانبرداری میں چالاک ہو جاؤ جو کرنا ہو سو ابھی کر لو اب تک دروازہ تو بکھلا
انجی رحمت اور معافی کا دریا جوش کھا رہا ہے سر جھکاؤ تا بعد اربن جاؤ حکم احکام موت
اسکی مرضی کے بجلاؤ اپنے پیغمبر شفیع خیر خواہ کی یعنی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ
آلہ و صحبہ وسلم کی راہ اختیار کرو دنیا کی محبت چھوڑو و مٹاؤ دشمنوں کی بد راہی سے
بچو فرمایا اللہ صاحب یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ادْخُلُوا فِي السِّلَکِ الْكَافِرِ وَلَا
تَتَّبِعُوا أَمْوَإِ الشَّيْطَانِ إِنَّكَ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ ترجمہ ای مسلمانو دخل
ہو جاؤ تم فرمانبرداری میں اللہ کے ایک نفع اور پیروی نکر و شیطانی قارمون کی مشیت
تمھارا دشمن ہے ظاہر یعنی جس کام میں اللہ و رسول نے قاعدہ مقرر کر دئے ہیں
اُن میں اگر تم کچھ ملاؤ گے تو شیطانی تا بعد اربن ہوگی بلکہ اُس کام میں تمھارا شریک
ہوگا حصہ لیگا اور تم مفت گنہگار ٹھہر گے سزا پاؤ گے سو خوب ہوشیار رہو نفس اور
شیطان کو کسی کام میں دخل نہ دو دنیا کی محبت اور عیش کو دل سے بھلاؤ اور فرمایا رسول
اللہ نے پھر اُس کے بعد ہر ایک کو حاضر ہونیکا حکم ہو گا دربار میں سامنے لا کر کھڑا کریں گے
جسے مال حلال جمع کر کے یا وراثت کی رو سے پاکے حرام کام میں خرچ کیا ہے
حکم ہو گا کہ اسکو دوزخ میں ڈالو پھر دوسرے کو لا دیں گے جسے مال حرام جمع کر کے خیرات
کیا اور اپنی گزراں میں بھی اُسکو لگا یا حکم ہو گا کہ اسکو بھی جہنم میں داخل کرو پھر دوسرے
حاضر کریں گے جسے اپنے مال کو اچھی جگہ سمجھ کر خرچ کیا پر خیال نہ رکھا تھا کہ کس کا
سقد حق ادا کرنا ضرور تھا حکم ہو گا اسکو بھی دوزخ کی گرمی میں گھڑا کر دو
اور حسب لو کتنا مال کہاں سے لایا تھا اور کس کو کتنا دیا تھا سبکی حقیقت
پوچھی جائیگی شریعت کے حکم بموجب زکوٰۃ کو دیا تھا یا نہ میں یا آل بچوں
اپنے تابع داروں غریبوں مسکینوں کا حق ادا کیا تھا یا نہیں جو کوئی

اس حساب سے پاک نکلا اسکو مخلصی ہوئی عذاب سے چھوٹا نہیں تو بڑی سختی میں پڑا
 سیکڑون طرح کا عذاب ہونے لگا اسی مال کو گرم کر کے اُسکے بدن پر داغ دینگے
 اڑدے بنا کر گلیمیں لٹکا دیں گے کہ وہ دسا کرے اور اپنا زہر چکھایا کرے اور جن عورتوں
 مناسب مقدار اور دستور کے سواے اچھے اچھے قیمتی زیور بنا کر اپنی بڑائی
 دکھانے کو ڈھیر کیا ہی اور پاس رکھ چھوڑا ہی اُن زیوروں کا سانپ بنگیا
 پھر اُسکے گلیمیں دیا جائیگا اُسوقت اللہ تعالیٰ مردوں اور عورتوں کو یاد دلائیگا
 یہ وہی روپا سونا زیور ہی کہ جسکو دیکھ کر پھولتے تھے غرور کرتے تھے غرور ہوں پر
 ہنستے تھے دنیا کی محبت سے دولت کی طمع کو کہ میرے حکم کے بموجب تخریج
 کرتے تھے پھر بڑی محبت اور پیار سے اسکو بچائے رکھتے تھے اب محسوس
 نافرمانی کا مزا چکھو اور طرح طرح کے عذاب میں گرفتار ہو سب جان اللہ آدمی اپنے
 معبود خالق کو بھول کر دنیا کی محبت میں کیسے پھنس گئے کہ اس ناچیز زندگی کو حیات
 ابدی سمجھ کر دہان کی سختی اور عذاب کو دل سے بھلا کر غافل ہو گئے جو دہان
 آبا کر نے لگے خود مختار ہو گئے افسوس ہزار افسوس ایسی سمجھ پر کہ تھوڑے
 دنوں کی خوبی پر ہمیشگی کی خوبی اور دولت اور نعمت کو چھوڑ دیا اور اپنے مالک کا
 کہا نہانا پھر وہاں ذلت اور خجالت اٹھائی اور اللہ تعالیٰ کی جناب سے دوری
 حاصل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم نے فرمایا ہی کہ میں دنیا کے
 مکرو فریب سے اللہ کے نزدیک پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ جھکوا اُسکے فریب سے
 ہمیشہ بچا رکھے اسی دوستو جس دنیا سے پیغمبر نے پناہ مانگی ہو تو تم کس
 امید پر ایسی چیز کی آرزو میں اور اُسکے حاصل کرنے میں خدا اور رسول کو
 بھول جاتے ہو اور اپنے تئیں خسرا بی اور بُرائی کے گڑھے میں
 ڈالتے ہو یہ بات تمھاری عقل نہ دیکھتے بہت دور ہی کہتے اس

دنیا کی محبت چھوڑ رہو گے اور خدا کی طرف سے غفلت اختیار کر دے گی یہ جگہ آرام و خوشی کی نہیں کچھ محنت اور دکھ اٹھانے کے خدا کی رضا مندی حاصل کرو پھر آبدالاباد جنت میں آرام سے رہو خوشیاں مناد جس دنیا کی کٹھنیں تم لگے ہو رات دن انکی فکر و تلاش میں سرگردان خاک چھاتے پڑے پھرتے ہو وہ تو خاطر خواہ حاصل بھی نہیں ہوتی اور عسر و محارہ کی مفت برباد ہی جاتی اگر کچھ بہت سی پریشانی اور محنت اور بے عزتی سے وہ ٹاٹھ آئی پھر بھی لب گوزنک کہ وہ عرصہ بہت قلیل ہی ایک روز بھی ہو سکتا اور پانچ اور دس اور کچھ زیادہ بھی مگر نہایت بے بنیاد جسکی کچھ امیدیں نہیں آخر کو کچھ کام نہ آوے گی مگر اب جنت پر اس عرصہ میں اچھے کام اللہ و رسول کے فرمانے کے بموجب عمل میں لاؤ گے وہی تمھارے حق میں فائدہ مند ہو گا یہاں دوست اور اقربا اور بھائی برادر کوئی وہاں کچھ کام نہ آوے گی جسکی خوبی اور آرام کیونکہ اچھے اپنے اوپر اس قدر رنج اور تہدد اختیار کیا ہی اور بھلے بریکار کچھ خیال نہیں کرتے اللہ سے ڈرو رسول اللہ سے شرمناؤ گور نزدیک حساب کتاب قریب جب کر دے گی ویسا پاؤ گے پھر بچانے سے کچھ فائدہ نہ اٹھاؤ گے ہنر خبر کر دینی آگے آپ مختار ہو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں کہ تین قسم کے آدمیوں کے حال پر میرے تین تعجب آتا ہیں ایک وہ جو دنیا کی محبت میں اور اسکے پیچھے رات دن مفتون دیوانہ رہتا ہی اور دین آئین کے کام کو سب بھول جاتا ہی ساتھ اس بات کے کہ وہ خوب جانتا ہی کہ مجھ کو مرنا ہی ایک روز موت مقرر آئیگی کیونکہ لیجا لیگی دوسرے وہ جو ایسا غافل ہو گیا کہ کچھ نہیں سوچتا جو کچھ خاطر میں آکرے اور جو سامنے آئے کھائے اور جہان چاہے جائے ہر طرح سے بیہودگی کے کام کرتا رہے ساتھ اسکے کہ وہ جانتا ہے کہ دوسرے کراما کا تین دن

گندہ ہون پر بیٹھے ہوئے نیکی بدی کے کام ہر وقت لکھتے رہتے ہیں اور ہر روز کا نامہ اعمال درگاہ میں باری تعالیٰ کے گزرائے ہیں تیسرا وہ جو ہمیشہ غم و فکر رہتا ہے نہ اسے فکر دنیا کی نہ آخر کی لے کے نزدیک دو نوجوان ناچیز اور تار یک ہی حیوان کی طرح کھاتا پیتا ہے اور ٹھکھیلیاں چاتا ہے ایسے شخص سے اللہ تعالیٰ بہت بیزار رہتا ہے فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم نے الدُّنْيَا جَفِيفَةٌ وَطَالِبُهَا كَلَابٌ تَرْجَمُ دُنْيَا بَدْوَمٍ دَارِیْ اور چاہنے والے لے کے گئے پھر فرمایا علیہ السلام نے الدُّنْيَا مَلْعُونَةٌ وَمَلْعُونٌ مَا فِيهَا لَا ذِكْرَ لِلّٰهِ تَعَالٰی وَمَا وَاكَاہُ فرمایا رسول اللہ نے کہ دنیا پھسکاری اللہ کی رحمت سے نکالی ہوئی ہے اور جو کچھ اس میں ہے وہ بھی مگر ذکر اللہ تعالیٰ کا اور وہ چیز کہ وہ اُس کو دوست رکھتا ہے یعنی اس کی بندگی اور عبادت اور شناسائی اور معرفت اور جو جو کام اللہ نے اس میں نیک مقرر کئے ہیں یا اس کی بندگی کیلئے ضرور ہوں اس کے سوا سب ناچیز اور بُری ہے اور فرمایا ہے کہ دنیا کی کچھ حقیقت نہیں محض بے بنیاد ہے دنیا کی خوبی اور اس کے مال کو وہی جمع کرے جو بہت نادان اور بے وقوف ہو اور اس کی محبت میں وہی دوڑا پھرے جو شرم و حیا اٹھائے اور خدا اور رسول اور عاقبت کو دلسے بھلائے اور اُس کا کچھ ڈر نہ رکھے موت کو بھول جائے حساب و کتاب کا منکر ہو دے حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے یوں فرمایا ہے کہ قیامت کے دن دنیا کو ایک بڑھیا کی طرح کالا منہ ملی کی صورت بڑے بڑے نکلے ہوئے ہونٹھ نیچے چھاتی تک لٹکے ہوئے نہایت بد صورت بنا کر نکالینگے جو کوئی اُسے دیکھیگا ڈر کے مارے کانپ جائیگا اُس وقت یوں آواز آئیگی حَقُّ تَعَالٰی فرمایگا اِی قِیَامَتِکَے میدان کے لوگو تم اس کو پہچانتے ہو یا نہیں جواب

دینگے اسی پروردگار ہم پناہ چاہتے ہیں تیری اسکو نہیں پہچانتے حکم ہو گا خوب
 غور کر کے دیکھو یہ وہی دنیا ہی جسکو تم بہت سیٹھے پھرتے تھے اور اسکی محنت میں
 جھکنا اور قیامت کو بھول گئے تھے اسکو پاکر تکبر اور فخر اور بڑائی کیا کرتے تھے مسکینوں
 اور غریبوں کو ستاتے تھے یہ وہی دنیا تمھاری پیاری محبوبہ اب اسکو پیار
 کرو گے لگاؤ وہ لوگ جواب دینگے خداوند اہم بڑی غفلت میں پڑے تھے چوتھے
 حکم سے دمان باز رہے تھے پھر اللہ تعالیٰ فرمایا کہ اس دنیا کو لیا کر دو زخین بھر دو
 دنیا بولیگی خداوند اچو تو جھکنا دو زخ میں بھیجتا ہی تو میرے چاہنے والے سب
 دوست کہاں ہیں انکو بھی میرے ساتھ کر دے کہ دو نو جگہ وہ میرے پاس ہیں
 حکم ہو گا کہ جن لوگوں نے دنیا کو بہت مانا تھا نہایت چاہا تھا انہیں دنیا کے ساتھ
 اگر دو زخ میں ڈالو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم نے فرمایا ہے
اَلْكَدْنِيَا زُورٌ لَا يَحْصُلُ اِلَّا بِالزُّورِ ترجمہ دنیا کرا اور فریب ہی وہ نہیں
 حاصل ہوتی ہے بے مکرو فریب کے یعنی جتنک بے ایمانی مال مردم خوری غبار کی
 اختیار نہ کرو گے ہزاروں لاکھوں کی دولت تمکو حاصل نہو گی اکثروں نے
 اسی طرح دنیا کی دولت حاصل کی اور ایمان اور آخرت کی پونجی لٹا دی
 یہاں لوگوں میں چند روز کے واسطے عزت اور بڑائی ملی لیکن دمان
 ہمیشہ کے لئے ہر طرح کی ذلت و رسوائی نصیب ہوئی بھائیو اس دنیا کو
 اللہ تعالیٰ نے اسواسطے بنایا اور تمکو ہمو بھیجا کہ انسان ہونیکا کمال حاصل
 کرین جس سے اُس پاک پروردگار کی رضا مندی کے گھر میں رہنے کے لائق
 ہو وین یہاں کا کھانا پینا پیتا اسقدر چاہئے کہ جبین زندگی رہے ستر پوشی
 ہو دے باقی جو جو کام بڑائی اور بزرگی کے جیب اچھا گھر اچھا لباس اچھا
 کھانا جاہ و چشم یہ سب کام نہ آوینگے بلکہ انکے حاصل کرنے میں سوائے

عمر عزیز کی بربادی اور آخرت کی پشیمانی کے نفع کچھ نہا دینگے
 دیکھو ایسی دولت اور حکمرانی نے فرعون اور شاد کو غضب الہی میں
 گرفتار کیا اور اسی مال کی فراوانی نے قارون اور نمرود کو زمین کا پیوند
 بنایا جہنم میں داخل کیا بلکہ اس طرح ہزاروں غارت ہوئے کہ انکا
 نام و نشان باقی نہ رہا وہ کرب و فراہم انہیں خاک میں مل گیا اب جو کوئی
 ایسے اعمال کرے گا دنیا کے مزونین پر بیگا اپنے مالک سے غافل رہے گا
 بیشک اسکا یہی حال ہو گا کیونکہ اس جہان کے نام و نشان کچھ اعتبار نہیں
 کبھی اس دنیا میں تمھاری زندگی سے پہلے مٹ جاتا ہے کبھی لب
 گور تھیں لا پہنچاتا ہے آخر کو حسرت اور ندامت ہی ماتھ لگتی ہے
 دن اگر کسی کو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اسکا ایمان بجا کر بے تردد
 اور فکر دولت ظاہری بخشے اور اسکو اسنے اسکی رضامندی کے
 کاموں میں خرچ کیا اور بڑے مصروف سے بچا یا تو البتہ یہ بھی
 اسکی نجات کا باعث ہے مگر ایسے لوگ اب بہت کم ہیں خصوصاً
 اس زمانے میں کہ اب صحبت بگڑ گئی ہے ایمانوں کی کثرت ہوئی
 شرع کا ڈر جاتا رہا حاکم کا خطرہ دل سے اٹھ گیا فسق و فجور علانیہ
 ہونے لگا حلال و حرام میں کچھ فرق نہ رہا لوگ اپنی اختیار کے ہو گئے جو چاہا
 کرنے لگے تو ایسے دنیا کی کھائی کے حال کو جس سے خاوند بھول جاوے
 اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَمَنْ كَانَ يُؤِذُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤِذْ مِنْهَا
 وَمَا لَكُمْ فِي الْآخِرَةِ مِنْ تَصْيِبٍ جو کوئی چاہتا ہے دنیا کی کھائی پہنچائے
 ہم اسکو اور نہیں ہے اسکو آخرت میں کچھ حصہ یعنی جو شخص دنیا کے
 حاصل کرنے میں بڑی محنت اور مشقت کرتا ہے جبکہ اس کے

نصیب میں لکھا ہے پاتا ہی لیکن وہاں خالی ہاتھ جاتا ہے اور جو شخص اپنی عاقبت کی خیر چاہتا ہے اور مالک کی رضا مندی کے کام میں مشغول رہتا ہے آخر میں بڑی دولت کا مالک ہوتا ہے اور یہاں بھی جتنا اسکی قسمت میں ہے پاتا ہی فرق یہی ہوا کہ وہ شخص مرد و دھڑھرا اور بہہ مقبول نقل ہے کہ احمد درویش کا بیٹا مسلم ایک روز ہارنور شہید بادشاہ کی ملازمت کو گیا وہاں جا کر دیکھا کہ بادشاہ نے محل و مکانات اچھے ستھرے بڑے بڑے محل و یا قوت ہر طرح کے جو اہر لگا کر بنائے ہیں یہہ دیکھ کر فرمایا کہ اسی بادشاہ تو نے دنیا کے رہنے کے مکان خوب بلند اور کشادہ صاف ستھرے جو اہر نگار بنائے ہیں بعد مرنیکے اگر تیری گور بھی ایسی کشادہ اور دلچسپ ہوتی تو کیا خواہوتا مارون رشید یہہ سنگر ہیبت زدہ ہوا اور دکر اُس سے کہا کہ اسی مسلم تو مجھے یہی نصیحت کر کہ جس میری عاقبت بخیر ہووے اور اُس جہان میں کام آوے اسنے کہا کہ اسی بادشاہ اگر تو ایسے میدان میں ہو کہ وہاں پانی میسر نہو اور پیاس کے مارے تیرا حال تباہ ہووے اُسوقت کوئی شخص ایک پیالہ پانی لیکر تیرے پاس بھیجے کو لائے تو تو کس قیمت کو لے بادشاہ نے جواب دیا کہ اپنی دولت سے آٹا دیکر مول لون اور اپنی جان بچاؤن پھر اسنے کہا کہ بعد پانی پینے کے اگر تیرا پیشاب بند ہو جائے اور جان کندنی کی نوبت پہنچے تو اس سختی سے پیچھے کا علاج کتنی قیمت مول لے بولا کہ آدھی دولت اور مال دیکر لون اور صحت حاصل کرون تب مسلم نے کہا اسی بادشاہ لعنت پڑے اس دنیا پر جو ایک پیالے پانی اور پیشاب بند ہوئیگی دوا کے بدلے تمام بادشاہت اور مال و ملک جاتا ہے اب تجھے لازم ہے کہ وہ کام کر جس سے ہمیشگی کی بیڑ وال بادشاہت حاصل ہو بادشاہ یہہ سنگر بہت متفکر اور شرمندہ ہو کر بولا کہ میں نے اب جانا کہ دنیا محض بے قدر ہے اور نا چیز آج سے اسکو میں چھوڑا اور اسکی محبت اپنے دل سے اٹھا دی خاوند کی

عبادت اور یاد میں مشغول ہو اغرض اس کے بعد جب تک جیسا اسی عہد پر اپنے
 قابم رہا دوسری نقل یہ ہے کہ ایک دن حضرت عیسیٰ علیہ السلام تین آدمیوں کو
 اپنے ساتھ لے جاتے تھے راہ میں دیکھا کہ دو اینٹیں سونیکھی پڑی ہیں حضرت
 عیسیٰ نے ساتھ سے پوچھا کہ یہ کیا چیز ہے تم جانتے ہو انھوں نے کہا کہ
 اینٹیں ہیں حضرت نے فرمایا یا رب وہی دنیا ہی اس کے گرد نجاؤ یہ بڑی مکارہ ہے
 اپنے چاہنے والوں کو فریب میں ڈالکر ہلاک کرتی ہے یوں نصیحت کر کے آگے
 بڑ گئے ساتھ سے حضرت کی آنکھ بجا کر اینٹیں اٹھالیں آگے ایک گانوں کے
 نزدیک جا کر رکھ دین پھر آئیں سے ایک کو کچھ سودا لائیکو بھیجا پیچھے یوں
 سوچنے لگے کہ آؤ ہم دونوں حصہ کر کے ان اینٹوں کو بانٹ لیں تب
 جب آئے کچھ قضیہ چاکر اسکو مار ڈالیں پھر ہم دونوں بے کھٹکے ہو کر خوب
 خوشی خرمی کریں چپن اڑاویں ادھر وہ آدمی جو بازار میں گیا تھا اُس نے اپنے
 دل میں اور ہی منصوبہ گانٹھا کہ کھانیکھی چیز میں زہر ملا کر ان دونوں کو کھلاؤں
 جب وہ مرجائیں تو دونوں اینٹ کا مالک آپ ہی بنوں یہ ارادہ ٹھیک
 کر کے کسی چیز میں زہر ملا کر لایا یہاں یہ دونوں قضیہ پر بیٹھے تھے اس کے
 آتے ہی کچھ باتیں بگاڑ کی نکالکر جھگڑا چاکر اسکو مار لیا پھر خاطر جمع ہو کر
 وہ چیز زہر بھری آپ کھا گئے وہ یوں موا یہ دونوں یوں موئے اینٹیں
 جہان کی تہاں پڑی رہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام پھر پلٹ کر تشریف لائے
 دیکھا کہ تینوں سرے پڑے ہیں اینٹیں وہیں اپنے ٹھکانے پر دہری ہیں
 متاسف ہو کر فرمانے لگے کہ سچ ہی دنیا ایسی چیز ہے اپنے پیاروں چاہ
 والوں کے ساتھ ایسا ہی سلوک کرتی ہے اس کے طالب کو یہاں
 خرابی اور ہلاکی ہی اور وہاں عاقبت میں فضیحتی اور بڑی رسوائی

ایک روایت ہونے پر کہ ایک بن چیمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جمعہ کے دن
 طبعہ کی وقت بعد حمد و ثنای پروردگار کے فرمایا کہ اے مومنو ایمان دارو دل لگا کر سناؤ
 میری نصیحت پر کان رکھو تمھاری بھلائی اور خیر خواہی کی راہ سے یہ باتیں کہتا ہوں
 اور طریق اللہ کی راہ کا تمھیں بتاتا ہوں کہ ہر مومن کو دو فکر لازم ہیں ایک تو یہ کہ
 جتنی عمر ہو چکی ہو اگر انہیں کچھ نیک کام نہیں کئے ہوں گے کام کرتا رہا تو ان کی
 سزا کے ڈر سے دن رات ڈرتا رہے اور اللہ تعالیٰ کی جناب میں استغفار کرتا
 رہے پھر جتنی عمر باقی ہے اسکو ضایع نہ کرے اچھے عملوں کی سعی میں ہمیشہ لگا رہے
 دوسری یہ کہ آخرت کے سفر کا توشہ حسینہ آٹھ آٹھ کرے وہ کرے اور خدا کے
 حکم سے ہر گز منہ نہ پھیرے شاید وہ غفور رحیم مہربان فرمائے پچھلے سب گناہ
 معاف کر دے آگے کو اچھی راہ بتا دے بری راہ سے بچا دے ای بارہا
 یہی دنیا کمانے کی جگہ ہے اسکو اپنی کھیتی سمجھو جتنک ہو سکے یہاں کچھ بوؤ
 جسکا اچھا پھل وہاں کاٹو جو بوئیگا وہی کاٹیگا جو بوئیگا وہ کیا کاٹیگا بلکہ بہت
 روئیگا ایسی فرصت پھر نہ پائے گے جو کرنا ہی سو کر لو نہیں پھر پچھتاؤ گے وہ ٹیٹکا
 میدان ایسا ہے کہ کوئی کسیکو نہ پوچھیگا بھائی بندہ دوست آشنا جو روٹی کے
 کچھ کام نہ آویں گے جو نیک عمل ساتھ لیاؤ گے وہی تمھاری سختی کی وقت کام آویں گے
 عذاب سے چھڑا دیں گے یہاں کے عیش و آرام کو خاطر میں نہ لاؤ ایسے ہو کیسی
 ہٹی پر نہ بھولو وہاں کی ہمیشگی کی راحت کو ہاتھ سے نہ دے اپنے حقیقی دوست یعنی
 اللہ و رسول کو رنجیدہ نہ کر دے نہ بھلاؤ کہ جسمیں تمھارا نفس اور دشمن قوی یعنی
 شیطان کو خوشی حاصل ہووے ایسے محبوب کو ناخوش کرنا اور ایسے دشمن کو
 خوش رکھنا عقائد و ناکام نہیں یہ بڑی ناشکری ہے کہ کھائے اور کا
 اور گائے اور کا وہاں پچھتاؤ اور گر گڑا نا کچھ کام نہ آویگا کوئی کسی کو بچا نہ کیگا

سوائے اپنے عمل کے اور اپنی کھائی کے کبھی بھروسہ نہیں کر دے اللہ کی
محبت رکھتا ہے اور اُس کے حکمون پر چلا ہے انہیں کہیں بھولے چو کے کوئی قصو
ہو گیا اور زندگی میں معاف کر دینی نوبت نہ پہنچے تو امید ہے کہ اُنکی نیک نیتی کے
سبب سے اللہ کا کرم اُسکو بچا دے اور رسول اللہ کی شفاعت کام آوے غرض
ہر دم اپنے پروردگار کی یاد میں رہنا اور کبھی اُسکو کسی کام میں نہ بھولنا یہی
شرط بندگی کی ہے کعب الاحبار رحمہ عنہ نقل ہے فرمایا انھوں نے کہ میں نے
تورات میں لکھا دیکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اسی فرزند آدم تم جھکو بھول
جاتے ہو میں تمکو نہیں بھولتا ہر روز ستر دفعہ اپنی طرف بلاتا ہوں اور تم
ایک دفعہ بھی اخلاص اور محبت کے ساتھ جھکو نہیں پکارتے اسی فرزند آدم
تم اپنی موت بھول جاتے ہو ساتھ اسکے کہ وہ تمھاری گردنوں پر ہر دم سوار
آئی فرزند آدم قیامت کے دن تولنے کے وقت نیکی تھوڑی نظر آویگی اور
بدی بہت اسی فرزند آدم اچھے عملوں پر ہمیشہ سعی کیا کرو اور اس دولت کے
بڑھاتے رہو اور برے عملوں سے دور رہو اگرچہ تھوڑا ہو اسی فرزند آدم
آخرت کو ڈھونڈو اسکی تلاش میں رہو کہ وہی پایدار ہے اور باقی اور
دنیا کو چھوڑو بھول جاؤ کہ یہ محض ناچیز ہے اور فانی اسی فرزند آدم مرنا
برحق ہے اس راہ میں سبکو چار ناچار آنا ہو گا اور شہرت ناگوار ہر ایک کو
پسینا ہو گا اسی فرزند آدم امید تمھاری بہت بڑی اور عمر تمھاری بہت
چھوٹی آج تو باتیں خوب بنا بنا کر کہتے ہو دل خوش کرتے ہو نہیں
جانتے کہ کل کیا ہو گا زبان چلے گی یا نہیں بات کرنے پاؤ گے یا
نہیں پھر ایسی زندگی بے بنیاد پر کیوں مغرور ہو رہے ہو اور اپنی
نفس اور خواہشوں کی پیروی میں کس لئے لگ رہے ہو یہ سب ناخوش

کہ جس طرح یہاں جو چاہا سو کیا کیسے پوچھا وہاں جو چاہا حساب ہو گا گواہی
 شہادت ہی سے تمہارا گناہ تم پر ثابت کیا جائیگا انکار کی جگہ باقی نہ رہی تھوڑی
 بہت چھپی کھلی سب کھل جائیگے سے بڑے گواہ اور ہر وقت کے پاس
 رہنے والے اور سب کاموں سے خبردار کر اما کا تبین دو فرشتے تمہارے
 کندہ ہوں ہر ہر دم موجود ہیں جو جو تم کرتے ہو سب لکھتے جاتے ہیں یہاں
 کہ جو وقت تم زمین پر چلتے ہو اور تمہارا پاؤں کا نینا ہی اُسکو بھی وہ لکھتے ہیں
 فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورہ زخرف میں اَمْ يَحْسِبُونَ اَنْنَا لَا نَسْمَعُ سِرَّهُمْ وَنَجْوَاهُمْ
 بَلَىٰ رُسُلُنَا لَدَيْهِمْ يَكْتُبُونَ ترجمہ کیا خیال رکھتے ہیں وہ کہ ہم نہیں جانتے
 اُنکا بھید اور مشورہ کیوں نہیں اور ہمارے بھیجے ہوئے ہیں اُنکے پاس لکھتے اور
 اُنکے اعضا اُن پر گواہی دیں گے سوا ب خبردار ہو جاؤ ہوشیار رہے چلو ایسا نہو کہ موت
 آجاوے اور پچھتا نا پڑے پھر کچھ بن نہ آکر وناپٹنا فائدہ نہ کرے خوب غور کرو
 کہ یہ دنیا جانیوالی نیست ہونیوالی ہے یہاں کی دولت یہیں چھوٹگی اگر تمہارے
 قبضہ میں تمام دنیا آجاوے اور اُنکی حکمرانی تمہارے ہاتھ لگے لیکن جب
 موت کے وقت کچھ کام کی نہو اور اُس دن کی تکلیف نہ بچاؤ تو یہی افسوس آئیگا
 کہ اگر میں ایک دم سے زیادہ دنیا میں نہ رہتا تو کیا خوب ہوتا کہ ایسے دکھ درد میں
 نہ پڑ جاتا جان کندہ کی حالت میں پریشانی نہ اُٹھاتا حضرت علی رضی اللہ عنہ
 پیغمبر خدا سے روایت کرتے ہیں کہ جب مومن مرتا ہی آسمان سے تین آوازیں
 آتی ہیں اسی فرزند آدم تو نے دنیا کو چھوڑا یا دنیا نے تجھ کو چھوڑا تو نے دنیا کو
 راضی رکھا یا دنیا نے تجھ کو راضی رکھا تو نے دنیا کو سہیٹا یا دنیا نے تجھ کو سہیٹا
 اور جب غسل دلاتے ہیں تین آوازیں آتی ہیں اب کہاں گئی وہ قوت تیری
 اور کس نے تجھ کو بے زور کیا اور کہاں گئیں وہ باتیں تیری اور کس نے

تھے گونگا بنایا اور کہاں گئے وہ سنا ہی میرے اور گئے تھے مہا کہاں
کفن پہناتے ہیں یہہ آواز آتی ہی امی فرزند آدم اگر تو نے نیک کام کئے ہیں
تو یہ غسل کرنا اور کپڑا پہننا تیرا فائدہ کرے گا اللہ تعالیٰ تجھے خوش ہوگا اور جو گنہگار
مواہی تو یہہ ستھرائی تیری کچھ کام نہ آویگی اللہ کی ناخوشی ہوگی امی بہت نہ
خوش ہو اگر تجھے پریشانی کے دروازے کھل جاویں اور افسوس اور غم کھا اگر
دو زخ کے دروازے کھل جاویں اور جب جنازہ اٹھاتے ہیں آسمان پر
یہہ آواز آتی ہی امی فرزند آدم اب تو آیا ایسی منزل میں کہ پھر یہاں سے
نجاوے گا اور پہنچا اسے مقام میں کہ دنیا کی مزے کچھ نہ پاوے گا پھر جب قبر پاس
لا دیں گے یہہ آواز آویگی امی فرزند آدم کہاں گئے وہ دوست آشنا جو میرے ساتھ
دوستی کا دعویٰ کرتے تھے کہ ہر گئے وہ عزیز کہ ایک دم تجھے جدا نہوتے تھے اب
وہی دوست عزیز تجھے جنگل میں پھینکنے کو آئے ہیں زمین میں گاڑ نیکو مستعد
ہوئے ہیں بعضے اپنی بے آرامی اور تنہائی کو دہیان کر کے روتے ہیں بعضے
غیروں کے مال کھا جانے پر غم کھاتے ہیں بعضے ظاہر میں غم نہ بناتے ہیں
پر دلیں خوش ہوتے ہیں بعضے اور دنیا کا حصہ ہضم کر نیکو تہہ بیرن کرتے ہیں
غرض ہر ایک اپنی اپنی فکر اور بند و بست میں لگ رہا ہے تجھے کیا گذریگی
اور کیسا معاملہ درمیش آئیگا اسکا کیسے خیال نہیں امی فرزند آدم اس وقت جو کمانی
تیری ہی وہی آگے آئیگی دنیا میں حلال و حرام سے آنکھ چھپا کر جنگو پریش کرنا رہا
انکی محبت تھے دکھ سے نہ بچاویگی پھر جب گور کے اندر اتارینگے آواز آئیگی اینٹاں
اس اندھیر مکان کی واسطے کیا روشنی لایا اس تنہائی کے گڑھے میں کسکو نصیب
بلا یا جب مٹی دیں گے گور سے آواز آئیگی زندگی میں تو میری پیٹھ پر خوشیاں
کرنا اٹھکھیلان مچاتا ہر طرح کی باتیں بنا بنا کر دل کو اپنے خوش کرتا تھا

اب کیون غمزدہ پڑا ہے یہاں چپکا بڑائی اور بزرگی کی باتیں کیون نہیں بولتا
جب گاڑ کر لوگ چلے جاویں گے یہہ آواز آئیگی ای بندے اب تیرا موس اور غمخوار یا
وفادار کوئی نہیں تو اکیلا ہو گیا اب میرا فضل و کرم ہی ہر دکرے تو تیرا چھٹکارا ہو
ای غافل و نادان و جب سوائے اُس پاک پروردگار کے کوئی تمہارا بار و مددگار
ایسے کٹھن وقت میں نہیں اور سو آپنے عمل کے کوئی پوچھنے والا نہیں تو پھر کے
واسطے دنیا میں ایسی خرابیوں میں پڑتے ہو جو نہیں کرنا وہ کرتے ہو بیفائدہ دکھ
بھرتے ہو ضرورت کی چیزیں بہت تھوڑی ہیں اور بہت تھوڑی محنت سے پیدا ہو سکتی ہیں
لازم ہے کہ جو کہ جقدر چیز بہت ضرور ہو اُسکے حاصل کو نہیں سعی کر کے بالکل فکر
عاقبت کی کرو ورنہ کھڑے کھڑے سوار نیکی تدبیر میں لگو کیونکہ اللہ تعالیٰ تمکو بہت دوست
رکھتا ہے کیسی کیسی نعمتیں اور کیسے آرام کے مقام اُسنے تمہارا خاطر و امن مقرر کر رکھے ہیں
کہ جبکہ وصف بیان سے باہر ہے جیسا باب بیٹے کی واسطے ہر دم آرام چاہتا ہے
اسی طرح تمہاری بھلائی پر ہر دم متوجہ رہتا ہے دعای سر یا مین فرمایا ہے
جسکا ترجمہ عربی میں یہ ہے اَنَا لِلْعَبْدِ اَوْحَمُّ مِنْ اَخِيْرٍ وَمِنْ اَبْوَيْدٍ فَاطْلَبُنِي
يَحْدِثُنِي يَنْعَمُ مِّنْ اَيْنِ بِنْدِيكَ اَمَانِ بَابِ بھائی بندے بھی زیادہ دوست ہوں
اسو تو مجھے ڈھونڈ ہیگا تو پاویگا مجھکو ف جانا چاہئے کہ زہد یعنی دنیا سے الگ ہونا
کئی طرح ہوتا ہے ایک زہد حرام کی چیز و نہیں ہے یہ فرض ہے اس سے بچنے کا یہ
پھل ہے کہ عذابِ آخرت کے چھوٹے گا اور اس بچنے کا ثواب بھی دامن پائیگا دوسرا
زہد مکروہات ہے یہ سنت ہو کہ وہ ہے تیسرا زہد شبہات ہے یعنی جو چیز شبہ کی ہو
اُس سے اپنے تئیں بچانا انہیں دین کی حفاظت اور جانکی عزت ہے پس جو کوئی شبہ سے
اپنے تئیں نہ بچاویگا حرام میں جا پڑیگا چوتھا زہد مباح چیز و نہیں ہے جو بہت
ضرور نہیں اور حاجت شرعی اُس سے علاقہ نہیں رکھتی غرض مومن کو

چاہئے کہ ایسی چیزوں سے کنارہ پکڑے حرام سے اس طرح بھاگے جیسا کوئی
 شیر سے اور گناہوں سے اس قدر دور رہے جیسا کوئی آگ کے شعلے سے کیونکہ گناہ سے
 آدمی قابلِ دوزخ کے ہوتا ہے اور وہ انکی آگ کے لائق بنتا ہے تو اب اچھا طریقہ
 مسلمان کا یہی ہے کہ مباح چیزوں میں زہد اختیار کرے سو ضرورت کی چیزوں کے
 کسی چیز پر دل نہ دوڑائے ایسا نذر انکی نشانی یہی ہے کہ جو چیز اُسکے کام نہ آوے
 اگرچہ مباح ہو چھوڑ دے پھر خوب یقین کرے کہ قیامت کے دن ہر کرنے اور کھنے
 اور دیکھنے اور سنتے سے سوال ہوگا اور تھوڑی بہت نیکی بدی کا حساب لیا جائیگا سو
 جس کام کا جتنا تھوڑا ٹھہر گیا اُتنا ہی اُسے اُسکے حسابے جلد چھٹکارا ملیگا اور جس کے
 کام بہت ہیں اُسکے حساب میں اُس قدر توقف پڑیگا پس مومن کو لائق یہی ہے کہ اپنی اوقات کو
 بے ضرورت کی چیزوں میں ہرگز ضائع نہ کرے اپنے اعضا کو ایسے بیفائدہ کاموں میں
 کبھی نہ دوڑائے جو مباح کرے وہ بھی بہ نیت عبادت کرے کہ ثواب پاوے اور خوب
 جائے کہ جلدت بے حکم شرع کے ہے بے شبہ ائمین غضب الہی شامل ہوگا اور
 جو خوشی بے مقام کے ہے ضرور ائمین رونا پڑیگا پس مومن کو چاہئے کہ دنیا کی لذتوں
 حریص نہ ہو جسدِ ربے رنج و مشقت موافق شرع کے مٹھائے اُس پر راضی رہے
 اور مال کی بہنایت اور نفس کا آرام نہ ہونڈے اُسکی فکر میں لگا رہے وہ کیا
 آرام ہے جو جلد زائل ہو جائے اور وبال اُسکامدت تک قائم رہے اسی پر
 فرمایا ہے رسول علیہ السلام نے **الدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ**
 دنیا بند بندانہ ہے مومن کے حق میں اور بہشت ہے کافر کے حق میں جس طرح قیدی
 کو گونگو قید خانہ میں ہر بات کی بے آرامی ہوتی ہے دلکی آرزو نہیں برآتی
 اسی طرح مومن کو دنیا میں تکلیفات ہر قسم کی درپیش ہوتی ہیں تاکہ مالک کی
 رضا مندی کے کام جو دولتِ آخرت ہے بخوبی انجام ہوں اور کافر کے حق میں

آرام کی جگہ یوں ہے کہ وہ عاقبت کا خطرہ نہیں رکھتا اسلئے اپنی خوشی اور خواہش کے کام خاطر خواہ عمل میں لاتا ہے بیفکر خین سے رہتا ہے باقی رہا یہ کہ اگر حق تعالیٰ بے مشقت اور محنت دولت دنیا کو تو اصل رہا یہی ہے کہ اپنے دلو کو دنیا کی عبث چیزوں سے پاک اور صاف رکھے حرام کو چھوڑے حلال میں شکر بجالائے اور جو کوئی دولت کو دین کے حاصل کر نہیں خرچ کرے البتہ فائدہ اٹھائے یعنی صرف اُسکا ایسے مقام میں کرے جس میں اللہ و رسول کی رضامندی حاصل ہو تو بیشک باعث پُرستی ہے ترقی و ترقی کی اور تو نگری اُسکی اسے نقصان نہیں پہنچاتی رسول علیہ السلام نے پناہ مانگی ہے تو نگری اور مفلسی دونوں کے فتنے سے تو نگری کا فتنہ یہ ہے کہ خرچ کر نہیں جاسیگا لحاظ نہ رکھے مال سبب متکبر ہو جائے لوگوں پر ظلم کرے بخل بنے دولت کا شکر بجالائے خدا و نیکو حق ادا کرے اور درویشی کا فتنہ یہ ہے کہ خالق کی مرضی پر راضی نہ رہے دکھ میں بے صبری کرے حرام حلال کا لحاظ نہ رکھے انیس الواعظین میں لکھا ہے کہ مومن سے ہر نیکی بعد چالیس ہدیہ تحفہ طلب کرینگے چار ہدیہ حضرت عزرائیل علیہ السلام کے ہیں دشمنوں کو خوش رکھنا دوستوں سے سلوک کرنا ہر کسی کا حق دیدینا موت کو یاد رکھنا چار ہدیہ گور کے ہیں بُرے کاموں سے بچنا لڑائی جھگڑا سے دور رہنا تنہا کو ناپاک چیزوں سے بچنا قرآن اور نماز اور وظیفہ رات کو تنہائی میں ادا کرنا چار ہدیہ منکر و نکیر کے میں ایک حق میں پیٹھ پیچھے برا نہ کہنا کسی پر کچھ عیب نہ لگانا حق بات کو ظاہر کر دینا اسکو آپس برا بھلا نہ چار ہدیہ میزان کے میں ہمیشہ نیک کاموں میں مشغول رہنا اپنے مالک حقیقی کے فرمان کو بجالانا غریبوں مسکینوں پر جہربانی رکھنی کسی پر اپنے تئیں بزرگی ندینی چار ہدیہ پل صراط کے میں غصہ اور غضب کے وقت آپکو سنبھالنا بد کاموں سے بھاگنا نماز جماعت کے ساتھ پڑھتے رہنا مسلمان بھائیوں کی مدد کرتے رہنا چار ہدیہ

مالک کے یہہ میں پیغمبرؐ کو سچا جانتا تھا تعالیٰ کے غضب سے کانپتے رہنا اپنی گناہوں کو یاد کر کے رونا ماباب کو ہر طرح سے خوش رکھنا چار ہدیہ رضوان کے یہہ میں حق تعالیٰ کے ذکر میں مصروف رہنا دکھ سکھ میں صبر و شکر بجالانا اللہ تعالیٰ کے دوستوں کو دوست رکھنا اسکے دشمنوں کو اپنا دشمن سمجھنا چار ہدیہ پیغمبر خدا کے یہہ میں انکی جناب پاک سے محبت رکھنی انکی سنتوں کے موافق چال چلنی انکے آل و اصحاب کی پیروی کرنی ان سب پر درود اور اللہ کی رحمت بھیجنی چار ہدیہ روح کے یہہ میں تھوڑا کھانا تھوڑا سونا تھوڑا بولنا تھوڑا ہنسنا چار ہدیہ اس خالق دو جہان کے یہہ میں جس کام میں وہ خوش ہو وہی کرنا اور دیکھو نیک کام سکھانا بُرے عملوں سے ڈرانا انکے دوستوں سے محبت رکھنی انکے دشمنوں سے عداوت کرنی ثعلبی نے یَوْمَ يَفْقَهُ فِي الصُّورِ مَقَاتِلُ أَقْوَامٍ جَاکِ تَفْسِيرِ مِین یون لکھا ہے کہ اصحابِ یون پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس فوج کے گناہوں جسکا اس آیت میں ذکر ہے پوچھا تھا آپؐ فرمایا کہ میری امت دس فوج ہو کر قیامت میدان میں آئیں گی جنھوں نے ایک کی چغلی دو کچے پاس کھائی ہے انکا گروہ بند رہو گی صورت ہو گا اور جنھوں نے رشوت لی ہے حرام کھایا ہے انکا فرقہ سوزن کی صورت ہو گا اور جو سود لیا کرتے تھے انکو الٹا کر کے سر اپنے پاؤں اور پر فرشتے کھینچ لجاویں اور جو لوگ قاضی اور مفتی ہو کر جھوٹے فتویٰ دیتے تھے اندھوں کی صورت بن کر اس مقام میں آئیں گے اور جو لوگ اپنی عبادت پر غور کرتے تھے اور آپکو سب سے اچھا جانتے تھے وہ ہرے اور گونگے ہو کر آئیں گے اور جو عالم اور مشائخ لوگوں کو کھتے اور سمجھاتے تھے کچھ بھر آپؐ عمل کرتے تھے کچھ انکا یہہ حال ہو گا کہ زبان اپنی اپنی انکائیں گے اور منہ سے انکے پیپ لہو بہیگا ایسا کہ حشر کے لوگ بہت دیکھ کر گراہت کریں گے اور جو لوگ انہول جانوروں کو بے سبب دکھ دیتے اور

ہمسایہ کو ایذا پہنچاتے تھے لکے ماتھے پاؤں کا ٹکروٹان لائینگے اور جنھوں نے
لوگوں کا بھید ظالم حاکموں کے کھکر انکو رنج میں ڈالا تھا انکو آگ کی سولی پر چڑھا کر وہاں
پہنچا دینگے اور جو لوگ اپنے نفس کی تابعدار میں لگے رہتے تھے اور اسکے سکھ اور
آرام پہنچا نیکو کیا کیا جتن کرتے تھے اور اپنے مال سے اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرتے تھے
صرف اپنے نام اور شان کی واسطے خرچ کیا کرتے تھے انکو اس طرح لایینگے کہ ان کے
بدن سے ایسی بدبو نکلے گی کہ وہاں کے لوگوں کو بڑی تکلیف پہنچے گی اور جو لوگ انکو کھلتے
اور اپنی تکبر کے سبب یکے ساتھ ملنا رسی نہ رکھتے خلق اخلاق نہ کرتے انکو لٹکا کر تانا
گندک کا جلتا بکتا پہنا کر اس مقام میں حاضر کریں گے یا ر وہیہ حال بد بخت رومی
انگہگار و نکاح اس امت سے ہوگا اور جو اپنے خاوند کی تابعداری دل و جان رات دن
کیا کرتے ہیں اُس پرستار رہتے ہیں انہیں سے بعضوں کی صورت چودھویں رات کے چاند
کی سی اور بعضوں کی ستاروں کی طرح چمکتی ہوگی بعضے نور کے منبر پر بعضے سنہری جڑاؤ کر سیہ پر
بعضے مشک و زعفران کے چبوترے پر بڑی شان و شوکت سے بیٹھے ہونگے سو اسی بھائیو
اب وہاں کی طیارہ کی گرد و بڑا سفر کہیں راہ در پیش ہی پچاس ہزار برس کا ایک دن آدھ کا
بڑے بڑے دکھ اور مصیبت میں ڈالے گا اس دم کی فرصت جو ہو سکے دوڑ دھوپ کر کے
دنیا کے کھیت میں اچھے اچھے میوے کے درخت لگاؤ ریاقت اور محنت کے پانی سے جلد اسکو
سیچو پھر وہاں پہنچو دیکھو کہ ہمیشہ طرح طرح کے میوے کھاؤ اور جسکو چاہو بانٹو خوشی خورمی سے
کاٹو آرام چین سے اپنی گزران کرو اپنے خاوند کے دیدار کی لذت سے مالا مال ہو جاؤ
کہ در ہزار برس تک اسی طرح عیش عشرت کے ساتھ بسر کرو بلکہ روز بروز تمھاری ترقی ہوا
کرے گی وہاں کے مرتبوں کی بزرگی اور بھلائی تمکو ملیگی اور جو ان باتوں کے برخلاف علی میں
لاؤ گے بُری باتوں کو اختیار کرو گے شرک اور بدعت کے کاموں پر دوڑو گے جاہل بنے
رسوم بجالاؤ گے باپ داداؤں کی رسموں پر جو سنت نبوی کے خلاف کرتے تھے چسکے

شیطان اور نفس کے پہکانے سے راہ مستقیم کو چھوڑ دو گے تو بیشک بڑی شرمندگی اٹھائیں گے دکھ پاؤ گے بلکہ سب جہنم میں چلے جاؤ گے کبھی کسی طرح وہاں سے نکلنے نہ پاؤ گے دن پر عذاب کی سختی بڑھتی جائیگی کیسی سخی سفارش کام نہ آئیگی الہی ہمو اور رب ہما نو کو نیک کر اور نیک کے کاموں پر چلا اور برائی سے بچا دنیا کی محبت ہمارے دل سے دور کر اپنی اور اپنے محبوب و رکنے اک و اصحاب و رفیق کو کوئی محبت سے ہمارے دل کو معز کر آمین بھرت نبی کریم و آلہ و صحبہ

باب پانچواں قیامت کے بیان میں

جناب پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ جو وقت اسرافیل علیہ السلام پہلی دفعہ صور بھونکیں گے سب لوگ مرجائیں گے پھر جب دوسری دفعہ بھونکیں گے تو تمام خلائق گور کے اندر سے باہر نکالیں گی گنہگار لوگ ننگے بھوکھے پیاسے قبروں سے اُپر اُٹھیں گے تین سو برس تک قیامت کے میدان میں عذاب کی گرمی سے جلیں بھینکے جیراں و پریشان پڑے رہیں گے چہرہ انکا مارے طیش کے سیاہ ہو جائیگا آہ و نالہ کر کے اتنا رونا و رینگے جو بدن انکا خشک لکڑی ہو جائیگا آخر کو آنکھوں سے لہو ٹپکیگا آفتاب سرسبز قریب ایک نیزے کے آکر کھڑا ہوگا ہر شخص اپنے اپنے گناہ کے اندازے پر سینے میں ڈوب جائیگا کوئی تلخون تک کوئی پہلو وں تک کوئی رانوں تک کوئی کمر تک کوئی سینہ تک کوئی گلے تک کوئی منہ تک کوئی ستر تک اس مقام میں سب انس و جن اور جانور دنیا کی ابتداء سے آخر تک جو پیدا ہوئے ہیں جمع ہونگے یک بیک اُنکے اوپر سے ایک آواز نہایت حبیب ایسے زور و شور کی آئے گی کہ اسکی دہشت اور چیخ سے ہر کوئی بیہوش ہو کر اوندھے منہ گر پڑے گا تارے ٹوٹ پڑیں گے آسمان پھٹ جائیگا بعد اسکے حق تعالیٰ کے حکم سے پہلے آسمان کے فرشتے زمین پر آویں گے کہ تمام جن و انس اور حیوانا کی

پانچواں باب

خلقت کو گھیر لینے صف باندھ کر پھر دوسرا آسمان پھٹے گا اُس پر کے فرشتے بھی اس طرح
 سبے سب گرد آکھڑے ہونگے یہاں تک کہ ساتون آسمان پھٹ جائینگے اور ہر ایک
 آسمان پر کے فرشتے ایک کے بعد دوسرے کے گرد حلقہ باندھ کر کھڑے ہو جائینگے تب
 اللہ تعالیٰ کا حکم ہو گا کہ دوزخ کو لا کر حاضر کریں ہزاروں فرشتے کھینچتے ہوئے
 اس کو لائینگے پھر وہ بڑی آواز سے شور و غل مچاتی ہوئی اس جگہ آئیگی کہیں گی کہ جلد
 میرے پیٹ کو بھر دو جو عہد مجھ سے کیا ہے اُسے پورا کرو اللہ تعالیٰ فرمائے گا
 اَلْوَاْعِدُ اِلَيْكُمْ يَا بَنِي اٰدَمَ اَنْ لَا تَعْبُدُوا الشَّيْطَانَ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ
 مُّبِينٌ ۝ وَاِنْ اَعْبُدُوْا هٰذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيْمٌ ترجمہ کیا اقرائیں کیا تھا
 میں نے اسی بنی آدم کہ نہ پوجو شیطان کو کیونکہ وہ تمہارا دشمن ہی ظاہر اور
 پوجو جھکو یہی ہی راہ سیدھی گنہگار لوگ اس دن پشیمان ہونگے اپنے کے پریشانی
 اٹھائینگے بڑی روسیاہی وہاں انکو حاصل ہوگی خجالت کے سبب کچھ جواب
 دینے کی طاقت نہ رہیگی اُس روز اللہ تعالیٰ آپ قاضی ہوگا انصاف چکانے پر
 لوگوں کے توجہ فرمائینگا ہر ایک سے حساب لیا جائیگا سب کے عمل کی پریش ہوگی
 پل صراط پر سے گزرنا ہوگا نیکی بدی تو لی جائیگی چھپی کھلی بات سب آگے آئیگی
 بعد حساب کتاب کے جو شخص گنہگار ٹھہریگا دوزخ میں ڈالا جائیگا حضرت
 جبریل علیہ السلام پکار کر کہیں گے فلا فلا فلا کا بیٹا تقصیر وار ہو گیا اُس پر
 گناہ ثابت ہوا اس کو یہاں سے لیجاؤ جہنم میں داخل کرو اُس پر فرشتے
 اکھینچتے ہوئے بڑی خرابی اور ذلت کے ساتھ گھسیٹ کر لیجا ئینگے دوزخ میں
 گرائینگے ہزاروں طرح کے عذاب میں گرفتار کریں گے بدن ٹکڑے ٹکڑے
 ہو جائیگا جل بجھ کر کباب بنے گا اللہ تعالیٰ کی قدرت سے پھر جسم درست
 ہو گا نیا چمڑا بدن پر جمیگا پھر عذاب ہو گا اسے طر ح سے عذاب ہوتا رہیگا

کبھی چھوڑے نہ جائیگی ایک دم کی فرصت نہ پائیگی فرشتوں نے فریاد کرینگے ہم پر ہر جہاں
 کرو ذرا فرصت دو فرشتے یہی جواب دیں گے ابی بد بخت روسیہ تیرے اعمال نے
 تجھ کو یہاں پہنچا یا خداوند کی نافرمانی نے یہہ مقام دکھایا اگر تو اپنے خالق کی
 خوشی کے کام کرتا تو آج کے دن چین و آرام سے رہتا یہہ دکھ اور رنج کبھی نہ
 اٹھاتا اب دیکھ کر غم کھانا پچھانا کچھ کام نہ آئیگا اور اللہ تعالیٰ کے غضب سے
 اس گرفتاری کے وقت تجھے کوئی بچھڑائیگا کسی کی کیا طاقت کہ اسکے عذاب سے
 کسی کو بچائے یا اسکے قہر کے پنجے سے چھڑائے ہر تائب راہین اسکے
 احکم پر چلتے ہیں انکی خوشی چاہتے ہیں ہم سے ہر بائی کی توفیق نہ کھواب اپنے
 اکے کی سزا چھو سب مومنوں کی ما حضرت بی بی عایشہ اللہ راضی ہو ان سے
 کہتے ہیں کہ میں نے ایک دن جناب پیغمبر خدا سے پوچھا کہ قیامت کے روز دوست دوست کو
 یاد کرینگا یا نہیں فرمایا کہ تین جگہ ہر شخص ایسی مصیبت میں گرفتار ہوگا کہ کسی کو
 یاد نہ رکھیگا ایک تو جہان ترازو کھڑی ہوگی نیکی بدی تو لجا نیکی دوسری جب
 نامہ اعمال لوگوں کے ہاتھ میں دیا جائیگا اس وقت مارے پشیمانی کے ایسے
 سہو شس اور بیدم ہو جائیں گے کہ کسی خبر کسی نہ ہیگی تیسری جب زبانیں بیٹے
 دوزخ کے پیادے نعرہ مار کر بڑی خفگی اور جھجھلاہٹ سے لوگوں کی طرف پکڑنے کو
 دوڑیں گے جن لوگوں نے اللہ کو واحد جانا تھا اور اسکی عبادت اور قدرت
 اور علم میں دوسروں کو شریک کرتے تھے اور مشکل کی وقت اور ونکو پکارتے تھے
 غریبوں کیونکو دکھ دیتے تھے غرور اور تکبر سے کسی کو خاطر میں نہ لاتے تھے
 انکو زنجیروں میں باندھ کر کھینچتے ہوئے لجا وینگے اور بی بی صاحبہ فرماتے ہیں
 کہ میں نے رسول اللہ سے اللہ کی رحمت ہووے اُن پر پوچھا کہ پلصراط کا احوال
 بیان کیجئے فرمایا کہ وہ ایک پل ہے دوزخ کی راہ پر پندرہ ہزار برس کی

راہ اسیر سے سبکو گزرنا ہوگا بال سے باریک تلوار سے تیز اپنے اپنے
 عملوں کے موافق کوئی بجلی کی طرح کوئی ہو کی طرح کوئی دوڑنے گھوڑے
 کی طرح کوئی آہستہ آہستہ اسیر چلا جائیگا سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کے فضل سے
 میں پار چلوں گا پھر اس وقت میری امت کے بائیں دہانے دو فرشتے کھڑے ہو کر
 بڑی عاجزی سے پکار کر یہ دعا مانگیں گے اَللّٰهُمَّ اَرْحَمْ عَلٰی اَمْرِ مُحَمَّدٍ
 یعنی اے پروردگار تو رحم کر حضرت محمد مصطفیٰ کی امت پر پھر جو گنہگار ہوگا
 پار نہ اُتر سکیگا پاؤں کانپ جائیں گے اونہے منہ نیچے دوزخ میں گر پڑیگا
 اور فرمایا بلصراط پر ایسی اندھیری ہوگی کہ ہاتھ کو ہاتھ نہ دیکھ سکے گا جسکو ایمان کی
 روشنی ہوگی وہ اس روشنی میں موافق اپنے مرتبہ کے آہستہ یاد دہاتا ہو چلا جائیگا
 گنہگار دن کو کچھ روشنی نہ ملیگی لاچار ہو کر دوسروں سے روشنی مانگیں گے
 جواب پائیں گے کہ روشنی حاصل کرنے کی جگہ دنیا فنی یہاں کہاں ملیگی پھر میں
 جاؤ حکاکر لاسکو تولاؤ اور فرمایا کہ اس پل کی راہ بڑی کٹھن ہے پانچ ہزار
 برس کی راہ اوپر چڑھنا ہوگا پانچ ہزار برس تک برابر جانا ہوگا پانچ ہزار برس تک
 نیچے اُترنا ہوگا اور وہاں سات مقام میں اٹھاؤ ہوگا پہلے مقام میں ایمان سے
 سوال کریں گے جسکا ایمان ثابت ہوگا وہاں سے رہائی پائیں گے اور جسکا ایمان ٹھیک
 اور نفاق اور بدعت کے کاموں سے ملا ہوگا وہاں سے چھٹی پناہیں گے دوزخ میں
 گرایا جائیگا دوسرے مقام میں نماز سے پوچھیں گے جس نے اپنی نازار کان
 اور آداب کے ساتھ وقت پر ادا کی ہیں وہاں سے بھیجا نہیں تو دوزخ میں گرے گا
 تیسرے مقام میں زکوٰۃ سے پوچھیں گے جس نے زکوٰۃ کا مال حساب سے نکال کر
 حق دار کو دیا ہے وہاں سے بچ نکلیگا نہیں تو اُسیدم آگ کے گرہے میں ڈھکیلا
 جائیگا چوتھے مقام میں رمضان شریف کے روزوں سے پوچھیں گے جو کوئی تمیز

روزے بدون عذر شرعی کے ہمیشہ ادا کرتا رہا ہے وہ سرخروئی حاصل کر چکا
 نہیں تو رسوائی کے ساتھ جہنم میں ڈالا جائیگا پانچویں مقام میں حج سے پوچھیں گے اگر
 اس نے حج کیا ہے تو مخلصی پائیگا اور جو مقدور ہوتے دنیا کے آرام کو چھوڑ کر نہیں گیا
 تو بڑے سخت عذاب میں پھنسا یا جائیگا چھٹے مقام میں طہارت کی حقیقت کا
 سوال کریں گے اگر جنابت کی حالت سے غسل کر کے پاک ہوتا رہا ہے تو وہ ان سے
 رہائی ملے گی نہیں تو اس کی جان بڑی تکلیف اور نہایت مصیبت اور دکھ میں
 پڑے گی ساتویں مقام میں ہمسائی کا حق ادا کرنے کا سوال کریں گے اگر دکھ
 سکھ میں اس کا شریک ہوا ہے اور اپنی مقدور کے موافق اسے سلوک
 رکھا ہے تو وہ ان سے نجات پائیگا نہیں تو بڑی خرابی اور ذلت سے
 دو زخمیں ڈالا جائے گا غرض ان ساتویں مقام سے جب خیر و خوبی کے
 ساتھ نکلا تو اس پہل سے پارتا نہ گیا نہیں تو دو زخ کے منہ کا لقمہ بنا اور
 فرمایا رسول اللہ صلم نے کہ قیامت کے دن ایک گھڑی کا عذاب ستر مرتبہ جان
 کنہ نیکی سختی سے زیادہ تر ہے اُس دن پیغمبروں اولیاءوں اور شہید و نکو بھی
 ایسی فکر ہوگی اور مصیبت پہنچے گی کہ اپنی پیغمبری اور ولیایت اور شہادت کے
 دعوے کو بھول جائیں گے بڑی گھبراہٹ اور بے قراری سے سجدیں کر پڑیں گے
 اور وہ کجاں اسی سے سمجھا چاہئے کہ ان کے اوپر کیا کیا گزرے گا سب
 یہی فریاد کریں گے اور عاجزی سے دعا مانگیں گے خداوند ا اور کچھ ہماری
 آرزو نہیں ہے اتنا کہ ہم کر کہ ہم کو اس عذاب سے نجات دے ہر ایک پیغمبر
 جلیل القدر اس روز بے قرار اور بے حواس ہو جائے گا حضرت محمد
 مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم اس حالت میں اپنے دکھ پر کچھ خیال
 انکریں گے امت کی مخلصی اور رہائی کیلئے سعی اور کوشش میں لگے رہیں گے

انکی شفاعت کیواسطے اس پاک پروردگار کی جناب میں نہایت عجز اور کمالات سے
 سجدہ کر کے دعائیں مانگیں گے حضرت عبداللہ ابن عباسؓ پیغمبر صاحب سے نقل
 کرتے ہیں کہ اُن لوگ چار گروہ ہونگے جو گروہ سبکی سب بہشت میں داخل ہونگی
 وہ فرشتے ہیں اور جو گروہ تمام دوزخین پڑینگے وہ شیطان ہیں اور اُنکے تابعدار
 اور ایک گروہ میں سے بعضے ثواب حاصل کریں گے اور بعضے عذاب وہ آدمی اور
 جن میں اور ایک گروہ چار پایوں کا ہو گا کہ زندہ ہو کر پھر خاک ہو جائیں گے غرض
 جو کچھ وہ انکی فضیحتی اور رسوائی ہے سو صرف آدمیوں کیواسطے ہے چار یا اسوقت
 خوش ہو کر شکر الہی بجالائیں گے کہ خوب ہوا جو ہم آدمی نہوئے اس عذاب میں نہ پڑے
 حضرت امیر المومنین علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یوں روایت ہے کہ جب نیکی بدی
 آدمیکی توئی جائیگی پھر نیکی اتنی ہوگی کہ اگر ایک ذرہ بھر اور ہو تو تول پوری ہو
 اسوقت اللہ تعالیٰ کیطرف سے حکم ہو گا کہ ای بندہ تھوڑی نیکی ہو تو یہاں کے عذاب سے
 چھوٹ جاوے بندہ عرض کریگا خداوند اور نیکی تو میرے پاس نہیں ہی اگر
 مجھکو ایک لحظہ کی فرصت ملے تو اس میدان میں جا کر اپنے لوگوں سے جنکے ساتھ
 دنیا میں بیٹے بہت سی نیکی کی ہے اور انکی خاطر بڑے بڑے دکھ اٹھائے ہیں
 ذرا بھر نیکی مانگ کر لے آؤں حکم ہو گا کہ اسکو جانے دو نیکی لاوے وہ ومانے
 نکھرے بد حال اور سرگردان اس میدان میں آئیگا ڈھونڈتے ڈھونڈتے پہلے باب
 پائیگا دیکھ کر اسکے دل میں بڑا بھر و سائبند ہیگا کہ اب میرا بیڑا پار لگا سا بنے اگر کہیں
 ای باب میں تیرا فرزند دل بند جگر گوشہ ہوں دنیا میں سبے مجھکو تو زیادہ پیا
 کرتا تھا ہر ایک چیز سے بہت دوست رکھتا تھا خوشی اور آرام میرا ہر دم ڈھونڈتا
 تھا ہر طرح کی آفتوں سے نگہبانی کرتا تھا اسوقت ایک ذرہ بھر نیکی کا محتاج ہو کر
 تیرا پاس آیا ہوں اگر مہربانی کرے اور ایک ذرہ نیکی مجھے بخشے تو میں اس قیامت کی سختی سے

اب نجات پاؤں نہیں تو جہنم میں ڈالا جاؤنگا باپ یہ سن کر کہیگا تو کون ہی میں نہیں
 پیچا تنائیں تیرا باپ نہیں تو جا اور کہیں ڈھونڈ لے تب وہ بیچارہ مایوس ہو کر ماکو
 ڈھونڈتا پھر گاجب وہ نظر آئیگی اسکے پاس جا کر کہیگا اسی ما تو میرے پیدا ہونیکے
 لئے ہمیشہ دعا مانگتی تھی پھر میرے پالنے میں بڑی تکلیف اٹھاتی تھی رات دن میرا ہی
 آرام چاہتی تھی اپنا کھانا پینا میری راحت کیواسطے بھول جاتی تھی اب میں
 ایک ذرہ بھرنیکی کا محتاج بنکر تجھے پاس پہنچا ہوں اگر وہی نظر میری تو تجھے کرگی
 تو میں آجکی سختی سے بچونگا جنم بھر تیرا گن مانونگا نہیں تو دو زخمیں ڈالا جاؤنگا
 مآجواب دیگی کہ میں نے تو تجھ کو نہیں جانتا تو کون ہی میں نے نہیں پہچانا اپنے حال میں
 من خواہیراں ہوں کیونکہ کیا دے سکوں اسوقت یہ شخص جب ماما کے کلام
 سنکر ناامید ہو جائیگا دل میں بہت پچتاویگا کہیگا مامے اب کہاں جاؤں کس سے
 اس مصیبت کے وقت مدد مانگوں ماما کے برابر دوست کون ہی کہ اُسے اپنی بیٹ
 سناؤں جو وہ ایسے وقت میں کام آئے مجھے غریب لاچار عاجز کو اس بلا سے
 چھڑا دے بھلاہیں کے پاس تو جاؤں دیکھوں وہ مجھے کیا سلوک کرتی ہے
 ڈھونڈتے ڈھونڈتے بہن ملجائیگی دیکھ کر کہیگا اسی بہن دنیا میں تو تو مجھے
 بہت چاہتی تھی بھائی بھائی کہا کرتی تھی دکھ کیوقت چھاتی سے لگاتی تھی
 میری تندرستی اور آرام سنایا کرتی تھی اب یہاں قیامت کے حساب میں بھنسا ہوں
 ایک ذرہ بھرنیکی ملے تو اس مصیبت سے مخلصی مانجھ آوے بہن کہیگی اسی آدمی کو کون
 کہا بچتا ہی اسوقت مجھے نبول میں اپنی پریشانی میں آپ گرفتار ہوں کیونکر دوست
 مدد کروں آخر وہاں سے مایوس ہو کر بھائی کو ڈھونڈنے لگیگا آتے میں وہ نظر
 آجا لیگا کہیگا اسی میرے پیار سے بھائی دنیا میں ہم تم اکٹھے رہا کرتے تھے آپس میں
 ایک دوسری مدد کرتے تھے پیار محبت کے ساتھ گذران کرتے تھے میری خوشی سے

تجھے خوشی تھی میری بیکلی سے تجھے بیکلی تھی اسوقت حساب کی جگہ میں مجھ کو لاہین
 نیکی تو لی جاتی ہے ایک ذرہ نیکی ہو تو میرا حساب پورا پڑے اس دکھ درد سے
 نجات ملے بہشت میں جاؤں دوزخ سے چون بھائی بھی وہاں پہاڑی گریسے منکر
 ہو جائیگا اسی منت و زاری کا کچھ خیال نہ کرے گا پھر جو روکے پاس جائیگا کہیگا
 یار جانی وا دوست روحانی میں تیرا خاوند ہوں دنیا میں تیری خوشی کیواسطے
 اپنے بیگانوں سے لڑتا تھا تیرے آرام کیلئے کیا کیا دکھ نہیں بھرتا تھا مابا پ کو
 تیری خاطر چھوڑ کر الگ ہو رہا تھا جس میں تو راضی رہے وہی کیا کرتا تھا اب نیکی کا
 حساب ہوتا ہے ایک ذرہ نیکی کم ہوئی ہے اگر تو اپنے پاس سے دے تو میں تیرا
 بڑا احسان مند ہوں اور تیرے سب اس عذاب سے چھوٹوں جو روکھنگی دنیا میں
 میں نے کیا کو خصم نہیں کیا اور کسی کی جو رو نہیں بنی تو بڑا جھوٹا ہی یہاں سے
 چلا جا ایسے فریب کی باتوں سے مجھے نہ بھلا پھر بیٹا بیٹی بھی اسی طرح منکر
 ہو کر اپنا پیچھا چھوڑ دینگے غرض جب اسکی ہر طرف سے آس ٹوٹینگی تو ناامید ہو کر
 شرمندہ بنکر اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں جاں کیگا کہیگا افسوس میں کیا منہ دکھلاؤں
 خاوند کے پاس خالی ہاتھ کیونکر جاؤں جن جن سے امید رکھتا تھا کوئی کام نہ آیا
 میری اس مصیبت پر کیسے ٹھک رہا تھا یا بے اب میں کہ ہر جاؤں اپنے جلے
 دل کا دکھ کسے سناؤں سوائے اسی خاوند کے جو میرا خالق اور مالک ہے
 کون اس سختی کی حالت میں مجھے نظر کرے اس غم کے دریا سے مجھے ڈوبنے کو پار
 لگائے یہ ہلکے بڑی عاجزی اور گہنی سے سر جھکا شعلیں ہوئے تھے اٹھا کر اس پاک
 پروردگار کی جناب میں یوں عرض کرے گا اے میرے خاوند تجھے کچھ نہیں چھپا جتنا
 مجھے ہو سکا خوب دوا کہیں کیسے نہ چھپا مابا پ جو رو کا بھائی بہن کوئی کام نہ آیا
 سب نے صاف جواب سنایا اب تو ہی فضل کر کہ تو رحیم اور کریم ہے تب اللہ تعالیٰ کا حکم ہو گا

کہ اسی بندے جن جنکی رضا مند ہیں اپنی عمر گزوانی جس جسکی خاطر بڑی بڑی تکلیف اٹھائی حلال حرام کا کچھ خیال نہ کیا پہلے بریکا دہیان نہ رکھا اللہ و رسول کے حکم کو جنکی خاطر چھوڑ دیا انہیں کی خوشی پر دوڑا کیا خلاف شرع حرام اور بدعت کے کام کرتا رہا اب وہ کہان ہیں کیوں نہیں ایسے بڑے وقت میں تیرے کام آتے تب وہ بیچارہ خجالت اور شرمندگی سے چپ ہو جائیگا اللہ تعالیٰ فرمائیگا دنیا میں حکم ہوا تھا کہ میری عبادت کیجیو تو نے اپنے لوگوں کی خوشی چاہی تھی کاموں میں حاضر رہا عبادت سے غفلت کی اگر تو مجھے اپنا خاوند رحیم و کریم دے جانتا تو ہرگز میرے حکم میں سستی نہ کرتا ہر دم میری خوشی ڈھونڈتا وہی خوشی اور رضامندی میری آج تیرے کام آتی اس آفت سے تجھے چھڑاتی اب میرا اختیار ہی چاہوں بخشوں چاہوں سزا دوں چنانچہ اب ہی ہوگا جسکو وہ غفور الرحیم چاہے گا گناہوں کے ساتھ بھی اپنے فضل سے پاک کیسی سفارش سے بخش دے گی اور جسکو چاہیگا نہ کو پہنچائیگا ابھی ہکونیک کر نیکی توفیق دے کہ سبکی محبت دے بھلا کر تیری محبت میں رہیں تیرے اور تیرے محبوب کے کہنے کی پیروی کریں اور انکے فرمانے پر جان و دے حاضر رہیں تاکہ قیامت کے میں خجالت نہ اٹھادیں وہ انکی سختی اور عذاب سے چھوٹیں آمین رب العالمین

بجرت سیدنا محمد وآلہ واصحابہ الاحبار

چھٹھا باب دوزخ کے بیان میں

اللہ صاحب نے فرمایا ہي وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَوْ اَعِدُّوا لَهَا سَبْعَةً
اَبْوَابٍ لِكُلِّ بَابٍ مِنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُومٌ ۝ اور دوزخ پر
وعدہ ہی اُن سبکا اسکے سات دروازے ہیں ہر دروازیکے لئے اُس میں سے

ایک فرقہ بٹ رہا ہی حضرت ابو ہریرہؓ نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ جب ہزار برس تک دوزخ دہونکا گیا تو سرخ ہوا پھر ہزار برس دہونکا گیا تو سفید ہوا پھر ہزار برس دہونکا گیا تو سیاہ ہوا قیامت تک وہی سیاہ رہیگا جیسی اندھیری رات ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا کیا سبب ہے جو کبھی میں میکائیلؑ کو ہستے نہیں دیکھا حضرت جبرئیلؑ نے کہا یا رسول اللہؐ یہ جو کہتے ہو سچ ہی جس روز سے دوزخ کی آگ پیاہوئی ہے اس روز سے میکائیلؑ کے دل میں اسکی ہدیت ساگی ہے مارے خوف کے ڈرتے رہتے ہیں پھر ہسی منہ سے کیونکر نکلے سبحان اللہ جو ایسے مقرب فرشتے ہیں انکے دل میں دوزخ کی دہشت ایسی بیٹھی ہے جو ہوش و حواس جاتے رہے اس فکر میں پڑے بہتے ہیں کہ خدا جانے کس کو حکم ہو انہیں ڈلنے کا وہ مالک مختار ہے سبکا چھوٹے بڑے سب اسکے بستے ہیں عاجز و چلے جب چاہے کرے اور یہہ آدمی زاد ایسے مغرور اور سرکش ہیں دنیا پر ایسے بھولے اللہ کے حکم سے ایسے غافل ہوئے کہ اُس مقام کا انکو کچھ خیال نہیں دن رات اپنے آرام اور نام کے کام میں لگے رہتے ہیں دوزخ کے عذاب سے کچھ نہیں ڈرتے وہاں کیا حال ہوگا کیسی بلا میں گرفتار ہونگے جسکا کچھ حد و پیمان نہیں اسدم نالہ و فریاد کچھ کام نہ آویگا معذرت اور گڑ گڑانا کسیکا کچھ سنا نجانیکا کہتے ہیں کہ جب لوگ اپنے اعمال کی سزا سے دوزخ میں بھرے جلینگے روتے روتے چلاتے چلاتے حیران ہوں گے کوئی انکی نہ سنیکا کہینگے دنیا میں جب ہم پر مصیبت پڑتی تھی نمت و زاری سے کوئی بجاتا تھا یا صبر کرنے سے کم ہو جاتا تھا یہہ کسی مصیبت ہی کہ ہزار برس گزرے نہ کوئی بچا نیوالا نظر آیا نہ یہہ دکھ کم ہوا ناے یہہ دکھ ہم کس سے کہیں گے

جاوین غرض کہیںکے سَوَاء عَلَيْنَا اِمْرٌ غَنَا اَمْ صَبَرْنَا مَا لَنَا مِنْ مَّحْصِنٍ اب برابر
ہی ہمارے حق میں بقراری کریں یا صبر کریں کہو نہیں خلاصی جب ہزار برس اور
گذر جائیگے تب ایک سفید ابر پیدا ہو گا یہ دیکھ کر خوش ہونگے اور قیاس کریں گے شاید
اللہ نے ہم پر رحم کیا جو پانی بھیجا اب پیاسے رنج سے بچیں گے اس وقت حضرت جبریل علیہ السلام
اللہ تعالیٰ یوں پوچھیں گے کہ یہ گنہگار کیا کہتے ہیں عرض کریں گے تو خود شنوا اور دینا ہے
تجھ پر کچھ پوشیدہ نہیں یہ پانی چاہتے ہیں حکم ہو گا کہ جو اس ابر میں ہیں برسے
وہیں ابر سے پھوٹیں گے ایک ایک اونٹ کے برابر ایسے زہر دار کہ جسکے کاٹنے سے
ہزار برس تک جلن اور سوزش رہیگی پھر ہزار برس تک غل اور فریاد و حیا وین گ
پانی مانگیں گے تب ایک کالی بدلی ظاہر ہوگی انھیں سانپ برسیں گے جنکے کاٹنے سے
دو ہزار برس تک میتابی اور بقراری رہیگی فرمایا اللہ صاحب نے زِدْنَا هُمْ عَذَابًا
فَوْقَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوا يُفْسِدُونَ بڑا یا ہے ان پر عذاب پر عذاب بدلا
اسکا جو شرارت کرتے تھے غرض انواع طرح کے عذاب پی در پی گنہگاروں کے
واسطے دو زمین موجود ہیں ایک دم کی فرصت اور تھوڑی تخفیف بھی وہاں نہ ملیگی
اسی بھائیو اگر اللہ و رسول کے کہنے پر ایمان رکھتے ہو تو قیامت کے عذاب سے ڈرو
اپنی عمر اللہ تعالیٰ کی عبادت اور بندگی میں کاٹو رسول اللہ کی پیروی میں ہو دنیا کی
الفتن چھوڑو شہوت اور طمع کے کاموں سے دور بھاگو سرکشی اور گمراہی اختیار
نکرو اُس قسم حقیقی کے عدل پر خیال رکھو اس کے قہار میں اور جبار میں کے غضب سے
بچو کیونکہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے خوب یقین کرو کہ بدکاروں کو اور نافرمانوں کو
دوزخ میں ڈالے گا دوزخ کو اسے بھریگا سچ ہی بدکاروں کی وہی جگہ ہے اور جو
لوگ اللہ تعالیٰ کی خوشی چاہتے ہیں اسکی حکم برداری کرتے ہیں وہ بہشت میں
داخل ہونگے پورے روایت ہے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام مجسم بنائیںکے

واسطے مٹی خمیر کرنے لگے حضرت جبرئیل علیہ السلام نے ایک ذرہ بھر آگ دوزخ سے
لا کر اس میں رکھی سات طبق زمین کو اسے مجلس دیا جلا مارا آخر وہ آگ دنیا میں
نرہ سکی پھر جب حضرت جبرئیل لائے یہی حال ہوا عرض سات مرتبہ آگ لائے
جب وہ یہاں نہ ٹھہری تب جناب باری تعالیٰ میں عرض کیا خداوند اوزخ کی
آگ کی طرح دنیا میں قرار نہیں پکڑتی حکم ہوا کہ اسی جبرئیل آدمی کی واسطے مینے
دوسری آگ بنائی ہے اسکو لوہے پتھر لکڑی مین رکھا ہے اسے یجا و حضرت
جبرئیل علیہ السلام بموجب فرمانکے وہی آگ لائے کہ آدم علیہ السلام کے جسم
سبارک میں لگی روایت ہے کہ حضرت رسالت پناہ نے ایک دن حضرت
جبرئیل سے پوچھا کہو بھائی دوزخ کی کیا صورت ہے ذرا اسکو بیان کرو حضرت
جبرئیل نے فرمایا یا رسول اللہ قسم ہے مجھو اسکی جسے تجھے پیغمبر کیا اگر دوزخ کی
آگ سوئی کے ناکے برابر دنیا میں لاؤں تمام آسمان وزمین اور جو نیکے درمیان
سب کا سب جل جل کر کباب ہو جائے اور اگر دوزخ یوں کے بدن کا ایک قطرہ
عرق یہاں پہنچاؤں دنیا کے تمام لوگ اسکی بدبو سے ایسی اذیت پائیں کہ
جان سے ہاتھ دھو بیٹھیں اور ایک زنجیر دوزخ یوں کے جکڑ نیکی اگر یہاں لاؤں
تو اسکے بوجھ سے آدمی تو کیا پہاڑ بکر چور خاک سیاہ ہو جاوین یا رسول اللہ
اگر کسیکو دوزخ کے ایک کنارے پر جھکا کچھ انت ہی نہیں ہے عذاب کریں
تو دوسرے کنارے کے آدمی اسکی پیش سے جل بھنکر کو بلا بن جاوین اور غا
اسکا اسف رہی کہ اگر کوئی پتھر اُس میں ڈالے ہزار برس تک نیچے
چلا جائے پھر بھی اسکا اور چھوڑ نہ لگے لکڑی اسکی لوہا پتھر خوراک اسکی
آدمی اور پری و مان کے رہنے والوں کو پانی کی جگھہ دوزخ یوں کا پیپ
ہوا اور کھانے کو زقوم کا درخت جسکو سیج کہتے ہیں اور انکا کپڑا پہنے کا

دوزخ کے رنگ سے بھی زیادہ سیاہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورہ دُخان میں
 اِنَّ شَجَرَةَ الزَّقْوٰمِ طَعَامٌ لِّاَشْيُوْكَ الْمَلٰٓئِكَةِ يَغٰلٰی فِی الْبُطُوْنِ ترجمہ
 بے شک دُخت سیج کا کھانا ہے گنہگاروں کا جسے پکھلا تا نہا کھولتا ہی پٹوین
 اور دوزخ میں سات دروازے ہیں ایک دروازے سے دوسرے دروازے
 ایک شرمسار برس کی راہ ہے اور چوڑائی اسکی اسقدر ایک ایک دروازہ ایک
 ایک گروہ کے لئے مقرر ہے اور ہر ایک دوزخ اپنے اوپر کے دوزخ سے ستر
 اور جو گرم اللہ تعالیٰ کے دشمن اور نافرمان اس میں ڈالے جائینگے دوزخوں کی
 گردنوں میں بھاری بھاری آگ کے طوق اور ماتھے پانوں میں لوہے کی ہتھ
 لکڑیاں اور بیڑیاں دی جائیں گی دونوں ہاتھوں کو پیٹ کی طرف سے نکال کر
 پیٹھ کی طرف کھینچیں گے آگ کے کوڑے مارینگے یہ حال سن کر جناب
 ابنِ عمر علیہ السلام بہت متفکر ہوئے رونے لگے پھر پوچھا کہو بھائی جبریلؑ
 کہیں طبقہ میں دوزخ کے کون قوم رہیں گی جبریل علیہ السلام نے بیان کیا یا
 رسول اللہ صلی علیہ وسلم سب کے نیچے کے طبقہ میں منافقوں کی جگہ ہے جو ظاہر میں
 مسلمان کھلاتے ہیں اور باطن میں جو جو کفر اور شرک کے کام میں کرتے
 رہتے ہیں اللہ و رسول کی محبت دل میں نہیں رکھتے قیامت سے ہرگز نہیں ڈرتے
 مہنہ میں کچھ دل میں کچھ مہنہ کے سچے دل کے کھوٹے اور فرعون اپنی قوم
 سمیت وہیں رہے گا اسکے اوپر کے طبقے میں مشرک رہیں گے
 جو اللہ تعالیٰ کو مانتے تھے پھر اور وہ کو بھی اپنی مشکل کے وقت
 پکارتے تھے ان کی منت مانتے تھے خدا کے کارخانے میں شریک
 اور محتار ٹھہراتے تھے اور وہ عبادت کے آداب جو اللہ کے لئے
 خاص ہیں ان کے ساتھ بجالاتے تھے اُس کا نام جہنم ہی اُس کے

اور پر کے طبقے میں یہود و نصاریٰ جو آخری زمانے کے پیغمبر پر کر انکی کتابوں سے جلی انکی
 پیغمبری صاف ثابت ہے جسکا حال سنت کے باب سے معلوم کر چکے ایمان نلائے رہیں گے
 اسکا نام سقری اسکے اور پر کے طبقے میں شیطان اور اسکی ذریات اور جسے اسکی بیوی
 کی بیٹی اسکا نام لظی ہے اسکے اور پر کے طبقے میں سود کھانیوالے رہیں گے اسکا نام حلی ہے
 ان چھ طبقوں کا بیان کر کے حضرت جبریلؑ چپ ہو رہے تب جناب رسالتؐ آئے
 پوچھا کہ چھ دوزخ کا بیان تو تمہنے کیا معلوم ہوا اب ساتویں کا حال کہو کہ اسکے ہنیوالے
 کون ہیں بولے یا رسول اللہؐ یہ نہو چھو حضرتؑ نے فرمایا کیوں نہیں اسکی حقیقت بھی
 سنانی حضرت جبریلؑ نے جناب پاکؐ کا سراپنی چھاتی سے لگا لیا چوم کر کہا آپ
 نیچے آنجہن کر کے دیکھئے حضرتؑ جو دیکھا بڑی کثرت سے عورت اور مرد اس میں
 بھرے ہیں حضرتؑ نے جبریلؑ سے پوچھا یہ کی امت ہے حضرت جبریلؑ نے کہا
 کہ یہ تمہاری امت کے لوگ ہیں جنہوں نے دنیا میں بڑے بڑے گناہ کئے تھے
 اور سرکشی تکبر کے ساتھ رہتے تھے اللہ کے دشمنوں سے دوستی رکھتے تھے انکی
 موافقت اور مصاحبت کو بہت عزیز جانتے تھے اور بے توبہ دنیا سے گذر گئے حضرتؑ
 یہ سنکر مانزے غم کے بیہوش اور بیتاب ہو گئے حضرت جبریلؑ نے حضرتؑ کے سر مبارک کو
 چھاتی سے لگا کر بوسہ دیا حضرتؑ وہیں ہوش میں آئے فرمانے لگے اے بھائی
 اب سخت مصیبت اور بڑی پریشانی مجھ کو حاصل ہوئی یہ کھکھکرتے روتے
 اپنے حجر میں تشریف لیگئے پھر جانا زپر سر کھکھک آہ و زاری کرنے لگے اپنے
 خاوند بکریم و رحیم کی عبادت میں مشغول ہوئے سجدہ پر سجدہ کرتے رہے دعا پر
 دعا مانگتے رہے سات دن تک یہی حال رہا کہ اس بات کی خبر ہوئی کہ حضرتؑ
 کہاں تشریف فرما ہوئے آخر کو سب اصحاب مگر حجرے کے دروازے پر
 آئے حضرتؑ پہلے سے بلال رضی اللہ عنہ کو دامن میٹھا کر فرما دیا تھا

کہ اگر کوئی آوے تو اُسے آنے نہ یوجب یا رونے قصہ کیا حجر بہین جاوین
 بلالؓ نے منع کیا کہ حضرت کا حکم ہے کہ اندر کوئی نجاوے یا سب بقرار ہوئے
 ناز و فریاد کرنے کو نہ آکر کو سب اپنے گھر گئے یہ گمان ہوا کہ شاید آپؐ نے رحلت
 فرمائے بعد اسکے حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں جا کر یہ سہر گزشت
 مفصل بیان کی حضرت بی بی کو کئی دن سے جو موافق معمول کے حضرت نے کھانچے
 وقت نہیں بلایا تھا اسکا غم تو تھا ہی یہہ حال سنتے ہی بڑی بیتابی ہوئی نہایت
 بقراری سے روتی ہوئیں حجر یکے پاس آئیں دیکھا کہ بلال بیٹھے ہیں فرمایا
 کہ اگر دروازہ کھول دو تو میں حضرت کے چہرہ مبارک کو دیکھ کر سعادت حاصل
 کروں دونو جہان کی دولت سے فائدہ اٹھاؤں بلالؓ نے کہا کہ حضرت کے منع
 کیا ہے کہ کوئی اندر نہ آوے یہہ بات سنکر از بسکہ غمگین ہوئیں پاک پروردگار کی
 جناب میں عرض کرنے لگیں خداوند اگر تو اپنے کرم سے اس دروازہ کو
 کھول دے تو میں اپنے باپ کا چہرہ مبارک دیکھوں زیارت کروں دین
 دنیا کی نیکی جتنی حاصل کروں وہیں اللہ تعالیٰ کی قدر سے دروازہ کھل گیا
 حضرت بی بیؓ بھیتہ چلی گئیں دیکھتی کیا ہیں کہ حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
 وآلہ وصحبہ وسلم جا نماز بچھا کر سجید میں پڑے ہیں روتے روتے آنکھیں
 اپچی سو جگنی ہیں اچہرہ مبارک نے رد اوہ جسم شریف دبلانا توان ہو گیا ہی
 ہاتھ باندھ کر عرض کیا یا ابوی یا رسول اللہؐ یہہ کیا غم و الم ہے یہہ کس طرح کا دکھ
 اور ماتم ہے جو آپؐ نے اختیار کیا ہے مجھ کو اور سب چھوٹے بڑوں کو جس مصیبت نے
 سچین کیا ہے زبان مبارک سے کچھ فرمائیے اس عاجزہ کو اپنے راز سے شک
 آگاہ کیجئے حضرت نے سجید سے سر اٹھا کر دیکھا کہ بی بی فاطمہ نہایت مضطرب
 ہیں عاجزی اور بقراری سے عرض کر رہی ہیں فرمایا کیا کہوں ای جان بابا

کیا بولوں ای فاطمہ آج سات دن ہوئے ہیں کہ جبریلؑ نے اگر ایک خبر ہو شہر ہا
 دی ہے جسکے سننے سے میرا دل پر بقراری چھا گئی کھینچہ میں تھکھری لگ گئی ہے
 اس خالق کی جناب میں پڑا ہوں کارسار حقیقی کی خدمت اور منت کر رہا ہوں
 جنتک وہی اپنے فضل سے میری عقدہ کشائی کرے کون میری خبر لے کس سے
 یہ مصیبت دفع ہو سکے حضرت بی بی یہہ واردات سکر باب کے ساتھ دعائیں مشغول
 ہوئیں رور کو مناجات کرنے لگیں ایک ساعت گزری ہوگی کہ وہیں حضرت جبریلؑ
 تشریف لائے ہستے ہستے آئے فرمانے لگے یا رسول اللہ حق تعالیٰ نے تمھاری امت کے
 کچھ رحم کیا خوش ہوا سقد و غم مگر و حضرتؑ خوشخبری سننے ہی سجدہ شکر کا ادا کیا پھر
 پوچھا کہو میری امت کے گنہگار کس صورت سے دوزخ میں جا دیں گے حضرت جبریلؑ نے کہا
 مرد و عورتوں کے سر کے بال پکڑ کر داخل کریں گے مگر اور امت کے گنہگاروں
 کی طرح سے منہ انکا سیاہ اور چہرہ ہلکی صورت ہوگا طوق و زنجیر گلہ میں ڈالنا بیگا
 اتنی بات سکر حضرتؑ کی کچھ شلی ہوئی روایت ہے کہ جو وقت پیغمبر صاحبؐ کی
 گنہگار امت کو دوزخ میں لیا وینگے مالک و مالکدار و غہ پوچھ گا کہ یہ کی امت کو تو
 قوم سے ہیں جو اور گنہگاروں کی طرح انہیں نہیں لائے فرشتے کہیں گے ہکو اسبطر چہ
 حکم ہوا ہی پھر مالک پوچھیں گے اسی گنہگار و تم کسی امت ہو سچ بتاؤ وہ بولیں گے
 ہم انکی امت ہیں جن پر قرآن شریف اور رمضان کا روزہ اترا تھا مالک یہہ شکر
 کہیں گے کہ یہہ دونو تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ و صحبہ وسلم کے اوپر اترا تھا
 جب دوزخ میں یہہ نام سنیں گے رور و کریاں کریں گے کہ ہم انہیں امیر صلی اللہ علیہ
 وآلہ و صحبہ وسلم کی امت میں ہیں پھر انکی نظر دوزخ کے طرف پڑیگی دیکھیں گے کہ
 زہانیہ یعنی دوزخ کے پیادے ہیبت ناک بھیا فی صورت سے بیٹھے ہیں اور انواع
 طرح کے عذاب اس مقام میں دکھائی دیتے ہیں نہٹ پچو اس اور مضطر ہو کر

مالک سے کہیں گے اگر ہکو حکم ہو تو ہم سب ملکر اپنی مصیبت پر خوب روئیں اور فریاد و
 فغان مچائیں مالک کہیں گے اسی بڑھتو آج کار و ناتھارا کیا کام آویگا اگر دنیا میں سمجھ کر
 چلتے اللہ و رسول کی محبت رکھتے انکے فرمان خوشی سے بجالانے اپنی خواہش اور طمع کو کسی
 کام میں دخل نہ دیتے تو آج کا ہیکو دکھ درد میں پڑتے ایسے غم و رنج میں مبتلا ہوتے آخر
 مالک دوزخ کو حکم فرمائیے کہ کیا دیکھتی ہے انکو اپنی طرف ٹھینچ جو ہیں دوزخ منہ نہ اپنا بھی
 طرف پھیل کر دوڑیگی اکباری انکی زبان پر کلمہ طیب لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ جاری
 ہوگا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کا نام سنتے ہی دوزخ الگ ہو جائیگی پھر مالک غصہ
 ہو کر کہیں گے ان لوگو کو پکڑ دوزخ جواب دیگی یہ لوگ اللہ کے بت کے اس کے محبوب محمد مصطفیٰ کا
 نام جیتے ہیں کیوں کر پکڑوں مالک کہیں گے اسی اللہ جل شانہ کا یوں حکم ہے ہم تم کیا کریں
 تب دوزخ کی آگ دوڑ کر ہر ایک کو پکڑ لیگی کسی کی گردن تک اور کسی کو کمر تک لپٹ جائیگی جیسا
 جیسا گناہ ہے اسکو اسی انار کے موافق عذاب میں پھنسا لیگی مالک فرمائیے اسی دوزخ کی
 آگ خوب خبردار کی کیجیو انکے منہ اور سینوں کو بجلائو منہ سے قرآن شریف کی تلاوت کی ہے
 اور سینہ میں روزہ کی بھوک پیاس کی تکلیف اٹھائی ہے غرض اسی حال سے جہنم لے آئے
 چاہیگا دوزخ میں انکو کہیگا جب انکا وعدہ برابر ہوگا اور مدت عذاب کی تمام ہو جائیگی
 تب اللہ تعالیٰ کا حکم حضرت جبریل کو پہنچے گا کہ اسی جبریل محمد صلعم کی امت کا کیا حال ہے
 جا کر دیکھو در اخیر کو حضرت جبریل وہاں بشارت لائینگے دوزخ کے دار و غذا اس وقت
 اپنے تخت پر دوزخ کے بیچوں بیچ بیٹھے ہونگے حضرت جبریل کو دیکھ کر تعظیم کو اٹھیں گے
 اور کہیں گے فرمائیے کہ ہر آئے حضرت جبریل فرمائیے محمد مصطفیٰ کی امت کا
 احوال دریافت کرنے آیا ہوں فرماؤ انکا کیا حال ہے کس حالت میں وہ پہنچے ہیں
 مالک کہیں گے گوشت پوست ہڈی کو انکی دوزخ کی آگ کھا گئی ہے صرف جان
 باقی ہے سو ہزاروں طرح کے عذاب میں پھنسی ہے یہ ہکڑ دوزخ کے منہ پر

سرویش اٹھائینگے دوزخی حضرت جبرئیلؑ کو دیکھ کر کہینگے اسی مالک سچ فرماؤ یہ صاحب
کون ہیں جنکی صورت سے ہمکو محبت کی بواقی ہیں انکی پیاری وضع ہمارے دلکو بھاتی ہیں
مالک فرمائیں گے اسی گنہگار و بیہ حضرت جبرئیلؑ ہیں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ
وصحہ وسلم کے پاس سے آئے ہیں گناہگار ان دونوں کے نام سننے ہی شور و غل جاکر
نالہ و آہ کر کر بڑی منت و زاری سے عرض کریں گے یا حضرت جبرئیلؑ ہمارا سلام ہمارے پیغمبرؑ کو
پہنچائیے اور ہمارے دکھ اور مصیبت کی خبر انکو سنائیے اور کہئے کہ آپ دنیا میں ہماری
نسی فرماتے تھے کہ گنہگار و نکی شفاعت میں کرونگا جہنم کے عذاب سے انشا اللہ تعالیٰ انکو
چھڑاؤنگا مالک حقیقی سے انکے واسطے مغفرت اور معافی چاہونگا بہت دن گزرے کہ
ہم اس مصیبت میں گرفتار ہوئے کیا ہمکو آپ بھول گئے جلد ہم گنہگار و نکی خبر لیجئے ہماری
مخلصی کی کچھ فکر کیجئے پھر حضرت جبرئیلؑ جب اللہ تعالیٰ کی جناب میں حاضر ہوئے یہ پیغام
گنہگار و نکا حضرت رسالت پناہ کو پہنچا نا بھول جائینگے اللہ تعالیٰ ان سے پوچھیکا کہو جبرئیلؑ
محمدؐ کی امت کا کیا حال ہے عرض کریں گے خداوند اتوب جانتا ہی تجھ پر خوب ظاہر ہیں میں کیا
عرض کروں جو دکھ ان پر گذرنا ہی تو خود دانا ہی میں کیا بیان کروں تو کریم و رحیم ہی جب
مناسب ہو حکم فرما پھر اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت جبرئیلؑ کو یاد دلا و بکا کہ تھے اُن
گنہگار و ن کا پیغام انکے پیغمبرؑ کو نہیں پہنچایا اب جاؤ اور سناؤ اور میرے حبیب سے
کہو کہ اب گنہگار و ن کی شفاعت کے مقام میں آؤ انکی مغفرت چاہو اپنے وعدے کو
وفا کرو حضرت جبرئیلؑ علیہ السلام حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وصحہ وسلم کے پاس
جہاں وہ بڑی خوشی اور عزت سے ایک دانہ موتی اور ایک دانہ یا قوت کے خیمین جہین
چار ہزار بڑے بڑے موتی لٹکے تھیں جڑاؤ تخت پر نور کا تاج سر پر رکھے اپنی
آل اطہار اور اصحاب با وقار کے ساتھ بیٹھے ہیں اور ہزاروں حورین خدمت میں
حاضر ہیں جائینگے جب حضرت علیہ السلام حضرت جبرئیلؑ کو دیکھیں گے پوچھیں گے

کہو بھائی جبریلؑ کہاں سے آئے ہو کیا خبر لائے حضرت جبریلؑ فرمائیں گے دوزخ کی طرف سے
 آتا ہوں تمھاری امت کا پیغام لایا ہوں احوال اٹکا بہہ ہیں کہ دوزخ کی آگ لگا جسم
 کھا گئی صرف جان باقی ہے بڑی مصیبت سخت اذیت میں گرفتار میں مجکود دیکھ کر بہت
 خوش ہوئے تمھاری خدمت میں بہت بہت سلام عرض کیا ہے اور یہ پیغام
 دیا ہے کہ اب ہلکو کچھ تاب و توانائی باقی نہیں رہی رحم کیجئے ہماری فریاد کو پہنچے اللہ
 ہماری خبر لیجئے حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم اس پیغام کو سنتے ہی نہایت
 غمگین اور مضطرب ہو کر زار زار رو دینگے نور کا تاج اپنے سر اتارینگے ننگے سر فرما دیا
 کی صورت بنا کر حضرت جبریلؑ کو ساتھ لیکر عرش معلیٰ کے آگے سجدے میں گرینگے
 ہزاروں زبان سے حق جل شانہ کی صفت اور ثناء بیان کر کے دعائیں مانگیں گے اپنی
 امت کی مغفرت چاہیں گے اور کہیں گے خداوند دنیا میں سے تیرے حکم بجالانے میں
 بہت تکلیف اٹھائی اور میرے بال بچوں نے بھی میرے پیچھے طرح کی اذیت پائی
 قتل ہوئے مارے گئے بیٹے اسکے عوض تجھ سے دہان کچھ نہیں لیا اب بیان مجھ پر
 رحم کر میری امت کے گناہوں سے درگزر تب جناب باری سے حکم ہوگا اسی محمدؐ
 سجدے سے اپنا سر اٹھاؤ دعا تمھاری قبول ہوئی امت تمھاری بخشش گئی دوزخ
 کی طرف جاؤ اپنی امت کو نکالو بہشت میں پہنچاؤ حضرت دہان سے باہر ادولی دوزخ
 نزدیک آکر مالک دوزخ کے داروغہ سے پوچھیں گے کہے میری امت کہاں ہے
 مالک جہنم کا منہ کھول دینگے حضرت کی صورت جب دوزخیوں کو نظر پڑے گی
 ایک مرتبہ سب کے سب فریاد و دواویلا کر کے عرض کریں گے یا رسول اللہ! یا حبیب
 اللہ! یا شفیع المذنبین یا رحمتہ للعالمین ہم لوگ اب اس حالت کو پہنچے کہ کچھ جسم
 باقی نہ رہا دوزخ کی آگ نے سب کھا لیا جلادیا جسم کڑا لا صرف جان باقی ہے
 اب ہم پر مہربانی کیجئے اس دکھ سے نجات دیجئے حضرت فرمائیں گے کہ میں نے

تختاری معذرت جناب باری سے چاہی اب تختاری نجات ہوئی نعم نکھاؤ ذرا حصہ
 کرو پھر مالک کو اسکی خبر دیگے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کا حال بیان فرمائیں گے مالک
 سنتے ہی فی الفور ان لوگوں کو جہنم سے نکالنے کا حکم دیگے حضرت رسول خدا صلی
 اللہ علیہ وآلہ و صحبہ وسلم دوزخ کے دروازے پر اگر ان لوگوں کو جنھوں نے اپنا ایمان
 شرک کی باتوں سے دنیا میں بچا یا تھا مگر شیطان اور نفس کی گمراہی سے گناہ کے
 کام کرتے ہوئے بے توبہ مر گئے تھے انکو وہاں سے جلد نکال کر اپنے ساتھ لیا کر بحر الجہنم کے
 دریا میں غسل دلوائیں گے بدن انکا ہو جائیگا صاف ستھرا جیسے ما کے پیٹے ابھی نکلا
 چھوہ انکا نورانی چودہوین رات کے چاند کی طرح لاثانی پھر ہر ایک کی پیشانی پر داغ
 آزادی کا لکھا جائے گا بعد اسکے سبکے سب بہشت میں داخل ہونگے اور جو لوگ
 آخر زمانے کے پیغمبر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ و صحبہ وسلم پر ایمان نہیں لائے اور انکی
 شریعت کے مطابق نہیں چلے اور جو کفر اور شرک میں ڈوبے رہے وہ لوگ خواہ آدمی
 ہوں خواہ جن جہنم میں پڑے رہیں گے نور بنور کا عذاب چھیں گے کبھی ہاں سے
 مخلصی نہا دیگے یا اللہ یا رحیم ہکو اور سب مسلمانوں کو نیکی کرنے کی توفیق عنایت کر
 اور میرے کاموں سے بچا کہ دوزخ کے عذاب سے یحییٰ بہشت میں جگہ پاوین
 آمین یا رب العالمین بحرم محمد وآلہ و اصحابہ الاحقاد

ساتواں باب بہشت کے احوال میں

فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورہ حج میں اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا
 الصّٰلِحٰتِ جَنَّٰتٍ نّٰجِیٰۤیۡۤہِۭۤنَّ مِّنْ تَحْتِہَاۤ اَنْهٰرٌ یّٰجْوُونَ فِیْہَا مِنْۢ مَّآسَاۤءِ
 مِّنْ ذٰہِبٍ وَّلَوْ لَوۡۤ اَوَّلَبَاسُہُمۡ فِیْہَا حَرٌّۢ بَرٌّۢ ثُمَّ جَزٰہُمُ اللّٰهُ حَسْبُ
 کَرِّہِ لَکَ اُنکو جو ایمان لائے اور کین بھلائیوں باغوں میں بھٹیں جنکے نیچے

نصرین گھنا پھنا دینگے انکو وہاں لنگن سونے اور موتی کے اور انکی پوشاک ہی وہاں ریشم کی یعنی ایمان اور عمل صالح کے عوض میں اللہ نے یہ نعمتیں انکے نصیب کی ہیں جن چیزوں سے یہاں دشمن خوشی کرتے تھے وہاں دوستوں کو ملیں گے دشمن محروم رہیں گے بلکہ دیکھ دیکھ کر جلیں گے افسوس کریں گے دوست خوشیاں کریں گے آرام سے رہیں گے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا رسول اللہ نے کہ بہشت کے دیواریں سونے اور روپے بنی ہیں اور صحن مشک سے اور گھانس وہاں کی زعفران اور کنکر پتھر دھانکے چوہر رسول خدا نے فرمایا ہے کہ جب بہشتی بہشت میں داخل ہونگے آواز آئیگی کہ اے بہشتی رہنے والو خوشیاں کرو عیش مناؤ کہ اب یہاں سے کسیکو نکلنا نہیں ہمیشہ ہمیشہ اس آرام کے گھر میں رہا کرو اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے مالا مال رہو اب کوئی یہاں نہ مرے گا موت کا غم نہ دیکھے گا پھر موت کو دوزخیوں اور بہشتیوں کے روبرو لا کر ذبح کر ڈالیں گے جو جس مقام کے لائق ہے وہ وہاں ہمیشہ رہا کریگا فرمایا اللہ تعالیٰ سورہ زخرف میں وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِي أُورِثْتُمُوهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ترجمہ اور یہ وہاں بہشت ہے جو میراث پائی ہے تمہیں بدلے ان کاموں کے جو کرتے تھے یعنی دنیا میں اللہ تعالیٰ کے تابعداری پر جو تکلیفیں اٹھائیں تھیں اسکے بدلے یہاں خوشی کرو سکھ میں رہو اور ثابت ہے قرآن سے کہ بہشت میں ایسی نعمتیں بہشتیوں کو ملیں گے کہ ہرگز کہیں کبھی نہ یکجا نہ سنا اللہ ہی جانتا ہے کہ وہ کیا ہیں جیسا فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورہ سجدہ میں فَلَا تَقْلُمُ نَفْسٌ قَدِ احْتَفَىٰ لَهُمْ مِنْ قَشْرِ اَعْيُنٍ جَزَاءُ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ترجمہ سو کسی جی کو معلوم نہیں جو چھپا دہرا ہے اسکے واسطے وہ ٹھنڈک ہے آنکھوں کی بدلا اسکا جو کرتے تھے اور فرمایا پیغمبر علیہ السلام نے عکرم بہشت کی ایک

کوٹھرنیکی جگہ سب باتون میں ہر ایک طرح کی خوبون میں تمام دنیا کے اچھے مکالوں سے بہتر ہوگی اور بہشتیوں کا حال ایسا ہوگا تا بان اور نور سے چمکتا لہ لہی کے وہم فہم میں نہیں آسکتا اور میوے رنگ برنگ کے ایک میوے میں ستر طرح کا مزہ ملیگا جو قوت ہستی چاہیں گے نیتھے کھڑے لیٹے اسیدم وہ میوہ موجود ہو کر نزدیک آجائیکا بہشتیوں کا نہ پیشاب نہ پائیدان نہ جو کھاوینگے بعد ہضم کے پسینا ہو کر بہ جائیکہ کسی کو کبھی کچھ آزار دیکھے ہو گا نہ کوئی کسی مصیبت میں نہیگا وہاں کے مردونکی عمر پوری جوانی تین تین برس کی اور عورتونکی اٹھارہ اٹھارہ برس کی عورت مرد جب آپس میں ایک کو دوسرا دیکھے گا اس کے حسن کو دیکھ کر حیران رہ جائیگا مرد سب سے واڑھی مرد کی صورت ہونگے حسن اور جمال عورتوں کا ایسا جو کوئی عورت ایک انگلی باہر نکالے تو تمام دنیا اس کنارے اس کنارے تک روشن ہو جاوے اور مرد ایک عورت کے پاس ستر قسم کا زلیور موجود رہیگا جس قسم کا جو قوت چاہیں پرین وہی زلیور انکی خوشی کے موافق رنگ روپ طرح بدلتا جائیگا کہ وہی بد رنگ میل پرائانا ناقص نہ ہوگا اور جس کا درجہ بہشت میں سب سے کم ہوگا وہ بھی پانچ محل کا بالا خانہ پاویگا ایک سونے کا ایک روپے کا ایک سوئی کا ایک یا قوت کا ایک عرش کے نور کا اور فرمایا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہ وہاں کے مردوں کو سومردونکی قوت ہوگی اور ان کے بدن میں سوا سوا کورینہ اور ہوان اور ناک کے کسی جگہ بال نہ ہونگے اور کپڑا انکا اکثر سحر اسبز رنگ کا ہوگا اور بہشتیوں کی خواہش موافق جس رنگ کا چاہئے موجود رہیگا اور جب گوشت کھائیکا شوق کسی کا ہوگا جاوے پرند حاضر ہو کر کہینگے اے مومنو خدا کے دوست تو تخت العرش کے باغ میں ہمارا مقام ہم پانی پیتے ہیں ہم دریائے سبیل سے اور وہاں کے درختوں سے میوے کھاتے ہیں اچھے اچھے ہم حاضر ہیں تم ہمیں کھاؤ ہمارا کباب نوش کرو بعدہ آدھے جانور ان میں کے بھولے ہوئے اور آدھے کپے ہوئے موجود ہوں گے بہشتی جب ان کو کھا کر اسودہ ہو جائینگے پھر وہ جانور جن کو تینوں کو کرا کر چلے جائینگے

یہ عجیب تماشہ ہو گا لوگوں کو اچھنبار ہے گا اور ہشتیوں کو زیوریلے گا لنگن اور انگوشی
 ایسی ایسی بیش قیمت کہ ہفت اقلیم کی مملکت اسکے بدلے میں نہیں ہو سکتی اور
 حدیث میں آیا ہے کہ جب مومنوں کو بہشت میں لجاوینگے وہ ان کے خادم اور نون اور
 گھوڑوں کو سوئوں اور یا قوتوں جڑاؤ کے زین اور پالان یا کھر سے کس کر حاضر کریں گے
 کہ مومن سوار ہو کر بندہ چاہیں سیر کرتے پھریں اور ہشتیوں کا سلام پس میں ہیں
 طح و بنا میں مومنین کرتے ہیں السلام علیکم یہی ہے اور رشتہ
 کہیں گے سلام علیکم طیبتم فاذ خلوا خالداً فیہ السلام پیچہ تم کو
 تم لوگ باک ہو دو داخل ہو جاؤ اس میں ہمیشہ رہنے لو اور جو فرشتے دنیا میں علی
 لکھے کو ان پر ہو کل تھے وہ ان کی رکاب میں حاضر رہیں گے ہر ایک جگہ اور
 مکانات وہ ان کے انگو دکھاویں گے ایک بالا خانے کی چوڑائی ایک میٹ کی راہ اور
 ہر بالا خانے میں ستر کوٹھریاں جن کی لمبائی چوڑائی تین تین کو ستر تک ہر طرح کے
 نقش و نگار چمکتی ان کی دیواروں میں کہ دیکھتے ہوئے آنکھوں میں چمکو نہ جی لگ جاوے
 اور ہر بالا خانے میں ہزار دروازے اور خدمت کو ہزار غلام باندی ہر وقت مستعد رہیں
 اور ہر بالا خانے کے آگے ستر گھوڑے دو دو پیروں لے کھڑے
 رہیں گے چلنے میں ایسے تیز کہ ہشتی اگر ہزار کوس کے مقام کو چلا چاہے پک
 کی جھپک میں وہ ان پہنچا دیوں جب ہشتی ایسے مکان میں جا پہنچے کہ جس کی ندید
 صنم شنید کیا دیکھے گا کہ ایک تخت یا قوت کے دانے کا بنا ہوا دھرا ہے جسکی
 ترفیع احد جل شانہ فرماتا ہے فیہا سرور و فوجہ و اکھابہ مو
 صنوختہ وہ تخت بلند میاں پر ہو گا اور اس میں بہہ خاصیت رکھی جائیگی کہ جب وہ چاہیں
 اٹھے جاوے بہشتی اس پر بیٹھیں گے اور خادم ان کے قطار باندھ کر خدمت کو
 کھڑے رہیں گے اسم بہشتی یوں شکر ادا کریں گے الحمد لله الذی

صَدَقْنَا وَعَدَهُ وَأَوْدَيْنَا الْأَرْضَ نَقْبُوا مِنْ الْجَنَّةِ حَيْثُ شَاءُوا فَنِعْمَ أَجْرُ الْعَامِلِينَ یعنی
 شکر اہم کا جس نے سچ کیا ہم سے اپنا وعدہ اور وارث کیا چکوا سر زمین کا بے بدین بہشت
 میں جہاں چاہیں سو کیا خوب نیک ہی محنت کرنیوالوں کا ابن بالاء حانون کے آگے ایک
 جگہ اور ہوگی کہ جہاں ہستی بیٹھ کر آپس میں دنیا کی باتیں کیا کریں گے نہایت خوشی
 اور آرام کی صحبت بے کھٹکے میرا ویگی پھر ہر جمعہ کو پاک پروردگار کی دیدار کی نعمت سے
 جو بہشت کی سب نعمتوں سے افضل ہے سرفراز ہو کر میں گے یہ تھوڑا سا احوال مجھلا بہشت کا
 بیان ہوا اگر ہر ایک انکی نعمتوں کی حقیقت لکھوں تو برسوں میں تمام ہوا اور فزون میں بھی نہ سہاویے
 پس سو منو اگر تم اللہ تعالیٰ کی رحمت اور انکی نعمت کی آرزو رکھتے ہو اور بہشت میں جایا چاہتے
 ہو اور انکی مہربانی اور لطف کے گھر میں رہنا چاہتے ہو تو دیکھیں کہ اور نیک کاموں میں
 مشغول رہو ہمیشہ اللہ و رسول کی فرمان برداری بجالاؤ گناہ کے کاموں سے خوب اپنے تئیں
 بچاؤ برے علون سے کنارہ پاک رہو برے اعتقادوں سے بچو اپنی ہر دعا میں بہشت کی تمنا ظاہر
 کرو اور دوزخ سے نجات مانگو حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ واصحبہ وسلم نے فرمایا ہے جو کوئی اخلاص سے
 تین دفعہ کہے گا خداوند مجھ کو بہشت نصیب کر بہشت بھی اس آدمی کی خواہش حق تعالیٰ سے کرے گی
 اور جو کوئی تین مرتبہ دوزخ سے اپنی خلاصی چاہے گا دوزخ بھی انکی حدائی کی خواہش رکھے
 گی یا پروردگار چکوا اور تمام سو من مردوں اور عورتوں کو اپنی طاعت اور حکم برداری کی توفیق
 دے اور نیک کاموں پر ثابت قدم رکھو اور برے کاموں سے دور اپنے بنی تمھارے
 اور انکی اولاد اور اصحاب پاک کی عزت سے یہ دعا
 میری قبول فرما آمین ثم آمین

اٹھون باب ما پاور ہمسائیے حق جیہ میں

فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورہ بنی اسرائیل میں فَلَا تَقْلُ لَهَا فِی وَلَا تَنْهَرُهَا وَقُلْ لَهَا

قَوْلًا كَرِيمًا وَاتَّخِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذَّالِّ مِنَ الرَّحْمَةِ ترجمہ سو نکمہ انکو ہوں بھرت
 اور کہہ ان کو بات ادب کی اور چھکا انکے آگے کندھے عاجزی کر کے نیاز سے اور اسی بات
 سے پہلے فرمایا وَقَضَىٰ رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا يَٰهُوَ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا ترجمہ
 اور حکم کیا تیرے رب نے کہ نہ پوجو اس کے سوائے کسی کو اور باپ سے بھلائی کرو ان تیوں سے
 باپ کا درجہ بہت بڑا معلوم ہو کہ اللہ تعالیٰ نے اُن سے باادب رہنے کو فرمایا اور اپنی عبادت
 ساتھ انکی تابعداری کا حکم کیا اور بھلائی کرنا اُن سے یہ کہ اپنی خوشی پر کسی خوشی کو
 مقدم رکھنا حکام میں وہ راضی ہیں وہی کام بجالانا لیکن یہ بھی معلوم
 ہوا کہ اپنی تابعداری کو اللہ تعالیٰ نے پہلے کیا ہے اس سے سمجھ لو کہ اگر ماں باپ
 کی بات ایسی ہو کہ جس سے اللہ تعالیٰ کی تابعداری اٹھ جاوے تو اسکو نیکیا
 چاہئے نہ اللہ کا حق انکے کہنے پر مقدم ہے اور مقدور بھرا انکی خدمت کرنے میں
 مقصور نہ کرے اور بے ادبی کے لفظ انکے سامنے زبان سے نہ نکالے جا بے راضی اللہ عنہ
 روایت کرتے ہیں کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے کسی نے پوچھا کہ کون کام
 بہتر ہے فرمایا نماز ٹھیک کر کے پڑھنی وقت پر اور نیکی کرنی ماں باپ سے خوش رکھنا
 یہ کام جو بڑے کام نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اس سے راضی نہیں ہوتا اور اسکو دوزخ میں
 ہی جگہ دیتا اور فرمایا کہ جو شخص اللہ سے روزیکی وسعت اور عمر کی درازی چاہئے
 اسکو چاہئے کہ ماں باپ سے سلوک رکھے اور اپنوں سے ملاپ رکھے یہ نقل ہے ایک
 بزرگ کہتے ہیں کہ میں نے توریت میں دیکھا ہے حق تعالیٰ فرماتا ہے اے فرزند
 آدم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کرتے رہو اور ماں باپ کی رضا مندی حاصل کرو کہ
 تم بہشت میں جگہ پاؤ اور میر طرچ کی آفتوں سے بچو پیغمبر خدا علیہ الصلوٰۃ والسلام
 فرماتے ہیں کہ جو کوئی ماں باپ کے دل کو رنجیدہ کرے گا ان کے دل کو دکھ پہنچاوے گا
 کیسی ہی عبادت کرے قبول نہ ہوگی بہشت میں جانے نہ پاوے گا نفع ہے کہ ایک

شخص نے جناب رسالت مآب کی خدمت میں عرض کی کہ میری ما بڑھیا بہت
 ضعیف ہو گئی ہے میں اپنے ہاتھوں سے اُس کو نوالے بنا بنا کر کھلاتا ہوں ۔
 طہارت کروانا ہوں غلاط اس کی دھویا کرتا ہوں فرمائیے کہ ماکا حق مجھ سے
 او اہو آیا نہیں آپ نے فرمایا اگر تو اس طرح سو برس تک ماکا کی خدمت کرتا رہے تو بھی
 اس کے حق سے باہر نہیں ہو سکتا مناسب ہے کہ جب تک جیتا رہے اس کی خدمت کیا
 کر اللہ تعالیٰ رحم کرے تو تجھ کو بخشے اور فرمایا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہ اللہ تعالیٰ
 کی رضامندی ماباپ کی رضامندی سے ملی ہوئی ہے جو کوئی ماباپ سے نیکی کرے گا اللہ
 اس سے راضی رہے گا اور فرمایا کہ جو کوئی ماباپ کے منہ پر محبت سے نظر کرے تو
 حج مقبول کا ثواب پاویے اور جو شخص ماباپ کی قبر پر زیارت کو جاوے ثواب
 پہنچاوے اسکے نامہ اعمال میں حج اور عمرے کا ثواب لکھا جاوے کتاب میں
 لکھا ہے کہ ماباپ کے دس حق ہیں بھوکے ہون کھانا کھلاوے سینگے ہون کپڑا
 پھنساوے غرت حرمت انہی بچار کھے جب بلاوین بے غدر حاضر ہوئے کھانے حکم اور ان کے حکم سے
 پہلے بجالاوے مگر ان کے کہنے سے بدعت اور رسوم جاہلیت کے کام یا کوئی کام جو خلاف
 حکم خدا اور رسول کے ہو گزرتے کرئی بات ان سے نہ کہے بے شرمی کی
 بات ان کے سامنے نہ بولے انکا نام لیکر نہ پکارے راہ میں ان سے آگے نہ بڑھے
 اگر کافرا و فاسق ہو تو نرمی سے انکو سمجھاوے شریعت کے احکام بتلاوے زبرد تو بیچ
 سکرے اور جو بانا نہیں تو چپکا ہو کر ان سے الگ ہو کر بڑے کاموں میں انکا شریک
 نہ ہووے ان کے حق میں بھلائی کو دعائے مانگا کرے اور ماباپ پر اولاد کے چار حق ہیں
 نام انکا اچھا رکھے احکام شریعت سکھاوے اور قرآن پڑھاوے ختمہ دلاوے
 وسعت ہو ایک عورت سے شادی کروادے انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت
 کرتے ہیں کہ حضرت کے وقت ایک شخص تھا جسکا نام علقمہ تھا پادسا نیک کار

صدقہ خیرات بہت دیتا تھا اچانک پیار ہوا ہلال کی کو پہنچا اسکی فی بی حضرت پیغمبر علیہ الصلوٰۃ و
 السلام کے خدمت میں گئی بولی یا حضرت میرا خاوند جان کس فی کی حالت کو پہنچا حضرت نے
 تین شخصوں کو حضرت علی حضرت عثمان حضرت سلمان رضی اللہ عنہم کو علقمہ
 کے پاس تلقین کے لئے بھیجا کہ کلمہ شہادت سنا، میں تینوں بزرگ جب
 وہاں پہنچے دیکھا کہ علقمہ بڑی سختی کی حالت میں گرفتار ہیں کلمہ پڑھا **أَشْهَدُ أَنْ
 لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ** دیکھا کہ علقمہ جاٹے ہیں کہ اس
 کلمے کو اوکریں زبان یاری نہیں دیتی جب کئی مرتبہ سعی کی اور کچھ فائدہ نہ ہوا تو پھر حضرت کی
 جناب میں گئے اور یہ احوال بیان کیا حضرت نے متعجب ہو کر فرمایا کہ انکی ماجیتی ہے لوگو
 نے عرض کیا کہ جیتی ہے بلال کو حکم کیا کہ تم جاؤ میری طرف سے سلام پہنچاؤ اور اسکو
 اپنے ساتھ یہاں تک لے آؤ حضرت بلال گئے اور یہ پیام پہنچایا اور کہا کہ رسول خدا
 صلوٰۃ اللہ علیہ والہ وصحبہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر تم نہ آؤ گے تو میں وہاں آؤنگا یہ بات سنکر
 علقمہ کی مانے کہ کما کہ میرا جان مال سب کچھ رسول اللہ پر صدقے ہے میری کیا مجال
 کہ حاضر نہوں یہ کہہ کر اٹھیں اور عصا اٹھ لئے ٹیکتی چلین حضور میں پہنچکر اس سلام
 علیکم کہہ کر بولیں لونڈی حاضر ہے جو ختم ہو حضرت کی جو بہن نظیر بی انکی تعظیم کو
 اٹھ کھڑی ہوئے بہت آؤ بھکت سے اپنے پاس بٹھلایا پھر پوچھا کھو علقمہ کی ما
 تمہارا بیٹا کیسے کام کیا کرتا ہے انھوں نے عرض کیا کہ علقمہ بہت نیک اطوار ہے
 نماز روزہ خوب کرتا ہے صدقہ خیرات دیتا ہے لیکن میری رضامندی نہیں چاہتا
 اس لئے میں اس سے خوش نہیں حضرت نے سبب پوچھا کہا کہ اپنی جو رو کی باتیں
 سنکر مجھ سے قضا کرتا ہے اسکی خاطر میری خاطر پر غریز رکھتا ہے حضرت نے
 خیال کیا کہ یہی سبب ہے کہ علقمہ کے منہ سے کلمہ نہیں نکلتا بلال کو حکم فرمایا
 کہ کڑیاں جمع کرو علقمہ کو اسمن ڈالکر جلا ہو گا انکی مانے یہ حکم سنکر عرض کیا

یا رسول اللہ میں صدمے تمہارے میرے بیٹے کی کیا تعمیر ہے جواب حکم آپ دیتے ہیں
 فرمایا کہ میں چاہتا ہوں کہ دنیا میں اس کو جلاؤں جو عاقبت کی آگ سے اس کو تھوڑی
 مخلصی ملے اسی علقمہ کی مائیں سم کھاتا ہوں اس کی حبس کے قبضہ قدرت میں میری
 جان ہے کہ جب تک تو علقمہ سے راضی نہ ہوگی نماز و روزہ خیر و خیرات اس کے کچھ
 فائدہ نہ کرے گا امدتِ تعالیٰ کے یہاں اس کا بچاؤ نہ ہو گا یہ سن کر بولے یا رسول اللہ اگرچہ
 علقمہ نے مجھ کو بہت رنجیدہ رکھا تھا پراسوقت میرا دل سپر جلا اور آپ کے فرمانے
 کی وجہ کانپ اٹھا حضرت گواہ رہیں کہ میں نے اس کی تعمیر معاف کی اور اس سے
 راضی ہوئی پھر حضرت نے ان تینوں اصحاب کو علقمہ کے پاس روانہ کیا وہ
 تشریف لے گئے باہر سے کُنّا کہ علقمہ کلمہ شہادت کو اچھی طرح سے باوازنہ ادا کرتے
 ہیں وہی کلمہ پڑھتے پڑھتے جان بحق تسلیم ہوئے حضرت رسالت مآب کو خبر ہوئی آپ
 وٹن تشریف لائے نمازِ جازے کی ادا کی پھر بعد دفن کے لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر
 فرمایا یا رب و خبردار رہو جو شخص اپنی جو رو یا اور کسی کی خاطر ماباپ کو اذیت دیتا ہے
 وہ خدا کے غضب میں گرفتار رہتا ہے اس کی کوئی عبادت قبول نہیں ہوتی حضرت نے
 فرمایا ہے کہ بندہ مسلمان نہیں ہوتا جب تک دل و زبان اس کی یکساں نہ
 ہوئے اور مسلمان نہیں ہوتا جب تک ہمایکی تکلیفات میں اپنے تین شریک
 خمر سے سوہمے کا حق باپ کے حق کے برابر جانو ہرگز کسی بات میں متقدم نہ ہو نہ کمر
 اور فرمایا کہ جو کوئی اہلِ اور رسول پر ایمان لایا ہے اس کو چاہئے کہ حق ہمایکا
 ادا کرے کیونکہ سوال کیا کہ فرمائیے حق ہمایکا کیا ہے حضرت نے بیان کیا کہ
 جب قرض مانگے دیوے رہتے ہوئے نہ چھپاؤے جب بلاؤے جاؤے جب
 بیمار ہو بیمار پر کسی کرے جب سفر کو جاؤے اس کے اسباب اور اس عیال کی تکفالی
 میں رہے جب کسی مصیبت میں گرفتار ہو اس کا شریک ہووے کسی طرح

اسکو دکھ نہ دیوے بھلے کاموں کی نصیحت کرے یہ مومن ہاں کیا حق است اگر تمنا
کافر ہو تو کسی کی چار حق ہیں اول حق اسکے ساتھ بھلائی کرے دوسرا حق اسکی
مال میں کچھ طمع نہ رکھے تیسرا حق اپنی تکلیف اسپر نہ ڈالے چوتھا حق اسپر زور ظلم
نہ پہنچا وے خداوند اہم کو اور سب مسلمانوں کو ایسی توفیق عنایت کر کہ بابا
خویش اقربا یگانے بیگانے دنیا میں ہم سے خوش و خرم رہیں اور بعد موت کے نیکی
سے یاد کریں آمین یا رب العالمین

نوان باب سود گھانیوالونکے بیان میں

فَوَمَا مَّا تَقَالَىٰ تَسِيرًا سَيَّارِكُمْ مِّنْ قَالُوا إِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبَا أَوَّلُ حَلٍّ
اللَّهُ الْبَيْعَ وَحَمَّ الرِّبَا فَمِنْ جَاءَهُ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَبِّهِ فَانْتَهَىٰ فَلَهُ مَا سَلَفَ وَأَمْرُهُ
إِلَى اللَّهِ وَمَنْ عَادَ فَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝ بے دینوں نے کہا
سود کرنا بھی تو ویسا ہی ہے جیسا سود لینا اور اللہ نے حلال کیا سود اور احرام کیا سود پھر
جب کو پہنچی نصیحت اسکے رب کی اور باز آیا تو لہکا ہے جو آگے ہو چکا اور اسکا حکم اللہ کے
اختیار لینے چاہے پکڑے چاہے چھوڑے اور جو کوئی پھر کرے یعنی حکم کے بعد وہی میں
دورخ کے لوگ وے زمین رہا کر نیگے اس آیت سے معلوم ہوا کہ آگے کا سود اگر می اور
سود لینے کو ایک جانتے تھے جیسا اب بھی جھوٹے مسلمان سود گھانیوالے یوں ہیں یلے
ہیں کہ سود لینا بھی تو تجارت ہے اور اسکا نام بدل کر نفع اور فائدہ رکھا ہے سو اللہ تعالیٰ نے
کھول کر فرمایا کہ سود حرام ہے یہ جملہ اور فریب تمھارا کام نہ آوے گا بعد اس
حکم کے جو کوئی مسلمان ہو کر سود لیکھا وہ مقرر جہنمی ہو گا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
روایت کرتے ہیں کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جس بات جھگڑے
ساتوین مسلمان ہر لے گئے دیکھا میں نے ایک گروہ کو سرانگے بیچے

اور پانوں انکے امیرین پیٹ پھول کر مشک کی صورت ہو رہے ہیں سانس پھونکے
 اندر بھرے نظر آتے ہیں آنکھوں سے پیپ جاتی ہے نہایت بدبو علی آتی ہے یہ حال
 دیکھنے میں نے جبریل سے پوچھا یے کون لوگ ہیں جو ایسے سخت عذاب میں گرفتار
 گئے ہیں جبریل نے بتلایا کہ یا رسول اللہ یہ لوگ دنیا میں نہ درہم کو سود کرتے تھے سوائے
 سخت عذاب میں ڈل گئے اور خبر میں آیا ہے کہ جو کوئی حرام سے مال جمع کر کے یعنی
 ظلم کر کے سو ایک زنا کر کے رشوت لیکے چوری وغیرہ کر کے خیر خیرات کرتا ہے اچھے کاموں
 لگا تا لیجیہ اللہ کھانا کپڑا دینا پل سجدہاں سربانہ مال اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں وہ کام
 نیک اسکا قبول نہیں ہوتا ہرگز اس پر کچھ ثواب نہیں پاتا سچ ہم کیوں کہ یہ مال
 اسکا نہیں اور اسکے ملک میں نہیں آیا اور جب تک کوئی چیز کسی کے ملک میں نہ
 آوے اس میں تصرف کرنا جائز نہیں جبکہ مال ہم وہ ثواب پاوے گا یا متصرف کا اعمال
 نیک مالک کو دلا یا جاوے گا اور ایسی کئی کھا کر جو کوئی نیک عمل کرتا ہے اسکا وہ عمل بھی
 ہرگز منظور نہیں ہوتا بلکہ اللہ کی نافرمانی کے سبب اسکے اوپر الٹی لعنت برستی ہے اور
 اللہ تعالیٰ نے سولہویں سیار کے تیسرے کوع میں نافرمانوں کے حق میں ارشاد
 کیا ہے قُلْ لَّيْسَ لَكُمْ بِالْأَحْسَرِينَ أَعْمَالُ الَّذِينَ جَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَ
 هُمْ يَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ مُجْتَنِبُونَ ضَعْفًا تَرْجُمَهُ تَوَكَّلْ اے محمد ہم بتا دیں تم کو کن کے
 کام بہت خراب ہوئے جن کچھ محبت اکارت ہوئی دنیا کی زندگی میں اور وہ سمجھتے ہیں
 کہ خوب بناتے ہیں ہم کام اس سے معلوم ہوا کہ جب تک کوئی مسلمان نہ بنے یعنی
 اپنے عقائد و نیکو اعمال کے ادراک نہ کرے اور فرقہ ناجیہ یعنی سنت و جماعت کے
 طریق پر نہ چلے اور جن باتوں کا حکم ہوا ہے انکو اختیار نہ کرے اور جن کاموں
 منع کیا گیا ہے ان کو نہ چھوڑے اور برا بھلا نہ کرے اگر لاکھوں روپے اپنی دانست
 میں اللہ کی رضا مندی کے کام سمجھ کر خرچ کرے ہرگز وہ کام اسکی جناب پاک

میں مقبول نہ ہوں گے اور اس کی محنت اور سعی کچھ فائدہ نہ کرے گی مفت برباد جانے کی
 سو پہلے چاہئے کہ اپنے عقائد درست کرے اور مقدمہ بھرتیک علون پر قائم رہے
 اور برے علون سے بھاگے کیونکہ جب درخت کی جڑ مضبوط ہوتی تو شاخ
 اپری رہے گی پھل بھی لگین گے اور جو جڑ کٹ گئی یا ناقص ہو گئی تو پھل کا ہے کو لگین
 اگر لگے بھی تو پھر جھڑپڑین گے کچھ کام کے لائق نہ ہوں گے روایت ہے جابر رضی اللہ
 عنہ سے لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکل الربوا و موکله و کاتبہ و شاهدہ و قال
 ہنم سواک و ترجمہ لعنت کی رسول علیہ الصلوۃ والسلام نے سود کھانیوالے اور دینے
 اور اس کا تمسک لکھنے والے اور اسکے گواہوں پر اور فرمایا کہ یہ سب گناہین
 برابر ہیں اور فرمایا سونا سونے سے روپا روپے سے گہون گہون سے جو جو سے
 خرما خرے سے نمک نمک سے برابر ہے اس میں جو کوئی ان چیزوں میں زیادہ لے گا
 سود شہرے گا اور جس شہر اور گائون میں سود خوار بہت ہوں گے وہ شہر اور
 گائون البتہ ویران ہو گا و انکی چیزوں میں برکت باقی نہ رہیگی مگر قرض دینا کسی کو بے
 منفعت اس کا ثواب البتہ بہت ہے حضرت علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ
 معراج کی شب کو بہشت کے دروازے پر میں نے لکھا دیکھا کہ جو کوئی یکدم امد کی
 راہ میں خیرات کرے اسکو دس درم کا ثواب ملے گا اور جو کوئی امد کے واسطے
 ایک درم کی قرض دے اسکو اٹھارہ درم کا ثواب ملے گا اس زیادتی کا سبب
 میں نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا انھوں نے کہا کہ جب کوئی خدا کی
 راہ میں کچھ دیتا ہے کبھی محتاج اور کبھی غیر محتاج کو پہنچاتا ہے اور آدمی قرض میں
 چاہتا ہے مگر احتیاج کے وقت اس واسطے قرض دینے کا ثواب خیرات
 زیادہ ہوتا ہے اور وزن اور نانپ لینے کے وقت زیادہ لینا اور دینے
 کے وقت کم دینا دونوں بہت برے ہیں فرمایا امد صاحب شے سورہ

مَطْعَمِينَ مِنْ دُونِ الَّذِي خَلَقَهُمْ يَكْفُرُونَ إِذَا كُنَّا لَآءِ الْغَائِبِينَ كَيْتُفُونَ وَإِذَا
 كَانُوا فِي أَوْزَانٍ يُخْسَرُونَ خَوَالِي كُتَانِيَا لَوْ كُنْ جَبَانِي لِيْن مے تَوْبَرُہ کر لین
 اور جب نانپ دین انکو یا تول دین تو کھٹا کر ین ایسے لوگ جو اس طرح کے گناہ
 کر کے اپنے لڑکے بالوں کو کھلاتے ہیں دنیا کھاتے ہیں قیامت کے دن ویسے
 بڑی سختی میں گرفتار ہوں گے کیا تعجب ہے بڑی حیرت ہے کہ آدمی عاقبت کو جو
 ہمیشہ کی دولت ہے اسکو بیچ کر دنیا کو جو محض ناچیز ہے سول لیتے ہیں اور وہ ان کے
 تول کی کچھ خبر نہیں رکھتے سو حقیقت میں یہ لوگ قیامت پر ایمان نہیں رکھتے اور
 وہ ان کی باز پرس کا خطرہ نہیں کرتے پیغمبر نے فرمایا کہ ایک زمانہ آوے گا جو سب سود
 ہوں گے کسی نے پوچھا یا نبی اھد فرمائے کیوں کر سب لوگ سود خور بن جاویں گے
 آپ نے فرمایا اس طرح سے کہ کوئی سود کا معاملہ کرے گا کوئی اس کام میں مدد کرے گا کوئی
 درمیان میں وکیل بنے گا کوئی گواہ ہوگا کوئی لکھنے والا غرض دنیا میں سود کا
 کاروبار پھیلے گا کہ کسی کو اسکا کھانا عیب نہ معلوم ہوگا بلکہ جو کوئی منع کرے گا تو
 تعجب جائیں گے پھر کسی کے سمجھائے سے ہرگز نہ سمجھیں گے اسکو اپنی بڑی
 کھائی جان کر دل میں اسکی ہرانی کو آنے میں گے پھر اس خد اور نافرمانی کی چٹوں کے
 ساتھ اپنے تئیں اچھے مسلمانوں میں گنتے رہیں گے حقیقت میں وہ خود دشمن ہیں
 خدا اور رسول کے چنانچہ اھد تعالیٰ نے فرمایا ہے تیسرے سینہ پار کے تھمتے رکوع
 میں کہ جو سود لینا بعد حکم کے نہیں چھوڑے ہو خدا و رسول کے گواہ اور اس کے
 رسول سے بھائیو اب اس سے زیادہ اور کیا ہو گے کہ سود کھانے والے جو
 سود کھاتے ہیں گویا خدا اور رسول سے لڑائی کرتے ہیں اور جس نے اھد اور
 رسول سے لڑائی کی پھر اسکا حال کیا ہوگا اپنے دل میں خوب سمجھ لو
 اور فرمایا علیہ السلام نے فرض خواہ قرضدار کی سواری پر سوار نہو اور اسکا ہدیہ نہ

کیونکہ قرض دار سے جس طرح فائدہ قرض خواہ کو پہنچا وہ سود ہے مگر جو قرض کے آگے سے پہلے رسم
 التین جاری ہو یا احد یا کریم ہو گا اور سب مسلمانوں کو حرام کے کھانے اور حرام کے کب کرنے سے
 حرام مال حاصل کرنے سے بچائیو بلکہ شبہہ کی چیزوں سے بھی محفوظ رکھیو نبی صاحب کی اور انکی
 آل اور اصحاب پاک کی غت و حرمت سے آئین یا رب العالمین

دسویں باب زکوٰۃ اور عشرینے زراعت کا خزانہ میں سے احوال

فرمایا احد تعالیٰ نے سورہ بقرہ میں تین جگہ اَقِیْمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ کَثْرَتِیْ رَکْعُوْهُمَا زکوٰۃ اور زکوٰۃ اور
 اسی طرح کئی سورتوں میں اسکی تاکید فرمائی اس سے معلوم ہوا کہ سب عبادتوں میں اس
 عبادت کی بڑی تاکید ہے اسکا ترک کرنیوالا سخت عذاب میں گرفتار ہو گا نفل ہے کہ کسی نے
 حضرت سے پوچھا تھا کہ حکم کیا ہے تھا گھڑی گھڑی جو احد تعالیٰ نے نماز اور زکوٰۃ
 حکم فرماتا ہے اس میں کیا عید ہے فرمایا جو کوئی جس چیز کو دوست
 رکھتا ہے ہمیشہ اسکو یاد کیا کرتا ہے سوا احد کے نزدیک ان کاموں
 برابر کوئی عبادت نہیں کیونکہ تا بعد از یہی صورت اس میں خوب
 پائی جانی ہے جان سے اور مال سے اور دنیا میں یہ دونوں بہت پیار ہیں ہر کوئی یہہ چاہتا
 کہ جان پر تکلیف نہ ہو اور مال گھر سے باہر نہ جاوے سو وہ خاوندانِ دین کو بندیکو چاہتا ہے
 حضرت عبد اللہ حضرت عباس کے بیٹے راضی ہو امدان سے کہتے ہیں کہ حضرت علیہ السلام
 فرمایا کہ جو کوئی نماز پرستے اور حکم شرع کے موافق زکوٰۃ اور عشرینے دے تو اسکی
 نماز قبول نہیں ہوتی اور فرمایا علیہ السلام نے مَنْ آتَا اللّٰهَ مَالًا فَلَمْ يُؤَدِّ زَكَوٰتَهُ
 مِثْلَ لَه مَالَهُ یَوْمَ الْقِيَمَةِ شَجَاعًا اَوْ رَجُلًا زَبْنَانًا یَطْوِقُهُ یَوْمَ الْقِيَامَةِ یَاْخُذُ
 بِرِجْلِ مَمِّتِهِ ثُمَّ یَقُوْلُ اَنَا مَالُكَ وَاَنَا كَعَنْزِكَ یہ جو کہوتا ہے
 احد تعالیٰ مال پھرا دینے کرتا وہ اس کی زکوٰۃ بنایا جاتا ہے وہ مال قیامت کے

دن سانپ سرگنجا جس کی آنکھوں پر دو لفظے سیاہ بین لپٹا جاتا ہے وہ سانپ
گروں میں طوق کی طرح پکڑتا ہے وہ دو لون جھڑون سے اپنے مالک کو پھر کہتا ہے
میں تیرا مال اور تیرا گنجلے وہی مال زبرد ارادہ بن کر آدمی کے گلے میں پلٹے گا
اور اپنے زہر سے ہر دم اسکے کیلجے کو پانی پانی کرے گا اور فرمایا جو کوئی مال کی زکوٰۃ
دیتا رہتا ہے اس کا مال پاک طیب ہوتا ہے بعد زکوٰۃ کے جس قدر باقی رہتا اس قدر تعالیٰ
اس میں برکت دیتا ہے اور اس کو اور اسکے مال کو آفتوں سے بچاتا ہے اور فرمایا کہ
جب میری امت میں کئی چیزیں ظاہر ہوں گے اس کی بدی میں سب کے سب پکڑ
جائیں گے ایک یہ کہ جب گناہ علانیہ ظاہر ہونے لگیں گے تب کئی طرح کے مرض نیا
میں پھیلنے لگیں گے ہزاروں آدمی ایک پر ایک مرنے لگیں گے دوسری یہ کہ جب لوگ
سو آپس میں ظاہر لینے لگیں گے ان کے جانوروں پر آفت آویگی گائے گورو بھڑی بکریاں
ہزاروں مرنے لگیں گے تیسری یہ کہ جب زکوٰۃ دینا موقوف کرینگے تو پانی ہر سنا بند ہوگا
تھکالی پڑیگی چوتھی یہ کہ جب نماز پڑھنے میں سستی کا ہلی کرینگے حلال روزی نہ ملے گی
و انوائں ڈول پھریں گے پانچویں یہ کہ جب آپس میں عہد شکنی کریں گے
دشمن کے لوگ ہر طرف سے گھیر لیں گے خون ریزی چھے گی چھٹی یہ کہ جب مالدار
فقیروں کے مدتے سے ہاتھ کھینچیں گے اور لوگ لینے کے وقت تول میں زیادہ
لین گے پھر دینے کے وقت کم دین گے منگی پڑے گی ظالموں کی حکومت ہوگی سو
یہ سب پیش گوئی ہمارے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اب ظاہر ہوئی اور
ہوتی جاتی ہے اسے ہائیو مسلمان کا دعو اکرنے والو خوب سوچو اور دھیان کرو
اپنے گریبان میں منہ ڈال کر رو اب تو خوشیاں کرتے ہو دولت کماتے ہو
حرام حلال کچھ نہیں دیکھتے کہنا سنا سمجھا نا بھانا ہرگز نہیں مانتے جس میں دولت
ہاتھ لگے وہی کرتے ہو بلکہ حرام کو تاویل کر کے حلال بناتے ہو جب جان

کندہ کی حالت تکچھے گی اسوقت اسکا حال بے شبہ معلوم ہوگا ایسی نافرمانی کا مزہ لے
 شک پکھو گے اور ہمیشہ اسکی سزا پاتے رہو گے اور کتاب میں لکھا ہے کہ جو کوئی
 زکوٰۃ دیتا رہے گا اور اگر تار پیکا اسکو پہلے آسمان میں سخی دوسری
 میں طیب یعنی پاک تر سے میں مطیع یعنی حکم بردار چوتھے میں بار یعنی نیک کا
 پانچویں میں مصلی یعنی دانا چھٹویں میں مبارک ساتویں میں مغفور یعنی بخش گیا
 کہیں گے اور جو زکوٰۃ اور عشر نہ دے گا وہ پہلے آسمان میں بخیل دوسرے میں
 لیمتیر میں یعنی چوتھے میں خدا کا دشمن پانچویں میں گنہگار چھٹویں میں بے برکت
 ساتویں میں بد بخت کہلا دیگا اور فرمایا کہ جو کوئی زکوٰۃ نہیں دیا کرتا مسکین فقیر کا
 حق اور انہیں کیا کرتا ان کا دیندار رہتا ہے قیامت کے دن دے حق دار مال
 داروں کی کمزوری پکڑیں گے اپنا حق مانگیں گے جب وہ انکو کچھ نہ دے سکے گا
 اور دعا کی اسکی نیک عمل حق داروں کو دلا دیگا اسکو مفلس انکو مالدار بنا دیے گا
 ورنہ تو وہ اس عذاب میں گرفتار ہو دیگا پھر ان وارث اسکی آپس میں حصہ بٹھا کر لیں گے
 اپنی خواہش کے موافق جس طرح چاہیں گے گا اثر دینگے چھوکیں گے اے مسلمانو خافلو یہ
 کیا عقل ہے کہ کیسی کسی محنتوں سے مال جمع کرو کس کس کا کٹا کٹ کے ظلم کر کے
 دولت مند بنو پھر اسکا خادمہ کچھ نہ اٹھاؤ اٹھتے دکھ میں پڑو دوسرا چین کر کے سزا
 اڑاؤے علاوہ اسکے دوسری کمائی بھی تمہاری اسن بخل کے سبب چین جاویے
 اور فرمایا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صدقہ دینے والوں کے حسب ستر ہا دہ دور ہونی
 چاہیے اور فرمایا جو کوئی شے کو لپٹا پٹا دے جب تک وہ کپڑا اسکے بدن میں رہے گا
 ہر روز اتار دینی دینے والے کے حق میں لکھی جائے گی اور جو بھوکے کو پیٹ بھر
 کے کھاتا ہے دوزخ کی آگ سے نجات پاتا ہے اسکے اور دوزخ کے درمیان
 پان سو ہر کا فرق ہوتا ہے کسی نے حضرت صلعم سے پوچھا کہ کون کام بہتر ہے

فرمایا مومن کا دل خوش کرنا بھوکے کو کھلانا اور فرمایا بحمل اللہ تعالیٰ اور مومن سے دور رہنا
 اور دوزخ سے نزدیک اور بخیر اللہ تعالیٰ اور مومن سے نزدیک رہنا اور دوزخ سے دور رہنا
 کہ ایک روز حضرت ملک الموت حضرت داود علیہ السلام کے پاس بیٹھے تھے کہ ایک جوان
 حسب صورت نیک سیرت وہاں آیا حضرت داود نے اس کی تعریف کی ملک الموت نے
 کہا اس کی جو بی اب کیا بیان کرتے ہو عمر اس کی ہو چکی حضرت داود نے فرمایا کیوں کر جانتے
 ہو کہا کہ اللہ تعالیٰ کا حکم مجھ کو یوں ہوا ہے کہ سات دن کے بعد اس کی جان قبض
 کروں یہ بات سنتے ہی حضرت داود بہت غلین ہوئے بعد سات روز کے وہی
 جوان پھر حضرت کے پاس آیا نہایت متعجب ہو کر دل میں خیال کرنے لگے کہ شاید ملک
 الموت نے سات مہینا یا سات برس کہا ہو گا میں بھول گیا اس میں حضرت ملک
 الموت سے پھر ملاقات ہوئی سبب پوچھا انھوں نے بیان کیا سچ ہے کہ اس
 جوان کی عمر تمام ہو چکی تھی یوں ہوا کہ جس دن وہ برتا اس نے اللہ کی رضا مندی پر فقیروں کو
 بہت کچھ دیا فقیروں نے مل کر اس کی درازی عمر کے واسطے سناجات کی حق تعالیٰ نے
 اپنے کرم سے قبول کر لی سات دن کو سات برس سے بدل دیا اس سے معلوم ہوا
 کہ اللہ تعالیٰ جب چاہے جو چاہے کرے دلیل اس کی قرآن شریف کی آیتیں ہیں
 وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَفْعَلُ مَا يُؤْتِي ۖ وَاللَّهُ يَحْكُمُ مَا يُرِيدُ ۚ اَوَرَأٰنَ اللَّهُ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ ۚ
 بعضے ملحد اس قدرت سے اللہ تعالیٰ کے منکر ہو کر کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو اب
 کچھ قدرت نہیں کہ کوئی نیا حکم کرے جو کرنا تھا کر چکا سو ایسے لوگ تو اللہ تعالیٰ کے
 دشمن ہیں اور نادان محض کہ اس کے کمال میں جو ہر دم کامل ہے نقص نہ چاہتے
 ہیں الہی چلو اور سب مومنوں کو بھلے کاموں کی توفیق دے اور ہرے

علین سے دور رکھ حرمت سے اپنے رسول

خدا اور ان کی آل اطہار کی آمین یا رب العالمین

گیارھوں بابوں وغیرہ نصابیہ والوں کی بیان

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ساتویں سیار کے دوسرے ربع میں **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَكَافُ
وَالْكَرَامُ رَجَبٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوا كَعَلَّامٍ تُفْلِحُونَ** ترجمہ ہے ایمان والو یہ جو
شراب اور جو اور بت اور پائے گندے کام ہیں شیطان کے سوان سے پختہ رہو شاید تمہارا جہلا ہو یہ
حدیث سے معلوم ہو کہ جس چیز کا پانی سر کے گرنے سے لانا لے لے وہ تھوڑا بہت سب حرام اور نجس ہے
جو چیز نسا لاوے مگر سر ہی نہ ہو وہ نجس نہیں لیکن حرام ہے تصور ہی ہو یا بہت اور جو اوہ کہ شرط بد
کسی چیز پر کہ اس میں بہت اور کچھ نہ ہو وہ حرام ہے اور ایک طرف کی شرط حرام نہیں باقی بد
کھیل کے اس میں شرط بد فی رواج ہے اگر بغیر شرط کھیلے تو جو انہیں لیکن یہ کہ شیطان ہی
یہاں سے اللہ کی یاد اور نماز سے روکتا ہے بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ فرمایا
رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے **مَا أَسْكَمَ مِنَهُ الْفَرْقُ فَمَاءُ الْكَفِّ مِنَهُ حَرَامٌ** جو چیز نسا
نسا لاوے فرق بھرینے سے ایک چلو بھر بھی اسکا حرام ہے فرق سولہ رطل کا ہوتا ہے
اور رطل ہوتا ہے ایک سوان کٹھ بھر ہی سارے چھ ماشے کا اور بھر ہی سارے
وسل ماشے کی یہاں فرق سے مراد بہت اور چلو سے مراد تھوڑا چنانچہ اگلی حدیث سے
ثابت ہوا روایت کی احمد اور ترمذی اور ابوداؤد نے کہا جابر رضی اللہ عنہ نے کہ فرمایا رسول صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے **مَا أَسْكَمَ كَثِيرٌ لَا تُفْكِلُ لَهُ حَرَامٌ** روایت کیا اسکو ترمذی اور
ابوداؤد وابن ماجہ نے م جس چیز کا بہت نسا لاوے کٹھ بھر بھی حرام ہے اور ایک
صحابی نے پوچھا کہ یا حضرت میں نے یتیم کے مال سے شراب مول لی تھی اب یہ
حرام ہوئی اسکا کیا حکم فرمایا کہ پینک دو شراب کو اور توڑ دو اس کے باسنوں کو
ایک روایت یوں ہے کہ انھوں نے پوچھا کہ میں نے کاسہ کو باؤن حضرت نے

فرمایا نہیں ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ خطبہ پڑھ کر غرض نے منبر پر رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پھر
 فرمایا کہ نازل ہوئی آیت شراب کے حرام ہونے کی اور وہ پانچ چیز سے ہوتی ہے انگور اور کھجور گینہون
 اور جو اور شہد اور خمر یعنی شراب وہ چیز ہے جو چھپاؤ سے عقل کو لینے آدمی کو مست پہنچ
 بناوے روایت کی بخاری نے اور اسی مضمون کی حدیث ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے
 پیغمبر خدا کے قول پر نعمان بن بشیر سے روایت کی ہے انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جب حرام ہوئی شراب
 ان دونوں ہم کو انگور ہی شراب ملتی نہ تھی مگر تھوڑی اور اکثر ہماری شراب بنتی تھی خرے
 روایت کی بخاری نے کہا بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا نے سوال کیا کسی نے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام
 کو بیخ تھیں شہد کی شراب کا کیا حکم ہے فرمایا ۛ کُلُّ شَرَابٍ مُسْكِرٌ فَهُوَ حَرَامٌ ۛ متفق
 علیہ یہ یعنی جو پینے کی چیز نشالاوے وہ حرام ہے کہتے ہیں کہ میں کی یہی شراب تھی او
 قاموس میں جو بڑی معتبر لغت کی کتاب سے لکھا ہے کہ خمر وہ چیز ہے جو مست کرے وہ انگور
 کے رس سے ہو یا اور کسی چیز سے اور عام صحیح تر ہے کیونکہ جب خمر دینے میں حرام ہوئی
 اس وقت وہ ان انگور کی شراب نہ تھی بلکہ وہ ان کے لوگ خرے سے بناتے تھے اور وہ جہم
 قسمیہ خمر کا یوں ہے کہ لغت میں خمر کے معنی چھپانے اور غلو ط ہونیکے ہیں اور چھپاتی ہے
 عقل کو اور پرانہ کر دیتی ہے اس کو اور ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ فرمایا رسول علیہ
 الصلوٰۃ والسلام نے ۛ کُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ ۛ و ۛ کُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ ۛ روایت کی مسلم نے سب سے
 کی چیز خمر ہے اور سب سے خیر حرام ہے انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ سوال کیا کسی نے حضرت کے سر کو بنایا جو
 خمر سے فرمایا اپنے نہیں روایت کی مسلم ان حدیثوں کی رو سے معلوم ہوا کہ خمر یعنی شراب
 اور کھجور وغیرہ پر موقوف نہیں جو کھانے پینے کی چیز نشالاوے اور عقل کو چھپاؤ وہ خمر ہے
 اس کی تھوڑی بہت سب حرام چنانچہ امام مالک اور امام شافعی و امام احمد ان یسئلون ۛ
 اماموں کے نزدیک انور امام محمد جو امام ابو حنیفہ کے شاگرد و شیعہ ہیں اور فتویٰ اس
 مقدمے میں کہتے ہیں کہ انکی رائے پر دیا گیا ہے رحمۃ اللہ علیہم اور بہت سے اگلے

پچھلے علما و نیکائے مذہب ہیں ان حدیثوں کی اور ان اماموں کے اتفاق کی رو سے تاریخی دینی
 اور تاریخی وغیرہ کا سکہ اور وہ چیز حسینؑ نے کی چیز کچھ ملی ہوئی ہو کھانا نہ چاہئے اگرچہ
 امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک درست ہے پر اہل ورع محتاط مسلمان کو مناسب
 کہ اس سے دور رہے اور وہ علم رضا سے روایت ہے کہ ایک شخص حضرت کے پاس آیا اور
 اس نے عرض کی کہ ہم سرزمین میں رہتے ہیں اور سختی اور محنت کے کام کیا کرتے ہیں
 اور یہ بغیر قوت بدن کے نہیں ہو سکتا اور شراب پینے سے یکوقت ملتی ہے کیا ہم میں
 شراب حضرت نے فرمایا جو شراب تم پیتے ہو وہ شالافی ہے اس نے کہا ہاں حضرت نے
 فرمایا تو دور رہو اس سے پھر اس نے عرض کی یا رسول اللہ لوگ وہاں ایسے نہیں ہیں
 کہ پینا چھوڑ دیں حضرت نے فرمایا کہ اگر نہ چھوڑو تو قتل کرو انکو روایت کی ابو داؤد نے
 اور فرمایا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہ حق جانشانہ اپنی سو گند یاد کر کے فرمایا ہے کہ جو شخص ایک
 چلوں شراب پئے گا ضرور اس کو دو زنجیوں کا پیپ پلاؤں گا اور جو کوئی چھوڑ دیگا اس کو
 میرے خوف سے بے شبہ اس کو پلاؤں گا بہشت کے نہروں سے جو پاک
 اور صاف ہے روایت کی احمد نے اور فرمایا علیہ الصلوٰۃ والسلام کہ داخل نہو گے
 بہشت میں تین شخص ایک جو پیا کرتا ہے شراب دوسرا جو توڑتا ہے علاقہ
 رحم کا یعنی ناتما اپنائیت کا تیسرا جو سچ جانتا ہے بادر کو روایت کی احمد نے
 اور فرمایا کہ شراب پینے والا اسی حالت میں مر جائیگا یعنی توبہ نہ کرے تو
 اللہ تعالیٰ کے سامنے اس کا حال بت پرست کا سا ہو گا روایت کی احمد اور
 ابن ماجہ نے اور فرمایا علیہ السلام نے تین شخص ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر
 سزا عاقبت حرام کی ہے ایک جو مدمن الخمر ہے یعنی ہمیشہ پینے والا شراب
 دوسرا عاقبت جو دکھ دے ماباپ کو تیسرا دیوث جو بے غرق رہے اپنے گھرانے
 میں یعنی اس کے گھر والے حرام کاری کیا کریں اور وہ جانے پھر چکا ہو رہے روایت کی

احمد اور سامی نے اور فرمایا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو کوئی شرب پتیا چاہیں
 کی نماز اسکی امدد تعالیٰ قبول نہیں کرتا اس حدیث معلوم ہوا کہ جب چاہیں دن
 کی نماز جو سب عبادتوں سے افضل ہے قبول نہیں ہوتی ہے تو دوسری عبادت
 تو بطریق اولیٰ قبول نہو کی روایت کی ترمذی اور سامی نے اور ابن ماجہ نے ابن عمر
 سے فرمایا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مَنْ أَطْعَمَ شَاوِبَ الْحَجَرِ لَقَبَهُ سَلْطَانُ اللَّهِ عَلَيْهِ حَيَّةٌ
 وَعَقْرَبٌ فِي قَبْرِهِ وَمَنْ قَضَىٰ حَاجَتَهُ فَقَدْ أَعَانَ عَلَىٰ هَلْءٍ لَا يَسْلَمُ وَمَنْ جَالَسَهُ حَشَرَهُ
 اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْبَىٰ وَلَا حُجَّةَ ترجمہ جو کوئی ایک لقمہ کسی نشاپینے والے
 کے منہ میں رکھیں امدد تعالیٰ اسکی گورین مقرر کرے گا سانپ اور بچھو کہ اسے دسا
 کریں اور جو اسکی حاجت بر لاوے تو گویا وہ مسلمان بھی جبراً کھاڑنے پر لگا ہے اور جو
 اسے ساتھ نیٹھے گا امدد تعالیٰ اسکو قبر سے اندھا ٹھاونگا اور حق تعالیٰ کے پاس اسکی
 کچھ اسکی حجت نہ چلے گی اور فرمایا کہ جو کوئی نشاپینے والے سے مصافحہ کرے یا اسکو سلام
 کرے تو امدد تعالیٰ چاہیں ہر اسکی عبادت اسکی ناچیز تر دے یے دونوں حدیثیں فی خیرۃ الملوک
 کی ہیں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 بِسَلَامٍ عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ وَمَقْتِرٍ ترجمہ منع کیا رسول اللہ نے ہر ایک نشا لانے والی اور
 سست کرنے والی چیز سے اس حدیث سے اور اگلی حدیثوں سے ثابت ہوا کہ تاڑی اور گانج
 اور مدت اور جنگ اور افیون اور جو چیز اس قسم کی ہو سب عوام میں روایت کی
 ابو داؤد نے مائے بخانی مسلمانوں ہوشیار ہو جاؤ ایسی ہر ہی چیز سے م دور رہو
 کہ نہ نشا پانی کے نزدیک نہ جاؤ اور اگر کوئی تم میں سے کچھ نشا کھاتا پیتا ہو چاہئے
 جلد توبہ کرے اور امدد تعالیٰ کی جناب میں استغفار بجالاوے پھر اسے گردنہ جاوے
 اور نہشاپینے والوں کی محبت سے پرہیز کرے یا اللہ یا کریم بگو اور جمیع مسلمانان کو
 ان حرام چیزوں سے بچاؤ اور دور رکھو بفضلہ و کرمہ آمین ثم آمین بحرست النبی واللہ الامجاد

بارھوان باب نماز کے بیان میں

فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورہ ہود کے رسوین رکوع میں وَاقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفِي النَّهَارِ وَزُلْفَا
مِنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبُ السَّيِّئَاتِ ترجمہ اور کھڑی کر نماز دو لون سرے
دن کے اور کچھ مکروں میں رات کے البتہ نیکیاں دور کرتی ہیں برائیوں کو اور عبادہ بن عباس
رضی سے روایت فرمایا رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خمس صلوٰۃ افتخر خضع لله تعالیٰ من
أَحَبِّ رُضُوعٍ هُنَّ وَصَلَاتُهُنَّ كَوَقْفُهُنَّ وَأَمَّ زَكْوَعُهُنَّ وَخُشُوعُهُنَّ كَانَ لَهُ عَلَى اللَّهِ عَهْدٌ
أَنْ يَغْفِرَ لَهُ مَنْ لَمْ يَفْعَلْ ذَلِكَ فَلَيْسَ لَهُ عَلَى اللَّهِ عَهْدٌ إِنْ شَاءَ عَفَا لَهُ وَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ
پانچ نمازیں میں کہ فرض کیا ان کو اللہ تعالیٰ نے جو کوئی اچھی طرح کرے ان کے وضووں کو
اور ادا کرے انکو ان کے وقتوں میں اور تمام کمال بجا لاوے ان کے رکوعوں اور سجدوں
کو ہر پہلے عہد کہ معاف کرے اسکو اللہ اور جو کوئی نہ کرے ایسا تو حق اللہ تعالیٰ پر کچھ نہ
عہد نہیں چاہتے بخشے اسکو چاہے عذاب کرے یعنی جو شخص اس طرح کی نمازیں پڑھے
گا خصوصاً رکوع اور سجدہ کو کہ اس میں بندگی اور تابعداری کی صورت خوب پائی جاتی ہے
اور اچھی طرح ادا کریگا تو اللہ تعالیٰ پر عہد ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے اور اپنے
اور لازم کر لیا ہے کہ اسکو بخش دے اور ابو دردار خروایت کرتے ہیں : أَوْ
صَافِي خَلِيلِي أَنْ لَا تُشْرِكَ بِلَهِ شَيْئًا وَأَنْ قَطَعْتَ وَحَرَقْتَ وَلَا تَتْرُكْ صَلَاةً مَكْتُوبَةً
بِمَعْتَدٍ وَمَنْ تَرَكَهَا مَتَعِدًا فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الدِّينَةُ وَلَا تُشْرِبِ الْخَمْرَ فَإِنَّهَا
مِفْتَاحُ كُلِّ شَيْءٍ يَفْعَلُ فِيهَا نَجْمٌ كَوَيْلٌ دوست جانی یعنی محمد مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ و
السلام نے کہ شریک مت کر اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو اگرچہ ٹکڑے ٹکڑے کیا جاوے
اور جلا یا جاوے اور مت چھوڑو نماز کو جان بوجھ کر اور جو کوئی چھوڑ دے نماز کو دین
و دانتہ پس نپرا ہو اس سے عہد ملنا فی یعنی وہ اسلام کے دایرے سے نکل گیا

اور مستی پی شراب کیوں کہ وہ تمام ہر ایون کی کنجی ہے یعنی ہر قسم کے گناہوں کے گھر کے
 دروازے اس سے کھلتے ہیں اور آدمی اس کے سینے سے بے جایا پر ماہن جاتا ہے اور
 فرمایا علیہ الصلوٰۃ والسلام نہ کہ حکم کرو اپنی اولاد کو نماز پڑھے کا جب وکات برس کے ہوں
 اور ماروان کو جو نہ پڑھیں نماز جب وکس کو پہنچیں اور جدا جدا سلواؤ انکو کچھولے آپس میں
 سوال کیا ابن مسعود رضی اللہ عنہما نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ یہ کیا رکام کون سا
 ہے احد کے نزدیک فرمایا کہ نماز اور کرنی وقت پر پھر پوچھا اور کون کام ایسا ہے فرمایا
 فرمانبرداری ما باپ کی سوال کیا اور کون کام فرمایا جہاد کرنا احد کی راہ میں ابو
 ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز باہر تشریف لے گئے حضرت پیغمبر خدا
 جاڑ کے ایام میں درخت پت جھڑھو رہے تھے حضرت نے ایک ڈالی کو پکڑ کر ہلایا
 بہت سے پتے گر پڑے فرمایا اے درجب کوئی بندہ مسلمان نماز پڑھتا ہے احد تھا
 بھی کی رضامندی کے واسطے پے در پے دور ہوتے ہیں بے گناہ اس کے جسم سے جھڑ
 یے پتے جھڑتے ہیں اس درخت کے اور عبداللہ بن شقیق سے روایت ہے کہ پیغمبر خدا
 کے اصحاب کسی کام کو اتنا برا نہیں جانتے تھے کہ وہ کفر کو پہنچاتا ہے مگر ترک نماز کو اور
 فرمایا علیہ الصلوٰۃ والسلام جب کوئی شخص اچھی طرح وضو کر کے نماز کو قیام اور قرات کے
 ساتھ جیسا حکم ہے تعظیم و تکریم سے پڑھتا ہے بعد اذکر نیکی نماز اس کو یہ دعا کرتی ہے
 اے بندے تو خوش رہ جی طرح تو نے مجھے حرمت سے ادا کیا اللہ تعالیٰ تجھ کو بھی ایسی
 حرمت دے اور قیامت کے دن ہشت میں لیجاوے اور نماز کرتی ہے کہ میں قیامت
 کے دن تیرے ایمان اور نابعداری پر گواہی دوں گی پھر اس نماز کو فرشتے آسمان پر
 پہنچاتے ہیں قیامت کو وہ اس کی شفاعت کریں گی اور جو کوئی وضو اور نماز کو اس کے
 ادب اور ارکان سے نہیں پڑھتا نماز اس کی سیاہ تاریک ہوتی ہے پھر اس کے
 حق میں بد دعا کرتی ہے کہ اسے شخص جیسا تو نے مجھ کو بے عزت اور خراب کیا

اللہ تعالیٰ تجھے بھی بے غمت اور خراب کرے اور وہ کہتی ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک
 گواہی دوں گی کہ تو نہایت بے ادب اور قابلِ دوزخ کے ہے پھر جب اس کو اوپر لے جا
 میں تو اسے ان کے دروازے بند ہو جاتے ہیں اور ایسی نماز اصد کی جناب میں
 مقبول نہیں ہوتی بلکہ پھر کراس پرستے والے کے سہمہ پر مارتے ہیں اور
 فرمایا علیہ الصلوٰۃ والسلام جو کوئی پانچ وقت کی نماز جماعت کے ساتھ دل سے متوجہ
 ہو کر اچھی طرح ادا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو پانچ چیز عطا فرماتا ہے ایک یہ کہ گور کے
 عذاب اسے نہ پہونچے دوسری یہ کہ رزق کی تنگی اتنی نہ ہوگی کہ جس سے پریشان ہے
 تیسری یہ کہ چہرہ اس کا منور ہوگا ایمان کے نور سے چوتھی یہ کہ نامہ اعمال اس کے دیکھنے
 بابت میں دیکھے اور پہل صراط سے بھٹی کی طرح بار ہو جائیگا پانچویں یہ کہ چہرہ اور بے
 عذاب بہشت میں داخل ہوگا اور میں اس شخص سے راضی رہوں گا اور جو شخص
 نماز میں کوتاہی اور سستی کرتا ہے بارہ طرح کی سختی میں گرفتار ہوتا ہے تین دنیا میں
 تین مرنے کے وقت تین گور میں تین قیامت میں دنیا کی ہر ایمان یے ہیں
 جو کام کب کر یکجا برکت اس میں نہاویگا چہرہ اس کا بے نور ہوگا نیک لوگوں سے
 محبت نہ رہے گی موت کے وقت کی سختیاں یے ہیں پیاسا بھوکھا ہو کر مرے گا
 جان کنڈنی کی سختی میں پرے گا ملک الموت کو بھیدانگ صورت دیکھے گا گور کی
 برائیاں یے ہیں ہنر کمیر قبر میں آویں گے صورت بیکر غضب کی گور کی تنگی اس کے لئے
 ظاہر ہوگی پس جاویگا وہ اندھیری میں قبر کی قیامت کی برائیاں یے ہیں حساب کی
 سختیوں میں پڑے گا اللہ تعالیٰ کے غضب میں گرفتار ہوگا بری بری جگہ
 جناب کی دوزخ میں پڑے گا اور جو کوئی نماز جماعت بغیر عزت ترک کرے اللہ تعالیٰ
 ہر رکعت کے بدلے ہزار برس تک اس کو دوزخ میں ڈالے گا حضرت عثمان رضی اللہ
 عنہ پوچھے خدا سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا علیہ الصلوٰۃ والسلام کہ جس نے نماز پڑھی

عش کی جماعت کے ساتھ گویا اپنے آدمی رات کا قیام کیا اور جس نے ناز پر بھی جسم کی جماعت سے گویا اپنے تمام شب کو عبادت میں کاٹا اور فرمایا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہ جماعت کی نافرمانی نہ کرے جو اب میں بلوہ ہی تنہائی کی ناز سے اور بعض روایت یہ بھی ہے کہ زیادہ معلوم ہوئی ہے حکم ناز جماعت بعض علماء نزدیک زمین میں کہتے ہیں جو شخص اذان سکنا کا نہ ہو تو کسی ناز درست نہیں مگر کوئی عذر شرعی ہو اور بعضوں کے نزدیک فرض کفایہ ہے اور بعضوں کے نزدیک سنت سو کہ وہ جو بعضوں کے نزدیک واجب بہر حال اس کا ترک کرنا بغیر عذر کے بہت برا ہے اور فرمایا علیہ السلام وَاللَّهِ رَجَاتُ افْشَاءِ السَّلَامِ وَاطْعَامُ الطَّعَامِ وَالصَّلَاةُ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ بِنَامٍ تَرْجَمُ جن علوں سے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک مرتبہ بڑھتا ہے تین قسم ہیں بکار کر سلام کرنا اور کھانا کھانا اور ناز پر یعنی رات کو جس وقت لوگ سوتے ہوں

بیت

شرف مریجو دست و کراستہ بوجہ ہر گز این پر و نزار و عدم مشن ہر زود

اور فرمایا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سات گروہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے سایہ رحمت میں رکھے جس دن کسی کو سایہ بیگاہ پہلا امام عادل دوسرا جوان صالح تیسرا وہ شخص جو مسجد سے نکلا اور دل کا پھر وہیں لگا رہا چوتھے وہ جو آپس میں مدد کیواسطے دوستی رکھتے ہیں پانچویں وہ جو پھر کراہتے ہیں اور جدا ہوتے ہیں سبھی کراہتے ہیں وہ جو تنہائی میں اللہ کے غضب کا یاد کر کے روتا ہے چھٹا وہ شخص جس کو ایک عورت دو لہذا اور خوبصورت بلحاظ اور وہ اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں لاکر اس کام سے باز رہے سہا تو ان وہ جو دیتا ہے اللہ اس طرح چھپا کر کہ وہ اپنے ہاتھ کی خبر بائیں ہاتھ کو نہ پہنچے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ فرمایا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اَلْوَقْتُ اَلْوَقْتُ مِنَ الصَّلَاةِ فِى ضَوَانِ الشَّمْسِ وَالْوَقْتُ اَلْوَقْتُ مِنَ الْخَيْرِ مَحْفُوفٌ اللہ ناز دہا کر فی اول وقت میں اللہ سبحانہ تعالیٰ کی خوش کامیابی سے

اور آخرین عفو بھی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بے شک عفو وہیں ہوتا ہے جہاں
 گئی سے تفصیر ہوتی ہے اور رضامندی وہیں پائی جاتی ہے جہاں سکام میں خوبی پائی
 جاتی ہے اور تفصیر والا خطر سے اور دھکی کے مقام میں رہتا ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے
 روایت کی ہے کہ ایک دن پیغمبر خدا صلعم مسجد کے گوشہ میں بیٹھے تھے کہ ایک شخص آیا اور
 اس نے نماز پڑھی پھر حضرت کے روبرو اگر سلام علیک کیا حضرت نے جواب سلام دیکر
 فرمایا کہ جاہر نماز پڑھ کیوں کہ تو نے نماز ادا نہیں کی پھر گیا وہ اور نماز پڑھی پھر روبرو اگر سلام
 علیک کیا حضرت نے جواب دیا اور فرمایا کہ جاہر نماز پڑھ کہ ہرگز تو نے نماز نہیں پڑھی
 عرض کیا اس نے تیسری دفعہ یا جو تھی دفعہ کہ یا رسول اللہ مجھ کو بتلائے کہ کیونکہ نماز پڑھوں حضرت
 نے ارکان اور ادب نماز کے سکھائے اور کہا کہ ہر رکن کو نماز کے اطمینان سے پڑھ جلایا مگر اور
 فرمایا کہ اگر اس طرح پڑھی تو نے نماز تو کامل ہوئی تیسری نماز اور جس قدر اس میں کمی کر گیا اور
 گھر اگر جلایا پڑھ گیا اتنی ہی وہ ناقص ہوگی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت نے اسی
 سبب اس کو مکر فرمایا کہ نماز دہراوے کہ وہ نماز اس کی ناقص ہوئی تھی سو ابجانی
 مسلمانو یہ نماز دین کے گھر کا ستون ہے اگر تم چاہتے ہو کہ یہ گھر قائم اور درست رہے
 تو ستون کو گھر کا کھ جو ستون گر گھر گرا تم ڈانڈو ڈول ہوئے گھر سے نکلے چاہتے کہ ایسے
 کبھی نچھوڑو ترک نہ کرو اچھی طرح پاک صاف ہو کر دل لگا کر اس کام میں متوجہ رہو اور اسکے
 ہر ایک رکن کو بموجب حکم کے بجالاؤ اللہ تمہارے دین اور دنیا کے کام سب پور کرے گا
 دنیا میں غنا اور حرمت بخشے گا کسی مخلوق کا محتاج نہ کرے گا عاقبت میں گناہوں سے
 نجات دیکر اپنی رضامندی کے مکان میں ہزاروں طرح کی نعمتوں اور لذتوں کے
 ساتھ ابد الابد رہے گا یا اللہ ارحم الراحمین ہو اور سب مسلمانوں کو توفیق
 اپنی تابعداری اور بندگی کی عطا فرما خصوصاً نماز کے ادا کرنے میں سستی اور غفلت
 ہماری طبیعت سے دور کر اپنی خمار اور ان کی آل اظہار اور اصحاب باوقار کے

طفیل سے آمین ثم آمین

تبرہوان باب قرآن شریف پڑھنے کے بیان میں

فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورہ واقعہ میں اِنَّهُ لَقُرْآنٌ کَرِیْمٌ فِیْ کِتَابٍ مُّکْنُوْنٍ لَا یَسْتَهْزِءُ بِہٖ لَاطٰفُہٗرُوْنٌ ہ بیشک قرآن ہی عزت والا لکھا چھپی کتاب میں اسکو وہی چھوتے پرینج پاک رہتے ہیں اور ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ فرمایا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِیْ یَقْرَءُ الْقُرْآنَ وَیَعْمَلُ بِہٖ مَثَلُ الْاُتْرَاجَةِ رِیْحُہَا وَطَعْمُہَا طِیْبٌ وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِیْ لَا یَقْرَءُ الْقُرْآنَ وَیَعْمَلُ بِہٖ مَثَلُ التَّمْرِ لَا رِیْحَ لَہٗ وَطَعْمُہَا وَثَقُلُ الْمُنَافِقِ الَّذِیْ لَا یَقْرَءُ الْقُرْآنَ کَمَثَلِ الْخِطَلَةِ لَیْسَ لَہَا رِیْحٌ وَطَعْمُہَا مُرٌّ وَمَثَلُ النَّاسِ فِی الْقُرْآنِ الَّذِیْ یَقْرَءُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الرِّیْحَانِ رِیْحُہَا طِیْبٌ وَطَعْمُہَا مُرٌّ کَہَاوَت اور حقیقت اس سلمان کی جو پڑھتا ہے قرآن اور عمل کرتا ہے اس پر ترنج کی سی ہے بوسا کی اچھی اور نرا اسکا دلوں خوب ہے اور کھاوت اور حقیقت اس سلمان کی جو نہیں پڑھتا قرآن اور عمل کرتا ہے کسی ہے کہ بو نہیں پر نرہ اسکا میٹھا اور کھاوت اور حقیقت اس منافق کی جو نہیں پڑھتا قرآن اندرائن کے پھل کی سی ہے کہ بو نہیں اور نرہ کڑوا اور کھاوت اور حقیقت اس منافق کی جو پڑھتا ہے قرآن ریحان کی سی ہے کہ بو خوش اور نرہ کڑوا اور فرمایا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ابو سعید ابن مسعلیٰ کو اَکْبَرُکَ اَعْظَمُ سُوْرَتِیْ الْقُرْآنِ قَبْلَ اَنْ تَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَاَخَذَ بِیَدِیْ قَلَمًا اَرَدْنَا اَنْ نَخْرُجَ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّکَ قُلْتَ لَا عِلْمَ لَکَ اَعْظَمُ سُوْرَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ہِیَ سَبْعُ الْمَثَانِ وَالْقُرْآنُ الْعَظِیْمُ الَّذِیْ اُوْثِقَتْ ہٗ لِیَا ذَکَرًا سَکَاوُنٌ مِّنْ تَجَہٗ جُوْ بَرِّیْ بَزْرِکِیْ اور بَرِّا کی سورت ہے قرآن شریف سے پہلے اس کے کہ مسجد سے نکلے پھر پکڑا میرے ہاتھ کو جب ارادہ کیا ہم نے کہ باہر آدین عرض کیا میں نے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا تھا کہ میں تجھے کو بڑی بزرگی کی سورت قرآن سے بتاؤں گا پس فرمایا حضرت نے

کہ سورہ الحمد وہ سب شافی ہیں اور قرآن عظیم جو دیا گیا مجھے یعنی جبکہ اس بارہ حق تعالیٰ نے
 فرمایا ہے وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَابِي وَالْقُرْآنَ الْعَظِيمَ یہ سات تہیتین
 جنہیں نماز میں مکرر پڑھتے ہیں معاذ جنہی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ فرمایا رسول
 خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے مَن قَرَأَ الْقُرْآنَ وَعَمِلَ بِمَا فِيهِ الْبِرَّ وَالْإِيمَانُ تَجَاجِبُوهُ
 الْفَيْفَةُ ضَوْعُهُ أَحْسَنُ مِمَّنْ ضَوْعُ الشَّمْسِ فِي بَيُوتِ الدُّنْيَا لَوْ كَانَتْ فَيْفَتُكُمْ فَمَا
 ظَنُّكُمْ بِالَّذِي عَمِلَ بَعْدَئِذَا جو پڑھے قرآن اور عمل کرے اس پر ہنادینگے اسکے باب کو
 ایسا تاج قیامت کے روز کہ چمک اسکی آفتاب کی چمک سے زیادہ ہوگی جو ہوتی ہے
 تمہارے گھروں میں پھر کیا خیال کرتے ہو تم اسکے حق میں جسے خود عمل کیا ہو اس پر یعنی
 اسکے عمل سے باب کے ساتھ جب یہہ سلوک ہو اتو اسکے واسطے کیا کچھ نہ ہوگا حضرت
 علی رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے فرمایا جناب پیغمبر خدا صلوٰۃ اللہ علیہ والہ وسلم نے
 مَن قَرَأَ الْقُرْآنَ فَاسْتَظْهَرَهُ فَاحِلٌ حَلَالٌ وَحَرَامٌ حَرَامٌ أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ شَفَعَهُ
 فِي عَشْرَةِ مِزَاجٍ بَيْتِهِ كُلُّهُ فَلَمْ يَجِبْ لَهُ لَنَاءٌ جس شخص نے پڑھا قرآن
 پھر یاد کیا اسکو پھر حلال جانا اسے جو اس میں حلال لکھا ہے اور حرام جانا اسے
 جو اس میں حرام لکھا ہے اور اس پر ملا داخل کر دیا اسکو اللہ تعالیٰ جنت میں اور قبول
 کر دیا اسکی شفاعت اسکے دین گھروالوں کے حق میں ایسے کہ جن پر واجب ہوگئی تھی
 اگر یعنی نافرمانی اور فسق فجور کے سبب لوگ جہنم کے دانے کے لایق ہوتے عبد اللہ
 ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے
 إِنَّ هَذِهِ الْعُلُوبُ تَصْدَعُ كَمَا تَصْدَعُ الْعُكْدُ إِذَا أَصَابَتْ لَمَاعَ قَيْسِلٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا
 جَاءَ حَمَاقَ لَكِنَّ شَرَّ ذِكْرِ الْمَوْتِ وَتِلْكَ الْقُرْآنُ البتہ ان دلون کو زنگ
 لگ جاتا ہے اور سیاہ ہوتے ہیں جیسا پانی لگنے سے لوہہ زنگ پکڑتا ہے پوچھا لو کہ
 یا رسول اللہ کون سی چیز اسکو چمکاتی اور روشن کرتی ہے فرمایا اکثر یاد کرنا سوت کا اور

ملاوت کرنا قرآن اور فرمایا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دوزخ کے درمیان ایک میدان میں ایک کھجور کا ایک کھنڈ رہتا ہے بڑا بڑا اور اراز بک سخت آواز کہ اس کی آواز سے دوزخ عذاب میں مرنے والے جو کوئی قرآن کی عزت نہیں کرتا اور اس کو پڑھ کر بھول گیا اس کو اس کے منہ پر لپکا کر عذاب کرینگے اور فرمایا رسول خدا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو کوئی سورہ یس پڑھ لیا اللہ کی رضا مندی کے واسطے اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو جو آگے گر چکا ہے معاف کرے گا اور اگر فقیر ہو تو لوگوں کو دینا دیکھا ہر آفت اور بلا سے نجات دیکھا جو دن کو پڑھے رات تک اللہ تعالیٰ کی امان میں رہے اور جو رات کو پڑھے تو دن تک اس کی حفاظت میں رہے گا اور جان کنڈی کے وقت پڑھے تو سکر موت اس پر آسان ہو گا اور ایک بار سورہ یس کا پڑھنا دس ختم کے برابر ہے اور یہ سورہ دل ہے قرآن کا اور فرمایا کہ سورہ طہ ویس کو پڑا ہر برس آسمان اور زمین کی خلقت سے آگے اللہ جل شانہ نے پڑھا جب سنانا دونوں کو فرشتوں نے کہا کہ کیا خوشی اور خوبی ہو گی اس امت کی واسطے جس کے حق میں یہ سورہ نازل ہو گئی اور کیا خوشی ہو گی ان دونوں کو جو اٹھائیں گے ان کو بیضا کرینگے اور کیا خوشی ہو گی ان زبانوں کو جس سے نکلے گی کلام اور زمین گے ان کو اور فرمایا کہ جب صبح ہو اور کوئی کہے تین مرتبے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ تین آیت سورہ شہدہ آخر کی وہ یہ ہے ھُوَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَلَمُ الْغُیْبِ وَالشَّہَادَۃُ ھُوَ الَّذِیْ اَنْجَمَ ھُوَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْمَلِکُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُہِیْمِنُ الْغَزِیْزُ الْجَبَّارُ التَّکْوِیْنُ سُبْحَانَ اللّٰہِ عَمَّا یُشْرِکُوْنَ ھُوَ اللّٰہُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُکُنْ لَھُ سَفْیًا یَسْبِغْ لَھُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا ھُوَ الْغَفُوْرُ الْحَکِیْمُ ۵ اللہ تعالیٰ سب سے تر ہزار فرشتوں کو کہو اے اس کے واسطے دعا مانگیں اور معافی چاہیں شام تک اور جو مر جاوے اس دن تو مرے گا وہ شہید اور جو کوئی پڑھے اس طرح شام کو بھی یہی سلوک کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ صبح تک اور فرمایا جو کوئی پڑھے ہر روز دو سو مرتبے

سورہ قل ہوا خدا کو پچاس برس کے گناہ اسکے معاف ہونے کے مگر دین یعنی یہ نہ چھوٹے گا
یہ اس کے یا پھر واسطے اور فرمایا کہ جو کوئی اس سورہ کو با وضو لکھ مرتبے پر لکھے گناہ
مرے کا جب تک وہ اپنی جگہ بہشت میں نہ بیٹھے گا اور فرمایا جو کوئی فقیر ہو جب گھر میں جاوے
ور و اور قل ہوا اللہ پڑھا کرے اللہ تعالیٰ اس پر فضل کرے تو نگر ہو جاوے اور اس
سورہ کے پندرہ نام ہیں مبارک جلال امان نور مغرہ اساس احد شقیقہ معرفت صفت
مذکورہ نسبت نجات توحید تفرید اخلاص مبارک اس واسطے کہتے ہیں کہ تمام برکت اسمیں
لکھی ہے جلال اس واسطے کہ اِنَّ اللّٰهَ جَمِیْلٌ وَّیُحِبُّ الْجَمَالَ فَسَاَلَ عَنْهُ مَا ذٰلِكَ بَاكَ قُلْ
هُوَ کَلِمَةُ الْحَکْمِ امان اس واسطے کہ پیغمبر صاحب نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ اگر میری امت
کو عذاب کرتا تو دو چیر میں نہ دیتا ایک رمضان کا مہینہ دوسرا سورہ قل ہوا اللہ احد نور
اس واسطے کہ فرمایا رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہر چیز کے واسطے ایک نور ہے اور قرآن کا
نور قل ہوا اللہ احد مغرہ اس لئے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ الہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی
اس سورہ کو پڑھ لکھا اور سمجھ لکھا گناہوں سے نفرت کریگا اساس اس لئے کہ آسمان اور زمین کی
منصوبی اس سے ہے احد اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ ہی کی صفت اسمیں پائی جاتی ہے شقیقہ
اس واسطے کہ پڑھنے والا اسکا کفر سے ایک طرف ہو جاتا ہے معرفت اس واسطے کہ جو کوئی
اسکو نماز میں پڑھا کرے گا اللہ تعالیٰ کی معرفت خوب حاصل کریگا صفت اس واسطے
کہ اللہ جل شانہ کے اوصاف اسمیں برے ہیں نسبت اس واسطے کہ معنی اس کے
اللہ تعالیٰ کی ذات سے نسبت رکھتے ہیں مذکورہ اس واسطے کہ ملائکہ اسکا
تکرار پسمین کرتے ہیں نجات اس لئے کہ اس کے معنی پر جو ایمان لاتا ہے دنیا اور آخرت
میں عذاب سے نجات پاتا ہے توحید اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ کی توحید کی دلیل ہے تفرید
اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ کی فردانیت کا اسمیں مذکور ہے اخلاص اس واسطے کہ جو
اخلاص کے ساتھ اسکو پڑھے گا ہر طرح کی سختی اور محنت سے محتسب ہوگا

اور فرمایا علیہ السلام نے لڑکا جب بسم اللہ زبان سے کتا ہی لڑکے کے بابا پ اور استنا
 اسکے دوزخ سے نجات پاتے ہیں اور تعزیر میں شیخ مارون کے لکھا ہے کہ جب
 استناد لڑکے کو بسم اللہ پڑھا تا ہے چار پشت لڑکے کے اور استناد کے بخشے جاتے ہیں
 اور فرمایا جو کوئی کھانے کے وقت بسم اللہ پڑھا تا ہے اللہ تعالیٰ اس کو فقر سے بچاتا ہے
 اور جو کوئی ہرنوالے میں بسم اللہ کہا کرے وہ کھانیکہ چیرا کے بن میں نور ہو جاوے
 اور جو کوئی حاکم کے روبرو جاوے اور پڑھے بسم اللہ الرحمن الرحیم دینی اللہ لا الہ الا
 اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم حاکم اس پر غصہ نہ کرے رحم فرماوے اور جو
 کوئی سوتے وقت ایک مرتبہ کہے بسم اللہ الرحمن الرحیم لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم
 گناہوں سے پاک ہو جاوے نقل ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا کو بعد
 مرنیکے خواب میں دیکھا فرمایا تمھارے واسطے میں کیا تحفہ لاؤں جس میں تمھاری روح خوش
 ہو کہ کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم آپ اگر پڑھا کیجئے نقل ہے کہ ایک دن حضرت رسالت پناہ علیہ
 الصلوۃ والسلام گورستان میں تشریف لے گئے معلوم ہوا آپ کو کہ ایک مرد پر عذاب ہوتا ہے
 حضرت کو اسکے حال پر رحم آیا چاہا کہ دعا کریں حضرت جبریل علیہ السلام تشریف لائے
 کہا کہ یا رسول اللہ دس مرتبہ بسم اللہ اس مرد کے واسطے پڑھو جو ہین حضرت
 پڑھنے الفور اس مرد سے پر سے عذاب موقوف ہوا اور حورین اس کی خدمت کو
 حاضر ہوئیں حورون سے پوچھا کہ تک یہاں رہو گے عرض کیا صور کے پھونکنے اور
 بحر الجبۃ تین غسل کے بہشت کے اندر داخل ہونے تک فرمایا علیہ الصلوۃ والسلام نے
 کہ سورۃ تبارک الذی عذاب قبر سے بچا قی ہے اپنے پڑھنے والی کو جو کوئی سوتے وقت
 ہمیشہ ورد رکھے اور حضرت کا یہی معمول تھا اور فرمایا کہ اذازلزلت الارض برابر ہی نصف
 قرآن کے اور سورہ اخلاص تین حصے کے برابر اور سورہ کافرون چوتھائی کے برابر ہے
 اور فرمایا جو کوئی پڑھے آخر سورۃ آل عمران کو ان فی خلق السموات والارض

اور ہوشیار ہووے رونا قرآن کی تلاوت میں طریق صاحبوں کا ہے کہ مے اپنی تعمیرات اور
گناہوں کو اور انجام کار کو دھیان کرتے ہیں اور اگلوں پچھلوں کا حال معلوم کر کے کانپ جاتے
ہیں اور عکسین ہوتے ہیں ہر گونے فرمایا ہے کہ دل کی صفائی اور درستگی کی پانچ چیزیں ہیں صبا
لگا کر قرآن پڑھنا شکم خالی رکھنا اپنے اعمال و رخصتے پر خیال کر کے رونا خصوصاً صبح کو تیر گئے
نیک کاروں کی صحبت اختیار کر فی پچھلی رات کو نماز پڑھنی اور جو کوئی عبادت کے کام کر کے دنیا
طرح رکھے بلکہ لائق عذاب کے ہووے اور جو ترتیب آیات قرآن کی جس کے خلاف اس طرح
کہ ماقبل اور مابعد کو کہ اس آیت سے متعلق ہے چھوڑ کر پڑھا اور وظیفہ کرنا بدعت ہے باقی کسی
سلسلہ کی دلیل کو پڑھنا یا لکھنا مضایقہ نہیں قرآن کے پڑھنے اور پڑھنے کا بڑا فائدہ اور ثواب ہے
قرآن کے ایک حرف کا ثواب دوسری دعا اور درود کے سو حرفوں کے ثواب سے زیادہ ہے اللہ تعالیٰ
فرماتا ہے کہ جو کوئی قرآن پڑھنے میں مشغول رہ کر ذکر اور سوال سے باز رہے گا میں اس کو وہ ثواب
دون کا جو دعا کرنے والوں کو بڑی منت اور عاجزی سے دیتا ہوں اللہ تعالیٰ ہلکا اور سبب موعود
کو اچھی نعمتوں کے حامل کرنے کی توفیق دے خصوصاً قرآن شریف کی تلاوت میں لفظ اصل اور محبت
مصرف رکھے آمین ثم آمین بحرمت البی صلوٰۃ علیہ الہ
الطیبین

چودھواں باب ماہ مبارک رمضان کے احوال

فرمایا احد صاحب سورہ تہ کے ساتویں رکوع میں یا ایہا الذین امنوا کتب علیکم
الصیام کما کتب علی الذین من قبلكم لعلکم تتقون ایہ ایمان والو حکم ہوا
تم پر روزے کا جیسا حکم ہوا تم سے اگلوں پر شاید تم پر میرا رہو جاؤ اور فرمایا اس آیت کے نیچے
شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن ہدی للناس ۵ رمضان کا مہینہ

جس میں اتر قرآن ہر ایت ہے لوگوں کے واسطے حضرت ابوہریرہ روایت کرتے ہیں کہ فرمایا رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے **كُلِّ عِلٍّ اَبْيَ اَدَمَ يَصْنَعُ الْكَسَنَةَ بَعَثَ كَثْلًا اِلَى سَبْعِ مَائَةِ نَفْسٍ**
اللَّهُ تَعَالَى اِلَّا الصَّوْمُ كَانَ لِي وَلِىَّ اَنَا اَجْرِي بِهِ ہر ایک عمل آدمیوں کا بڑا یا جاتا ہے اس طرح
 کہ ایک نیکی کے بدلے بہن سو نیکی کا ثواب دیتے ہیں سات سو تک
 مگر روزہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ اس کا ثواب پچھ اور بے اندازے
 اخلاص اور صدق نیت سے بحال دے کیونکہ وہ میرے واسطے ہے
 اور میں بدلا دوں گا اس کا جو چاہوں گا اور جتنا چاہوں گا اگرچہ سب عبادتیں
 اللہ ہی کے واسطے ہیں لیکن حق سبحانہ تعالیٰ نے روزے کو اپنے کرم
 سے خاص کیا اپنے واسطے اس میں بڑی بزرگی اس کی ہوتی یہ اس لئے
 کہ اس عبادت میں دکھاوا نہیں ہوتا برخلاف اور عبادتوں کے اسی واسطے منع ہے
 کہ سوائے فرض روزے کے نفس روزوں کا حال کسی سے ظاہر نہ کرے اور
 نہ فرمایا کہ روزہ دار کو دو خوشیاں حاصل ہوتی ہیں ایک روزہ کھولنے کے وقت
 اور دوسری اپنے پروردگار سے سخت میں ملاقات کرنے کے وقت اور فرمایا کہ روزہ
 دار کے منہ کی بوحق سبحانہ تعالیٰ کے پاس مشک سے زیادہ خوشبو ہے اور فرمایا
 کہ روزہ ڈال ہے جیسے مومن کو جہنم کی آگ سے بچا دیکھا اور فرمایا کہ جب کوئی تم میں
 روزہ دار ہو تو غش اور بری بات اپنے منہ سے نہ نکالے اور نہ چلاوے
 نہ جھکڑا چلاوے یہاں تک کہ اگر کوئی گالیان دے تو وہ بھی کہے کہ میں روزہ دار
 ہوں فرض میں زبان سے کہے اور نفس میں دل سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت
 کرتے ہیں کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم **اِذَا كَانَ اَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ صَبَّحَتْ**
الشَّيَاطِينُ وَمَوَدَّةُ الْفِرِّيقِ وَطُفِقَتْ اَبْوَابُ النَّارِ فَفُتِحَ مِنْهَا بَابٌ وَفُتِحَتْ اَبْوَابُ
الْجَنَّةِ فَلَمْ يَعْلَمَنَّ مِنْهَا بَابٌ وَيَسَادِي مَسَادِيَا بَايَ اَتَخَيَّرُ اَقْبَلُ

وَيَا بَاغِيَ الشَّرِّ أَقْصِرْ وَلِلَّهِ عَمَّا مِنْ النَّارِ فَذَلِكَ كُلُّ لَيْلَةٍ جَب پھلی رات رمضان کے
 مہینے کی ہوتی ہے جگڑے جاتے ہیں شیاطین اور قید کئے جاتے ہیں بدذات سرکش
 جن اور بند کئے جاتے ہیں دروازے جہنم کے پھر کوئی دروازہ اسکا کھلا نہیں رہتا اور کھولے
 جاتے ہیں دروازے بہشت پھر کوئی دروازہ اسہیں کا بند نہیں رہتا پکارتا ہے پکاریں والے یعنی
 فرشتے اے چاہنے والے نیکی کے آگے بڑھ یہ تیرا وقت ہے اسے چاہنے والے بدی کے باز
 رکھ اپنے تئیں گناہوں سے کہ یہ توبہ کا اور گناہوں سے بچنے کا وقت ہے اور احد ہی جہنم
 بچانے کا مالک ہے اور یہ مخلصی جہنم سے ماہ رمضان کی ہر رات کو ہوتی ہے شب قدر پر موقوف
 نہیں اور فرمایا علیہ الصلوٰۃ نے کہ آیا رمضان کہ وہ مہینا مبارک ہے فرض کیا اللہ نے پھر
 اسکا روزہ اور اس میں ایک رات ہے کہ وہ بہتر ہے ہزار مہینے سے جو کوئی اس سے محروم
 رہے وہ بہت بڑی نیکیوں سے محروم رہے اور فرمایا کہ روزے اور قرآن دونوں شفاعت
 کریں گے لوگوں کی کہے گا روزہ الہی میں باز رکھا تھا اسکو کھانے سے اور اسکی خواہش
 کی چیزوں سے سو قبول کر اس کے حق میں میری شفاعت اور کہے گا قرآن کہ میں نیند سے اسکو
 باز رکھا تھا یعنی راتوں کو مجھے پرٹھتا تھا اپنے منے آرام کو ترک کرتا تھا سو قبول کر میری شفاعت
 پھر قبول ہوگی ان دونوں کی شفاعت اور فرمایا جو کوئی روزے کے ایام میں روزہ دار کو کھلا دے
 نہ سختہ احد تعالیٰ اسے گناہوں کی اور دوزخ سے نکالے اور اس کو ثواب دیگا اس
 روزہ دار کے ثواب کے برابر لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم سب ایسے مقہور والے
 نہیں ہیں کہ روزہ دار کو کھلا سکیں حضرت نے فرمایا کہ یہی ثواب پاوے گا جو روزہ کھلا دے
 کسی شخص کا ایک چلو سے یا ایک خرے سے یا تھوڑے پانی سے
 اور جو پیٹ بھر کر پلاوے گا اسکو پلاوے گا احد تعالیٰ میرے حوصلے سے کہ کبھی
 پیاسا نہ ہووے یہاں تک کہ داخل ہو بہشت میں اور یہ نہایت مہینا ہے کہ پہلے
 دس میں اس کے رحمت ہے اور نچلے دس میں مغفرت اور پچھلے دس میں چٹکارا

وہ فرج سے اور جو کوئی فرصت دے اپنے نوٹڈی اور غلام کو اس مہینے میں بخش دے
 اعدا اسکے گناہ اور بچا دے اسے جہنم کی آگ سے اور فرمایا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے
 سنواری جاتی ہے بہشت شروع سال سے آخر تک جب پھرتا ہے پہلادین رمضان کا بہت ہی
 ہوا عیش کے پیچ سے اور لگتی ہے حوروں کو کہتی ہیں حورین اس وقت خوش
 ہو کر اسے پروردگار جلد کر دے اپنے بندوں سے ہمارے واسطے شوہر کہ ہماری آنکھیں ان سے
 ٹھنڈی ہوں اور انکی آنکھیں ہم سے سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
 کہ شعبان کی آخری تاریخ میں خطبہ پڑھا رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پھر فرمایا اے
 مسلمانو بڑے بزرگ مہینے نے تم پر ایسا دالا یہ بڑی برکت کا مہینا ہے اس میں ایک برکت
 ہے کہ ہزار مہینے سے بہتر امداد تعالیٰ نے اس کے روز سے فرض کئے تھے اور راتوں کو جاگنا
 نفل کی عبادت کرنا تو اسکو اور مہینوں کی فرض عبادت کا ثواب ملے گا اور جو کوئی فرض عبادت
 اس میں ادا کرے گا وہ اور مہینوں میں ستر فرض ادا کرنے کے برابر ثواب پاوے گا اور یہ مہینا
 صبر کا ہے یعنی اپنے تئیں خواہشوں کی چیزوں سے بچا دے پھر صبر کی ضروری بہشت لے
 اور یہ مہینا سلوک اور مہربانی کا ہے یعنی فقیروں بھوکھوں ننگوں سے سلوک کرے
 اور اس میں روزی زیادہ ہوتی ہے عن سہل رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یؤکل
 النَّاسُ حَبَّزٍ مَّا عَجَلُوا الْفِطْرَ مَقْفُوعٌ عَلَيْهِمْ کہ فرمایا رسول علیہ الصلوٰۃ
 والسلام نے ہمیشہ رہیں گے لوگ نیکی کے ساتھ جب تک جلدی کرتے رہیں گے
 اَفْطَارِیْنِ عَنْ عَرْضِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّوْا عَلَیْهِ وَالْاَوْصِیَّوْا وَسَلِّمُوا اِذَا قَبَلَ
 اللَّیْلُ مِنْ هُنَا وَادْبُوْا الْفَتَارِ مِنْ هُنَا وَغَرَبَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّیَامُ مَقْفُوعٌ
 عَلَیْهِ ہم جب آگے آئی رات یہاں سے یعنی مشرق سے سیریا ہی رات کی ظاہر ہوئی
 اور پیچھے پہلادین وہاں سے یعنی مغرب سے اور دُوب گیا سورج پس تحقیق روزہ کھولا

روزہ دار نے یعنی بعد غروب ہونے آفتاب کے روزہ کھولے میر نہ لگا وے اور علامت غروب
ہو نیکی شہرون میں یہی ہے کہ مشرق کی طرف سیاہی بلند ہوئے پہنچ آسمان کے پہنچا سیاہی کا
شرط نہیں سلمان کو یونہی چاہئے کیونکہ یہود اور نصاریٰ دیری کرتے ہیں افطار میں پہا
کہ سیاہی تمام آسمان میں نہ وڑ جاوے اور مل جاوین آپس میں تارے سوائے خلاف میں
بگڑتا ہے انکا دستور اور زور پکڑتا ہے دین اسلام اور اس سے ظاہر ہوا کہ دین کی قوت
و شمنوں کی مخالفت میں ہی ہے ہوتی ہے چنانچہ ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کہ فرمایا علیہ الصلوٰۃ والسلام
لَا يَوَالُ الْبَدْنَ ظِلَّهُ مَا عَجَلَ النَّاسُ الْفِطْرَةَ إِلَّا الْهُدُودُ وَالنَّصَارَى يُوْخِرُونَ
بیش دین غالب رہے گا جب تک لوگ شتابی کرینگے روزہ کھولنے میں کیونکہ یہود اور
نصارا تو وقف کرتے ہیں اس میں روایت کی ابو داؤد و اوزابن ماجہ نے م اور انس رضی
کی روایت سے بھی معلوم ہوا کہ عمل حضرت کا یہی تھا کہ پہلے افطار کرتے تھے پچھے مغرب کی
ماز پر ہستے تھے بزرگوں نے کہا ہے کہ روزہ تین قسم ہے چہ ایک روزہ عوام کا ہے وہ کیا
ہے ترک کرنا کھانا پینا جماع کا ایک روزہ خواص کا ہے ایک بدن اور جو اس کو حرام اور مکروہ
پیرن سے روک رکھنا بلکہ مباح سے بھی کہ جس سے نفس خوب ٹوٹے اور ایک روزہ
اخصل الخواص کا ہے کہ سوائے احد قالی کے کسی چیز کی طرف رخ نہ کرے پس اسی کی طرف
و حیان لگا رکھے اور فرمایا رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بہت روزہ دار ایسے ہیں کہ انکو کچھ فائدہ
نہیں ہے روزے سے سوا کچھ ایسے کے اور بہت رات کے جاگنے والے ایسے ہیں کہ انکو اس
وقت کی عبادت سے کچھ حاصل نہیں ہونے جاگنے کے یعنی وہ اپنی عبادتوں میں اپنے
ارکان اور اداب کا لحاظ نہیں رکھتے اور نالایق اور نامناسب کام غل میں لاتے ہیں
کہ جس سے روزہ اور نماز کا فائدہ ان کو نہیں ملتا اور فرمایا علیہ الصلوٰۃ والسلام انما
بعد رمضان کے احد کے چنے کا روزہ ہے کہ وہ محرم ہے اور افضل نماز بعد فرض کے
تجدد کی نماز کہ میں تکلیف اور محنت بہت ہوتی ہے اور چاہئے کہ جب کوئی روزہ

رکھے گا یعنی دسویں تاریخ کار کئے تو ایک روز پہلے یا پچھلے یا آگے اور پچھلے دو نو ملے اور روز
 ذی الحجہ کے غرنے کا بھی بہت ثواب رکھتا ہے مگر حج کرنی والوں میں جسے قوت ہو وہ رکھے کسی نے
 سوال کیا دو شنبہ کے روزے سے آپ نے فرمایا کہ اس دن میں پیدا ہوا اور اس دن
 مجھ پر وحی آئی یہ شکرانہ ہے حضرت کی پیدائش کا اور شریعت کے آئین کا ایوب
 انصاری رحمہ سے روایت ہے کہ فرمایا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہ جو کوئی رمضان کے روزے
 رکھے پھر چھ روزے سوال کے عید چھڑا کر تو اسے گویا تمام برس کے روزے ادا کئے اور فرمایا
 روزہ نہ رکھے کوئی جمعہ کا تھا مگر ایک روز کے آگے یا پچھلے سے اور ملے اور فرمایا جو کوئی ایک
 روزہ رکھے حق سبحانہ کی رضا مندی کے واسطے ستر برس سکودوزخ سے نجات ملے گی نبی
 علیہ السلام روایت کرتی ہیں کہ دو شنبہ اور پنجشنبہ کو جناب پیغمبر خدا روزہ رکھا کرتے
 تھے اور فرمایا کہ دو شنبہ اور پنجشنبہ کے دن اعمال نبی آدم کے جناب باری میں گدازانے
 جاتے ہیں میں بہت چاہتا ہوں کہ روزے کی حالت میں میرے اعمال حضور میں پہنچیں
 اور فرمایا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ابو ذر رضی اللہ عنہ کو کہ اگر چاہتے ہو کہ ہر چہ میں روزہ رکھو تو
 پانچ روز تیرہویں چودھویں پندرہویں رکھا کر اور بعض حدیث سے ستائیسویں اور اٹھارہ
 اور انیسویں بھی ثابت ہوا ہے مگر اگلی تاریخ میں بہت حدیثوں سے ثابت ہیں اور فرمایا
 کہ ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن افطار کرنا بھائی داود علیہ السلام کی سنت
 ہے جو کوئی اس منصب روزہ رکھے بہت ثواب پادے اور روایت ہے نبی
 حضرت رحمہ سے کہ چار چیزوں کو حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام ترک نہیں کرتے تھے
 ایک روز عاشورے کا اور نوروز کے ذی الحجہ کے اور تین دن ہر چہ میں اور
 دو رکعت نماز فجر کی فرض نماز کے پہلے یا اسد یا کریم تو ہم کو اور جمیع مسلمان مرد و زن اور عورتوں
 کو تو فقیہ اپنی بندگی کی غمازیت فرما اور رمضان شریف کے روزہ داڑھیں شمار کر
 ان میں تم آئین بکر مستہ النبی والہ واصحابہ اجمعین

پندرھواں باب حج کے بیان میں

فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حَجُّ الْبَيْتِ مِنْ سَبِيلٍ اور اللہ کا حق ہے حج کرنا
 بیت اللہ کا آدمیوں پر جو کوئی پاوے اس تک راہ اور دوسری جگہ پر آیا حج لکھ کر معلوم مائے مَنْ
 فَرَضَ فِيهِمْ اَنْ يَحُجَّ فَلَا دَفْعَ وَلَا فَسْوَكَ وَلَا جِدَالَ فَرِحَ وَمَا تَفَعَّلُوا مِنْ خَيْرٍ يَعْلَمُهُ اللّٰهُ وَتَوَقَّ
 دُوْا فَاِنْ خِزَّ الْوَلَدُ النَّقْوَى وَالنَّقْوَى يَأْوِيْكَ الْبَابُ حج کئی مہینے میں معلوم ہوجئے لازم کر لیا
 ان مہینوں میں حج تو بے پردہ ہونا نہیں عورتوں سے نہ گناہ کرنا نہ جھکنا اگرناج میں اور جو کہہ تم کرو
 نیکی اللہ کو معلوم ہوگی اور حج راہ لیا کرو کہ بہتر حج راہ ہے گناہوں سے بچنا اور حج سے
 ڈرتے رہو اے عقل مند و ان آیتوں سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر آدمی پر حج
 فرض کیا ہے کہ تمام عمر میں ایک دفعہ اپنے تئیں بیت اللہ میں پہنچا وے اور حج
 کے ارکان بجالا وے اور منکر اسکا کافر لیکن فقہ کی کتابوں میں لکھا ہے کہ جب لو
 شرطیں پائی جاوین تو حج فرض ہوتا ہے عقل بلوغ حریت اسلام سلامتی
 بدن کی راہ کی خیر اہل و عیال کے کھانے اور پہننے اور رہنے کے گھر کا مقدور حج سے پھر
 اتنے تک اپنے کھانے پہننے اور سواری کی قدرت علم حج کا لینے آنا جانے کہ حج کرنا مسلمان
 کو فرض ہے اور فرضوں کا جانا ضرور نہیں اور عورت کے حق میں محرم کا ہونا اس کے ساتھ
 بخوان ہو یا پیرا اگر تین دن رات کی راہ سے مکے کا سفر زیادہ ہو اور تین شرطوں
 سے حج کا ادا کرنا صحیح ہوتا ہے احرام باندھنا اور مکان معین اور وقت معین اور
 میقات کا مکان جہاں سے احرام باندھتے ہیں ساتھ مقام سے اہل مدینہ اور جو
 ادھر سے آویں ذوالحلیفہ ہے اور اہل عراق و خراسان و ماوراء النہر کے واسطے ذات
 عرق اور اہل شام و مصر و عرب کے واسطے جحفہ اور اہل نجد کے لئے قرآن اہل یمن کے

واسطے میلم ہندوستانیوں کی بھی یہی میقات ہے اور جو لوگ میقاتوں کے درمیان اور کے
 خارج ہیں ان کی میقات حل ہے اور مکین کی میقات حرم ہے اور رکن یعنی فرض حج میں
 وہ ہیں کھڑا ہونا عرفات میں اگرچہ ایک ساعت ہو اور طواف زیارت اور واجب سہین
 پانچ ہیں پھر ناصفا اور مروہ کے درمیان اور توقف کرنا مزدلفہ میں اور کنکرا یا نہی صلیکئی قربانی
 کے دن اور ایام تشریق میں اور سمنڈا یا کتہرانا اور طواف صدر کرنا جب کو طواف وداع ہے
 کہتے ہیں میقاتوں سے باہر پہننے والوں کو اور سنتیں سہین طواف قدوم اور رمل یعنی
 دوڑ کر چلنا کدھون کو پلاتے انگڑتے دوڑنا درمیان دو سب جیلوں کے جو صفا اور مروہ کے
 بیچ میں ہے شب باشی کرنی مناسبت قربانی کی راتوں کو جانا مناسبت عرفات کو آفتاب نکلنے
 کے بعد جانا مزدلفہ سے آفتاب نکلنے سے پہلے رات رہنا مزدلفہ میں اور ترتیب رکھنا
 یمن دفعہ کی کنکریوں میں ایک سواے جو ہیں آداب حج میں حج فرض ہو یا چھ برس
 میں ہجرت کے اور بعض کہتے ہیں نوین برس غرض جو کوئی اپر کی شہ طون کے
 موجود ہوتے حج نہ کرے گا بڑا گناہگار ہو گا عن ابی ہریرہ رضی قال خطبنا رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم فقال یا اَیُّهَا النَّاسُ قَدْ فُضِّنَ عَلَیْکُمْ الْحَجُّ فَحُجُّوا مِمَّا بَوَّعْتُمْ
 وصحی مدعنے نے خطبہ سنایا ہم کو رسول علیہ السلام نے پھر فرمایا کہ اے لوگو تحقیق حج
 فرض ہوا تم پر سوچ کرو وعنه قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم آیت
 الْعَمَلِ الْفَضْلُ قَالَ اِيْمَانٌ بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ قِيلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ اِنْهَاكَ دُفِي سَبِيلِ اللّٰهِ
 قِيلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ الْحَجُّ مَبْعُورٌ مِّنْهُ مَتَّفِقٌ عَلَيْهِمْ كَمَا ابُو ہریرہ رضی نے کہ پوچھے گئے
 رسول علیہ السلام کہ کون علی بہت بہتر ہے فرمایا ایمان لانا اللہ پر اور اس کے رسول کے
 ساتھ پوچھا پھر کون فرمایا کہ جہاد کرنا اللہ کی راہ میں پوچھا پھر فرمایا حج مبرورہ کہتے ہیں
 کہ حج مبرورہ وہ ہے کہ جس میں گناہ کے کام نہ کرے اور دکھلانے سنانے کو بھی نہ کرے
 صحیح ہی ہے باقی صحیح تیرہم ہے کہ مراد اس سے وہ حج ہے جو اللہ کے یہاں مقبول ہو

اگرچہ قبول ہونے کا سبب وہی ہو جو اوپر کہا لیکن اللہ تعالیٰ کا فضل وسیع ہے کبھی قبول نہ کرتا ہے اپنے بندے کے کام کو اور اس کی تقصیرات کو معاف کرتا ہے بعضوں نے کہا ہے کہ حج مبرور وہ ہے کہ جیسا گیا تھا اس سے بہتر پیر یعنی رغبت رکھے عاقبت کی اور نفرت رکھے و نیا سے اور بھگناہ نہ کرے وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ حَجَّ تَتَهُ فَلَمْ يُؤْفَثْ وَلَمْ يُفْسَقْ رَجَعَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ متفق علیہ کہنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول صلعم نے جس نے حج کیا اللہ کے واسطے پھر نہ کیا رفت اور فسق اور پھر تریا یا یہی اس دن کہ جائز ہے کی مانے زفت کہتے ہیں صحبت کرنے کو عورت سے یا اس مقدس کی باتیں زبان پر لانی اور بے شرمی کی باتیں اور بد باتیں منہ سے نکالی اور فسق برے کام خلاف شرع کرنے اور تران شریف میں ذکر عدال ہی آیا ہے یعنی اپنے لوگوں سے قصصہ منہ و مچا نا گا لی گویا کرنا سو یہ فسق میں آگیا اس واسطے اس حدیث میں فکر نہیں کیا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو کوئی اس طرح حج کرے وہ گناہ صغیرہ اور کبیرہ دونوں پاک ہو جاوے عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضرت پیغمبر خدا صلعم کی ملاقات ہوئی کسی سواروں سے مقام روحامین جو مدینے سے تین منران ہے پوچھا آپ نے یہ کون قوم ہیں خانلے کے لوگوں نے کہا مسلمان ہیں پھر سوال کیا انھوں نے تم کون ہو فرمایا آپ میں رسول ہوں اللہ کا اٹھا کر دیکھا یا ایک عورت نے ایک چھوٹی لڑکی کو اور سوال کیا کیا اسکے واسطے حج ہے فرمایا مان اسکی حج کا ثواب تجھ کو ملے گا مسلم نے روایت کی م اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نابالغ لڑکے اور لڑکی کی عبادت کے کاموں کا ثواب اسکے باپ کو ملتا ہے کیونکہ وہ اسکی خدمت اور غم خواری اور پرورش کرتے ہیں اور یہ جب بالغ ہو پھر اس کو حج کرنا چاہئے اس طرح مذہب آزاد ہو مگر فقیر اگر حج کرے تو مالدار ہونے سے حج کرنا سہو واجب نہیں عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے

کہا سوال کیا ایک عودت نے پیغمبر صلعم سے کہ یا رسول اللہ میرے باپ پر حج واجب
 ہوا اور وہ بوڑھا ہے ضعیف کہ سوار ہونے کی طاقت نہیں رکھتا کیا اس کی طرف سے
 میں حج کروں فرمایا آپ نے ہاں م اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غیر کی
 طرف سے حج فرض ادا کرنا اگر اس کو ضعف اور ناتوانی ہو درست ہے اور ایک نے
 پوچھا حضرت سے کہ میرے بہن نے نذرمانی تھی حج کی اور وہ مر گئی حضرت نے
 فرمایا کہ اگر وہ کسی کی قرضدار ہوتی تو تو ادا کرتا کہنے کہا البتہ فرمایا کہ اس کو
 بھی ادا کر یہ قرض خدا کا ہے یہ سب قرضوں پر بھاری ہے مسئلہ امام
 ابو حنیفہ رض کے مذہب میں بغیر وصیت اور راہ خرچ دینے کے دوسرے کے طرف
 حج واجب نہیں اور امام شافعی رحم کے نزدیک یوں ہے کہ اگر کوئی مر گیا اور اس پر اللہ
 تعالیٰ کا حق نماز یا روزہ یا حج باقی ہے تو واجب ہے لوگوں پر کہ وصیت اور تقسیم
 میراث کے پہلے اس کے مال سے انکاموں کو انجام کریں مسئلہ امام ابو حنیفہ اور امام مالک
 رحمۃ اللہ کے نزدیک اگر کوئی بغیر ادا کئے حج فرض کے جو اس پر ہے دوسری طرف
 حج ادا کرے تو درست ہے اور امام شافعی اور امام احمد رحم کے نزدیک درست نہیں بلکہ
 اپنا حج ادا کرے پھر دوسری طرف سے عن علی رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ
 صلعم من ملک زاداً وراحلاً تبکغہ الی بیت اللہ وکلمہ حج فکاد علیہ ان یموت
 یہود یا نصاریٰ کہا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ فرمایا رسول صلعم نے
 جو کوئی مقدر رکھتا ہو کھانے پینے وغیرہ لوازمہ اور سواری کا اتنا لے لے لے
 اس کو اللہ تعالیٰ کے گھر تک اور وہ حج نہ کرے پس سین اور یہودی یا نصاریٰ
 ہو کر مرنے میں کچھ فرق نہیں روایت کی ترمذی نے م بی بی ام سلمہ رحمہا کہ فرمایا
 رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو شخص احرام باندھے حج کا یا عمرہ کا مسجد اقصیٰ یعنی
 بیت المقدس سے مسجد الحرام تک بخشدے اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو جو پہلے کیا اس سے

یا جو نیچے کرے گام اور ابی امامہ رضی نے کہا کہ فرمایا رسول علیہ السلام نے جو شخص کسی اسکو
 مانع نہیں کوئی حاجت ظاہر ہی یعنی توشہ اور راحلہ وغیرہ سب موجود ہیں یا کسی ظالم
 اسکو نہیں روکا یا کسی بیمار سے وہ عاجز نہیں ہوا تھا اسکے اسنے حج فرض ادا نہیں کیا
 اور مر گیا پس گویا وہ سوا یہودی یا نصرانی ہو کر روایت کی دارمی نے م عن ابن عباس
 رضی قال قال رسول الله صلعم من اراد الحج فليجئ رواه ابو داود والدارمی جس نے
 ارادہ کیا حج کا اور ادا پر قدرت رکھتا ہے تو چاہئے کہ جلدی کرے اس فرصت کو عنینت
 جانے کیونکہ تاخیر کرنے میں بہت سی آفتیں ہیں اس سبب مسلمان کو لازم ہے
 کہ جب کوئی نیک کام کر سکا ارادہ کرے تو مقدور بھر اسکو جلد اتمام کو پہنچاوے کیونکہ
 کل کی خبر کسی شخص کو معلوم نہیں فرصت ملے یا نہ ملے خصوصاً مسلمان ہونے اور
 توبہ کرنے میں ہرگز توقف نہ کرے عن ابن عمر رضی قال قال رسول الله صلعم
 والذو سلمه اذا اقبلت للحاج فباله عليه وصاحبه ومراه ان يكثفغفر لك قبل
 ان يندخل بيتك فانه مغفود کہ رواہ احمد فرمایا رسول علیہ السلام نے جب
 جب ملاقات کرو تم حاجی سے سلام کرو اسکو اور ہاتھ پکڑو اسکا اور کہو اسکو کہ مغفرت
 مانگے تمہارے واسطے اللہ سے پہلے اسکے کہ داخل ہووے اپنے گھر میں کہ
 وہ تحقیق بخش گیا ہے خلاصہ یہ ہے کہ کوئی اللہ کی راہ میں گھر سے نکلا اور جب تک
 راہ میں ہے گھر کو نہیں پہنچا وہ اللہ کی دربار میں معزز اور مغفور ہے پس ایسے شخص کا مساف
 مانگنا کسی کے حقین اور دعا گرنی کیلئے البتہ مقبول ہے عن ابی ہریرۃ رضی قال
 رسول الله صلعم من حج حجاجاً أو معتمراً أو غزياً ثم مات في طريقه كتب الله له
 اجر الغازی والحجاج والمعتمر رواہ البیہقی جو شخص نکلا حج کے ارادے
 یا عمر کے یا جہاد کے پھر مر گیا اسکی راہ میں لکھا ہے اللہ تعالیٰ اسکے لئے
 ثواب جہاد کر سکا اور حج کر سکا اور عمرہ کر سکا سوائے بھائیو جو کوئی مقدور رکھتے حج ادا

کرے گا اسکا حال معلوم کر چکے کہ کیسا ہو گا ہوشیار ہو جاؤ ایسا نہ ہو کہ یہاں کی شوخ اور بے پروائی اور جیلہ بازی کے عوض میں بری رسوائی اور بدنامی حاصل ہو بلکہ نافرمانوں میں شمار کئے جاؤ یہاں تو مسئلہ نکال کر اور جیلہ ظہر اگر بیچ رہتے ہو وہ دن سب جیلہ اور بھانگل جانیگا اور سیطیح مکروزیب ہرگز کام نہ آئیگا الہی ہلکوا اور سب مومن کو امد و رسول کی فرمانبرداری میں جیلہ بازی سے باز رکھو اور اپنے فضل و کرم سے اس کے عمل کی توفیق نیک بخش آمین بھرت سیدنا و شفیعنا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

اسوہوان باب خاوند اور حوروں کے حق میں بیان

فرمایا اے صاحب پانچویں پیار کے یہ کر کوغ میں: الْوَيْطَالُ قَوْمٌ عَلَى الْمَنَاءِ
يَمَافُضِّلُ اللَّهُ بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ وَبِالْفَقْرِ مِنَ أَمْوَالِهِمْ فَالصَّالِحَاتُ قَانِسَاتٌ حَافِظَاتٌ
لِّلْغَيْبِ يَحْفَظُ اللَّهُ وَاللَّائِي تَخَافُونَ نُشُوزَهُنَّ فَعِظُوهُنَّ وَاهْجُوهُنَّ فِي
الْمَضَاجِعِ وَاصِرُوهُنَّ فَإِنَّ أَعْيُنَكُمْ فَلَا تَبْغُوا عَلَيْهِنَّ سَبِيلًا مرد حاکم ہیں عورتوں
پر اس واسطے کہ بڑائی دمی امد نے ایک کو ایک پر اور اس واسطے کہ خرچ کئے انھوں نے اپنے
مال پس جو نیک بختیں ہیں سو حکم بردار ہیں نبرداری کرتیاں ہیں پیچھے پیچھے امد کی خبردار
اور جبکی بد خوئی کا ذکر ہو تم کو تو انکو سبھاؤ اور جب دار ہوان سے سوتے میں
اور مارو انکو پھر اگر تمھارے حکم میں آوین تو مت تلاش کرو ان پر راہ الزام کی لینے
امد تعالیٰ نے مرد کا درجہ بڑا بنایا تو عورت کو تابع داری کرنی چاہئے اگر وہ شرارت کرے
تو مرد پہلے درجے سبھاوے نہ مانے تو ساتھ سونا ترک کرے مگر رہے ایک ہی گھر
میں پھر ملنے تو آخر درجے کو مارے ایسا نہیں کہ کوئی عضو ٹوٹ جاوے اس میں
اگر حکم بردار ہیں جاوے تو اسکی تعصرون کی تلاش نہ کرے فرمایا رسول صلی اللہ علیہ
والہ واصحہ وسلم نے لو آموت احدا ان یجحد لاحد لاموت المرأة ان یجحد
زوجها من عظیم حقہ علیہا ترجمہ اگر میں حکم دیتا کسی کو کہ جحد کرے تو حکم دیتا

عورت کو تاسجدہ کرے اپنے شوہر کو کیونکہ مرد کا بڑا حق ہے کہ اس پر یعنی عورتیں مردوں کی بہرہ و
تا بعد از ہین جسے تمام عالم کی بنیاد آدمیوں کی واسطہ ہے اسی طرح طہقت عورتوں کی مردوں
کے واسطہ ہوئی ہے کہ لوگ بڑھین دنیا کا انتظام ہووے پس یہ عورتیں کھیت ہیں مردوں کی
اللہ تعالیٰ نے فرمایا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ حَتّٰی لَكُمْ مِنْ جَسَدٍ مِّمَّنْ طَرَجْتُمْ لَكُمْ مِنْ جَسَدٍ مِّمَّنْ طَرَجْتُمْ
اَقْلَامُ اَمْهَاتِكُمْ یعنی بہشت تمہاری ماؤں کے قدموں تلے ہے اور غازیوں کے
حق میں آیا ہے الْجَنَّةُ تَحْتَ ظِلِّ الشَّوْفِ یعنی بہشت تر و تارون کے سایہ تلے
ہے اسی طرح عورتوں کے حق میں وارد ہوا ہے اَيْمًا مَرْكَهٌ مُّائِتَةٌ وَ ذَوُ جُحَاغِهَا
رَاضٍ دَخَلَتْ الْجَنَّةَ یعنی جو عورت مر جاوے اور شوہر کا اس سے راضی ہو و اخل
موتگی وہ جنت میں پس عورت کو بہر حال تعظیم اور اطاعت اپنے شوہر کی لازم ہے اور
جس عبادتوں سے غفلتوں کی مردوں کو اللہ صاحب کے یہاں نر و کی حاصل ہوتی ہے عورتوں کے
حق میں اس کا فائدہ دو صورت پر موقوف ہے ایک تو یہ کہ خوش رکھے شوہر کو اپنی اطاعت سے
دوسری یہ کہ مرد پرورش کرے اپنے لڑکوں کو اللہ کی رضا مندی اور اس کی محبت سے
فرمایا کہ جس عورت نے پانچ وقت کی نماز پڑھی ہے رمضان کا روزہ ادا کیا ہے حرام اور
بد کاموں سے اپنے تئیں بچا رکھا ہے شوہر کی فرمانبرداری میں رہی ہے اس کی جگہ بہشت
میں ہوگی جس دروازے کے چابے جاوے اور فرمایا کہ جب جو روح ختم خوش ہو کر ایک
جگہ بیٹھتے ہیں اور محبت سے واقفین ملتے ہیں دس نیکی ان کے نامہ اعمال میں
لکھی جاتی ہے اور دس بدی و اٹن سے دھوئی جاتی ہے اور دس درجہ بہ
اللہ تعالیٰ کے قرب کا بڑھتا ہے اور جب دس غسل کرتے ہیں جتنے بال ان کے بدن میں
ہیں اتنی نیکی لکھو ملتی ہے اور اس بقدر بدی ان سے دور ہوتی ہے اور جب عورت
کو لڑکا پیدا ہونے کے وقت درد ہوتا ہے ہر دفعہ گئے بدلے ہزار نیکی اس کو دین گے
اور ہزار بدی اس سے دور کریں گے لڑکا بچ لکھا ہے کہ جب عورتوں نے جناب

رسالت آب کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وَا صحابہ وسلم مردوں کو بہت سے نیک عملوں کے ثواب ملتے ہیں جیسے نماز جہود و جماعت نماز عید حضور جہاد عبادت پیاروں کی حج عمرہ جہاد اور ہم لوگ اس نعت سے بے نصیب رہے اسکا کیا سبب آپ نے فرمایا کہ تم جاؤ اور دوسری عورتوں کو خبر دو کہ تم کو پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے اس واسطے کہ تم اپنے شوہروں کے ساتھ اچھی طرح سے رہو ملاپ رکھو ہر کام میں انکی رضامندی پر چلنا تمہارے حق میں ان عبادتوں کے برابر ہے ان باتوں تم کو ویسے ہی ثواب ملیگا اور یہ بھی لکھا ہے کہ عورتوں کے حق میں گھر بار کی خدمت جیسے کھانا پکانا گھر باہر کے لوگوں کو بانٹنا جھاڑو بہا رو دینی لڑکوں کی خدمت کرنی شوہر کی چیزیں حفاظت سے نگاہ رکھنی چھوٹے بڑوں کی خاطر داری کرنی جہاد کا مرتبہ رکھتی ہے بلکہ اس سے زیادہ کیونکہ جہاد میں آدمی کافروں سے لڑا مارا گیا چھٹی ہوئی اور یہ عورت رات دن گھر کی درستی میں تکلیف اٹھاتی ہے اور انواع طرح کے دکھ برداشت کرتی ہے غرض اکثر عورتیں یہ کام کرتی ہیں لیکن جو نیت انکی یہ ہو کہ یہ کام ہم حق سبحانہ تعالیٰ کی رضامندی کے واسطے کرتی ہیں تو سب ولی کا مرتبہ پاویں اور حدیث میں آیا ہے کہ عورت جب حل سے ہوتی ہے اس وقت سے لڑکے کے دودھ پلانے تک غازی کا ثواب پاتی ہے اگر اس عرصے میں مر جاوے تو شہادت کا درجہ پاوے معتبر کیا تو ان میں لکھا ہے اِنَّ اللہَ کَتَبَ الْغِزَہَ عَلَی النِّسَاءِ وَلِکَہَادَ عَلَی الرَّجَالِ فَمَنْ حَبَرَ مِنْھُنَّ اَیْمَانًا وَاحْتِسَابًا کَانَ لَہِ مِثْلُ اَجْرِ الْغِزَہِ جانو کہ غیرت یعنی جہل عورتوں میں ذاتی ایک صفت ہوتی ہے جب مرد دوسری عورت کرتا ہے تو وہ جہل کرتی ہیں سو اگر کوئی عورت ایسی ہو کہ دیندار بھی رو سے خیال کرے کہ مردوں کو چار عورتوں کا حکم ہے میرے سوا تین اور کر سکتا ہے سو اسے لونڈیاں جتنی ہوں پس میں اللہ تعالیٰ کے حکم پر کیوں جلون اور شکوہ کروں پھر پھر شوہر سے راضی رہے اور پرہیز میں حاضر گو دل میں اس کے کچھ

برائی گزے مگر اسکو کسی طرح پر ظاہر نہ کرے یعنی سوتون سے نہ جھکے گا لیکن نہ دے
 برائے کہے تو ایسی عورت دینداری میں سچی ہے اور حق تعالیٰ اسکو درجہ شہید کا دیتا ہے کیونکہ
 کہ یہ بات ایسی ہے کہ اکثر عورتیں اس چل سے اپنے متین پاکت میں پہنچاتی ہیں تو جو عورت
 ایسے رنج اور غم کو اپنے اوپر امد تعالیٰ کی خوشی کی واسطے اور اسکی تائید داری جائز قبول
 کر لگی کیونکہ نہیں اب اور جب پاویگی پھر عورت اس بات میں تحمل اور صبر نہیں کرتی اور ہمیشہ
 شوہر اور سوتون سے قصیدہ جھکڑا کرتی ہے وہ اس نعمت سے محروم ہے اور دیندار
 میں جھوٹی بلکہ شوہر کی نارضا مندی سے حق تعالیٰ کی خفگی میں پڑے گی کیونکہ اس کے
 شوہر نے خلاف حکم شرع کے وہ کام نہیں کیا باقی رہی یہ بات کہ اگر وہ مرد موافق حکم
 شرع کے دینے لینے کھانے پینے شب باشی میں برابر می نہڑیگا تو حق سبحانہ تعالیٰ کے
 دربار میں مکر آجایگا دینے کی ایک عورت نے حضرت پوچھا کہ شوہر کا حق مجھ پر کیا ہے
 حضرت نے فرمایا کہ شوہر کے بدن سے پیب لہو بہتا ہو تو اسکو بکرا بیت اپنی زبان سے
 چاٹ کے صاف کرے تو بھی تجھ سے حق شوہر کا ادا ہو کتا لون میں لکھا ہے کہ عورت پر
 شوہر کے دس حق ہیں پہلا یہ کہ جب مرد خواہش کرے حاضر ہو اگر عذر شرعی نہ ہو دوسرا
 یہ کہ شوہر کے گھر سے پھل اس کے کیکو کچھ چیز نہ دے اگر دیگی تو شوہر ثواب پاویگا
 اور یہ عذاب تیسرا یہ کہ بدون اذن شوہر کے نفل کا روزہ نہ کرے چوتھا یہ کہ بدون
 اجازت شوہر کے گھر سے کہیں باہر نہ جاوے پانچواں یہ کہ شوہر کا عیب اپنے لوگوں
 پاس ظاہر نہ کرے چھٹا یہ کہ جو چیز ضرور ہے اس کے سوا شوہر سے نہ مانگے ساتواں یہ
 کہ شوہر کی خوشی سے خوشی کرے اور اس کے غم سے غلین رہے آٹھواں یہ کہ شوہر کو کسی
 بات میں شرمندہ نہ کرے غیرت نہ دلو اوے لو ان یہ کہ اپنے متین ہمیشہ بناوے
 رکھے اور جو حرکت شوہر کو پسند نہ آوے اس سے باز رہے دسواں یہ کہ اپنے
 لڑکوں کو بدو عائد کرنے پس جو عورت اپنی شہادت اور مگر ان سے ان باتوں کو

اپنی خاطر میں لاوے حق تعالیٰ کی لعنت اور غضب میں گرفتار ہووے اور فرمایا علیہ الصلوٰۃ
 والسلام نے کہ عزت سے قیامت کے دن نماز کے بعد شوہر کے حق کی پرستش ہوگی
 نصیح ہے کہ جناب پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وقت میں ایک عورت اپنی ما اور اپنے شوہر
 چھوڑ کر گئی ایک دن اسکی ما نے خواب میں دیکھا کہ بیٹی کے سر پر آگ جلتی ہے سخت
 عذاب میں گرفتار ہوئی ہے ناک اور منہ سے اس کے لہو ٹپکتا ہے دو نوہ تھہر رہی ہیں
 ہن پانوں میں آتش بیڑیاں پڑی ہیں سانپ چھاتی سے لٹک رہا ہے یہ حالت دیکھ کر
 ما نے بوجھا ہے بیٹی تیرا حال یہ کیوں ہوا اس نے بیان کیا اے ماگ جو میرے سر پر جلتی
 ہے میں تو اس کا عوض چاہتا ہوں اپنے خاوند کا عیب و وسوسہ کا ظاہر کرتی تھی اور
 تھ میرے سر پر جو بند ہے ہن پہلے کا بدل لاؤ کہ میں بے اذن سوہر گھر کی چیز دو سوہر کو
 دیتی تھی اور سانپ جو چھاتی پر چڑھا تھا اس کا عوض چاہتا تھا جو حکم خاوند کے دوسرے
 لڑکوں کو اپنا دودھ ملاتی تھی اور منہ اور ناک سے جو لہو ہوتا ہے یہ اس کا بدل لاؤ
 کہ شوہر کو گالیاں دیتی اور کوکستی تھی اور پانوں میں جاگ کی بیڑیاں پڑی ہن یہ اس کا
 عوض چاہتا ہے جو بے اجازت خاوند کے گھر سے باہر یا ون نکالتی تھی اے ما جانی میرے
 کو کچھ پر رحم کر انوقت میرے کام آتا یہاں حق تعالیٰ اپنے غضب سے جھک کر خلعی دے اب
 تو جا اور میری طرف سے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وصحیہ وسلم کی جناب میں سلام عرض کر کے
 یہ حال میرا ظاہر کر کہو میرے شوہر کو بلا کے سمجھاؤ اور میری تقصیر میں اس سے
 معاف کرو اور میں جب صبح ہوئی اسکی ما روتی چلی تھی خدمت میں حاضر ہوئی
 بہت عاجزی اور بیکسی کے ساتھ بیٹی کے طرف سے سلام اور وہ پیام عرض کیا
 حضرت نے اس کے شوہر کو بلایا اور فرمایا اے خدا نے میری خاطر سے اپنی جوہر کی تقصیر میں
 معاف کر اس بڑیا کو غم اور الم سے نجات دے اس نے عرض کیا یا رسول اللہ میں کیونکر
 اسے راضی ہوں اس نے مجھ کو بہت جلا یا ہے اور دیکھ دیا ہے حضرت نے فرمایا اے خدا تعالیٰ

رحیم چہ رحم کرنیوالوں کو دوست رکھتا چہ جو تو اس پر رحم کرے گا اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم
 فرما دے اور عجز کیا بہت بہتر آپ کا کہنا میرا نکمہوں پر میں نے معاف کیا اس کی تفصیل
 درگزارات کو بیٹی نے ما کو پھر خواب دکھایا کیا دیکھتی چہ کہ بیٹی بہشت میں داخل
 ہوئی چہ وہاں کے زیور اور لباس سے سنوار ہی گئی ہیں مانے پوچھا کھ دلا رمی
 اب یہہ درجہ تجھ کو کیونکر ملا اس نے جواب دیا میرا شوہر نے مجھ کو معاف کیا حق تعالیٰ نے
 عذاب سے خلاص فرمایا اے مایہ رے حال کی خبر دنیا کی عورتوں کو دیکھو کہ سمجھ بوجھ کو جلیں
 اپنے اپنے غاوند کی رضا مندی اور تابعداری میں تصور نہ کریں تو اللہ کے عذاب سے بے چین
 اور کتا بون میں لکھا چہ کہ عورت کے حتیٰ بھی ان کے شوہر دن پر عین پہلا یہہ کہ عورت کو پردے
 میں رکھے ایسا حکم نہ کرے حسین اس کو باہر جا بائیں دوسرا یہہ کہ شریعت کی راہ
 بتا دے وضو نماز روزہ حج زکوٰۃ حیض و نفاس کے احکام سکھا دے اور جو بائیں اس کے
 دین کے کام کی ہوں بتلا دے جو نہ سیکھے تو پھیلے نرمی سے سمجھا دے اس میں بھی درست
 نہ ہو تو ساتھ سونا ترک کرے اس میں بھی نہ مانے تو مارے اس میں بھی راہ پر نہ آوے
 تو طلاق دے تیسرا یہہ کہ حلال کی کافی اپنے مقدور کے موافق اسے کھلا دے پلا دے
 پہنا دے کیونکہ جو کوشت حرام کی کافی سے بڑھتا دوزخ میں جلا یا جاتا چہ چوتھا یہہ کہ
 شکر اگونا موافقت ہو تو اس کو خوشی سے چھوڑ دے لکنا نہ کہے پانچواں یہہ کہ اس کی بات
 سونے کا گھر علاحدہ مقرر کرے چھٹا یہہ کہ جن عورتوں نے اپنے ما باپ سے بہت سا
 جہیز یا پایا چہ اس کا کچھ ذکر نہ کرے اس کا طعن نہ دے ساتواں یہہ کہ اگر ایک جو رو دولت مند
 ہو اور ایک فقیر تو دونوں کی خاطر دارمی برابر کرے آٹھواں یہہ کہ عورت کو گالیان نہ دے
 نہ ان یہہ کہ عورت کے ما باپ بھائیوں کے ساتھ ہو سکے تو احسان کرے دسواں یہہ کہ
 عورتوں کو اکثر اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اچھی خصلتوں کی نصیحت کرے اگیا رھواں
 یہہ کہ جب سفر سے آوے تو کچھ سوچات اسکے واسطے لاوے حدیث میں آیا چہ کہ

حضرت کے وقت میں کسی نے اپنی جورو سے کہا کہ جب تک میں باہر سے نہ آؤں تو بال
خانے سے ہرگز نہ بیچے نہ اتر لو اور باپ اس عورت کا بیچے کے مکان میں رہتا تھا چار ہوا
اس نے حضرت سے بچھو اسیجا کہ میں باپ کے دیکھنے کو بیچے جاؤں حضرت نے فرمایا کہ اپنے
خاوند کے حکم پر قائم رہ جب وہ مر گیا عورت نے بیچے اپنے لئے حضرت سے اجازت
چاہی آپ نے فرمایا کہ اپنے شوہر کے حکم کو بجالا غرض کہ باپ کو لوگوں نے دفن کیا پرو
عورت بیچے نہ اتری حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی قَدْ عَفَا
لَا يَهْدِيْهَا لِطَاعَتِهِ لَازِيْ وَجْهًا يَّعْنِيْ بِشَيْءٍ اَللّٰهُ تَعَالٰی نے بخشت یا اس عورت کے باپ کو
اس سبب جو اس نے اپنے شوہر کی تابعداری کی عن جابر بن عبد الله قال قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم ثَلَاثٌ لَا يُقْبَلُ لَهُمْ صَلَوةٌ وَلَا كَيْصَعُكُهُمْ حَسَنَةٌ اَلْعَبْدُ لَا يَنْبَغُ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَى مَوْلَا يَّه
فَيَضَعُ يَدَهُ فِيْ اَيْدِيْهِمْ وَالْمَرْءُ لَا يَخْطُ عَلَيْهَا زَوْجًا وَالسَّكْرَانُ حَتّٰى يَصْحَوْ
رواہ البیہقی کہا جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے میں شخص پر کب انکی
ناز قبول نہیں ہوتی ہے یعنی اس پر ثواب تام نہیں ہوتا اگرچہ ذمہ چھوٹا ہے اور میں
بلند ہوتی ہے انکے واسطے نیکی بجا بندہ جگوڑا جب تک کہ پھر آوے اپنے خاوند کی
طرف اور رکھے اپنے ہاتھ ان کے قصوں میں یعنی اپنے میں ان کے اختیار میں دوسری
وہ عورت جس پر غصہ ہوا انکا شوہر یا متوالا بے ہوش جب تک ہوش میں
آوے جب اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ایسی نیکی ناز کا ثواب کامل نہیں ہوتا تو سمجھا
گیا کہ کوئی نیکی انکی جب تک اپنے قصور سے توبہ نہ کریں مقبول نہیں ہونائی الہی
ہو اور سب مردوں کو اور عورتوں کو پادایت کر اور توفیق دے جو اللہ اور رسول کے
حکم کے موافق چال چلیں شروع کے احکام پر قائم رہیں جو روین خاوند کی دوستی
اور محبت سے تابعدار ہو کر آپ میں گزران کریں مرد عورتوں پر شفیق اور مہربان رہیں
انکی برائی کی تلاش نہ کریں آمین یا رب العالمین بحرمت النبی وآلہ واصحابہ اجمعین

سترھوا ان باب جھوٹے اور کذب کی برائی کے بیان میں

فرمایا اللہ صاحب کچھ دھوپیں سپار یکے بیسویں رکوع میں : اِنَّمَا يَفْتَرِي الْكَذِبَ
 الْبَازِئِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَآوَلِيكَ هُمُ الْكَاذِبُونَ ترجمہ
 جھوٹے بناتے وہ ہیں جن کو یقین نہیں اس کی باتوں پر اور وہی لوگ ہیں جھوٹے عندہ سن
 مسعود رضوایت کرتے ہیں کہ فرمایا صلعم نے علیکم یا الصّدق فان الصّدق یصلی
 الی النّار وان الی یصدی الی الجنّة وما یزال الرجل یصدّق ویجرّ الصّدق حتّٰی
 یمتّب عند اللّٰہ صدیقاً وایاکم فی الکذب فانّ الکذب یصدی الی النّار وای
 النّار یصدی الی النّار وما یزال الرجل یمکذب ویجرّی الکذب حتّٰی یمتّب
 عند اللّٰہ کذاباً لازم کرو اپنے اوپر سچ کہنے کو کیوں کہ سچ کہنا راہ دکھاتا ہے یعنی
 پہنچاتا ہے نیک کی طرف اور بیشک نیک پہنچاتی ہے بہت کی طرف اور ہمیشہ آدمی سچ کہتے
 کہتے پہنچ جاتا ہے سچائی کو یہاں تک کہ لکھا جاتا ہے وہ آدمی صدق کے دربار میں سچا
 اور سچا واپس منے میں جھوٹے کہنے سے کیونکہ جھوٹے کہنا راہ دکھاتا ہے پہنچاتا ہے
 بدکاری کی طرف اور بیشک بدکاری پہنچاتی ہے دوزخ کی طرف اور ہمیشہ آدمی جھوٹے کہتے پہنچ جاتا
 جھوٹے کو یہاں تک کہ لکھا جاتا ہے وہ خبیث کے درگاہ میں جھوٹا اس حدیث معلوم ہو
 کہ سچ نیک علی ہے کہ اسکی خوبی بڑھتے بڑھتے آدمی کو دنیا میں غرت دیتی ہے اور آخرت
 میں بھی کام آتی ہے اور جھوٹے بہت بُرا کام ہے کہ اسکی برائی بڑھتے بڑھتے آدمی کو
 دنیا میں بے اعتبار اور بے حرمت کرتی ہے اور آخرت کے وقت بھی عذاب شدہ
 میں ڈالتی ہے اور فرمایا علیہ السلام نے کہ جھوٹے کہنا میں جگہ مصلحتاً جائز ہے ایک
 اپنی عورت سے کیونکہ عورتیں کم عقل تھوڑی بات میں بدگمان ہو جاتی ہیں انکی
 تسلی کے واسطے مضایعہ نہیں دوسری لڑائی میں دانو گھات کو تیسرے و آدمیوں کے
 بیچ غاپ کر دینے کو اور فرمایا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہ جب جھوٹے بولتا ہے بندہ جدا

ہوا اس سے فوشہ ایک کو سال اس کے سنہ کی بدبو کے سبب جو پیدا ہوئی کھجور سے
 بولنے سے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ فرمایا علیہ الصلوٰۃ والسلام لے عہد کیا
 کرو مجھ سے چھ چیز کا اقرار کرنا ہوں اور صائم ہونا ہوں تمھارے واسطے بہشت کا اوّل
 یہ کہ سچ کہا کرو جب کچھ بات کہو یا کوئی خبر دو دوسری یہ کہ پورا کرو جب کسی سے وعدہ
 کرو تیسری یہ کہ امانت میں خیانت نہ کرو جب نیکو کوئی امین کرے چوتھی یہ کہ چھپائے رہو
 اپنی ستر کو کہ کھل جاوے پانچویں یہ کہ نیچے رکھو اپنی آنکھیں ان چیزوں سے جن کا دیکھنا
 درست نہیں یعنی پرانی حرمت پر نگاہ نہ ڈالو چھٹی یہ کہ بچا رکھو اپنے ہاتھوں کو بد حرکت
 سے ظلم کرنا یا حرام کھانا اور فرمایا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب اٹھا ہی آدمی صبح کو
 اسکے بدن کے ہر ایک جوڑ زبان کی منت اور عاجزی کر کے ہیں پھر کہتے ہیں کہ اے بھائی
 خدا سے ڈرو اور اپنے سینے میں بچا رکھو کہ تمھارے بچاؤ سے ہم بچا جائیں گے اس لیے کہ
 ہم تمھارے تابعدار ہیں اگر تم نیک اور سیدھی راہ پر چلو گے تو ہم بھی چلیں گے اور جو تم سیر
 اور بری راہ اختیار کرو گے تو ہم مارے پتھریں گے عقیبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سوال کیا میں
 حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کہ دنیا اور آخرت کی نجات کس چیز سے ملتی ہے فرمایا
 کہ اپنے اختیار میں رکھ اپنی زبان کو نہ بول کوئی بات مگر جو تیرے حق میں فائدہ دے
 اور بیٹھ رہے اپنے گھر یعنی عبادت کو اور کھڑے فائدہ نہ پھر اور رویا کر اپنے گناہوں
 پھر معاف مانگ اللہ سے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو آدمی یہ وہ
 بہت باتیں بولتا ہے اس کی شرم کم ہوتی ہے اور جس کی شرم کم ہوتی ہے اس کے
 دل میں سیاہی آتی ہے معاذ رضی اللہ عنہ حضرت کی خدمت میں عرض کی مجھے نصیحت
 کیجئے آپ نے اشارہ کیا زبان کی طرف کہ اس کو خوب سنبھالے رہو پھر عرض کیا
 اور کچھ فرمایا اسکے برابر میری چیزوں میں بیچانے والی کوئی نہیں ہے عَزَّوَجَلَّ
 وَضَعُ النَّبِيِّ صَلَاحًا لِّثَلَاثَةٍ لَا يَكْلَمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَوَلَّى وَطْرَ آلِهِمْ وَلَا

يُنْصَرِفُ عَنْهُمْ وَيُقَامُ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝ قَالَ لَوْ دَرَجَاتُ خَابُوا فَخَسِرَ أَفْئِدَتُهُمُ عَنْ رُؤُوسِهِمْ يَوْمَ السُّبُحِ ۝
الْمَسْبُورِ ۝ الْمَنَاقِبِ ۝ وَالنَّفِيسُ تَسْلُكُهُ بِالْكَافِ ۝ الْكَادِبِ رَوَاهُ سَمْعٌ فَمَا يَارَسُولَ
عليه السلام نے تین شخص میں کہ کلام نہ کیا امدتعالیٰ انکے ساتھ قیامت میں اور یا بھیجا
نظر رحمت انکی طرف اور پاک نہ کیا انکو گناہوں سے اور انکے لئے دکھ کا عذاب ہے
کہا ابو ذر نے نا امید ہو کر اور نقصان میں پڑ گئے وہ پوچھا کون ہیں یہ لوگ یا رسول اللہ
فرمایا آپ نے لکھا نیو اس ازار کے لئے جسے پانچا مہیا اور کوئی گناہ اور بختبر کی راہ سے یہ
شرعی حد سے زیادہ کیا حد اسمیٰ اور حلیٰ ہے اور تھنوں کے اوپر تک بھی خستہ اور جو شخص
کچھ دیکر کسی کو اس پر حسرت پیدا ہو اور جو شخص کہ بڑا نا اور قیمتی کہ تاہ اپنے مال کو جھوٹے قسم
کھا کے حدیث میں آیا ہے کہ ایدوز جنہت نے عورتوں کو جمع دیکھا فرمایا یہ لوگ اسے اکثر
دور خی ہونگے کسی نے پوچھا کیا سب حضرت نے فرمایا کہ زبان کے سبب کیوں کہ انکی زبان
ہمیشہ گالی بد دعا شوہر اور گھر اور لوگوں کے حق میں نکلتی ہے اس بری عادت کے سبب
امد کے غضب میں پڑتے ہیں اور فرمایا علیہ الصلوٰۃ والسلام کہ معراج کی رات کو ایک
قوم کو میں نے دیکھا کہ منہ انکا سور کی طرح اور زبان کو گردن کی طرف دیکھ کر نکالا ہے
اور سے اگ کے کوزہ پر مار رہے ہیں جبریل سے میں نے پوچھا یہ کون لوگ ہیں
کیا قصہ ہے یہ جبرائیل سے بڑے عذاب میں گرفتار ہوئے ہیں جبریل علیہ السلام نے
کہا یا رسول اللہ یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کے حق تلفی اور اپنے فائدہ کے واسطے جھوٹی
گواہی دیتے تھے دین کھوکھو کر دینا حاصل کرتے تھے اور فرمایا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے
کہ منافق کی تین علامتیں ہیں یہ باتیں پوائے پہچان لو اول یہ کہ جب
بات کہتا ہے جھوٹہ کہتا ہے دوسری یہ کہ جب کسی سے وعدہ کرتا ہے خلاف
کرتا ہے تیسری یہ کہ جب کوئی اس یا اس اپنی امانت رکھے مقرر خیانت کرے
غرض جھوٹہ بہت بد ہے کہ اس آدھی بڑی چیز میں پرتا ہے اور سخت مصیبت

میں گرفتار ہوتا ہے الہی ہم کو اور سب مسلمانوں کو ایسی بری مصلحتوں سے محفوظ رکھیو حضرت بنی صاحب اور انکی آل و اصحاب پاک کی غت سے یارب العالمین

اٹھارھواں باب غت اور چلی کر نیکی بر نیکی بیان

فرمایا اللہ صاحب کے بھیسوں سے بہت سی چیزیں جو وہیں رکوع میں ولا یجسرو
ولا یغتب بعضکم بعضاً ایجاب احلہ ان یا کلکم اخیہ فیتافکرہم وہ اور
کسی کے بھید کی تلاش نہ کرو اور نہ کچھ پیچھے رہو ایک دوسرے کو بھلا خوش گناہی تم میں سے کسی کو
کھاوے گوشت اپنے بھائی کا جو مردہ ہو سو گھن کر تم اس سے ابو ہریرہ رضی عنہ روایت کی
کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اندرون ما الغنۃ قال لا یغتب احدکم احدکم فادکرہ
اخاک بما یکرہ فیلک انک ان کان فی لخی ما قول قال ان کان فیہ ما
تقول فقد اغتبتہ وان لم یکن فیہ ما تقول فقد جھلہ فرمایا لوگوں سے
کہ تم جانتے ہو کیا چغیت لوگوں نے عرض کیا اے رسول زیادہ واقف ہیں فرمایا
مسلمان و کفر مسلمان کے غیب کا ذکر کرے اور وہ بات ایسی ہو کہ اگر وہ شخص جب کا
غیب بیان کیا ہے تو ناخوش ہو لوگوں نے پوچھا کہ اگر وہ عیب فی الحقیقت اسکی ذات
میں ہو تو بھی غیب ہے حضرت نے فرمایا لیسہ کی غیب کہتے ہیں کہ وہ عیب میں
اگر وہ عیب اس میں نہیں ہے تو تو نے اس پر فخر کیا یعنی طوفان باندہ بہرہ دوسرا گناہ ہوا
خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بھیدوں سے واقف تھے نقی کی کہ میں نے حضرت
پیغمبر صاحب سے سنا کہ فرماتے تھے کہ داخل نہیں ہوتا ہے بہشت میں لہر اجل خور
یعنی جو کوئی ایک جگہ کی بات دوسری جگہ پہنچاتا ہے اگرچہ وہ بات سچی ہو جب وہ
جاتا ہے کہ ایسی باتوں سے لوگوں کے درمیان فساد ہو گا قضیہ لگیگا اور پھر وہ کام
کرتا ہے بڑا گنہگار ہوا اور پکا لہر انبا البتہ ایسا شخص ہو یا عورت بہشت میں جائیکے لایوں ہیں اور

فرمایا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہ جو کسی کی غیبت کرے گا وہ میری شفاعت سے محروم ہو گا اور غیبت کرنے والے کی نیکیاں اُن کے نامہ اعمال میں جس کی غیبت ہوئی لکھی جاتی ہیں قیامت کے دن وہ نامہ دہشت لکھون میں اس کے دایا و کا وہ دیکھ کر تجب کرے گا کہ میں نے تو یہ نیکیاں نہیں کیں کیونکہ میرے نامے میں یہ لکھیں گے کہ میں نے جو لوگوں نے تیرا عیب دنیا میں ظاہر کیا تھا امدتِ تعالیٰ نے ان کی نیکیاں لیکر تیرے نامے میں لکھوا دیں بے کما فی یہ دولت تجھ کو ملی اس سے چھینی گئی سفیان بن عداہد ثقفی روایت کرتے ہیں اے ایمان میں نے پیغمبر صاحبِ یار رسول اللہ کو کون سی چیز بہت بد بخ کہ جس سے میں ڈرا کروں حضرت نے اس کے جواب میں کچرلی اپنی زبان اور فرمایا یہ سب بد ہے جس سے انسان کو ڈرنا لازم ہے کیونکہ اگر زبان اس سے پیدا ہوتی ہیں اور فرمایا کہ جو کوئی کسی کی غت کھوئے کو اس پر طعنہ مارتا ہے بدنام کرنا ہے اور جو کوئی کسی پر لعنت کرتا ہے لے اس کو ایسی بد دعا دیتا ہے کہ اس کی رحمت وہ دور ہو وے اور جو کوئی سخت گالیان دیتا ہے بری باتیں کہتا ہے اور جو کوئی بے حیائی اور پھودگی کے کلام زبان سے نکالا کرتا ہے وہ مسلمان نہیں کیونکہ کہ ایسی خصلتیں مسلمانوں میں نہیں ہوں اور فرمایا کہ جب کوئی کسی پر لعنت کرنا ہے جرح طعہ جاتی ہے وہ آسمان پر پھر بند پاتی ہے دروازے اس کے پھر اترتی ہے جیسے بند پاتی ہے دروازے زمین کے پھر دہنے بائیں چلتی ہے جب نہیں پاتی کہیں گھسنے کی جگہ اور رہنے کا مقام پھر ملتی ہے جس پر بھی کئی اگر وہ قابل نہ تھا لعنت کے تو پھر تی ہے ایک طرف جس نے زبان سے نکالی تھی پس مسلمان کو چاہئے کہ جب تک کوئی شخص ایسا معلوم نہ ہو کہ وہ بد شبہہ یعنی ہو چکا اور ظاہر اس کا کفر نہ ہو اتنا تک یہ حرف اس کے حق میں نہ نکالے باقی جائز ہے لعنت کہتوں پر ان کی صفت کے سبب کافروں پر ہو و نصار پر شراب پیئنے والوں پر ظالموں پر چوروں پر قصبہ پر ہانیوالوں پر سود گھائے والوں پر اور کھانا یوالوں اور گواہوں پر اور اسکے تسمک لکھنے والوں پر اور جو مرد ہو کر اپنی صورت اور

بہت لگے نہ رہو رہو اللہ کے بند آپس میں جانی نہ کر عہدی بن حاتم رضا رسول علیہ السلام
 سے روایت کرتے ہیں کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ حکم کریگا کہ فلا فی قوم کو بہشت میں لجاؤ جب
 فرشتے انکو لیکر بہشت کے نزدیک پہنچیں گے جہاں سب بہشت کی لوائے لگے گی اور محل و مکان کے
 نظر پڑیں گے اس دم آواز آویگی کہ ان لوگوں کو دو زمین داخل کر دو کچھ علاقہ بہشت میں نہ
 ہئیں یہ خبر سنا کر ان لوگوں پر عجب طرح کی حالت گذریگی کہ مارے غم و رخصے کے قریب
 ہلاکت کے پہنچ جائیں گے آہ فرمایا کرین گے داد بیداد چاویں گے پھر عرض کریں گے خداوند
 اگر ہکو دوزخ ہی میں ڈالنا تھا تو پہلے بہشت کو کیوں دکھلایا اسکی نعمتوں سے کیوں انکا
 فرمایا دکھلانا کچھ اور دنیا کچھ اور یہ کیا معاملہ ہے حق سبحانہ تعالیٰ جواب دیا کہ اسدن
 کو یاد کرو کہ دنیا میں لوگوں کی خاطر سے دکھلانے کو عبادت کرتے تھے میرے خوف سے
 جو تمہارا خالق تھا کبھی نہ کیا لوگوں کی خاطر ہر کام میں منظور رکھتے تھے ہمارا خدا نہ طر میں
 ہرگز نہ لاتے لوگوں سے شرم اگر بعض کام ترک کرتے میری قہاری و جباری کے درجے سے
 ہرگز نہ چھوڑتے خلوت میں مجھے غائب جانکر اور طرح کے کام کرتے اور ہر لوگوں
 رو برو اور طرح کے کام عمل میں لاتے اب اس فریب کی ہی سزا ہے کہ تمکو یہاں
 فریب دیا گیا جس میں دکھ پر دکھ تمپر زیادہ ہو اور فرمایا علیہ السلام نے کہ جو کوئی کچھ عبادت
 دکھاوے کو کرنا ہے وہ عبادت اسکی حق تعالیٰ کے دربار میں قبول نہیں ہوتی
 مثل اسکی ایسی ہے جیسے جنگ جگنی کا کیر اذرار روشن ہوا اور پھر وہیں بجھ گیا
 روشنی اسکی قائم نہیں رہتی اور قرار نہیں پکرتی ایک تماشہ ہے کہ لڑکے اسے
 اپنا جی خوش کر لیتے ہیں اور فرمایا بہت لوگوں کی ناز انکو فائدہ نہ پہنچی خود کھانے
 پڑتے ہیں اور دل میں کچھ شوق نہیں رکھتے وہ ناز کیسی ہے جس طرح کوئی کنکر
 پھر بھر کر اپنی گود میں بازار جاوے لوگ جا میں کہ مال ہے پر اس سے سودا
 مول نہیں لے سکا کچھ فائدہ نہیں آتا سکا صرف اتنا فائدہ ہوا کہ لوگوں کی

نظروں میں مالدار پھر اچھریقت میں کچھ نہیں اور فرمایا کہ پچھلے زمانے میں لوگ ہوں گے
 کہ اپنے دین کو دنیا کے واسطے بیچیں گے زبان ان کی شکر سے بھی بہت میٹھی دل میں
 ان کے اندھیری رات سے بھی زیادہ تاریکی نماز روزہ حج سخاوت تعلیم و عطا
 کرینگے اس واسطے کہ لوگ نمازی روزہ دار حاجی سخی عالم و اعظا کہیں بزرگی
 کریں تعظیم تو واضح خدمت بحالادین کھانے پھنے کی خبر لیں یہ اس زمانے میں بعض
 لوگوں نے یہی طریق اختیار کیا ہے ان کی عبادت کو جسوقت خوش آسمان پر
 لیجاتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایسی عبادت جس میں اخلاص اور محبت نہ ہو کم کو پناہ
 نہیں اس دکھاوے کی عبادت کو یہاں سے نکالو دور کرو فرشتے اسکو لاکر اس
 شخص کے سر پر راتے ہیں پھر اسکو دوزخیوں کے دفتر خانے میں جکاتا م سجن
 داخل کرتے ہیں اور جو کوئی حضورؐ کی عبادت اخلاص اور محبت اچھی طرح ٹھیک
 کر کے دھیان لگا کر ادا کرتا ہے خوش آسمان پر لیجاتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
 اسکو اور زیادہ کرو بڑھو کہ میرے بندے نے بڑے اخلاص سے اسکو ادا کیا جو دلیل
 اسکی آیت قرآن مجید کی **وَإِنَّكَ حَسَنَةٌ يُّصْنَعُهَا وَيُؤْتِ مِنْ لَدُنْكَ أَجْرًا**
عَظِيمًا اور اگر نیکی ہو تو اسکو دوزا کرے اور دلوے اپنے پاس سے بڑا ثواب عظیم
 میرے رزق دلے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **أَوَّلَ النَّاسِ يُقْضَىٰ عَلَيْهِ يَوْمَ الْيَوْمِ آتِمْتَ رَجُلًا**
اسْتَشْهَدَ فَإِنِّي بِهِ فَعَرَفْتُهُ فَعَرَفَهَا فَقَالَ مَا عَمِلْتَ فِيهَا قَالَ قَاتَلْتُ فِيكَ
اسْتَشْهَدْتُ قَالَ كَذَبْتَ وَلَكِنَّكَ قَاتَلْتَ لِأَنْ يُقَالَ حَرِيٌّ قَاتَلَ قَاتِلَ مَنْ رُبِّهِ
فَحَبَّبَ عَلَيَّ وَجْهَهُ حَتَّىٰ لَقِيَ فِي النَّارِ رَجُلًا تَعْلَمُ الْعِلْمَ وَعَلِمَهُ وَقَرَأَ الْقُرْآنَ وَ
أَتَىٰ بِهِ فَعَرَفْتُهُ فَعَرَفَهَا قَالَ مَا عَمِلْتَ فِيهَا قَالَ تَعْلَمْتُ الْعِلْمَ وَعَلِمَتُهُ وَقَرَأْتُ
فِيكَ الْقُرْآنَ قَالَ كَذَبْتَ لَكِنَّكَ تَعْلَمُ الْعِلْمَ كَيْفَا أَنْتَ عَالِمٌ وَقَرَأْتَ الْقُرْآنَ لِقَبْلِ
هُوَ رَجُلٌ حَقٌّ قَاتَلَ مَنْ رُبِّهِ فَحَبَّبَ عَلَيَّ وَجْهَهُ حَتَّىٰ لَقِيَ فِي النَّارِ رَجُلًا وَجَّهَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَظَا

تیری بڑائی کی جھکوفائدہ پہنچا یا تیری نزدیکی سے دوری پہنچہ کو ملی پھر حکم ہو گا کہ منہ کے بل گھسیٹتے ہوئے
 لیجاؤ ورنہ اسے طرح چہنم میں لیجا کر ڈالیں گے تیسرا وہ شخص جس پر شادہ کی تھی اللہ تعالیٰ نے
 روزی یعنی اسکو مالدار کیا تھا اور بحث تھا اسکو ہر طرح کا مال پس لاوین گے
 اسکو پھر بتلاوے گا اللہ تعالیٰ اسے اپنی نعمتوں کو پھر جان لے گا وہ ان کو تب
 فرماوے گا اللہ تعالیٰ کیا کیا تو نے ان نعمتوں سے یعنی گیس طرح انکا شکر
 بجالایا کہے گا وہ شخص جس راہ میں تو راضی ہوتا ہے اسی راہ میں میں نے
 خرچ کیا تیری رضا مندی کے واسطے فرمایا ویک اللہ تعالیٰ جھوٹا ہے تو لیکن کے تو نے
 بے کام اسکو واسطے کہ لوگ تجھے سخی کہیں تیری بڑائی کاوین سو کہہ چکے دنیا میں
 اسکا بدلا تو پانچکا پھر حکم ہو گا کہ اوں سے منہ گھسیٹتے ہوئے لیجاؤ ورنہ
 اسکو طرح چہنم میں داخل کریں گے اس حدیث معلوم ہو کہ دکھا دیکھا کوئی کام بغیر
 محبت اور اخلاص کے اس جانب پاک میں ہرگز منظور نہیں آئیں اگر ہزاروں طرح
 سے کوئی نیک کام کرے لوگوں کو فائدہ پہنچا وے دکھا اٹھا وے کبھی قبول نہیں ہوگا
 اللہ تعالیٰ دل کو دیکھتا ہے عمل کو نہیں معاذ بن جبل رضی سے روایت ہے کہ فرمایا
 حضرت رسالت مآب ﷺ یَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ أَقْوَامٌ أَخْوَانُ الْعَالَمِيَّةِ أَهْلُكَ السَّيِّئَةِ
 فَيَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ يَكُونُ ذَلِكَ قَالَ ذَلِكَ بِرِغْبَةٍ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ رَهْبَةً
 بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ هُونُكَ آخِرِ زَمَانٍ مِینَ لُوكَ كَهَ ظَاهِرِ مِینَ بَہَائِیْ اُور دُوسَتِ کَہَا لَیْ
 اُور بَاطِلِ مِینِ یَکَانِہ اُور دُشْمَنِ بُوچھا لُوگوں نے یا رسول اللہ کیونکر ہونگے ایسے فرمایا
 کہ ہنہ ہوگا بعضوں کے رغبت کرنے سے بعضوں کے طرف اور بعضوں کے خوف اور کراہت کرنے سے
 بعضوں کی طرف یعنی دنیا کی غرض سے جب کوئی غرض کسی سے کہتے ہوں گے تو ملیں گے اور
 دوستی محبت ظاہر کریں گے اور جب کچھ دنیا کی غرض درمیان ہوگی الگ رہیں گے سو یہ خبر
 ہمارے پیغمبر آخر الزمان محمد صادق صلعم کی دی ہوئی اس نے بانیس میں غلبا ہر سوئی یا کریم محمد اور

سب مومنوں کو ایسے برے کاموں اور بد خصلتوں سے دور رکھ اپنے فضل و کرم سے سب کو
النبی وآلہ واصحابہ جمعین

یسوان بات کبر اور غضب کے بیان

فرمایا اللہ صاحب کے چوبیسویں سیار کے اکیارویں رکوع میں اِنَّ الَّذِیْ یُکِبُّ وُجْہَہٗ
عَنْ عِبَادِیْ یَسِیْءُ خُلُوْنُ جَہَنَّمَ لَا یُخْرِجُوْنَہُمْ مِنْہَا وَیُجْزٰی سَکَرٰتِیْ مِنْہُمْ
جَاوِیْنٌ کَے دو زخمیں فی لیلی ہو کر لیئے جو کوئی اللہ تعالیٰ کے احکام سے سرپیچاوے اور غور کرے
اور اس کے کلام پر ایمان نہ لائے اور لوگوں میں اپنی برائی ظاہر کرے وہ شخص بیشک جہنمی ہو گا جس
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ صَلَوةٌ وَالسَّلَامُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَکُمُ الْیَوْمَ
یَوْمَ الْقِیَمَةِ وَلَا تَزِکُّہُمْ وَلَا تَنْظُرُ اِلَیْہُمْ وَلَکُمُ عَذَابُ النَّارِ شَیْخُ ذَاکَ مَلَکُ الْکِتَابِ
عَابِلٌ مَّتَّکِبٌ تَنْتَظِرُ بَیْنَ کَے بات کرے اللہ تعالیٰ اُن سے قیامت کے دن اور نہ سراہے ان کو
اور نہ دیکھے انکی طرف اور ان کے لئے بُرے دکھ کا عذاب ایک رُؤُزاً اگر نبی والا دو سرا بادشاہ
جھوٹا قیس اور ویشن مڑائی کر نبی والا اور طارش بن وہب نے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا رسول صلعم
اَلَا خَیْرُکُمْ بَاہِلُ النَّجْہِ کُلِّ ضَعِیْفٍ مُتَضَعِّفٍ لَوَاقِیْمٍ عَلٰی اللّٰہِ لَا یَسْکُوْا اَلَا خَیْرُکُمْ بَاہِلُ
النَّارِ کُلِّ عَیْشٍ جَوَاطِیْمٍ مُتَّکِبٍ کِیَانِہُ تَبَاوُنٌ مِّنْ مَّکُوْمِیْنَ سَیِّئُوْنَ سَے ہر ایک لاچار کہ دلیل جانتے
ہیں لوگ اُسکو اگر قسم کھاوے وہ اللہ کی چاہنا ہے وہ اُسکو کیانہ تباؤن میں مکو دو زخیوں سے
ہر ایک جھکاٹو سخت زبان بخل و مغرور یعنی جسکو لوگ دنیا میں مغیرت اور فقیر جانتے ہیں
اللہ تعالیٰ اسکو دوست اور مددگار ہوتا ہے جس باتکی وہ خواہش کرے اسکی عزت بڑھائے
وہ انجام کر دے اور جو لوگ دنیا میں بد زبانی اور سخت کوئی کرتے ہیں اور شوم بد بخت ہوتے
اور بُرائی اور کبر می کرتے ہیں انکو ذلیل کرے پھر جہنم میں بھی دے اور فرمایا صلعم اَلَا یُوْکَدُوْنَ جِہَنَّمَ نِیْعَہٗ
جِسْکے دل ایک سونہ برابر بھی لایا ہو گا اور ذل ہو گا بہشت جسکے دل ایک سونہ برابر بھی لایا ہو گا

کرنی اور فرمایا صلعم نے تین قسم کے لوگ سبکے آگے دوزخیں جاوینگے پہلا پادشاہ ظالم
 دوسرا زمینے والا رکھوۃ کا تیسرا درویش نکمہ کر نوالا اور تین گروہ سبکے آگے بہشت میں داخل
 ہونگے پہلا شہید جس نے اپنی جان اللہ کی راہ میں سچائی سے دی دوسرا جس نے اخلاص
 اور محبت سے حق تعالیٰ کی تابعداری اور عبادت کی تیسرا وہ غریب لاچار جو محنت کر کے
 حق حلال سے اپنے جور و لڑکھو کو کھلتا ہے پھر اپنے پروردگار کی بندگی میں دل سے حاضر
 رہتا ہے اور فرمایا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہ قیامت کے دن برائی اور نبرگی کرنی والوں کو
 چوٹیوں کے طرح ہاتھاونگے ایسے صورت آدمیوں کی گردن چوٹیوں کا یا نیال ہونگے قدموں کے نیچے
 اور رسوا اور ذلیل ہونگے دس ہر طرح سے اور فرمایا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہ جو کوئی
 پیمانہ پانا پسوندی کرے پست لکرا اللہ تعالیٰ کے حکم برداری نہیں بجاتا وہ کبیر سے خالی ہے
 اور جو کوئی فہمین کرے پست ہے اور شال دوشالے اوڑھتا ہے مگر دیندار غریبوں
 فقیروں سے ملکر ملتا ہے وہ حقیقت میں متکبر نہیں اور فرمایا صلعم نے جو وقت ایک نے اس سے
 نصیحت طلب کی لا تعصب پھر اسے سوال کیا فرمایا لا تعصب عرض کر فرمایا آپ نے غضب
 شکر غصہ مت ہو اس سے یوں معلوم ہوا کہ اکثر بلا اور فساد غضب
 اور غصہ سے پیدا ہوتی ہے اور آدمیوں کو یہی آفت ہلاکت کے مقام نہیں جاتی
 ہے اور فرمایا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب اللہ تعالیٰ کسی پر نظر رحمت کی کرتا ہے
 تو اوروں سے اس کا عیب ظاہر کرواتا ہے اور جب نظر غضب کی ڈالتا ہے تو
 اس سے اورونکے عیب کو ظاہر کرواتا ہے پس مسلمان کو چاہئے کہ کسی کی عیبتی
 سخن نہ خیال کریں کہ ہم سب نبی اکرم کے ایک ماہی سے پیدا ہوئے کسی طرح کی برائی
 نہیں رکھتے پھر دوسرے کو عیب کیوں ڈھونڈھیں لازم ہے کہ سب اپنے میں
 چھوٹا بوجھیں اور نا پھر سمجھیں ہن ساری کریں اپنے بچانے سے حد محبت کہیں
 بری دولت اور بری عزت کی چیز یہی ہے اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے ہزاروں

صفت کے سبب نجات پاویں گے اور درجہ عالی میں پہنچ جاویں گے کہ بہت نماز پڑھنے والے اور روزہ رکھنے والے اس مرتبہ کی آرزو کریں گے چنانچہ فرمایا رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام اِنَّ بَيْتَ لَا اُمِّيْ لَمْ يَدْخُلُوْا الْجَنَّةَ بِصَلَاةٍ وَلَا صِيَامٍ وَلَكِنْ دَخَلُوْهَا سِتْرًا وَلَا نَفْسٍ وَ سَلَامَةً الصَّلٰوةُ وَالنَّصِيْحَةُ الْمُسْلِمِيْنَ بے شبہ یہ اس بات کے نزدیک لوگ بہت نماز اور روزے بہت میں داخل نہیں ہونگے لیکن داخل ہوں گے اخلاق نیک اور دل کی صفائی اور اچھے کام مسلمانوں کو ملنے سے اور فرمانا پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہ ہمارے پیچھے ایک لوگ ایسے ہونگے کہ قرآن پڑھیں گے اور قرآن نہ پہنچیں گے ان کے حلق تک یعنی اس پر عمل نہیں کرتے ادا کرتے ہیں صرف حرموں کو اپنی زبان سے دے کہیں گے ہم پڑھتے قرآن ہم سے کون بڑا ہے والا ہی اور کہیں ہم علم رکھتے ہیں ہم کو زیادہ عالم ہی ہو لوگ لکڑیاں ہیں ووزن کی اس مانت عمیس رضی روایت کرتے ہیں کہ فرمایا رسول صلی علیہ وسلم یُسِّرُ الْعَبْدُ عَبْدًا تَحِيْلًا وَ اَخْلًا وَ نِسَاءَ الْكَبِيْرَ لِمَتْعَالٍ یُسِّرُ الْعَبْدُ عَبْدًا تَحِيْرًا وَ اَعْدًا وَ نِسَاءَ الْجَبَا وَ اَلَا عَلٰی یُسِّرُ الْعَبْدُ عَبْدًا سَخِيًّا وَ لِحٰی فَلِیْسَی الْمَقَابِرَ وَ الْكِلَابَ یُسِّرُ الْعَبْدُ عَبْدًا عَمٰی وَ طَغٰی وَ نِسَاءَ الْبُسْدَةِ وَ الْمُسْتَهْمٰی یُسِّرُ الْعَبْدُ عَبْدًا یَحْتَلُّ الدُّنْیَا بِالْاَدْنٰی یُسِّرُ الْعَبْدُ عَبْدًا یَحْتَلُّ الدِّیْنَ بِالْبُتْهَاتِ یُسِّرُ الْعَبْدُ عَبْدًا طَمَحَ یُعَوِّدُهُ یُسِّرُ الْعَبْدُ عَبْدًا هُوَ یُضِلُّهُ یُسِّرُ الْعَبْدُ عَبْدًا رَعْبٌ یَذِلُّهُ بَدْبَدٌ هُوَ بَدْبَدٌ هُوَ اچھا گمان کرتا ہے اپنے تئیں اور برائی گمراہا ہے اپنی اور بھول گیا اس کو جو سب بڑا اور سب سے بڑا ہے بدبندہ ہے وہ بدبندہ جس نے سر اٹھایا اور ظلم و فساد کیا اور بھول گیا اس کو جو سب پر غالب اور قدور ہے بدبندہ ہے وہ بدبندہ جو بھولا دین کے کاموں کو اور کھیل میں لگا اور بھولا قبروں کو اور خاک میں مل جانے کو بدبندہ ہے وہ بدبندہ جس نے سر کشی کی اور حد سے بڑھ کر اور بھول گیا اپنے پہلے دن اور پچھلے دن کو بدبندہ ہے وہ بدبندہ جو فریب دیتا ہے دنیا کو دین سے یعنی عبادت کے کام دکھلا کر دنیا کی غرت ...

چاہتا ہے بد بندہ ہے وہ بندہ جو فریب دیتا ہے دین کو شبہی کی چیزوں سے یعنی حرام سے اپنے تئیں بچاتا ہے کہ دین داروں میں پکڑا نہ جاوے اور شبہہ کی چیزوں کو عمل میں لاتا ہے کہ لوگوں کے دل میں دین کے کام پر بدگامی نہ پڑے وہ بندہ جو طمع اور حرص کی دھڑاتی پھرتی ہے دروازوں پر اسے بد بندہ ہے وہ بندہ کہ نفس کی خواہش کی گمراہ کرتی ہے اس کو کہ بھکاوے اسے سیدھی راہ سے بد بندہ ہے وہ بندہ جو دنیا کی دولت کمانے پر لالچ کرتا ہے اور اپنی زندگی پر بھروسہ رکھتا ہے پھر زمین و دلیل اور رسوا ہوتا جاتا ہے ایک علامت کبر اور بزرگی جتانے کی یہ بھی ہے کہ آدمی جو کام اپنے گھر کے اس کو کرنے ضرور ہیں ان سے شرم کرے اور لوگوں بالوئی پر دریا اور گھر بار کی خدمت سے کنارہ پکڑے سوائے بھائیو اب تکو چاہئے نہ ہر طرح کے بری کاموں سے اور بری خصلتوں سے اپنے تئیں بچاؤ حب میں خدا اور رسول کی رضا مند حاصل ہو وہ کام کرو سب آدمیوں کو یعنی مردوں اور عورتوں کو اپنے بھائی بہن سب کو جو نیک بات ہو جس میں ان کی عاقبت بخیر ہو اور وہ تم جانتے ہو فی الفور بتا دو اصل کام دینداروں کا یہی ہے خواہ کوئے سننے یا نہ سننے مغذور بھر جمی بات کہنے میں اپنے کام سکھانے میں قصور مت کرو کیونکہ کوئی اس بات سے قیامت میں پوچھا جائے گا خصوصاً جو عالم اور لائق ہیں دین کے احکام سے واقف ہیں پھر اس بتانے اور سکھانے سے جو لوگ راہ پر آویں گے اور نیکی کریں گے اس نیکی کا جتنا ثواب ان کو ملیگا اتنا ہی تباہیوالے کو اور کرنیوالے کو ثواب سے کچھ کم نہ ہوگا اسی طرح جس کے کہنے سے لوگ بری راہ اختیار کریں گے کرنیوالے جس قدر عذاب میں گرفتار ہوں گے اسی قدر وہ تباہی اور سکھانے والا اور اس بدکار کے عذاب سے بھی کچھ کم نہ ہوگا اور یہ فائدہ بھلائی کا اور برائی کا دنیا جب تک قائم ہو جائی رہے گا یہ نہیں حدیث میں آیا ہے سنا ہے کہ بعضے جاہل دنیا کے کہتے اپنے

پیرزادہ یا مولوی یا ملّا قاضی یا سردار مشہور کرتے ہیں اور بہت سے جاہلون ان پر ہون
 میں اپنے باپ دادا کے نام پر کوتاہی ہیں اور انہیں اپنی بڑائی جھٹاتے ہیں کہ ہم فلا نے
 مولوی یا ملّا یا پیر یا قاضی یا سردار کی اولاد میں ہیں تم سب ہماری راہ پر چلو ہمارے
 بزرگوں کا یہی طریق تھا جو ہم تکو بتاتے ہیں اور کوئی مولوی یا قاضی یا دواعظ کسی طرح کی
 بات یا کوئی مسئلہ بتا دے تو ہرگز اس کو نہ مانیں اگر مانو گے تو اپنے منہ باپ دادا کے
 گروہ سے الگ ہو جاؤ گے اور ہمارے بزرگوں کی تمہاری نئی چال سے بیزار ہوں گے اور
 تمہاری شفاعت سے قیامت کے دن ہاتھ اٹھالیں گے سچ ہے کہ ایسے مولوی
 اور پیرزادے اور قاضی اور ملا وغیرہ تو اپنی بھلائی اور بزرگی اسی میں سمجھتے ہیں کہ
 ان کے تابعدار لوگ ہرگز ان کے کھنے سے باہر نہ جاویں اور ان کے خاندان کے
 طریقے میں اپنے تئیں داخل رکھیں جس سے انکار و زکار بنارہے دنیا حاصل ہوو
 اور انکا مرید معتقد برسی شش ماہی کے دور کا پیار و پیہ کھانا کپڑا دیا کرے
 جو بے وقعت سے عیش و آرام کے ساتھ گزراں کریں بلکہ بہت سے ایسے
 دغا باز اور دگیت اور مکار دین کے چوٹے ہیں کہ اپنے مریدوں کو انکی خواہش کے
 موافق اپنے دنیا کے نفع کو لحاظ کر کے حرام اور بدعت کے کاموں کی پروا نہ لگی دے
 کر اپنا ذمہ کرتے ہیں اور اپنی صورت مشایخ اور علما کی بنا کر ہزاروں غریب سید
 مسلمانوں کو گمراہ بنا کر ایسی حرام کی کائی سے بہتے روٹے حاصل کر کے
 سود بٹے سے اپنی دولت بڑھاتے ہیں بلکہ ملک معاش کے مالک بنتے
 ہیں اور جو اچھے ایمان دار شخص دین کی نیکی باتیں شرع کے موافق ان سے ظاہر
 کریں اور احمد اور رسول صلعم کی سیدھی راہ پر لانے کو زور ماریں تو شیطا طین
 انہیں اپنی بھلائی ان کی گمراہی اور جہالت میں چمکے کر ان کو اس بری
 چال سے نکل کر ہدایت کی راہ میں آنے نہیں دیتے اور کفر کی رشتہ من اور بدعت کی

چالون سب سے پہلے رہنے کے روادار نہیں ہوتے جیسا اگلے زمانے میں دنیا دار
 مولوی شایخ ہی شیوہ اختیار کر کے بری چالیں چلے لوگوں کو اُدھر لے گئے
 اور ہزاروں اس میں گمراہ ہوئے اللہ تعالیٰ نے ان کے اس طریقِ بد اور
 عذر کو مردود اور ناپسند کیا چنانچہ فرمایا ہے **وَإِذْ أَمَرْنَا آلَ إِبْرَاهِيمَ أَنْ
 قَالُوا بَلْ نَبْنَعُ مَا الْفِتْنَةُ عَلَيْهِمْ أَبَاءَهُمْ قَالُوا كَانُوا أَبَاءَهُمْ لَا يَعْقِلُونَ شَيْئًا**
وَلَا يَخْتَصِمُونَ اور جب کہا جاوے انکو اختیار کرو اس حکم کو جو اللہ نے
 انما رکھیں ہم جلدین گے اس حال پر ہر پارے باپ دادا چلے اگرچہ ان
 باپ دادا نہ سمجھتے تھے اچھی بات اور نیا ہی ہوا اچھی راہ یہاں تو مشرکوں کی
 شان میں وارد ہوئی تھی مسلمانوں کو ایسا کلام زبان سے نکالنا مناسب
 نہیں پھر اگر کوئی نکالے تو وہ بھی بے شک ان میں گنا جائے گا کبھی وہ مسلمان
 نہ ہے گا پھر کسی طرح بری رسوم کی برائی کو اللہ تعالیٰ نے دوسری جگہ بیان
 فرمایا ہے **أَحْكُمُوا بِالْحَقِّ يَنْبَغُونَ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنْ اللَّهِ حُكْمًا لِّكُلِّ شَيْءٍ**
 رسوم کی خواہش رکھتے ہیں اور کون ہے اچھا اللہ سے حکم کرنے میں یعنی مسلمانوں
 جاہلیت اور کفر کے وقت کی رسوم کو نہ چاہو اور ان پر نہ چلو جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے
 میں اب حکم کیا وہی بہتر ہے اسکو اختیار کرو باپ دادا کی وسوایہ چھوڑو کیوں
 کہ ایسی ہی بری چالوں اور زارِ ضامندی کے کاموں اور ناپسندیدہ رسموں سے
 اللہ تعالیٰ کا کچھ غضب یہاں لوگوں پر پڑتا ہے کہ جس سے وہاں اور محظ
 اور انواعِ بیماری کی سختیوں میں گرفتار ہوتے ہیں اور طوفان کی شدت اور
 دریا کی سیلابی اور کشتیوں کی غرقی سے تباہی اٹھاتے ہیں اور دین کے متعدد
 میں بے دینیوں کے قابو میں ہرگز ذلت اور رسوائی حاصل کرتے ہیں پھر
 آخرت میں ہتھیاری کالیف اور سخت عذاب میں پڑیں گے چنانچہ اللہ

تعالیٰ نے سورہ روم میں فرمادیا ہے ظہر الفساد فی البر والبحر بما کسبت اعدی النّاس لربّہم یعنی بعض اذی عملاً لعلہم یجوعون ظاہر ہونی خرابی خشکی اور تری میں آدمیوں کی کرنی سے ناپاکیاں اور اعدی تعالیٰ انکو تھوڑی سزا انکے غلوں کی مشاید وے اس تھوڑی سزا کے سبب ہر کاسوں سے باز آویں سوا اگر تھوڑا بھی ایمان اور اللہ و رسول صلعم کا ڈرا ایسے شخصوں کے دل میں ہو تو ان باتوں کو کہ ایماندار لوگ سنا تے ہیں یا اس کتاب میں تھوڑی بہت لکھی گئی ہے کسی قاضی یا مفتی یا مولوی جن کو دیندار کی دولت سے امدت تعالیٰ نے بہرہ دیا ہے اور لوگوں میں انکا نام بہات میں مشہور ہوا ہے امدد رسول کو درمیان دیکر بوجھیں اور دریافت کریں کہ ٹھیک ہے یا نہیں اگر ٹھیک ہے تو اپنے اعمال اور کام سے توبہ کر کے سچے مسلمان ہو جاویں اور باب دادوں کے راہ کو چھوڑ کر اور پیروں پر گ کی سفارش کی طمع دل سے بھلا کر اپنے مادی حقیقی محمد رسول اللہ صلعم اور ان کی آل اور اصحاب کی پیروی اختیار کریں اور جو لوگ انکے کہنے سے اس نعمت کے حاصل کرنے میں ایک رہے ہیں انہیں بھی سمجھاویں کہ امدد رسول ان سے راضی ہوویں اور دین کے احکام اور نیک طریقے اسلام کے تمام ملک میں پھیل پھریں اور کفر و بدعت کی رسمیں لوگوں سے چھوٹ جاویں اور بخدا تعالیٰ نے اس زمانے میں حکومت کا پایہ بننا چاہا مسلمان ہوں خواہ اور قوم انکو بھی لازم ہے کہ جب ایسا مقدمہ دیندار کا کہ جس سے شرع کی بات قائم رہے اور کفر اور بدعت کی رسم دور ہو انکے محکمے میں بددینوں اور خود پسندوں کے ظلم بوج ہو اور ایسے ظالم لوگ عیب مسلمانوں کو کفر اور بدعت کی رسموں کے دفع کرنے میں مکھ دیئے پرستند ہوں تو شرع شریف کے حکم کے بموجب کسی دیندار مولوی سے اسکا قویٰ لیکر خوب تحقیق کر کے حکم دین کہ لوگ اپنے دین پر قائم رہیں کسی مفید کاف کا کام نہ آویے اس میں امدد رسول کے آگے

سب سے کچھ دولت ہوئی تو وہ عین غرت ہی اب بعض دنیا کے کتون نے کہ رات
 وین اس حسن اپنی دنیا داری کو عیش جاودانی جانتے ہیں اور لوگوں کے گمراہ کر کے اور
 طریق نیک سے ہکا دیتے کو اپنی ناموری سمجھتے ہیں درچی افیت و بدنامی اس
 گروہ محمدی کے ہو کر مخالفت کی انکی ذلت پر باندھی ہے سو اس گروہ کے لوگ
 تو یہی نماز روزہ حج زکوٰۃ قرآن کی تلاوت اور جمع احکام شریعت کو دین کا ستون جان
 ہیں اور اس کو عمل میں لاتے ہیں اور مقدور بھر کمان بھائیوں کو سکھاتے
 ہیں اور بری باتیں جیسی دغا بازی رشوت خوری اور سود خوری حرام کی کافری وغیرہ
 باز رہتے ہیں جب میں ہونمون کی غرت اور شوکت بڑھے اور منافقین کی پھرتی
 اور ذلت نمود پکڑے اور دوسروں کو بھی ایسی باتوں سے منع کرتے ہیں اور اللہ
 جل شانہ کی اطاعت اور محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت
 میں جان مال سے سچی کرتے ہیں پس یہ معاذین اگر حسد اور عداوت اس طریقہ
 محمدی کو جس سے لاکھوں آدمی سنوارے اور اچھی راہ پر آوے اور بری چال سے
 نیچے برا کہیں اور لوگوں کو پکاویں تو اللہ و رسول کو قیامت میں کیا منہ دیکھاویں گے
 اللہ اللہ تعالیٰ وہی مالک دو جہان اس جہان میں اور اس جہان میں ان کی
 خزاوے لگا اور اس عداوت اور حسد کی سزا بخونی انکو پہنچا دیکھا سچ تو یوں ہے
 کہ انبیا اولیا اچھے بندوں کو ایسی تکلیفات ہمیشہ ہوتی آئیں ہیں اسکا مطلق اندیشہ
 نہیں غرض نپاکام کرتے رہے اور اس مالک دو جہان کے سوا کسی سے نہ ڈرے
 اور یوں سمجھ لیا کہ موسیٰ بدین خود عیسیٰ بدین خود وہم طریقہ ہم مسلمانوں کے
 دین کا نہیں کیوں کہ ہمارے پیغمبر اور ان کی امت کو جو ایماندار ہیں اللہ جل شانہ نے
 ہر ایک ہوتی پر نصیحت اور خیر خواہی اور گواہی کا عہدہ دیا ہے اور یہ اعلیٰ مرتبہ نصیحت
 خواہی کہ سب کو اچھی باتیں سکھاویں اور نیک راہ پر لاویں پھر جو کوئی مومن

ہو کر اس شہوہ سے اپنے سین باز رکھے گا بالضرورت کو قیامت کے دن اسے
 علیم و خیر و بصیر کو جواب دینا پڑیگا باقی رہا اپنی ذاتی مقدمات میں بکھوچا ہے کہ خلق
 محمدی کے طریق پر جلو اگر کوئی تھارے حق کو ناحق کرے یا اور کسی طرح کا رنج نقصان
 پہنچا دے تو صبر اختیار کرو و چکے ہو رہو وہی منتقم حقیقی تھارے صبر کی جرات کو دے
 گا اور راضی کر گیا فروتنی اور انکساری کی راہ جلو کسی بات میں غرور اور بربرگی نہ کرو لڑکے
 کو جب دیکھو تو سمجھو کہ یہ مجھ سے اچھا ہے اس لئے کہ اب تک گناہ سے بچا ہے
 اور لورٹھے کو جب دیکھو تو یہ سمجھو کہ اللہ مجھ سے اپنے امد کی عبادت زیادہ کی ہو
 اور جاہل کو جب دیکھو تو سمجھو کہ جو اسے کیا ہو گا نادانی سے کیا ہو گا اور میں تو جان بوجھ
 کو برے کام کرتا ہوں ہر صورت میں سب سے بد بھرا میری کیا سزا ہو گی میں کیونکر
 نجات پاؤں گا ذمہ کے عذاب سے کس طرح چھوٹوں گا اپنی فکر میں لگ رہو اور دوسرے
 مسلمانوں کو اپنی بد نسبت برا نہ کہو کیونکہ خاتمے کا حال کسی کو معلوم نہیں کس سے
 کیا سلوک ہو گا کون جھوٹے گا کون پکڑا جائیگا یا ائمہ مالک الملک تو اپنے فضل اور
 کرم سے سب بری باتوں کو میرے دل سے دور کر دے سلام کی اچھی راہ پر استقامت
 دے اور سب مومنوں کو ہدایت کی نعمت سے سرفرازی بخش اور برے کاموں سے
 جب میں تیری رضا مندی ہو دو رکھ اور حاسدین کے حسد اور معاندین کے عناد سے
 ہم غریب مسلمانوں کو بچا اور اچھے لوگوں کے طفیل ہمد رتبہ نصیحت کا مجھے ناکارے
 بھی عنایت فرما اور جہالت اور نقصانیت اور تکبر اور طمع اور حسد اور جمیع بد اخلاقی کی زلالت سے
 بچا امین یا رب العالمین بحرمت خاتم النبیین ﷺ والہ وصالہ المہتدین ؑ

اکیسواں باب خلق نیک اور غصہ کھانے کے بیان

فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورہ فکم میں اِنَّكَ لَعَلٰی خَلْقٌ عَظِيْمٌ ۱۵ پیغمبر پر ہوا ہے

انہیں خوب چنگا بنا یا عقل چھ تو سمجھو آنکھ چھ تو دیکھو عیان راہ بیان سچ چھ ایسے
 بھائیو جب تم اللہ کی نافرمانی پر کمر باندھو گے اور خوف و خطر اس مالک و جہان
 کا داس سے اٹھا دو گے اپنی خواہش نفی پر دوڑو گے ہر کام میں اپنے اور اپنے
 لوگوں کی خوشی چاہو گے اللہ و رسول کے حکموں سے منہ موڑو گے جس میں
 اس خداوند حقیقی کی نارضا مندی ہو ویسے کام کرتے رہو گے تو بھلا اس غیور بے پروا
 تمھاری عزت اور آبرو کب منظور ہوگی اور تمھارے امور دنیاوی اور دینی کی درستی پر
 کیون اس کی عنایت اور شفقت توجہ کرے گی ان اب بھی اگر اپنا طریقہ درست
 کرو اور بری باتوں سے توبہ کھینچو اور گدازی باتوں پر مذمت اٹھاؤ تو یقین چھ کہ اللہ
 جل شانہ کا کرم اور فضل نمود پکڑے تمھارے دونوں جہان کی مشکلیں وہی
 اللہ آسان کرے گا و سمنوں کے ہاتھ سے تم کو نجات دے اور فرمایا اللہ
 تعالیٰ نے اس آیت کے حق میں کہ تم اچھی جماعت ہو پیدا ہوئے ہو لوگوں کے
 واسطے کہ سکھاؤ تم ان کو اچھی چال اور باز رکھو انہیں بری چال سے اور بعض کہتے
 ہیں کہ تم اچھی جماعت ہو کیا سنے کہ لکھے گئے ہو لوح محفوظ میں اچھی جماعت پیدا
 ہوئے ہو لوگوں کے واسطے کیا معنی تہ پید کیا اللہ نے تم کو لوگوں کے لئے تاکہ سکھاؤ
 تم نیکی کے کام یعنی بندگی کے کام اور منع کرو برے کاموں سے یعنی گناہ کے کاموں
 سے اور نیکی کے کام و جو موافق ہیں کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ اور سید
 عقل والوں کے اور برے کام و جو اس سے باہر ہیں اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے چاہئے
 کہ تم میں سے ایک گروہ بلا تار ہے لوگوں کو نیکی طرف اور حکم کرے اچھے
 کاموں کا اور منع کرے برے کاموں سے اور برا جانا اللہ نے ان لوگوں کو جو باز رکھ
 بری باتوں کے منع کرنے سے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے کیون نہیں منع کرتے علمائے
 ربانی اور درویش حلفی ان کو بری باتوں سے اور حرام کے کھانے پینے یعنی رشوت

اور سود لینے سے اور کہا عبد الغیر ریح نے عذاب نہیں کئے جاتے عام خاص کے سبب
 لیکن جب کھلے ہونے لگتے ہیں گناہ اور منع نہیں کئے جاتے تو مستحق ہو جاتے ہیں
 سب کے سب عذاب کے اور روایت بھی ابو درداریہ سے کہ فرمایا رسول صلعم نے
 چاہئے کہ حکم کرو تم اچھے کاموں کا اور باز رکھو برے کاموں سے نہیں تو غالب کر کا
 امد تمیر ظالم حاکم کو کہ غرت نہ کرے گا وہ تمہارے بڑوں کی اور رحم نہ کرے گا تمہارے چھو
 اور نیک کاروں کی دعا قبول نہ فرماو گا اللہ اور مدد چاہیں گے تو مدد نہ کرے گا ان کی
 امد اور مغفرت مانگیں گے تو مغفرت نہ کرے گا انکی اللہ اور اسطرح کی حدیث حذیفہ
 نے روایت کی ہے سو ہندوستان کے مسلمانوں پر یہی معاملہ گذرا پھر عی غافل
 ہیں کچھ بھی جیا اور غیرت نہیں کرتے اور فرمایا رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام تم ہو تم حج
 کے دن بیٹہ کراپٹے رب کے یعنی بیان یہ کہ بیان کیا امد نے تمہارے واسطے تمہارے
 طریق کو کہ ظاہر نہیں ہوئے اس میں دو نشہ سودگی کا اور دوسرا نادانی کا سو ہو تم
 آج حکم کرتے اچھے کاموں کا اور منع کرتے برے کاموں سے اور جہاد کرتے
 ہو امد کی راہ میں اور قریب بھی کہ پھر جاؤ گے تم اس طریق سے جب چھا جائیگی
 تم میں محبت دنیا کی پس نہ بتلاؤ گے لوگوں کو اچھی باتیں اور نہ باز رکھو گے انہیں بری
 باتوں سے اور سعی کرو گے امد کی ناخوشی کے کاموں میں پس قائم ہو تم
 آج کے دن امد کی کتاب پر چھپے اور ظاہر میں جیسا قائم تھے انکے مہاجرین
 اور انصار سوائے بھائیو دیندار و شریعت کے احکام ٹھیک ٹھیک سکھائے
 اس میں کسی مخالف سے نہ ڈرو اخلاص اور محبت ولی سے خالصا مخلصا بدوں سما
 وجہ کی طمع کے یہہ طریقہ نصیحت کا ہر ایک چھوٹے بڑے کے ساتھ جاری
 رکھو بیشک اللہ تعالیٰ تمہاری غرت اور آبرو کا نگہبان ہو گا اور دشمنوں کے پیچھے سے
 نکلے گا اور اگر دنیا میں دین کی دولت اور خاوند حقیقی کی رضا مندی حاصل کرنے کے

عاقبت میں انکی سرخ روشنی ہوگی اور ملک میں امن چین رہیگا کیونکہ جب شخص اپنے دین کے احکام سے واقف ہوا اور اس پر چلا دوسرے مذہب کے میل کے دل سے جاتا رہے تو دین رات اپنے اندر رسولؐ ہی کی رضا مندی کی تلاش میں ہے گا اور جتنے کام برائی اور نا انصافی کے ہیں جو رسی ڈکیتی مل مردم خوری دغا بازی مردم آزاری فسق فجور بے ایمانی وغیرہ اندر رسولؐ اور حاکم کے در سے اس پر گز نہیں آئے گی اچھی نیک بات کی پیروی کیا کرے گا پھر امد چاہے تو تھوڑے دنوں میں اسکا ظاہر و باطن پاک اور صاف ہو جاویگا اور اپنی استعداد ازمی کے موافق دنیا اور آخرت میں جنت الہی کا سزاوار بنیگا اور اللہ تعالیٰ فرمائے اَلْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَا بَعْضٍ يٰۤاٰمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ اِذَا نَادٰرُود اور غور تین آپس میں ایک کے ایک کام سنو انیوائے ہیں علم کرتے ہیں نیکی کا اور منع کرتے ہیں برائی سے اور فرمایا رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مَنْ رَاٰی مِنْكُمْ مُّنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ فَاِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ فَاِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِإِصْبَعِهِ وَذَلِكَ اَضْعَفُ الْاَيَّانِ جو کوئی دیکھے کہ تم میں سے خلاف شرع بری بات چاہئے کہ دفع کرے اسے اپنے ہاتھ سے اگر نہ کرے تو منہ سے زبان سے اگر یہ بھی نہ کرے تو دل سے برا جانے اور اسکا مخالف رہے یہ شخص کم درجے کا ایماندار ہے اور فرمایا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے سب علموں میں اچھا عمل حکم کرنا اچھی باتوں کا اور باز رکھنا برے کاموں سے اور قاتلہ روایت کیا سعد بن ابی وقاص کہ سنابین نے کہ ایک شخص پیغمبر خدا صلعم کے پاس جو وقت وہ کے ہیں تھے کہ باتم جانتے ہو اپنے ستین کہ میں رسول ہوں اللہ کا فرمایا حضرت نے مان یو چھا بھلا کون عمل بہت یا برا ہے امد کے پاس فرمایا ایمان لانا اللہ پر کہا پھر کون عمل فرمایا نیکی کرنی اپنوں سے کہا پھر کیا فرمایا بتلانے نیک کام اور چھڑانے برے کام لوگوں سے بھر سوال کیا کون عمل بہت برا ہے اللہ کے پاس فرمایا شرک کرنا اللہ کے

ساتھ پوچھا پھر کیا فرمایا تو رشتہ اپنایت کا پوچھا پھر کیا فرمایا ترک کرنا اچھی باتوں کے
 بتلانے کو اور بری باتوں سے چھڑنے کو اور فرمایا رسول علیہ السلام نے ایک قوم سے
 کہ اس میں ایک شخص بربط عمل کرتا ہے اور وہ اس کو اس بربط سے باز
 رکھ سکے ہیں اور باز نہیں رکھتے تو ان کی موت کے پہلے اس سبب پیرا خدا تعالیٰ عذاب
 بھیجتا ہے اور فرمایا اٹھائے جاوین گے لوگ قیامت کے دن میری امت سے اللہ کی
 طرف اپنی قبروں سے بند اور سوز کی صورت پر کس سبب سے کہ نرمی کی انھوں نے
 بدکاروں سے اور پھکے رہے ان کی بری چالوں پر باوجود قدرت کے بعد ان کے
 سے روایت ہے کہ فرمایا رسول علیہ السلام نے اٹھائے جاوین گے لوگ میری
 امت میں کے اپنی قبروں سے بند اور سوز کی صورت پر اس لئے کہ نرمی کی انھوں نے
 آدمیوں سے یعنی بُرے کاموں پر ان کے کچھ بنو لے اور کھاتے پیتے رہے
 ان کے ساتھ اور پٹھا کئے ان کے پاس روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ پوچھا
 یا رسول اللہ کیا جاتی ہے زمین میں نیک لوگ ہوں مگر ایمان نہ
 سکتی کرنے سے اور چپ رہنے سے بدکاروں کی چال پر فانی ان کلاموں
 اور روایتوں سے معلوم ہوا کہ اچھے مسلمانوں کا کام یہی ہے کہ مقدمہ لوگوں کو
 نیک باتوں کے سکھانے اور بری باتوں سے بچانے میں کوشش کرتے رہیں اور
 جو بُرے لوگ اپنی برائی سے باز نہ آویں تو ہرگز ان سے میل نہ کریں الگ رہیں کہ
 کہیں ان کے سبب سے عذاب الہی میں گرفتار نہ ہو جاوین جس طرح ہندوستان
 کے مسلمان جب انھوں نے امر معروف اور نہی منکر کو ترک کیا اللہ تعالیٰ کے
 فضل و کرم سے بہت دور جا پڑے انواع طرح کی بے غرقی اور رسوائی ان کے
 نصیب ہوئی اتمام صورت کی شامت اور دولت ان پر چھا گئی ہر کات آسمانی نے
 انکی طرف سے اُتھ کھینچا دنیا میں معاش کی نگلی اور آخرت میں عذاب کی سختی نے

تو بڑے خلق پر یعنی جتنی خوبیاں ہیں سب کا کمال تیری ذات میں ہے اور فرمایا
سورہ اعراف میں خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِٰ نُوْكَرُ مَعَا فِ كَرْنِی كِی اور کہہ نیک
کام کو یعنی جو کوئی قصور دار ہو کر تیرے پاس آوے تو اس کے قصور معاف کرو اور
اسچھے کام اسے بتا اور فرمایا چوتھے پیار کے پانچوں رکوع میں وَالْكَافِرُ لَظِیْمٌ اَلْعِظْ
وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ وَ اللّٰهُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ اور پانچ باتیں ہیں غصہ اور معاف کرتے
ہیں لوگوں کو اور اللہ دوست رکھتا ہے نیک کی طرف نیوالوں کو یعنی نیک لوگ برائی کے
عوض میں برائی نہیں کرتے بلکہ اپنے نقصان میں دوسرے کی راحت میں نہ
دھونڈتے تو اس رضیہ سے روایت ہے کہ پوچھا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ الہ
وسلم سے کینکی کیا ہے اور بدی کیا ہے فرمایا آپ نے اَلْبِرُّ حُنُّ الْخَلْقِ وَالْاِفْرَاقِ مَا حَاكَ
فِیْ صَدْرِكَ اچھی خصلت بڑی نیکی ہے اور بد وہ ہے جو کام تیرے دل میں
لکھتے ہیں جسے حکام میں علما کا قول مختلف پاوے تو مؤمن اپنے دل سے قوی
طلب کرے جو مؤمن کے دل میں ایمان کی روشنی معلوم ہو اس کی طرف طبیعت رجوع
اور وہی کام عمل میں لاوے اور فرمایا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اِنَّ مِنْ اَجَلِكُمْ
اَلِیْتَ اَحْسَنَكُمْ اَخْلَاقًا تحقیق وہ شخص زیادہ تر محبوب ہے تم میں سے
میرے پاس جو زیادہ نیک ہے تم میں اچھی خصلتوں سے اور فرمایا علیہ الصلوٰۃ
والسلام نے جب کو دیا گیا حصہ نرمی اور مہربانی کا اسے پایا حصہ دنیا اور آخرت کی بھلائی کا
اور جو شخص محروم ہوا اس حصہ سے وہ محروم ہوا دونوں جہان کی خوبی سے اور فرمایا علیہ
الصلوٰۃ والسلام نے کہ سب سے بھاری چیز جو قیامت کے روز ترازو میں رکھی جاوے
گی خلق نیک ہے اور اللہ تعالیٰ دشمن رکھتا ہے اس شخص کو جو حدِ ادب سے
باہر جاوے اور یہودہ باتیں کہے اور فرمایا کہ جس کا خلق نیک ہے اس کو
ثواب ملے گا اور ان کو جانگے والوں اور روزے رکھنے والوں کے برابر اور فرمایا

علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہ جو کوئی دو سالوں کے درمیان پیر کر صلح کر دے امدت ملی
 اسکو نماز پڑھنے والوں اور صدقہ دینے والوں اور روز رکھنے والوں سے بڑا مرتبہ غنائت
 فرما دے اور فرمایا کہ غضب کرنا ایسا خراب کردار ہے ایسا ان کو جیسا مہر شہید کو پس ان
 آیتوں اور حدیثوں سے معلوم ہوا کہ اچھی خصلتیں جسے معاف کرنا رحم کرنا سلوک کرنا عاجزی
 کرنا چاکر فی ہر کرنا عدل کرنا سخاوت کرنی بہ سب صفتیں نیک ہیں جو کوئی ان میں اختیار کرے
 اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہوتا ہے اور اسکے درجے آخرت میں بڑا ہوتا ہے دنیا میں عزت
 اور رحمت بخشا ہے اور اپنے غلط و امان میں رکھتا ہے اور ظلم غلبہ کر کر صحت
 عداوت غضب جہل خدیا بختا بیان پہلے سن چکے بہت بد جو کوئی ان بری باتوں کو اختیار
 کرے گا دنیا اور آخرت میں خراب اور پشیمان ہوگا لیکن اتنا سمجھا چاہئے کہ بعض
 صفت اور خصلت ایسی ہیں کہ جب اپنی ذات سے علاوہ رکھے تو اسکا عمل میں
 لانا بہتر ہے اور جب دین کے کام میں ہو تو وہ ان ایسا عمل نیک شرع کا حکم مقدم رکھے
 جیسا ایک شخص نے اسکو رنج پہنچایا کہ کوئی بڑا کام کیا ہے کہ وہ رنج اسکی ذات یمال سے علاقہ
 رکھتا ہے تو درگزر کرنا مصافحہ نہیں لیکن جب وہ رنج یا کام ایسا ہو کہ اگر یہ اس سے درگزر
 کرے تو دین میں بگاڑتا ہے اور شرع میں سستی ہوتی ہے تو وہ ان معاف کرنا مناسب
 نہیں بلکہ غصہ کرے اور کرنے والے کو سزا دے کہتے ہیں کہ جسکی بدجو ہو تو وہ امدت کی جہا
 میں عاجزی اور زاری کرے اور با وضو مرتبہ اس آیت کو پڑھا کرے امدت چاہے
 تو اسکو اس طرح کے عیبوں سے پاک کرے حَبِّیْ اَللّٰهُ نِعْمَ الْوَكِيْلُ نِعْمَ الْوَكِيْلُ
 وَنِعْمَ الْبَصِيْرُ اور فرمایا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہ تعجب آتا ہے جھگڑا سے کہ جو کوئی غم
 اور پریشانی میں پڑے اور پھر اس آیت کو اپنا ورد نہ کرے لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ
 اَكْتُفِرُ بِالظَّالِمِیْنَ اور جو شخص تدبیروں سے لاجا رہو اور کوئی اسکا دوا نہ ہو تو یہ آیت ہمیشہ
 پڑھا کرے اِنشَاء اللہ تعالیٰ اس پر امدت تعالیٰ کا کام اور فضل ہو وَاَفِيضْ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰهِ

اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌ بِالْعٰلَادِ نعلیٰ کہ کسی نے حق میں کیسے سے پوچھا کہ تجھے خوش خلقی
 کیسے سکھائی اسنے کہا میں نے اپنے باپ سے سیکھی اس طرح سے کہ ایک وزیرین
 باپ پاس میں تھا تھا اور میرا چھوٹا بھائی بھی جب کو باپ بہت پیار کرتا تھا وہاں موجود تھا ایک
 لونڈی گھر سے آئی اسکے ہاتھ میں لوہے کی سیخ گرم تھی اتفاقاً وہ سیخ لونڈی کے ہاتھ
 اچھوٹی چھوٹے بھائی کے بدن پر گر گئی اب اس زخم ہوا کہ وہ تڑپتے تڑپتے مر گیا لونڈی
 گھبراہٹ میں دیکھے میرے نصیب میں کیا ہے باپ نے جب اسکی طرف دیکھا کانپ اٹھی
 گر کر اگلی باپ نے کچھ نہ کہا صبر و شکر اللہ تعالیٰ کا بجا لا کر لونڈی کو آزاد کیا نعلیٰ کہ ایک
 بزرگ بکریاں پالتے تھے لیکن انکے غلام نے ایک بکری کی ٹانگ توڑ ڈالی بزرگ نے پوچھا
 یہ کیا کیا غلام نے جواب دیا کہ آپ کو لوگ صابر کہتے ہیں سو آج میں نے آزمانے کو ایسا
 کام کیا کہ جو یہ نقصان پہنچا یا دیکھوں کہ تم غصہ کرتے ہو یا نہیں بزرگ نے کہا کہ جو ایسے کام میں
 غصہ کرتا ہے وہ اللہ کا دشمن ہوتا ہے غلام نے کہا تو صبر کیجئے چپ ہو رہے بزرگ نے
 اپنے نقصان پر کچھ خیال بھیجا بلکہ اس غلام کو آزاد فرمایا کہتے ہیں کہ خلق نیک اسکی کو کہئے
 کہ جب کوئی ظلم کرے نقصان پہنچا وے ازادیوے اگر دین کے سقدے میں نہ ہو
 تو صبر کرے شکر بجالا وے بد لالینے پر مکر نہ باندھیے حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے
 فرمایا ہے کہ جو کوئی چاہے کہ اللہ تعالیٰ کے پاس برابر جہ حاصل کرے تو ہر کام میں اللہ
 و ترے اور اپنے تالیف ار کا قصور معاف کر دے غضب غصے سے اسکو دکھ نہ پہنچا وے
 اور فرمایا علیہ السلام نے کہ سب سے بدتر وہ شخص ہے کہ اللہ تعالیٰ کی جناب سے ہمت
 کی امید نہیں رکھتا اور اسے غضب سے خوف نہیں کرتا اور فرمایا علیہ الصلوٰۃ
 والسلام نے ایمان کے دو حصے ہیں ایک کا نام شکر اور دوسرے کا نام صبر اللہ
 تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس آدمی سے مجھ کو کیا آتی ہے کہ کیوں کر اسکو نہ بخشوں
 جو خوشی میں شکر بخالتا ہے اور مصیبت میں صبر اختیار کرتا ہے ایک شخص نے

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اگر عرض کیا یا رسول اللہ میرے مال میں بہت نقصان آیا اور میں بڑی مصیبت میں گرفتار ہوا آپ نے فرمایا کہ جس مومن کا مال نقصان پہنچا دیا اور کبھی کسی دیکھ میں نہیں پڑا وہ خیر نہیں دیکھتا اللہ تعالیٰ جس کو دوست رکھتا ہے اس کی دستی ازمانے کو اس کے مال میں نقصان پہنچاتا ہے بدن میں آزار دیتا ہے ہر ایک نوع کی تکلیف میں اسے دالتا ہے جب میں سچا اور جھوٹا پہچانا جاؤں مومن اور منکر معلوم ہووے تابع دار می اور زانیہ فرمانی کھل جاؤں حدیث میں آیا ہے کہ بلا کے وقت صبر کر لینے میں عبادت سے زیادہ ثواب ملتا ہے فرمایا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو کوئی تین وقت میں تین کا کہہ لیا اللہ تعالیٰ اس کو دنیا اور آخرت میں نیک نام فرما دیگا برادر جب بخشیاں ہلا کام جو حکم اللہ کا اس کے حق میں جاری ہو اس پر راضی رہے دوسرا کام جب کی طرح کے دکھ اور مصیبت میں پڑے صبر اختیار کرے تیسرا کام جب کچھ دولت نعمت اس کے ہاتھ آوے شکر جلال و سعادت میں راضی مدعہ کہتے ہیں کہ جب یمن کے ملک میں میرا بیٹا مر گیا یہ خبر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہنچ کر حضرت نے خط لکھا اس کا مضمون یہ تھا ای معاذا اللہ تعالیٰ کا سلام تم پر ہو جیو چاہئے کہ اس مصیبت میں صبر اور شکر بجالاؤ اپنی جان اور مال اور اولاد کو حق سبحانہ تعالیٰ کا ہدیہ ججو تمہاری خوشی کو چند روز تمہارے پاس رکھا ہے پھر اس پاس جاؤ گی اس میں اگر تم صبر کرو گے تو بڑا ثواب پاؤ گے اور جو شکوہ زبان پر لاؤ گے کچھ فائدہ نہ کرے گا اور ثواب سے محروم رہ جاؤ گے ہم سب کو اپنے خاوند کی رضامندی پر ان میں درد کا رہا ہے اسی کے اختیار میں ہمارا کھل کا روبرو ہے رونے پیٹنے سے مردہ قبر سے نہیں بھرتا ہے بلکہ اپنی سوت یاد کرنے سے دکھ درد کم ہوتا ہے نقل ہے کہ ایک شخص اپنے بیٹے کو ہمیشہ اپنے ساتھ پیغمبر صاحب کی خدمت میں لجا یا کرتا تھا حضرت اس پر

نظر کرم کی رکھتے تھے اتفاقاً وہ لڑکا مر گیا باپ کو اس کے بڑا غم ہوا کئی دن گزر گئے حضرت کی
 جناب میں حاضر ہوا آپ نے لوگوں سے پوچھا فلا نا شخص کیوں نہیں آتا لوگوں نے
 عرض کیا کہ اس کا بیٹا مر گیا اسکے ماتم میں لگا ہے حضرت گئی اصحابوں کو ساتھ لیکر اسکے
 گھر ماتم پر سی کی کو گئے فرمایا اس قدر کیوں غم کھاتے ہو بیٹے لو کی مصیبت میں اتنا
 دکھ کس لئے اٹھاتے ہو چاہئے کہ خوشی کرو آخرت کی بھلائی کو دیکھو جسوقت
 احد تعالیٰ قیامت میں حکم کرے گا کہ فرشتے تمہارے لڑکے کو بہشت میں لے جا دیں
 بغیر تمہارے وہ نہ جا دیگا پھر حق تعالیٰ اس کی خاطر تم کو بھی بھیجا گناہوں سے نجات
 دے گا اس بات کے سنیے ہی وہ شخص خوش ہو اس مصیبت پر راضی رہا حدیث
 میں آیا ہے کہ جب احد تعالیٰ کسی بندے کو دوست کیا چاہتا ہے اس پر بلا اور
 آفت نازل کرتا ہے کہ اس میں اس کا امتحان لیوے اور گناہوں سے پاک کرے
 جس قدر وہ دکھ میں جبر اور شکر بجالا دے گا اتنا ہی احد تعالیٰ کے پاس اس کی رضا
 مندی کا درجہ پاوے گا اچھے نیک بندوں پر جب کوئی آفت پڑتی ہے وہ
 ہی کہتے ہیں رَضِينَا بِفَضْلِكَ اسوقت فرشتے اسے آواز دے گا خوش
 ہوتے ہیں اس کی تعریف اور توصیف کرتے ہیں پھر جب دوسری دفعہ وہ
 ہی کہتا ہے حق تعالیٰ اپنے فضل سے اس پر نگاہ کرتا ہے اور اس کے جواب میں
 فرماتا ہے لَبِئْسَكَ وَسَعْدَيْكَ یعنی میں موجود ہوں تیری آرزو بر لانے کو جو میرا مقصد
 ہو بیان کر میں پورا کروں جب صبر کر نیوالوں کا مرتبہ فرشتے دیکھیں گے کہیں گے کہ اگر دنیا
 میں احد تعالیٰ ہمارے بدن کو ٹکڑے ٹکڑے کرتا اور دکھ پر دکھ دیتا اور ہم اس پر صبر
 کرتے تو آج کے دن اُن صبر کر نیوالوں کا سا مرتبہ پاتے احد تعالیٰ صبر کرنے والوں کی
 خوشی کو فرماتا ہے وَكَثِيرَ الصَّابِرِينَ الَّذِينَ إِذَا أَصَابَهُمْ مُصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ
 وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ أُولَئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِنْ رَبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَهُمْ فِي شَجَرٍ مُنَا

ثابت رہنے والوں کو کہ جب انکو پہنچے کچھ مصیبت کہیں ہم اللہ کے مال میں اور ہوا کی
طرف پھر جانا ہے ایسے لوگ انہیں پریشاں نشان ہیں انکے رنجی اور مہربانی اور کتاب میں
لکھا ہے کہ جن کو دنیا کی بہت طمع ہوئی ہے ان کے دل سے خوفِ احدِ حق لی کا جانا رہتا
ہے وہ دیکھی ساندھ کی طرح ادھر ادھر مٹھہ ڈالتے پھرتے ہیں حرام حلال کا مطلق پرواہ نہیں کر
کسی نوع کی رسوائی بلکہ مار پیٹ کا بھی ہرگز اندیشہ نہیں رکھتے غرت کھوتے ہیں بیٹ بھرتے
ہیں دین کھوتے ہیں دنیا سمیٹتے ہیں سوائے بھائیوں نیک چلن اختیار کرو اچھی خصلتوں
آپس میں ملے جلے رہو دیکھ دیکھ میں اپنے بھائیوں سے ملاپ رکھو اور حق سچا نہ
تعالیٰ کے عذاب سے ڈرو دنیا کی محبت چھوڑ دو دین کی دولت حاصل کرو جب کسی طرح کی
مصیبت میں پڑو صبر اور شکر کا لاؤ لگھ شکوہ منہ سے نہ نکالو کیونکہ دیکھ دیکھ والے
وہی ہیں جو سکھ دیتا ہے سوائے انکے نہ کوئی دیکھ دے سکے نہ سکھ لے سکے اور سب سونہیوں کو
اچھی نیک خوشحالت غایت کر اور مصیبت اور تکلیف میں صبر کر نیکی تو نیک دے بفضلہ
وکر مہم بھرت سیدنا و مولانا محمد ذوالعالمین

باب نیک لوگوں کے قصوں کے بیان میں

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے لوگوں نے کہا کہ آپ اس قدر کیوں تکلیف اٹھاتے ہیں اور دیکھتے ہیں
پرے رہتے ہیں تھوڑی راحت فرمائے جسم کو آرام دیجئے حضرت نے جواب دیا کہ اگر تو
آرام کروں تو رعیت کی ضروری اور انکے مطالب کا فیصلہ کون کرے اور جو رات کو آرام
رہوں قیامت میں اللہ تعالیٰ کو کیا منہ دیکھاؤں اور وہ ان کا کام میرا کس طرح سمجھنے
تقلع ہے کہ ایک شخص اصحابوں سے جب نماز میں کھڑے ہوا اتنا توقف کرتے
کہ دونوں پانوں ان کے سوچ جاتے یہ تکلیف دیکھ کر جو روانگی پیچ بٹھنے کر دیا کرتی
ایک دن انکی مانگے کہا اے بیٹا اس قدر اپنے بدن پر بیج کیوں اٹھاتے ہو فوراً رحم
اکرو آرام سے رہو انھوں نے جواب دیا یہ مانہ آفا کی خدمت کے واسطے مقرر

پچاس برس کاٹ دئے زمین میں پیٹھ نہ لگائی تھیں پر سر نہ رکھا ایک جہہ اور ایک موبند
پشیمین ہی انکھیا ہر اوٹھا تمام عمر وہی کپڑا جب وہ مرین تو انہیں کبرون میں گاڑی
اگنیں بعد مدت کے کسی نے انہیں خواب میں دیکھا کہ بہشت کے لباس سے سنواریا
اگنی میں پوچھا اے رابعہ وہ جہہ اور موبند تھا را کہا ہوا فرمایا اللہ تعالیٰ نے پسند
کیا وہ لے لیا اسکے عوض مجھے بہت کچھ دیا پوچھا اے رابعہ کس چیز سے اللہ تعالیٰ
بس کے کو اپنا عزیز اور مقرب کرتا ہے فرمایا اسکا ذکر اور یاد سب زیادہ کام آتا ہے نقل
ہے کہ سفیان سلیمان کے بیٹے نے عہد کیا تھا کہ جب تک زندہ رہو گنا پیٹھ زمین سے
نہ لگاؤ گنا کسی بنی سچائی پر چالیس برس کاٹ دئے جب نیند بہت غلبہ کرتی لیکہ
زانو سے سر لگا کر رہ جاتی پھر اٹھ کر اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول ہوتے
جس وقت ان کی عمر آخر کو پہنچی سخت بیمار ہوئے کسی نے کہا اب تم کو قوت
باقی نہیں رہی ذرا لیو زمین پر پیٹھ لگاؤ فرمایا کہ اگر کسی وقت میری موت ہو
اور مر جاؤں تو میرا عہد تو نا پھر بد عہدی کے ساتھ خالق کو منہ دکھانا پڑا آخر دیوار سے
پیٹھ ٹیک کر اپنی جان جان آفرین کو سپرد کی جب غسل لانے لگے لوگوں نے دیکھا
کہ سفیان کی پیشانی پر ایمان کا نور چمکتا ہے آفتاب کی طرح دکھاتا ہے کہتے ہیں دنیا
نشان نیک بخت کا یہ ہے کہ بندگی اور طاعت کی تکلیف اس پر آسان
اور مخالفت اور گناہوں کی راہ اس پر بند کرتے ہیں اور جب کو بد بخت کیا ہے
اسکا نشان یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور بندگی کے طرف سے وہ متوجہ
نہیں ہوتا بری باتوں کی طرف خوب رغبت کرتا ہے شیطان اور نفس کے کہنے پر
ہر دم چلتا ہے آخر کو پلتے پلتے اسی راہ سے جہنم کے کڑے میں گرنا چاہتا ہے
کہ بھی پیغمبر علیہ السلام اتنا روکا کرتے تھے کہ انکے دونوں رخساروں میں آنسوؤں
سے گڑھے پڑ گئے تھے اس قدر کہ اس طرف سے دانت نظر آتے تھے ایک روز

ان کے باپ حضرت زکریا علیہ السلام نے فرمایا کہ اے جان بابا میں نے حق تعالیٰ کی
 جناب میں بہت آرزو کر کے دعا مانگی تھی کہ ایک لڑکا میرے ہووے جس سے میری
 آنکھیں روشن ہوں تم جو ہوئے سو ایسا روزنامہ تم نے اختیار کیا کہ دنیا جہم پر تاریک
 ہو گئی حضرت صدیق نے جواب دیا اے بابا جبرئیل علیہ السلام نے جہم کو ضروری
 ہے کہ بہشت اور روزخ کے درمیان ایک کھن گھائی ہو جو کوئی اللہ تعالیٰ
 کے خوف سے دن رات ڈرتا رہتا ہے وہی اسے پار ہو سکتا ہے حضرت
 زکریا نے فرمایا کہ اگر یوں ہے تو رویا کرو جتنا ہو سکے اس دن کے آنے کے آگے کہ
 جہان روزانہ پھر فائدہ نہ کرے اور فرمایا ہر چہر کا ایک نشان ہے خدا سے ڈرنے کا
 نشان ہے رونا اور بہشت کے اشتیاق کا نشان ہے زندگی کے کام میں جالا کی اور
 جبر کرنا ابو عبیدہ جراح رضی اللہ عنہ روتے اور کہتے کیا خوب ہوتا جو میں بھڑکی بکری ہوتا
 کہ کوئی خونچ کر لیتا اور کھا جاتا اب قبر کے عذاب اور قیامت کی گرفتاری سے نجات
 پاتا ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام
 سب سے پہلے قیامت کے دن ہزاروں کے پلڑے میں اچھی حسنت اور سخاوت
 لکھی جائے گی کہتے ہیں کہ جس وقت حق سبحانہ تعالیٰ نے ایمان کو پیدا کیا ایمان
 کیا خداوند جہم کو قوی کر اللہ تعالیٰ نے اس کو خلق نیک اور سخاوت سے زور
 دیا پھر جب کو کو پیدا کیا اس نے کہا خدایا تجھے قوت دے اللہ تعالیٰ نے بد خلقی
 اور بخل سے اس کو قوت دی حضرت پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ہے جو مومن
 ہے وہ پانچ طرح کی سختیوں میں ہمیشہ گرفتار رہتا ہے پہلی سختی یہ ہے
 کہ دوسرا مومن اسے چسہ دے رہتا ہے دوسری یہ کہ منافقوں کی عداوت میں رہتا
 رہتا ہے تیسری یہ کہ کافروں سے ہمیشہ لڑائی کیا کرتا ہے چوتھی یہ کہ شیطان
 چاہتا ہے کہ اس کو ہکا و بکا و اس کی مخالفت سے اپنے تئیں بچانے میں مشغول رہتا

سچی کرتا ہے پانچویں یہ کہ نفس ہر کس کا چاہتا ہے کہ اسکو آرام میں رکھے اپنے خواہش
 کے موافق اس کے کام لیجے اور وہ زبردستی سے اسکو روک رکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ
 کی تابعداری کی طرف اسکو کھینچ لاتا ہے پہلے نہیں دیا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے زوا
 ہج کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تین شخص ہیں جو پہلے بہشت میں داخل ہونگے ایک
 شہید ہے اپنی جان کو اللہ کی راہ میں دے دوسرے غلام یا لونڈی جو اللہ تعالیٰ کی
 عبادت میں لگے رہتے ہیں اور اپنے خاوند کی تابعداری بھی کیا کرتے ہیں تیسرا
 وہ فقیر جو ہمہ گیر گاری کے ساتھ حلال کسب اپنے لڑکے بالوں کا حق ادا کرتا ہے اور
 تین شخص ہیں جو پہلے دوزخ میں داخل ہونگے ایک وہ حاکم جو اپنے ظلم اور زور و ستم
 برکوست چلاتا ہے دوسرا وہ شخص جو اپنے نفس کی پیروی میں اللہ اور رسول کے
 حکموں کو بھول جاتا تیسرا وہ جو مالدار ہو کر فقیر اور کین کا حق نہیں پہنچاتا ہے نقل ہے
 کہ جب وقت نماز کا آنا حضرت امیر المؤمنین علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہت مضطرب ہوتے اور
 چہرہ مبارک پتھرا ہوا ہو جاتا لوگ پوچھتے کہ اسوقت کیا حال ہے فرماتے کہ ایسی بھاری امانت
 ادا کرنا وقت پہنچا کہ زمین اور آسمان نے جس کے اٹھانے سے عاجز ہو کر انکار کیا نقل
 ہے کہ مالک دنیا رحمتہ اللہ علیہ ایک دن گورستان کی طرف گزرے دیکھا کہ لوگ کسی
 شخص کو گاڑتے ہیں انکو اسوقت اپنی موت یاد آئی غش کھا کر وہیں گر پڑے لوگوں نے
 اٹھا کر گھر پہنچا یا جب پوشین آئے پڑے پھاڑ کر کھنی پہنی خاک مٹی منہ پر مل کر دیوانوں
 کی سی صورت بنائی گئی کو چون میں پھرنے لگے اور چلا چلا کر کہتے لوگو ڈرو موت بیشک
 آتیگی تم کو پھر کر لے جائیگی اب ایسی کھانی کرو کہ گور میں کام آوے پھر قیامت
 میں دوزخ سے بچاؤ ہے جب قریب مرگ کے پہنچے شاگردوں سے وصیت
 کی کہ جب میں مرن میری پیشانی پر یہ لکھ دیجو یہ مالک دنیا رہا ہے جو خاوند سے
 اپنے جاگا پھرتا تھا اب پکڑا ہوا آیا یہ کہہ کر زار زار روتے اور کہتے اگر میری ماجھ کو نہ

جستی تو کیا خوب ہو تاگو را و قیامت کے عذاب کی گرفتاری میں نہ پڑتا جسم میں تو ایسی طاقت نہیں رکھتا جس سے وہ ان کے دکھ کیونکر اٹھاؤں گا یہی کہتے کہتے شام ہوئی روح نکلنے لگی آسمان کی طرف سے ایک آواز آئی سن رکھو مالک دینار نے نجات پائی پہ آواز سننے ہی کلمہ شہادت زبان سے ادا کر کے اس جہان فانی سے عالم باقی کو شریف لے گئے نقل بھی کہ حضرت حبیب عجمی رحمۃ اللہ علیہ نے چالیس برس آسمان کی طرف نہ دیکھا سر نیچے کر کے رویا کرتے ایک عزم آرام سے نہ رہتے کبھی اٹھتے کبھی بیٹھتے بے قراری سے اوقات کاٹتے اور یہی کہا کرتے کہ جتنی بلا اور آفت دنیا میں بہانہ نازل ہوتی ہے یہ میرے ہی گناہوں کی شامت سے ہے اور اپنے بدن کو یوں کہتے اے بدن تو رات دن محنت میں لگا رہیو اسے انکھیں تم دیکھا کجوسوت چلی آتی ہے مرنا ہوگا ایک دن پھر اسطرح سے گزرنا ہوگا حساب کتاب سمجھنا پڑیگا اللہ جل شانہ کے روبرو جانا ہوگا ۞ ۞ ۞ گناہوں کی سزا اٹھانی ہوگی عذاب کی سختی برداشت کرنی پڑے گی اس روز اللہ تعالیٰ آپ تجلی فرماویگا انصاف عدالت پوری کریگا کسی کی سعی سفارش نہ چلے گی رشوت گھوس کسی کی کچھ قبول نہ ہوگی تمام رات یوں کہتے اور رویا کرتے بعد مرے کے کسی شخص نے انکو خواب میں دیکھا پوچھا اے حبیب حق سبحانہ و تعالیٰ نے تیرے کیا سلوک کیا جواب دیا میں نے تو دنیا میں بہت سعی عبادت کی تھی لیکن کوئی عبادت یہاں منظور نہ ہوئی ایک شب اللہ تعالیٰ کے در سے رویا تھا اس کی جناب میں بہت گڑگڑایا تھا وہی یہاں اب میرے کام آیا یہی نے مجھ کو جہنم کے عذاب سے بچھڑایا ہے کہ بھرے میں ایک عورت تھی اسکا نام شعبان گانے بجانے میں بڑا شاق خوب صورتی میں شہرہ آفاق خوش الحانی میں سب سے طاق شادی بیاہیں لوگوں کے گھر جایا کرتی بد اطوار جوانوں کے دلوں کو بھسایا کرتی زرد زبور اور لباس و پوشاک سے آراستہ فسق و فجور کے کب کاں سے

پسہ اس قدر اپنے کام کی استداد ہم صحبتوں سے باہر ادا کی کہ اپنی جمعیت کے ساتھ کسی مسجد
 کے قریب پہنچی وہاں دیکھتے ہیں کہ ایک بزرگ صالح نام مسلمانوں کو وعظ کر رہے ہیں یہ
 کارون کی بھائی بدکاروں کی رسوائی شمار ہے ہیں لوگ انکی نصیحت سن کر اللہ تعالیٰ کے
 غضب سے ڈر کر توبہ استغفار کرتے ہیں اپنے کئے پر مادم اور شیمان تھے وہیں شعبان
 یہ بھی بھڑا دیکھ کر ایک لونڈی سے کہا کہ دیکھ تو مسجد میں اس قدر لوگ کیوں جمع ہو رہا ہے
 لونڈی گئی خبر لائی کہ ایک بزرگ اصحاب صورت بیٹھے ہیں اور سیکڑوں خلعت گردان کے
 حلقہ باندھے ہوئے اللہ و رسول صلعم کے کلام سن رہی ہیں قیامت کے خوف سے اور
 وہاں کی ختمیوں اور عذاب کے ڈر سے نالہ اور فریاد کر رہی ہیں اس بات کے سننے ہی شعبان کے
 کان کھل گئے ہوش حواس جاتے رہے ایک ساعت چودھو کہ چانچ تہاں سکتے کے عالم
 میں کھڑی رہ گئی کلیجا کانپ اٹھا دل میں دھڑکا بیٹھ گیا جب ذرا فاقہ ہوا مسجد میں جا
 حاضر ہوئی بولی اے مسلمانوں کے امام کوئی بد نصیب اور گنہگار تمام نبیوں کے لوگوں سے
 بد کردار اگر اپنے بڑے افعالوں سے توبہ کرے اور بد چالوں سے باز آوے تو حق تعالیٰ
 اسکو معاف کرے اور بزرگ بولے وہ غفور رحیم ایسا ہی ہے کہ اگر کوئی شخص ہزاروں طرح
 گناہ کرے پھر دل سے رجوع لاوے اور عاجزی سے اس کے دربار میں سر جھکاوے
 توفی الفور بخش جاوے اور تو تو کیا اگر شعبان چوایسی براطوار شہور ہے وہ بھی توبہ کرتے
 سختی جاوے کہنے عرض کیا کہ اے امام میں وہی شعبان ہوں اب دل سے رجوع لائے اور
 اپنے محبوب رب حق کی تابعداری کو مستعد ہوئی اس بزرگ نے اس سے توبہ کروایا شعبان
 نے وہیں توبہ کر کے جو کچھ مال اور اسباب ایکے پاس وہاں موجود تھا بالکل احد کی
 راہ پر لٹا کر فقیر ہو گئی پھر گھر میں آکر لونڈی باندیوں کو آواز دیا لباس درویش اختیار
 کر کر اس تک پروردگار کی عبادت میں مشغول ہوئی پھر اسکے چالیس برس جتنی
 رہی پھر کسی نے اسکو ندیکھا گوشہ تنہائی میں رہتی اپنے گناہوں کو یاد کر کے رویا کرتی

حق سبحانہ تعالیٰ نے اس کے حال پر رحم کیا کیونکہ فی ہون سے اس کا درجہ بڑھا یا نقل
 چ کہ ایک درویش بڑے پاس ایک کا رستے لیکن نہایت سفاس اور
 لاچار بی بی ابھی ہمیشہ گھر کے خرچ اخراجات کے واسطے قفسہ کرتی وہ بیچارے اس
 سبب اکثر پریشان خاطر رہتے اور اپنی تکلیفات پر صبر کرتے ایک روز اس ارادے
 لے لے کہ کسی کی مزدوری محنت کر کے کچھ لاؤں تو بی بی کے جھگڑ سے روٹی پاؤں :
 بازار میں جا کر جہاں مزدور اکٹھے ہو کر کھڑے رہتے تھے ان میں جا ملے لوگ آئے ان
 مزدوروں کو اپنی اپنی احتیاج کے موافق ساتھ کر کے گئے ان کو کسی نے نہ پوچھا ایک
 پہر جب اسی انتظار میں گزر گیا اور کوئی انکی طرف نہ آیا لاچار ہو کر میدان کو چلے گئے
 وہ دن جا کر ایک کوشے میں بیٹھے امد تعالیٰ کی عبادت میں مشغول ہوئے جب
 دن آخر ہوا گھر میں آئے بی بی نے مزدوری کے پیسے طلب کئے جواب دیا کہ جس نے
 یہاں میں نے محنت کی ہے اس نے وعدہ کیا ہے کہ آج اور کل کی مزدوری دیکھنا
 دو ٹکالا چار ہو کر میں چلا آیا کل دونوں دن کے پیسے انشاء اللہ تالی لاؤں گا بی بی اور
 لڑکے اور خود فاقہ کینچ کر رہ گئے صبح کو اٹھتے ہی نماز فجر کی ادا کر کے پھر بازار کو گئے ایسے
 اتفاق ہوا کہ اس دن بھی کسی نے انکو نہ بلایا بہت دیر تک مزدوروں کے مقام میں کھڑے
 رہے جب ناامید ہوئے لاچار ہو کر کسی مکان میں جہاں اگلے دن عبادت کی تھی
 گئے اور حق سبحانہ تعالیٰ کی عبادت میں مصروف ہوئے پھر شام کو گھر آئے
 بی بی نے ان سے پوچھا کہ پیسے کہاں جواب دیا کہ جس شخص کے گھر مزدوری کرتا ہوں
 وہ شخص بڑا دانا اور سخی ہے اسکی خوبیوں کو دیکھ کر مزدوری مانگنی اور پھر اس کے
 واسطے اس سے صدقہ کرنی میں نے مناسب نہ جانا چاکو کام فرمایا ہے
 بی بی آج کے دن بھی مجھے معاف کر و بری باتیں نہ سناؤ مگر تنہا دونوں کی مزدوری
 امد چاہیے تو یلگی بی بی دل ہی دل میں ملو لاکھا کہ چپکی ہو رہی لڑکے بالوں سمیت

سب بھوکے سو رہے جب جمع ہوئی نماز ادا کر کے پھروے بازار کو گئے اور جی میں سوچے
 لگے اور بہت غم اور غصہ کھائے۔ کہ اگر آج نہ ہوا اور مزدور میاں نہ ملی تو شام کو بی بی سے
 کیا عذر کروں گا اور کیوں اس کے طعن و تہنیت سے بچوں گا اس دن بی بی نے تینوں
 دونوں کی مزدوری کے پیسوں کے واسطے ایک تھیلی اپنے میان کے حوالے کی تھی
 وہ پچاس گئے ڈھتہ میں تھیلی لئے مزدوروں کے مقام میں منتظر کھڑے رہے کہ
 کوئی بلاوے تو جاؤں وقت پر لوگ آئے اور وہ کو لے گئے یہ وہیں کے وہیں
 کھڑے رہ گئے کوئی انکی طرف متوجہ نہ ہوا آخر لاچار ہو کر دل میں کہنے لگے کہ آج تیسرا
 دن کیسے نے مجھے مزدوری کو نہ ملا یا اب پھائدہ کیوں یہاں اپنی اوقات کھوئے بہتر
 یہ ہے کہ چل کر کسی مکان میں اپنے معبود حقیقی کی جناب میں سر جھکاؤں اور اسی
 اپنا مطلب دلی اور راز نہانی عرض کروں یہ سوچ سمجھ کر وہاں سے اس مقام پر
 آئے اور عبادت میں مشغول ہوئے جب شام ہوئی تو دل میں خیال کیا
 کہ آج ایک حیلہ کیا جائے کہ جس سے بی بی کے طعن سے بچے غرض
 اس تھیلی کو بالو سے بھر کر ڈھتہ میں لے لیا کہ جب گھر میں بی بی کھولے گی یہی کہو گنا
 کہ اس شخص نے جس کے یہاں میں کام کرتا ہوں بڑا دغا کیا جو میری تھیلی کو بالو سے
 بھر دیا آج تم بھر کر وکل میں اسے بچھو گنا اور کئی دن کے پیسے کھڑے
 بھرون گا اس میں آج کار و زبھی نہ جائے گا کل کو فقہ کریم ہے یہی منصوبہ کر کے
 تھیلی بالو سے بھری اور گھر میں آئے جون ہی گھر میں داخل ہوئے کیا دیکھتے ہیں
 کہ بی بی بہت خوش پیشی ہیں لڑکے بالے کھانپ کر آسودہ ہو کر کھیل رہے ہیں
 پوچھا کہ بی بی یہ کیا ہے آج تم تو بہت خوش پاتا ہوں کہنے لگیں کہ تم سچ
 کہتے تھے کہ وہ شخص جس کے یہاں میں کام کرتا ہوں بڑا سخی اور بارسوت ہے
 کئی گھڑی گزری ہو گی کہ اس نے ایک بورٹے کے ڈھتہ ایک تھیلی بھیج دی بورٹے

نے دروازے پر گرد تنک دی میں نے پوچھا کون ہو کہا کہ تمہارا شوہر کے یہاں کام
 کرتا ہے اسنے انکی ضروری کے پیسے تھیلی میں بھر کر بھیجے ہیں اسکو لویہ کہہ کر تھیلی
 میرے حوالے کی اور آپ چل کھڑا ہوا میں نے جو تھیلی گھر میں لاکر کھولی دیکھتی کیا ہوں کہ
 اس میں چھ سو اشرفیاں بھری ہیں ایک اشرفی خوردہ کر کے کھانیکا اسباب
 بازار سے لانی یہ بات سنتے ہی وہ مرد بزرگ رو پڑا اور پڑا رون زبان سے اس
 مالک دو جہاں اور خالق کون و مکان کی حمد و ثنا کرنے لگا بی بی نے پوچھا بیچ کہو یہ کیا
 ماجرا ہے بزرگ نے تمام حقیقت ان تینوں دونوں کی بیان کی اور کہا کہ تمہاری خنکی کے
 خوف سے میں نے آج ایک جیلہ ٹھہرا کر اس تھیلی کو بالوسے بھرا تھا
 اس خاوند بے ہمتانے مجھے کو سرفراز کیا اپنے خزانہ عیب سے اس نالایق کو مالدار
 بنایا ایسا غاوند اس کے سوا اور کون ہے کہ تھوڑی ضروری میں بہت سا انعام دی
 بی بی نے تھیلی کو جو گھر میں جا کر کھولا جو اہر بیش قیمت سے بھرا پایا دو چند خوشی
 ان میں ہوئی شکر گداری اس خالق کی دل و جان سے ادا کی نفل ہے کہ بنی
 اسرائیل میں تین بھائی تھے باپ انکا بہت بوڑھا بڑے بھائی نے دو لون بھائیوں
 سے کہا کہ باپ کی خدمت میں مجھے رسینے دو تم دونوں گھر بار نبھالو کچھ
 کھانے پکڑے کے لئے جو ضرور ہو مجھ کو دیا کرو جب باپ مر جاوے اسکا تر کہ
 بھی تمہیں دو لون بانٹ لیجو یہ بات سنکر دونوں خوش ہوئے عیش و عشرت
 کرنے لگے وہ باپ کی خدمت میں مشغول ہوا بعد چند روز کے اسکا باب مر گیا جو مال
 اسباب تھا دو لون بھائیوں نے بانٹ لیا بڑے نے کہا جس طرح باپ کے بچتے
 ہماری اور ہمارے لڑکے بالوں کی خبر لیتے تھے لیا کرو انھوں نے نہ سنا نا خوش
 ہو کر اسے جواب دیا یہ بچاؤ بڑی حیرانی میں پڑا رات کو سوتے ہوئے خواب میں
 دیکھا کہ ایک شخص اسکو کہتا ہے کہ فلاں مقام میں سو دینار سو بیسے کرے میں

نکال لے خواب خیال سمجھ کر خاطر میں نہ لایا پھر دو رات پہ ہم اسنے یہی خواب دیکھا
 تیسرون صبح کو ترکے اٹھ کر جو اس مقام کو کھودا اگر آخر نہ لقمہ لگا اپنی جو رو کے حوالے
 کیا جو رونے بازار سے ایک چھلی منگوائی پیٹ پیرا تو جو ہر کی قبلی منگلی پیرا اسنے خواب
 دیکھا کسی نے کہا اے یار یہ دولت دنیا کی تو تجھے کو ملی آخرت میں اس سے بھی بہتر اور زیادہ
 پاویگا یہ سب عوض اسکا ہے جو تونے باپ کی خدمت میں کھٹایا تھا اے بھائیو
 یقین جانو کہ وہ ایسا ہی خاوند ہے کہ کسی کی محنت کو ہرگز برباد نہیں کرتا اور جو کوئی اسکی
 خدمت اور عبادت اخلاص سے بجالاتا ہے اور سب طرف سے اس توڑ کر کسی کی
 طرف دل سے رجوع نہ کرتا ہے یا اسکی رضامندی کے کام کرتا ہے یا رتے وہ صاحب
 اسکو ہر طرف سے بے نیاز کر دیتا ہے دین اور دنیا کی مرادیں اسکی برباد ہوتی ہیں
 اب تمکو لازم ہے کہ اپنے جان و مال سے اسکی تابعداری میں حاضر رہو سوائے
 اسکے دوسروں کی طرف دل نہ لگاؤ اسی کی قبضہ قدرت میں ہم سب ہیں مجبور بلکہ
 فروش سے عرش تک بالکل ہیں مقبور بھلا جو خود لاچار ہو وہ دوسری کی لاچاری
 میں کیا کام آوے اور جو خود بے بس ہو وہ اوروں کو کیوں کر بچاوے گرا ہوا کہین
 گردن کو اٹھاتا ہے سوتا ہوا کہین سوتوں کو جگاتا ہے سوچ کر وہ میان لگاؤ شرک
 چھوڑو بدعت سے باز آؤ نقل ہے کہ ایک دن کئی مسلمان دیندار ایک مقام
 میں بیٹھے ہوئے دنیا کی ناپائدارمی اور دنیا داروں کی غفلت اور لالچ اور انکی عقل
 کی نارسائی ذکر کر رہے تھے ان میں سے ایک نے کہا کہ میں نے کسی
 کتاب میں لکھا دیکھا ہے کہ اگلے زمانے میں ایک بادشاہ بے دین تھا اسنے
 بہت قصہ کیا کہ بنی اسرائیل کی قوم کو جو عوام اسلام کا کرتے تھے اور کہو
 کافرو کہتے تھے تباہ کرے اسکی مصلحت وزیر سے پوچھی کہ ایسی تدبیر تھراؤ
 کہ یہ لوگ خود بے دین ہو کر ہمارے خیر خواہ و مددگار بنیں اور ہمارے ارادے

اشتراک ہو جاویں وزیر نے بعد غور و تامل کے عرض کی کہ ایک صورت میری خاطر میں
 گذرتی ہے اغلب کہ وہ چارے مطلب کو مفید پڑے پادشاہ نے کہا جلد
 بیان کرو اس نے عرض کی کہ اس قوم کے علما اور سرداروں کو طمع کے پھندے
 میں لا کر ان سے اپنا کام لیا چاہئے اور ان کو اپنا نائب بنا کر ان سے اپنے
 زمین و آئین کی ترغیب دلوانا چاہئے پادشاہ کو یہ صلاح بہت پسند
 آئی اس نے حکم کیا کہ جو لوگ لائق اور قابل ہیں وہ چاری سردار میں بڑے
 بڑے مشاہیرے پاویں گے اور سرکاری خدمات میں مقرر کئے جاویں گے اچھے
 اچھے حسب نسب والے بڑے بڑے عالم فاضل دوڑے ان کی خوشامد
 اور تعریف میں مشغول ہوئے جس میں یہ عمدہ عہدہ ان کو ملے دنیا کی دولت
 ہاتھ لگے غریب و نیازداروں نے جب یہ حال دیکھا کہ عالم اور سردار
 ہمارے طمع دنیاوی کے سبب آخرت کو جوئے قریب ہیں کہ ان کے سبب
 نیازداروں و نیاز خراب ہوویں اور ان کی راہ اختیار کر کے بیدین بنیں اس
 وقت کے منیجر کو یہ خبر پہنچائی حضرت نے ان علما و سرداروں کو
 بلا کر دنیا کی بے ثباتی کی حقیقت اور دنیا داروں کے مال کی کیفیت ہر طرح کھول
 کر سنائی اور آخرت کی ذلت اور رسوائی سے وہشت و لافنی لیکن ان سنگین
 دلوں کے دلوں میں جو حجت دنیا کی چھا گئی تھی کچھ اثر نہ کیا بلکہ بعض ان میں سے اس
 پادشاہ بیدین کی بیدینی کو اٹھانے کی تقریر لانے لگے بعض اس کے عدل اور انصاف
 کی تعریف بیان کرنے لگے بعض اپنے اگلے پادشاہ اور رئیسوں کی بے
 انتظامی اور بے انصافی پر اسکی دانائی اور عقل کی رسانی اور ملک کی بندوبست
 کی خوبی کو ترجیح دینے لگے غرض بعد نوکری کے ہر طرح سے اسکی تیرجواہری
 دلوں میں آگئی اچھے منافق بلکہ خاصے مرتد اور اسکے دوستدار مددگار بن گئے

بعد چند روز کے انھیں عالموں اور سرداروں کو اس بادشاہ نے حکم کیا کہ تم لوگ ہماری سرگرمی
 سے بہت روپے کھاتے ہو عیش و آرام سے کاٹتے ہو اب تم کو لازم ہے کہ جیسے ہماری مملکت
 سلطنت قائم رہے اور جس طرح تم ہمارے خیر خواہ بنے مددگار ہوئے ہو سب چھوٹے بڑے
 بھی ایسی ہی ہو جاؤ۔ اس کی تدبیر کرو مادہ تو انخلا سے ہورہا تھا ہزاروں روپے کھا کر
 دولت مند ہو گئے تھے خوشی اور خودی سے چین کرتے تھے کیونکہ اب اپنے خداوند نعمت
 کی بات نہ سنیں اور کس طرح اس عیش و نقد کو آخرت کی نعمتوں پر چوائے ان کے اعتقاد میں سوہوم
 ہو چکی تھیں چھوڑیں دل سے مستعد ہوئے غریب دینداروں کے بھگارت پر بھان بھرو
 ہو گئے احد و رسول کے کلام پر عقلی دلیلین کمال کر جاہلون کو درپردہ جھٹلانے لگے بلکہ ان
 بے دینوں کی دلیلوں کو ثابت اور شرعی دلیل کو ناقص کرنے لگے نیک راہ سے
 ہٹکا کر بُری راہ پر لائے چنانچہ تھوڑے عرصے میں انکی ترغیب اور تخریب و تعلیم
 اور ترغیب کے باتوں سے ہزاروں دین دار بیدار ہو گئے اور اس بادشاہ کے طریق اور
 رسم پر صاف صاف چلنے لگے دوستوں کی بستی اور نا فرمانوں اس کے دشمنوں کی
 جمعیت بڑھ گئی یہ قصہ سن کر ایک مسلمان نے انہیں سے سوال کیا کہ بھلا جن
 لوگوں نے بیدار سردار کی موافقت کی اور اس کے مددگار ہوئے اور اس کی صحبت
 اور موافقت پر فخر کرنے لگے اور اس کی قوت اور مدد سے دینداروں کی دولت
 کمزور ہوئی ان کے دین کو خراب کیا اللہ و رسول کے حکم سے پھر گئے قیامت کا ڈر دل سے
 اٹھا دیا اللہ جل شانہ کے نزدیک ان کا کیا حال ہو گا دوسرے دیندار نے جواب دیا کہ جو
 اللہ پر اور رسول کی بات نہ سنیگا اور اپنے اعتقاد نہ لھیکھا اور دنیا کی طرح کر کے مخالفوں
 سے محبت اور میل کرے گا اور انکی باتوں اور دلیلوں کو سچ جانے کا البتہ وہ جہنمی ہو گا
 اور مقرر اس کا حشر کے ساتھ کیا جائیگا پھر اس نے سوال کیا کہ یہ حکم عام ہے یا انہیں
 لوگوں کے حق میں تھا جواب دیا کہ عام ہے جب کوئی ایسا کرے گا ایسے عذاب اور

فیضی کا سزاوار ہو گا پھر سوال کیا کہ بھلا نماز اور روزہ خیر خیرات انکا کچھ انکے کام آویگا
 جواب دیا ہرگز کام نہ آویگا کیونکہ خدا کے دُرس سے نہیں کیا اپنے نام و نشان دنیا کی
 غربت بڑھانے لوگوں کے فریب دینے کو کیا اگر خدا کا دُرس ہو تا تو کیوں کر اس کی مخالفت
 کرتے نفس کے تابعدار بنتے دنیا کاتے عاقبت کھوتے بھتیرے آیتیں قرآن شریف
 اکی اور حدیثیں رسول کریم کی اس پر دلالت کرتی ہیں چنانچہ انھوں نے سیدارہ کے مانجھن نہ
 رکوع میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ وَهُمْ يَحِبُّونَ بَعْدَ لَوْ نَافَعُوا لَكُمْ أَوْ لَا يَضُرُّكُمْ لِيُحِزَّ عَنْكُمْ
 ہمارے حکموں کو اور جو یقین نہیں رکھتے آخرت پر اور اپنے پیروں کے ساتھ دوسروں
 کو برابر کرتے ہیں یہ انھوں نے کیا اگر اللہ کے حکموں کو سچ جانتے اور آخرت پر یقین رکھتے
 تو اللہ تعالیٰ سے ڈر کر دوسروں کی تابعداری کر کے اپنا دین نہ کھوتے اور اگر اللہ ہی پر یہ
 بھروسہ رکھتے اور اس کی پوری رازق جانتے تو اسکے دشمنوں کی مدح اور شائستگی سے ان میں
 خوش آمدین لگے نہ بنتے سوا انھوں نے تو اور روں کو رزق و دولت حشمت دینے
 اللہ کے برابر کیا اور اس ہی بارہ کے تیرے یوں رکوع میں آیا ہے الَّذِينَ آمَنُوا وَآذَنُوا بِمَا
 لَكُمْ وَأَوْلِعَابًا وَغَرَقَهُمُ الْحَيَاةُ أَلْيَوْمَ فَكَفَرُوا لَكُمْ فَاسْتَوْقُوا لِقَاءَ يَوْمِهِمْ هَذَا وَمَا
 كَانُوا بِآيَاتِنَا يَحْحَدُونَ جنھوں نے تمھارا پناہ دین کھیل اور تماشا اور فریب دیا اللہ کو دنیا کی
 زندگی نے سواج بھلا دین گے ہم انکو جیسا بھلا یا تھا انھوں نے اپنے اس دن کے ملنے
 کو اور جیسا دے تمھاری دلیکوں پر رکھا کرتے یعنی جو باتیں ہم نے اپنی کتابوں میں لکھی
 کہہ دیا تھا کہ نافرمانوں کو اگرچہ وہ دنیا میں عیش و آرام سے کائناتیں دوزخ میں بھریں
 گے اور فرمان برداروں کو اگرچہ دنیا میں دنیسا میں دے تکلیف سے رہیں ہیشگی
 کے گھر میں بہت آرام سے انھیں رکھیں گے اور نافرمان کی کاسنی
 اکارت جاوے گی اور انکی شان و شوکت کچھ کام نہ آوے گی اور فرمان برداری

فوان برداری انہیں بہشت میں لے جاویگی یہاں تک تکلیف کے بدلے وہاں بڑی راحت انہیں
 لیگی اس طرح کی اور اور باتیں حسین احمد تعالیٰ کی بڑائی پائی جاوے اور قدرت
 اور دوسروں کی بے مقدروری اور ذلت اور پچھتے پارہ کے بارہویں رکوع میں
 يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَىٰ أَوْلِيَاءَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ۝ اسے ایمان والودو
 مت بناؤ یہود اور نصاریٰ کو وہ اپنے میں ایک دوسرے کے دوست ہیں اس لیے
 کہ تم سے مخالفت کریں اور جو کوئی تم میں سے انکار فیق ہووے خیر خواہ بنے بیشک وہ
 انہیں گناہ کا تحقیق اللہ راہ پر نہیں لاتا ظالموں کو جو دشمنوں سے اللہ کی دوستی
 کر کے اپنے نفس پر ظلم کرتے ہیں جہنم کے کندے بننے ہیں اور فرمایا رسول علیہ
 السلام نے لَا يَقْبَلُ اللَّهُ لِصَاحِبِ بِدْعَةٍ صَوْمًا وَلَا صَلَاةً وَلَا صَدَقَةً وَلَا حَاجًا وَلَا عَمْرَةً وَلَا
 حِجَادًا وَلَا صِرْفًا وَلَا عَدًّا لَا يَخْرُجُ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَخْرُجُ الشَّعْرَةُ مِنَ الْحَبْنِ ۝ رواہ
 ابن ماجہ نہیں قبول کرتا اللہ تعالیٰ بدعتی کے روزے اور نہ خیرات نہ حج نہ عمرہ
 نہ جہاد نہ نفل نہ فرض نہ کلمہ ہے وہ اسلام سے جیسے نکلتا ہے بال کوندھے آئے
 سے سو ان لوگوں نے تو ظالموں اور کافروں سے رفاقت کی اور انکی خیر خواہی پر
 کمر باندھی انکا حال تو بدعت کرنیوالوں سے مقرر زیادہ ہوگا عَنْ أَبِي بَرْزَةَ عَنْ
 أَقْبَسَ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ مَشَىٰ مَعَ ظَالِمٍ لِيَقْبِيَهُ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ ظَالِمٌ فَقَدْ
 خَرَجَ مِنَ الْإِسْلَامِ ۝ رواہ ابیہقی تحقیق سنار رسول علیہ السلام کو کہتے جو کوئی چلا ظالم کے
 ساتھ کہ تقویت دے اسکو اسکی خوشی کے کاموں میں اور وہ جانتا ہے کہ وہ
 ظالم ہے پس خارج ہوا وہ اسلام سے یعنی کافر ہوا کیونکہ اس نے ظالم کی
 مدد کی اور دین اسلام کے سوا سب کا ظالم ہیں اور کفر اصل ظلم ہے وعن ابراہیم بن مسعود
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَتَانِي بَلَىٰ هَدِمَ الْإِسْلَامَ فَرَأَىٰ

رسول علیہ السلام نے جس نے غرت اور تعظیم کی بدعت کر نیوالے کی تحقیق مدد کی اس نے
 اسلام کے کھود ڈالنے پر ان لوگوں نے تو کافروں کی تعظیم کی ان کے سامنے سر جھکایا خدا
 کا ہادام اقبالہ لکھا دنیا حاصل کر نیکو اسلام کی حرمت کھوئی اپنے تئیں ذلیل کیا انکا حال تو
 بیشک ان سے بڑھوا اور شکوۃ کے باب حفظ اللسان میں امام بیہقی سے روایت
 ہے کہ انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضرت نے فرمایا اِذَا مَدَحَ الْفَاسِقُ مَغْضَبَ الرَّبِّ
 تَعَالٰی وَاهْتَزَلَ الْعَرْشُ تَبِعْ جَب تَعْرِيفِ کیا جاتا ہے کوئی بدکار غضب
 میں آتا ہے پروردگار اور کانپ جاتا ہے اس کے سبب عرش تہا را سے معلوم ہوا
 کہ جو کوئی بدکار بد اطوار کی دنیا کمانے کو تعریف کرتا ہے اور مقصدے باعی بناتا ہے
 یا کسی کتاب میں انکی بڑائی اور مدح لکھتا ہے تو مقرر اللہ تعالیٰ کے غضب میں گرفتار ہوتا ہے
 اور اس کی اس حرکت سے کہ اس میں جھڑپ اس غاوند حقیقی کی نارضا مندی ہے۔
 عرش عظیم کانپ جاتا ہے لرزے لگتا ہے اب جو کوئی ظالم اور کافر کسی مدح گوئی
 کرے تو سلجھا چاہیے کہ اسکا کیا حال ہوگا یقین ہے کہ اگر دنیا میں وہ دولت سے
 بچ گیا تو مقرر مرنیکے وقت سے آخر تک بڑی شدت کے عذاب میں گرفتار رہیگا
 اور تیسرے پارہ کے اگیا رہیں رکوع میں لَا يَتَخَذُ الْمُؤْمِنُونَ الْكَافِرِينَ
 اَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ وَمَنْ يَتَّخِذْ ذَلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللَّهِ فِي شَيْءٍ چاہیے
 کہ اختیار نہ کریں یا مزار کہ اللہ تعالیٰ کے دوست ہیں کافروں کو جو اس کے دشمن
 ہیں اپنا دوست اور رفیق نہ بنائیں اور انکو اپنا کارباز پر نہ کریں سوائے ایماندار کے
 پھر جو کہ نماز ایسے کرے کہ باطن منافع دنیوی کے اور ان سے محبت اور میل رکھے گا
 وہ اللہ سے کچھ علاقہ نہیں رکھائیے اللہ کے عہد میں نہیں سوا جو کوئی ان سے
 محبت رکھے اور انکی خوشامد کرے اور انکی ترقی اپنی ترقی اور انکی تکلیف میں
 اپنی تکلیف اور انکی غرت میں اپنی غرت اور انکی ذلت میں اپنی ذلت جانے اور جو

کہیں باور کریں اچھا سمجھو وہ اللہ کے نزدیک بے شبہ غرور و دج سے اجنبی ہر پروردگار
 اَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدُ اللَّهِ يُتَارِعُ عَبْدُ اللَّهِ دَا هِمَّ فَرَمَا يَنْبِي عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ
 لعنت کے لئے گئے ہیں یا لعنت کے لئے ہو جو بندے اشرافیوں کے اور بندے روپیوں کے
 یعنی جو ان کی محبت میں گرفتار ہیں حلال حرام پر کچھ لحاظ نہیں رکھتا حب میں روپے
 حاصل ہوں وہی کرتا ہے وہ لعنتی ہے اللہ کی رحمت سے دور چوتھے سپارہ کے
 مِثْرَ رُكُوعٍ مِثْرَ رُكُوعٍ مِثْرَ رُكُوعٍ مِثْرَ رُكُوعٍ مِثْرَ رُكُوعٍ مِثْرَ رُكُوعٍ مِثْرَ رُكُوعٍ
 مَا عَنِتُّمْ قَدْ بَدَلَ الْبَغْضَاءُ مِنْ الْوُحْدَانِ وَمَا تُخْفِي صُدُورُهُمْ أَكْبَرُ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْآيَاتِ إِن كُمْ
 تَعْلَمُونَ هَلْ أَنتُمْ أَوْلَاءُ بِمُحِبِّيهِمْ وَلَا تَجِدُوا فِيكُمْ تَوَّابِينَ يَا لَيْتَ كُنتُمْ
 دُوسْتِي نَزِكُوا بِمِثْرَ غَيْرِ سِوَيْ كُمِي نَهْنِ كَرْتِ تَحَارِي رَسَوَانِي اُور خَرَامِي مِثْرَ حَمِين تَحَارِ
 دین گبر سے اور دنیا میں فیل ہوا اور یہی چاہتے ہیں کہ تم ہر طرح سے دکھ میں پڑو ظاہر ہو گئی ان کی
 دشمنی انکی زبان سے کہ تمھاری عیب جوئی میں لگے ہیں دین و دنیا کے بگاڑنے میں مصروف
 ہو رہے ہیں اور جو چھپا ہے انکے حجامن ہو وہ اس سے بھی زیادہ ہے ہم نے بتا دئے تھو
 پتے اگر نکو عقل ہے تو سمجھو کہ وہ کیسے تمھارے دشمن جانی ہیں سنتے ہو تم ایسے نادان
 ہو کہ انکی دوستی خیر خواہی میں لگے ہو اور وہ تمھارے دوست اور خیر خواہ نہیں اور
 تم ایمان رکھتے ہو اللہ کے سب کتا بون پر اور وہ بعض کتاب سے یعنی قرآن سے منکر
 یں سو یہ معاملہ اس زمانہ میں جھوٹے مسلمانوں کا کافروں اور کافروں کا ایمان
 داروں سے خوب ظاہر ہے آنکھ ہو تو دیکھو عقل ہو تو سمجھو دنیا کی طمع میں دین کی کیوں
 اکھو تے ہو ہوشیار ہو جاؤ دوست دشمن پہاؤ دشمنوں سے پرہیز کرو عاقبت سنو
 اس زمانہ میں مخالفوں نے جس جس طرح کی بے عزتی تمھارے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام
 کی کہ انکی بے عزتی عین اللہ تعالیٰ کی بے عزتی اور اس سے انکار ہے کو چہ بازار
 میں بیان کیا اور نادان لوگوں کو سنا سنا کر گمراہ بنایا اور مسلمانوں کو ایسی

باتوں سے رنج اور دکھ میں ڈالاکھان تک بیان کروں اعدا جلثانہ اپنے دوستوں کا بدلا
 لے اور انکے دلوں سے بے ایمانی اور حسد اور کینہ اور نا اتفاقی اور بغض اور عداوت اور
 مانعہ فی اور طمع دنیا کو جلد دور کر کے ایمان اور خوف الہی اور محبت اور اتفاق اور انصاف
 اور دنیا کی بے پروائی کی دولت سے انکے دلوں کو معمور کر کے یہی اسکے فضل اور کرم کا
 وسیلہ ہے پھر یقین کرو کہ جب یہی بے برائیاں لوگوں نے چھوڑیں اور بھلائی جن میں
 ائمہ و رسول و صراضی ہوں اختیار کیں وہیں اس پاک پروردگار کی طرف سے کرم اور
 فضل اور مدد ہر طرح کی انکے حال پر بلاشبہ متوجہ ہوگی اور تمام لوگ نیک اور
 اچھے ہو جاویں گے کسی نوع کی عداوت اور نفایت آپس میں باقی نہ رہے گی بغض
 ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا جب وہ مر گیا بیٹوں نے باپ کے ترکہ کو آپس میں
 بانٹ لیا ایک حویلی رہ گئی اس میں جھگڑا پڑا اس حویلی سے آواز آئی اس مکان
 کے واسطے یہاں قاضی کرتے ہوئے ناخوشی درمیان میں لاتے ہو میرا حوالہ پہلے
 سن لو پھر جو کچھ جانو سو کہو اگلے زمانہ میں ایک آدمی تین سو برس کی میری
 عمر ہوئی بعد مرنیکے تین سو برس قبر میں نہ رہی پھر ایک شخص نے میری مٹی سے
 اینٹیں تیار کر کے یہ حویلی بنائی سو تین سو برس گزرے کہ میں اسی حویلی کی دیوار میں
 ہوں اب تک بھی جان کنہ فی کی سختی میں پڑی ہوں گور کے عذاب سے
 مخلص نہیں ہوئی یہاں کی مصیبت اور بے قراری سے چھٹی نہیں ملی اب اس حوالہ
 میرے دیکھو اور گوش دل سے سنا اگرچہ خوف الہی رکھتے ہو تو اس جھگڑے
 سے باز آؤ وہ کام کرو کہ جس سے دین کی مشکل آسان ہو گور اور قیامت کی تکلیف
 سے بچو یہ آواز سے ہی ان کے ہوش گئے قضیہ بھولے دل و جان سے امدت لائی
 اکی تا بعد از بی میں لگے رہے اہل معرفت جانتے ہیں کہ عوام کے بت تین ہیں محبت
 پیٹ کی خود ہشوں کی محبت فرج کی خواہشوں کی محبت زن اور فرزند کی اور خواص کے

بھی بت تین مین مال کی محبت جان کی محبت ظاہر کی آرائش کی محبت ساتواں بت جو
 سب کا سردار ہے وہ نفس کا فریب کہ **النفسُ هي الصَّمُّ الْكَبْرُ** اسیدِ سیطی فرمایا ہے
 کہ جہاد کرنا نفس کا فریب سے جہاد اکبر ہے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے قول مشہور ہے **وَجَنَادُ**
جِهَادِ الْصَّغِيرِ لِي الْجِهَادِ الْكَبِيرِ کا فرط ظاہر کو قلمواریاں کہتے ہیں نفس کا فریب چھپا دشمن
 ہے اسکا مارنا دشوار جانتے ہیں بے توفیق ایڑو می مارا نہیں جاتا اس کلام سے معلوم ہوا
 کہ کا فرط ظاہر بت پرست ہیں اور ہم لوگ باطن میں انکابت ظاہر ہے ہمارا چھپا تو اب ہم بھی نہ
 لائق ہیں تجاہد و زماں کے نہ قابل ہیں جبہ و دستار کے مرد وہ ہے کہ اُن بتوں کو چھوڑے
 اور اس زماں کو اور تجاہد کو توڑے تب مسلمان کی دعوت میں پورا ہوا اور محبت کی راہ
 استقامت پاوے الہی ہلکا اور سب مومنوں کو اپنی فرمان برداری کی توفیق دے اور ہر کاموں سے
 بحال کہ نفس اور شیطان کے وسوسے سے نجات پاوے شرح کی اچھی سیدھی راہ پر چلے
 جاوے کسی کی خوشامد برآمد سے اور خلاف و بنداری کے کاموں کے کرنے سے بچ جائے
 آمین یا رب العالمین یہ حرمت نبی کریم و نبوت آل و اصحابین

تیسواں باب ابو سحتمہ کے احوال کے بیان میں

کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ایک بیٹا تھا جس کا نام عبد اللہ عرف ابو سحتمہ نہایت خوب
 صورت اور نیک سیرت بڑے خوش آواز اپنے ہم چولیوں میں ممتاز قرآن شریف کو اس
 قرات سے پڑھتے تھے کہ بعد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحابوں کو جب قرآن
 مجید کے سننے کا شوق ہوتا اُن سے سنتے اور منکر نہایت محفوظ ہوتے
 اتفاقاً وہ بیمار ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انکی شفاعت کیو اسطے شافی
 حقیقی کی نذر مانی کہ اگر میرا لڑکا اس رکھ سے مخلصی پاوے تو اللہ تعالیٰ کیواسطے
 روزے رکھوں ایک مہینے کے حق سچا نہ تعالیٰ نے مہر کی اس پیاری سے اُن کو

شفا دی حضرت عمر نے نذر ادا کی جب عبد اللہ صبح اور تندرست ہوئے حضرت پیغمبر خدا
 کے روضہ مبارک پر تشریف لے گئے شہر میں خبر دی کہ جب کو قرآن شریف کے سننے
 کا شوق ہوا تو بے بہت سے آدمی جمع ہو گئے ابو سخمہ نے تلاوت شروع کی ہر طرف سے
 شاباش و سرجا کی صدا آنے لگی انہی قرائت نے لوگوں کے دل میں اثر کیا کہ اللہ تعالیٰ کا
 خوف و لون پر چھا گیا آنکھوں سے آنسو نکل پڑے اپنے گناہوں کے ڈر سے رونے
 لگے بعد فراغت کے اصحابوں سے رخصت ہو کر گھر کی طرف چلے راہ میں ایک یہودی سے
 ملاقات ہوئی وہ بڑا طبیب شہور تھا کہنے لگا اے ابو سخمہ تم ابھی بیماری سے اٹھے ہو
 رنگ تمہارا زرد ہو رہا ہے آج حضرت کے روضہ پر تم نے قرآن شریف پڑھا لوگوں کو
 اپنی قرائت سے خوب رولا یا اگر اس طرح محنت کیا کرو گے تو پھر اٹھے ہمارے پڑو گے
 تمہارے حق میں ایک صلاح میں نے ٹھہرائی ہے اگر سنو تو تمہارے کام آوے
 ابو سخمہ نے کہا بیان کرو کیا کہتے ہو اس نے کہا کہ میرے گھر چلو ایک دو پیالے شراب
 کے پیو بیماری کی افسردگی جاوے طبیعت کو سرور حاصل ہووے بدن میں قوت فرا
 میں فرحت آوے پھر یہ بیماری کبھی عود نہ کرے رنگ روپ بڑھ جاوے ابو سخمہ
 یہ سن کر کہنے لگے لغو بنا اللہ منہا میں حضرت عمر کا بیٹا ہوں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کیوں
 کروں اگر یہ حال تیرے بھکانے کا اپنے باپ سے کہہ دوں تو اسی وقت تجھ پر آفت
 آوے گی کہ جان بچنی تیری شکل پڑے تب اسنے بہت عاجزی اور انکساری سے
 کہا اور یوں سمجھانے لگا کہ میں تمہارے بھلے کو کہتا ہوں دوستی کے راہ سے
 بہہ دو اہل تامل و مہین طبیب ہوں جو تمہارے حق میں بہتر ہو اور تم کو فائدہ کرے
 وہی تجویز کرتا ہوں اگر نیشے کا خیال ہے تو ایک دو ایسی اسمیں ملا دو گنا جس سے
 مطلق نشہ نہ رہے فائدہ ملے غرض اس طرح کی باتوں سے پھسلا یا اور شیطان نے
 بھی دل میں وسوسہ مٹا کہ ان کے دل میں رغبت ہوئی اس کے ساتھ اس کے

گھر گئے اسنے کئی سالے شہ اب کے پلائے جب نشا چڑھا گھر سے باہر کر دیا وہیں شیطان
 آویسکی صورت پہن کر گمراہ کر نیکو حاضر ہوا ابو شحمہ سے کہا ایسی حالت گھر جانا مناسب
 چلو میدان کی طرف سیر کرو جب نشا ترے تب جاوے بیخجار کا ایک باغ مشہور انہیں
 وہاں لیگیا اس باغ میں ایک خوب صورت عورت سوتی تھی ابو شحمہ کو مستی کی حالت
 میں شہوت کا جوش آیا لیٹ کر بوسہ لیا عورت کی جو آنکھیں کلکلیں مکان خلوت تھا اور جو آن
 پا کر چکی ہو رہی ابو شحمہ نے اس سے فعل بد کیا شیطان مردود نہایت خوش ہوا بعد اسکے جب
 ابو شحمہ کو ہوش آیا نشا جاتا رہا اپنی اس نالایق حرکت پر بہت سے ناوم ہوئے تو بہ استغفار
 کرنے لگے عورت گہا اے عورت شیطان کے وسوس سے یہ حرکت بد مجھ سے ہوئی لیکن
 تجھ سے ہلکا میرا کھنا ہوں کہ اس بات کو کسی سے نہ کہے مجھے ذلیل اور رسوا نہ کرے بہت
 منت اور معذرت کر کے گھر گئے رات بھر نیند نہ آئی مالہ وزاری میں کافی خدا کی جناب میں
 توبہ اور استغفار کرتے رہے اپنی اس حرکت پر خجالت اٹھاتے رہے ایسا اتفاق ہوا کہ اس
 عورت کو حمل رہ گیا بعد مدت کے لڑکا جنی اپنے بیگانیکے طعنے و تشنہ سے ڈر می فکر مند
 ہوئی لڑکے اب کیا کروں کیوں کر چھپاؤں آخر یہ سوچھی کہ جسکا لطفہ ہے اسکے باپ پاس
 ظاہر کروں جسوقت حضرت عمر رضہ مسجد میں بیٹھے وعظ کر رہے تھے وہ عورت لڑکے کو
 میں لئے ہوئے آئی اور کہنے لگی اے خلیفہ برحق یہ لڑکا تمھارا ہے بیٹے کا لطفہ ہے حضرت
 نے پوچھا حرام سے یا حلال سے اسنے کہا حرام سے اور میری اس بات میں کچھ تفسیر نہیں یہ
 کلام سنتے ہی حضرت عمر رضہ کے چہرے کا رنگ اڑ گیا پوچھا اے عورت تو اس بچے
 قسم کر سکتی ہے اسنے کہا البتہ سچ بات میں کیا ڈر ہے اسیدم حضرت عمر رضہ اٹھ کھڑ
 گئے گھر میں گئے ابو شحمہ کھانا کھاتے تھے باپ کو غصے میں دیکھ کر کانپ اٹھے کہا
 اے بابا جان خیر تو ہے اسقدر غصہ ناک چہرہ آپکا کیوں بنا ہے حضرت نے فرمایا
 جلد کھالے قیامت کا سفر تھے درپیش ہے پوچھا کیا سبب فرمایا تو غلامی تاریخ جناب

رسالت مآب کے روضہ مبارک میں قرآن شریف کی تلاوت کر کے کہہ گیا تھا سچ بیان کر
 انھوں نے کہا کہ جب میں قرآن شریف کی تلاوت سے فراغت کر چکا گھر کی طرف روانہ ہوا
 راہ میں فلائیہ یہودی سے ملاقات ہوئی پہکا کر وہ اپنے گھر لے گیا پھینکا کر اس نے شراب
 پیائی اسی یہوشی کی حالت سے ایک باغ میں پہنچا وہاں ایک عورت سوئی تھی شیطان
 اور نفس کے ورغلانے سے فعل بد اسکے ساتھ مجھ سے صادر ہوا پھر توبہ
 اور استغفار کرنا گھر میں آیا اسی ندامت اور خجالت میں ڈوبا رہتا ہوں اس غفور
 رحیم سے معاف اور مغفرت چاہتا ہوں رات دن آوار می کرتا ہوں حضرت عمرؓ نے
 یہ باتیں سن کر سر کے بال پھرتے اور خوف کی طرح گھیٹتے ہوئے ان کو گھر سے
 باہر لائے فرمایا تو نے تابعہ ابی نفس اور شیطان کی جا ہی اس منقسم حقیقی کی صفت
 قہار می سے چشم پوشی کی اور اس کی حکومت اور جبروت کی حقیقت دل سے بھائی
 اس مقدمے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو کوئی بگانی عورت سے حرام کاری کرے
 وہ سو دڑے کھاوے : **اَلْوَانِیۃُ وَالْوَاۡنِیۡ فَاَجَلِدُوْهُ اَکْلًا وَّاحِدًا مِّنْهُمَا مِائۃَ**
جَلْدٍ وَّہٗ اَبُو شَحْمَہٗ نے کہا اے بابا جان میں اللہ تعالیٰ کے تابع ہوں جو چاہو سو کرو مگر لوگوں
 سامنے لیجا کر ذلیل اور رسوا نہ بناؤ فرمایا اے بیٹے تو نے اللہ تعالیٰ سے شرم
 نہ کیا قیامت کی رسوائی سے کچھ نہ ڈرا اب یہاں ہی رسوائی سے کیوں ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ
 یوں فرماتا ہے **سَرَّاجَاہِیۡہٗ ذٰلِیۡنَہٗ** کو مسلمانوں کے سامنے ابو شحمہ چپ
 پور ہے حضرت عمرؓ کو مسجد کے دروازے پر لائے شہر میں غل پڑا سب نے اس
 ماجرے کو سنا اور پرامک کو ابو شحمہ کے ساتھ محبت دلی تھی روتا پٹیا و دن حاضر ہوا
 حضرت عمرؓ کی خدمت میں منبت عرض کرنے لگے ابھی تھوڑے دن گزرے جو
 حضرت رسالت مآبؐ کی جدائی سے ہمارے دلوں پر ایک صدمہ ہو چکا ہے اس
 غم سے نجات نہیں پائی اب یہ غم نازہ کیوں کر برداشت ہے تو یمن گے بہتر یہ ہے کہ

ابو شحمہ کے واسطے جو ستر اشرفی مقرر ہو ہم لوگوں کو تھوڑا تھوڑا دیتے تھے اور انکو اس
 مصیبت سے رافعی بکشتے حضرت عمرؓ نے جواب دیا کہ اگر ایک کے بدلے دوسرے پر
 ستر البی مقرر ہو تو البتہ میں مانتا بلکہ آپ میں اس مصیبت کو اختیار کرنا بہتر ہے
 بات خلاف شرع میں کیونکر کروں اللہ و رسول کے حکم سے کس طرح سر پہراؤں ہر چند
 لوگوں نے بہت کچھ کہا اور خوب سمجھایا یہ حضرت عمرؓ نے ایک نہ نسی کیسی نہ مافی ابو
 شحمہ کا بدن ایسا نازک تھا جیسے گلاب کا پھول افلح نام جلاؤ کو حکم کیا کہ کپڑے انکے بدن
 سے اتارنے لگا کرے کوڑے مارے جلاؤ نے رو کر یوں عرض کیا کہ ایسے نازک بدن پر
 کیونکر کوڑے ماروں فرمایا کہ اللہ و رسول کے حکم بجالانے میں کسی پر رحم کرنا مناسب
 نہیں اپنا ہویا بیکار نہ تو حکم بجالا ایسے پر مت رحم کھا افلح نے لاچار ہو کر کوڑے مارنے
 شروع کئے ابو شحمہ تاب نہ لاسکے کئی کوڑے لگتی ہی پہوشش ہو کر گر پڑے
 لوگوں نے یہ حال دیکھ کر نالہ اور فریاد مچایا انکی سیرت اور صورت پر بہت غم
 اٹھایا کف غیب نے آواز دی اَحْسَنْتَ اَحْسَنْتَ یا عُمَرُ یعنی اچھا کیا تو نے
 اچھا کیا تو نے اے عمر و دن سے پھر کر گھر میں اگر اپنی استقامت پر دو گانہ شکر کا
 ادا کیا کتنے دن بعد جب ابو شحمہ موسے حضرت عمرؓ نے خواب میں دیکھا کہ وہ
 بہشت میں داخل ہوئے ہیں وہاں کے زیب و زینت کے اسباب آرائش ہو کر
 پادشاہوں کی طرح تخت پر بیٹھے ہیں جو اہر کاتاج سر پر دھراہج حوریں خدمت
 کو کھڑی ہیں تمام نعمتیں بہشت کی انکے پاس دھری ہیں باپ کو دیکھ کر سلام علیک
 کیا اور کہا کہ اہل قافلہ کی رحمت تم پر ہو جو کہ شمع قیامت کی رسوائی اور یہاں کے
 عذاب سے آپ نے بچا دیا اب میرا یہ مرتبہ ہوا کہ جناب پیغمبر خدا صلعم کی خدمت میں
 ہمیشہ بہ آرام تام رہتا ہوں کس طرح کا غم نہیں بڑی خوشی اور نہایت چین سے گذران
 کرتا ہوں اب میری طرف سے بھیجیے مامی خدمت میں بہت بہت سلام کہہ دینا

اور میری راحت اور مغفرت کے احوال سے انکو خوب آگاہ کر دینا اے بھائیو سمجھو ہوشیار
جاؤ گناہوں کے گھاریکی فکر کسی جگہ کر لیو ہانکی تکلیف برداشت کر لو وہاں کے غذا ہے
دنیا میں برائی اور بدی کی تدبیر ہو گئی آخرت میں سوائے سزا اور رسوائی کے تم سے کچھ نہیں
پرکھی یہاں کی پچاس برس کی مصیبت وہاں کے پھر صبر کی تکلیف سے نسبت نہیں رکھتی یہ تو کسی صورت
سے گزر جانی ہے وہ ہمیشہ قائم رہتی ہے بلکہ بڑھتی جاتی اے بھائیو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی عدالت
بیان تم نے سنا دل میں سوچو اور یقین جاؤ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایسے ہی عادل تھے کہ دین کے
مقصد میں کسی کی خاطر ہرگز نہ کرتے تھے یہاں تک کہ اپنے محبوب پیارے بیٹے کو سزا دی حد شرعی
انہی جاری کی پھر جو کوئی خلاف شرع کے کچھ کام کرے لازم ہے اسکو کہ دنیا ہی میں اپنے نہیں
اس گناہ سے پاک کرے جس طرح سے ہو سکے پہلے دعوے دار کو راضی کرے نہو کے تو توجہ
استغفار کر کے جان بچاوے خواہ حد شرعی اپنے اوپر جاری کر دے کہ آخرت کی رسوائی
اور ذلت سے بچے اور وہاں کی شرمندگی اور غداپ سے نجات پاوے اور جسکو
عدالت کا مرتبہ حاصل ہو چاہے کہ وہ حکم شرعی کے جاری کرنے میں کسی کی
سعی سفارش ہگز نہ مانے اور خاطر نہ کرے اپنے بیگانے کو ایک نظر سے دیکھے
تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی نیابت کا درجہ پاوے یا جہدِ ہیم کو اور سب مومنوں کو بد باتوں سے
دور رکھیو اور نیک کاموں کی توفیق دیجیو بفضلہ و کرمہ ۛ

چوبیسواں باب ماتم اور نوحہ گئی برائی سے بیان میں

ابو مالک اشعر می رضی اللہ عنہ کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **وَالْبَيَّاحَةُ مِنَ أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ**
وَقَالَتِ النَّبِيَّةُ إِذَا لَمْ تَنْتَبِ قَبْلَ مَوْتِهَا تَمُوتُ الْيَمَامَةَ وَعَلَيْهَا سَبْرٌ بَالٌ مِنْ قَطْرٍ
وَذِيْعٌ مِنَ جَوْحٍ اور نوحہ کرنا یعنی بن کر کے روزنامہ پر کفر کے
بسموں سے ہے اور فرمایا کہ اگر نوحہ کر نیوالے اپنے منہ کی پہلے توبہ نہ کرے اٹھائی جائے

گی قیامت کے دن پہننے ہوئی ازار قطران کی اور سپر بن خارش کا لینے اسکے بدن میں کھجلی
 پیدا ہوگی پھر ملا جائے گا اسپر قطران وہ ایک قسم کا تیل ہوتا ہے جس سے چراغ جلاتے
 ہیں اس واسطے کہ اس سے سوزش اور جلن بدن میں زیادہ ہووے اور جو طرح دنیا میں وہ اپنے منہ کو
 پیشی اور نوچتی تھی اور کپڑے پھاڑتی تھی وہاں بھی ایسی ہی مصیبت میں گرفتار ہوگی کہ اپنے
 فضل کے مناسب سزا پوے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ
 وَالْمُتَمَتِّعَةَ لَعْنَتِ الْوَلَدِ لَعْنَتِ الْوَلَدِ لَعْنَتِ الْوَلَدِ لَعْنَتِ الْوَلَدِ لَعْنَتِ الْوَلَدِ لَعْنَتِ الْوَلَدِ لَعْنَتِ الْوَلَدِ
 کرے اور وہ جو اس کو خوشی سے سننے اور اس پر راضی ہے اور اکثر یہ فعل عورتوں سے صادر
 ہوتا ہے اس واسطے انکو فرمایا اور حدیث میں آیا ہے کہ جس میت کے گھر میں بن بن کرنے والی
 عورت ہو اسکے بیان موت کے دن کھانا بھیجا درست نہیں جس نے کھانا دیا گویا اس نے برے
 کام میں مدد کی مگر بغیر بن کے کیسا غم دل سے کرنا اور تشوہانا جائز ہے اور حدیث میں
 آیا ہے کہ ملک الموت مرنیکے بعد ماتم کرنے والوں یعنی چھاتی منہ بیٹنے والوں اور کپڑے
 پھاڑنے والوں اور بال کھولنے اور نوچنے والوں سے پوچھیں گے اس قدر غضب
 اور غصہ تمہارا کس کے اوپر تھا اگر اللہ تعالیٰ کی قضا اور حکم سے ناراض تھے تو تم کافر
 ہوئے اور اگر چہ پر خفہ ہو تو بجا ہے کہ میں تابعدار ہوں مالک کے حکم سے آتا ہوں اور اسکے
 مالک پر تصرف کرتا ہوں جب تک دنیا قائم ہے یہی حال رہیگا کسی کاروبار یا دنیا غم کرنا کام
 نہ آوے گا عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہ فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
 لَيْسَ مِنْكُمْ مَنْ ضَرَبَ الْخُذُودَ وَشَقَّ الْجُفُوفَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْكُفَرِ هَلِيسَتْ هُنَّ
 ہم سے یعنی ہمارے طریقے سے خارج ہے جس نے پیٹا رخساروں کو اور پھاڑا گریبانوں کو
 اور پکارا یعنی نوہ کیا کفر کے رسم پر اور بنی عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب خبر پہنچی
 پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو زین حارثہ اور جعفر بن ابی طالب اور عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ
 عنہم کے جہاد میں شہید ہونے کی حضرت مسیح بن عمر فرمادے ہو کہ بیٹھے ہیں دیکھتی تھی

دروازوں کی دراز سے ایک شخص آیا اس نے حضرت سے عرض کی کہ عورتیں جعفر کی چلا کر رو، جتنی
 ہیں فرمایا اس کو حضرت نے کہ منع کرو وہ شخص گیا اور پھر آیا کہ وہ عورتیں کہا نہیں مانتیں حضرت
 پھر فرمایا کہ جا اور باز رکھ ان کو ایسی بیجا حرکت سے وہ جا کر پھر آیا اور عرض کی کہ وہ
 نہیں سنتیں اور میری بات کو خیال میں نہیں لائیں فرمایا حضرت نے کہ جا اور قال
 وے ان کے منہ میں خاک ان حدیثوں سے یوں معلوم ہوا کہ مصیبت پڑنے
 میں یا کسی کے مرنے میں نوہ کرنا اور سر نہہ پٹنا اور کپڑے پھاڑنے اور بال نوچنے
 اور جو رسم کفار کے ہیں ان کو عمل لانے مناسب نہیں ان سب کاموں سے آدمی گھٹکار
 ہوتا ہے اور بزرگوں نے لکھا ہے کہ کھانا بھیجا میت کے گھر خوش اقبال اور ہمسایہ کو
 پہلے دن کروہ نہیں ہے بلکہ مستحب ہے اگر وہ ان میں کر نیوالی عورت بہنو دو سکرون مکروہ
 ہے اور وہ کھانا کھانا اہل مصیبت کے سوا دوسروں کو مکروہ ہے پس مصیبت پڑنے میں
 مسلمانوں کو چاہیے کہ صبر اختیار کریں ہرگز کوئی کلام گلے شکوہ کے کاربان نہ نکالیں
 وہ مصیبت اور غم سیکھا ہو نبی یا ولی اپنے یا بھائی کے کا اور ان کا سو نہیں ہندوستان کی
 عوام عورتیں جن کو صباہت دلیر اور بے پرواہ ہوتی ہیں مصیبت کے وقت ایسے کلام منہ سے
 نکالتی ہیں اور ایسی حرکتیں عمل میں لاتی ہیں جسے بدعتی اور کافر ہو جاتی ہیں بے ہائیو
 خبردار رہو ہرگز ایسی باتیں نہہ سے نہ نکالو اور ایسے کام نہ کرو کہ جس سے اللہ تعالیٰ
 کے نزدیک مردود ہو اور سوائے اس بات کے کسی طرح کا فائدہ دین کا یا دنیا کا اس میں
 حاصل نہیں بلکہ حدیث کی رو سے معلوم ہوا کہ مردہ بھی عذاب میں تمہارا شریک ہوتا
 ہے اس کے اور اپنے حال پر رحم کرو فعلی شرع کے کاموں سے باز آؤ اللہ ہم کو اور
 سب مسلمانوں کو ایسے برے کاموں سے جو خلاف شرع ہے دور رکھے اور یہ
 کے وقت صبر سکوت عطا فرمائیں یا رب العالمین بحرمت سیدنا محمد مصطفیٰ والہ واصحابہ

صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین

پنچواں باب اسپین کی فضیلین بین اول فضل توبہ لگی

جانا چاہیئے کہ جس طرح اور بیماری کا علاج مقرر ہے اسی طرح گناہ کی بیماری کا علاج توبہ ہی طرح
 بن اور ہار یون سے ناقص ہوتا ہے اسی طرح ایمان بھی گناہوں کی بیماری ضعیف اور ناکارہ بن
 جاتا ہے مومن کو چاہئے کہ جب یہ بیماری لگ جاوے تو فی الفور اسکو توبہ سے کھودے کہو وکواہد تعالیٰ
 فرمایا ہے چوتھے سیارہ میں اِنَّا التَّوْبَةَ عَلٰی اللّٰهِ لِلَّذِیْنَ یَعْلَمُوْنَ السُّوءَ بِجَهَالَتِهِمْ یَعْلَمُوْنَ مِنْ قَبْلِ
 یَعْنِی توبہ کا قبول کرنا اہل ہر واسطے انکے جو کرتے ہیں برے کام نادانی سے پھر پھرتے ہیں
 نقوڑی دیر میں یعنی امد تعالیٰ ایسے وعدے موافق مسلمان کے برے عمل سے جو نادانی سے
 کرتے ہیں اور پھر معاف چاہتے ہیں قبل موت کے تو معاف فرماتا ہے اور اسکے گناہوں سے
 درگزر کرتا ہے مومن کو چاہئے کہ ہر دم کو اپنے دم و اسپین سمجھ کر جلد یہ کام کرے ہرگز فریما
 نہ لگا اور غافل نہ رہے اور جو مسلمان ہے وہ ہر کام نادانی سے کرتا ہے یعنی نفس اور شیطان
 کے وسوسے سے شک اور انکار اور عداوت سے جیسا منافق اور کفار کرتے ہیں تو خاوند
 حقیقی بھی اسکے برے عمل کو جب ہی وہ دل سے رجوع لایا نام دم ہوا فوراً اگر ہزاروں طرح کی
 اسنے برائی کی ہو معاف فرماتا ہے کیونکہ اس دربار میں اخلاص سے گر گزانا اور اپنے
 برے کاموں پر افسوس کھانا اور ان کاموں سے باز آنا اپنے خاوند کے درجے بہت
 پسند ہے اور شارع نے ہر گناہ سے پاک ہونے کے واسطے علاحدہ علاج مقرر کیا ہے
 مثلاً اگر کوئی جھوٹے قسم کھاوے تو اسکو چاہئے کہ کفارہ قسم کا موافق حکم
 شارع کے دیوے اگر اسکے بدلے کوئی ہزار رکعت نماز پڑھے یا مسجد بناوے تو قسم کا کفارہ
 ادا ہوگا اور گناہ ضعیفہ کا ہمیشہ کرنا بھی دل کو سیارہ کرتا ہے کیونکہ ضعیفہ گناہ اصرار سے
 کبیرہ ہو جاتا ہے سو جو کوئی ایمان کا نور رکھتا ہے وہ خوب جانے کہ جو گناہ کرتے یا دیکھتے یا سنتے
 یا خیال کرنے کا اس سے ملتا ہوا ہے اسپین کا مرتبہ ناقص ہو جاتا ہے اور امد کے

دشمن سے اور اس کے برے مکان سے نزدیکی کا سبب ٹھہر جاتا ہے اور دشمن اس کا شیطان
 ہے اور برائے مکان دونوں اور واسطہ دوری کا ہوتا ہے اس کے دوست سے اور اس کی
 رضامندی کے مکان سے دوست اس کا پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام اور رضامندی کا مکان
 بہشت اور جانو کہ توبہ کہتے ہیں اس کو کہ باز آوے آئندہ کے گناہوں سے اور اس سے
 چھوٹنے کی تدبیر کرے اور پشیمانی کھینچے گزے گناہوں پر اور علامت اس کی ہمیشہ غم
 اور اندوہ میں کاشنا اور اپنے احوال پر گریہ اور رزائی کرتے رہنا اے بھائیو اگر تمھارا کوئی
 پیار ہو اور ایک کافر طیب تم سے کہے کہ یہ بیماری بہت سخت ہے اندیشہ ہلاک ہو بیجا ہے
 تو کس قدر تمھاری جان میں بے قراری اور فکر لاحق ہوگی کہ خواب و خورشق تک حرام ہو جائے
 گی پھر معلوم ہے کہ اپنا نفس زیادہ عزیز ہے یا فرزند سے اور اہل و عیال زیادہ سچے ہیں یا
 طیب کافر سے اور عاقبت کی خرابی کا ڈر زیادہ ہے یا فرزند کی موت سے اور اللہ تعالیٰ
 کا غضب نامو فانی کے سبب زیادہ ہے یا موت کے ڈر سے بیماری کے باعث سوان با توں
 جو لحاظ نہ کرے اور گناہوں سے باز نہ آوے تو یقین جانو کہ اس کے ایمان نے گناہ کی پیاری
 سے نجات جتنا گناہوں کی آگ بھڑکے گی اتنا ہی اثر اس کا ایمان کے جلانے میں
 زیادہ ہوگا پھر جانو کہ گناہ دو قسم ہے ایک اللہ تعالیٰ کا مثلاً نماز نہ پڑھنے زکوٰۃ
 ادا نہ کرنی وہ معاف ہوتا ہے اس طریق سے جو اوپر بیان کیا گیا دوسرا حق عبادت
 جیسا کہ مال پوری سے لینا یا غضب سے غضب کہتے ہیں ظاہر میں لینا بغیر حق کے
 یا کسی پر ظلم کرنا دیکھ دینا قتل کرنا وغیرہ ان گناہوں سے بدوں ادا کئے اس مال کے یا بدلا
 دے یا بغیر راضی کئے مدعی کے خلصی ہرگز نہیں طریق توبہ کا کیا سعادت میں یوں لکھا ہے
 کہ آئینہ کا مکرنا چاہئے چاروں طرف سے علاقہ رکھتے ہیں تو بکرنا و ل کی منصوبہ طی سے اور
 آئینہ کو سرگراں کام کا قصد نہ کرنا اس کے باز پرس سے ہمیشہ ڈرتے رہنا اللہ تعالیٰ کی
 جناب سے معاف کی امید رکھنی چار کام جسم سے علاقہ رکھتے ہیں پہلے وضو کر کے

دیور کھت نماز متوجہ ہو کر ادا کر فی پھر تہ استغفار کرتی پھر سو دفعہ سبحان العظیم و بحمدہ
 پڑھنی اور اپنے مقدور کے موافق کچھ صدقہ دینا ایک روز رکھنا اس کی کتاب ہے ^{الکتاب}
 کہ گناہوں پر بیٹ رکھنے اور توبہ نہ کرنے کی سبب ہیں پہلا یہ سبب ہے کہ لوگ آخرت پر
 ایمان نہیں رکھتے یا اس مقدس دین کو نہ کرتے ہیں دوسرا سبب شہوت انہریہ
 غالب ہے کہ اس کو چھوڑ دینا سکتے اور اس کی لذت میں ایسے مصروف ہو جاتے ہیں کہ عاقبت کا ڈر
 بالکل انکے دل سے جا بارہا اُڑ جاتی ہے شہوت کے چندے میں پڑ جاتے ہیں اور شہوت کے
 مضہ میں خواہش نفسانی سو وہ کئی طرح کی ہوتی ہے فرج کی دولت کی تمنا کے لباس کی
 تیسرا سبب آخرت کے معاملے کو وعدے پر اور دنیا کی لذت کو نقد سر دست سمجھتے ہیں اور
 آدمی کی طبع نقد پر مائل ہوتی ہے چوتھا سبب جو سو میں ہے قصہ توبہ کا رکھنا ہے مگر توقف میں پڑا
 ہے ہر روز یہی کہتا ہے کہ آج یہ کام کر لوں تو کل توبہ ضرور کروں گا یا پھر ان سبب سمجھتا ہے
 کچھ واجب نہیں کہ گناہ جہنم میں پہنچا دے شاید معاف ہو جاوے سو لوگ بعضے ایک
 سبب کے باعث بعضے زیادہ کبیروں سے توبہ نہیں کرتے عاقبت اپنی نہیں سنوارتے
 اب بیان سے حدیث جو اسباب کی ہیں شروع ہوئیں فرمایا علیہ السلام نے یا ایہا الناس
 تَوْبُوا إِلَى اللَّهِ فَإِنِّي أَتُوبُ إِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ مَالِكِ مَرَّةٍ رواہ مسلم اے آدمیو توبہ کرو جو
 لاؤ تم اللہ کی طرف تحقیق میں توبہ کرنا ہوں اللہ کی طرف ہر روز سو بار بعضے علمائے
 کہا ہے کہ حضرت کا توبہ کرنا امت کے غم اور اندوہ سے تھا کیونکہ انکے اول اور آخر کے
 حال سے خبردار تھے انکے حق میں استغفار اور امرزش گناہوں کی چاہت تھی بعضے کہتے
 ہیں حضرت کا مشغول ہونا امت کی صلاحیت کے کار بار میں جیسا نصیحت اور وعظ اور
 تعلیم احکام شرع اور اپنے کھانے پینے اور اپنے متعلقوں کے ساتھ مصروف
 رہنے اور اعدائے دین سے لڑائی کے بندوبست کرنے میں جس قدر اوقات آپ کی صرف
 ہوتے تھے تو ان کاموں کو اس مقام علی سے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ تفرہ ہوتا تھا اور قلب اسکا

ماسوائے اذی سے خالی ہو جاتا گناہ سمجھ کر استغفار فرماتے تھے اگرچہ وہ کام بھی فرما
 پروا می ہی کے تھے مگر وہ جمعیت اور حضور جو اعظم عبادت ہے اس میں کہاں اور صوفیہ
 کہتے ہیں کہ یہ صورت ترقی انوار کی ہے کہ آپ کے قلب مبارک میں ہر ساعت اس نور کی
 ترقی ہو کرتی تھی اور مرتبہ قرب کا برہنہ جاتا تھا تو پچھلے مرتبے پر اسے حجاب سمجھ کر
 استغفار فرمایا کرتے تھے اور اگلے مرتبے پر شکر بجالاتے تھے اس طرح درجے بڑھتے چلے
 جاتے تھے اور وہ ان کے درجے بشمار ہیں حد سے باہر عن ابی ذر رضی قال قال رسول
 اللہ صلعم یقولُ اللہ تعالیٰ یاعبادِی کلُّکمُ ضالٌّ الا مَنْ هَدِیتُ فَمَا لَوْ نِی الھُدٰی
 اھْدِکُمْ وَکُلُّکُمْ فِقْرٌ اَمْ اَغْنِیتُ فَمَا لَوْ نِی اَنْزَلْکُمْ وَکُلُّکُمْ مُذْنِبٌ اَمْ مَحْفِیْتُ
 مَنْ عَلِمَ مِنْکُمْ اَنْیَ ذُو فَدْرَةٍ عَلٰی مَغْفِرَةٍ فَاسْتَغْفِرْ وَنِی عَفَرْتُ لَہٗ وَلَا اَبٰی وَلَا
 اَنْ اَوَّلَکُمْ وَاٰخِرُکُمْ وَحِیَّتُکُمْ وَوَعْدُکُمْ وَیَا بَیْسَکُمْ اِجْمَعُوْا عَلٰی تَقٰی قَلْبِ عَبْدِ
 مِرْعَادِی مَا اَزَادَ ذٰلِکَ فِی مُلْکِی جَنَاحَ بَعُوْصَہٗ وَلَا اَنْ اَوَّلَکُمْ وَاٰخِرُکُمْ وَحِیَّتُکُمْ
 وَوَعْدُکُمْ وَیَا بَیْسَکُمْ اِجْمَعُوْا عَلٰی اَشْفٰی قَلْبِ عَبْدِ مِرْعَادِی مَا نَقَصَ ذٰلِکَ عَنْ مُلْکِی جَنَاحَ
 بَعُوْصَہٗ وَلَا اَنْ اَوَّلَکُمْ وَاٰخِرُکُمْ وَحِیَّتُکُمْ وَوَعْدُکُمْ وَیَا بَیْسَکُمْ اِجْمَعُوْا اِنِّیْ صَعِیدُ
 وَاحِدٍ فَسَالِ کُلَّ اِنْسَانٍ مِنْکُمْ مَا بَلَغَتْ اٰمِنَتُہٗ فَاَعْطِیْتُہٗ کُلَّ سَالٍ مِنْکُمْ مَا نَقَصَ
 ذٰلِکَ مِنْ مُلْکِیْ اِلَّا کَمَا لَازِمٌ اَحَدٌ کَرُمَ فِی الْبَحْرِ فَمَسَّ فِیْہِ اِبْرَہٗۃُ نَشَہٗ رَفَعَهَا ذٰلِکَ
 مَا فِی جَوِّہٗ وَمَا حِدٌ اَفْعَلَ مَا اَرِیْدُ عَطَا فِی کَلَامِہٖ وَعَلَا فِی کَلَامِہٖ اِنَّمَا اَمْرٌ بِنِی اِشِیْ اِذَا اَرَدَ
 اَنْ اَقُوْلَ لَہٗ کُنْ فِی کَوْنٍ ۝ رواہ ترمذی و ابن ماجہ فرمایا علیہ الصلوٰۃ والسلام
 نے کہ ارشاد کیا اللہ تعالیٰ نے اسے نیز سب و تم سب گمراہ ہو مگر جب کو میں ہدایت کروں سو مانگو مجھ
 ہدایت ہدایت کرو میں تمہاری اور تم سب فقیر ہو مگر جب کو میں غنی کروں پس چاہو تم مجھ سے
 دوں میں تمکو رزق اور تم سب گنہگار ہو مگر جب کو میں معاف کروں پکار کھوں سو جو کوئی
 جانتا ہے کہ میں قادر ہوں گناہوں کے بخشنے پر چاہئے کہ معاف مانگے وہ مجھ سے میں بخش دوں گا

ابن کو اور اس میں کچھ میرا نہیں بڑتا اور اگر اول تمہارے اور آخر تمہارے اور مرد تمہارے
 اور زندے تمہارے اور خشک تمہارے اور تر تمہارے جمع ہو جاوین سب میرے بندوں سے
 کسی بڑے پر یہ کار بندیکے دل پر یعنی بیکاول ویسے اچھے بندیکے دل کے موافق ہو جاوے
 یہ ہونا کچھ زیادہ نہ کرے میرے ملک میں ایک مجھ کے پر کے برابر اگر اول تمہارے اور
 آخر تمہارے اور زندے تمہارے اور ترے تمہارے اور خشک تمہارے اور تر تمہارے
 جمع ہو جاوین سب میرے بندوں سے کسی بڑے بدکار بندیکے قلب پر یہ ہو کہ نہ کرے
 مجھ کے پر کے برابر کچھ میرے ملک میں سے اور اگر اول اور آخر اور زندے اور مرد
 اور خشک اور تر تمہارے سب کے سب جمع ہو جاوین ایک قطعہ زمین پر اور سوال

اگرے ہر ایک انسان تم میں سے جو اسکی آرزو میں پس عطا کروں میں ہر ایک شخص
 کو تمہارے جو وہ مانگے اور کچھ کم ہو جاوے اسکے سب میرے ملک سے مگر اتنا جیسا
 کہ کوئی تم میں کا جاوے دیا پر اور دو باوے ایک سو فی اس میں پھیلے اس کے یہ اس واسطے
 ہے کہ میں سخی ہوں اور بزرگ ہوں میری سخاوت اور بخشش اور بزرگی سے نرم عالم
 ہے میں جو چاہتا ہوں سو کرتا ہوں دینا میرا ایک بات ہے اور عذاب میرا بھی ایک
 بات ہے یعنی ایک بات میں یہ سب انجام کر ڈالتا ہوں کسی چیز اور اسباب کا
 محتاج نہیں رہتا حکم میرا ہی ہے کہ جب چاہتا ہوں کسی چیز کو توکتا ہوں ہو پس وہ ہو
 جاتا ہے خشک اور تر سے مراد پتھر اور گھاس یعنی سب اگر آدمی ہو کہ سوال کریں یا جن
 اور انس کہ انس کی پیدائش اور خلقت پانی سے ہے اور جن کی آگ سے یا اس

سے مراد جمیع چیزیں جو زمین پر موجود ہیں عن ابی بکر بن الصدیق رض
 قال قال رسول الله صلعم ما أصغر من استغفر وإن عاد في اليوم سبعين مرة
 رواه الترمذي و ابو داود کہا ابو بکر رض نے فرمایا رسول علیہ السلام نے ہٹ نہیں
 کیا اس نے جس نے استغفار کیا اللہ کے پاس اگرچہ پھر جاوے وہ گناہ کی طرف

ایک دن میں ستر مرتبہ سیلئے جب آدمی نے دل سے رجوع ہو کر اخلاص کے ساتھ معاف مانگا
 اللہ سے تو وہ گناہ پر ہرست کرنے سے پھر اگرچہ دل میں ستر دفعہ یہ حال سچائی ہے اس پر
 گزرے کہ وہ توبہ کرے صدق نیت سے اور پھر نفس کی شامت سے گناہ میں جا پڑے
 اور اگر معاف نہ مانگا تو گویا ہٹ پر قائم رہا اور ہٹ کرنے سے لیئے اس پر قائم رہنے
 سے یا ہمیشہ کرنے سے چھوٹا آنا بھی ہر اہم جاتا ہے اور وہی دل کو سیاہ کرتا ہے اور
 جس کا دل سیاہ ہوا وہ فانی کی جگہ کو پہنچا فرمایا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہ مومن جب توبہ
 گناہ کرتا ہے پیدا ہو جاتا ہے اسکے دل میں ایک نقطہ سیاہ پس اگر توبہ کیا اس نے
 اور معاف مانگا تو ہٹ جاتا ہے اور وہ اگر زیادہ کرے لیئے گناہ تو وہ زیادہ ہوتا ہے یہاں
 تک کہ گھیر لیتا ہے وہ اسکے دل کو پس وہ وہی مورچا ہے جس کا ذکر فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے
 كَذَّبَكَ بِالْبَأْسِ إِلَىٰ قُلُوبِهِمْ مَا كَانَ لِيَؤْتِيَهُمَ لَٰكِن يُّؤْتِيهِم مَّا يُرِيدُ بَلَكُمُ الزُّلْمُ وَلَٰكِن لَّا تُرِيدُ
 ولوں پر ان چیزوں سے کہ وہ کہتے تھے روایت کی احمد اور ترمذی نے اور فرمایا
 کہ بیشک اللہ تعالیٰ قبول کرتا ہے توبہ اپنے بندے سے غرغے کے وقت تک لیئے
 جب روح خلق میں پہنچے ظاہر حدیث سے معلوم ہوا کہ مرتے دم تک کفر اور معصیت سے
 توبہ قبول ہوتا ہے لیکن بعض علماء کہتے ہیں کہ توبہ معصیت سے اس وقت قبول
 ہے مگر کفر سے مقبول نہیں اور یہی مفتی یہ ہے اور فرمایا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہ ہا شیطان
 نے کہ قسم جھگڑا ہے پروردگار میرے تیری عزت کی کہ ہمیشہ گمراہ کرونگا میں تیرے بندوں کو
 جب تک انکے جسم میں جان ہے فرمایا اس تو اب اور رحیم نے اسکے جواب میں اپنے
 فضل و کرم سے قسم ہے مجھ کو اپنی عزت اور برتری کی کہ ہمیشہ معاف کرتا رہوں گا
 میں جب تک کوئی معاف چاہتا رہے گا مجھ سے روایت کی ترمذی نے اور فرمایا
 رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہ تھا ایک شخص نبی اس میں کہ قتل کیا اس نے
 ننانوے آدمیوں کو پھر آیا ایک راہب کے پاس پوچھنے کو کہ آیا اس کا توبہ قبول

ہو گا یا نہیں پھر پوچھا جواب دیا رہا ہے کہ نہیں چر قتل کیا اس نے اس کو بھی اور نظر
کھڑا رکھا اور کسی سے پوچھے کہا ایک شخص نے کہ فلاںے گاؤں میں اب ایک
آدمی ہے کہ تیری مشکل سے ان کو دے پس مر گیا وہ شخص سال میں کہ بڑکے یا تھا چھاتی کو
اس کی طرف سو جھکڑا پڑا اس پر قدمے میں رحمت کے فرشتوں اور عذاب کے فرشتوں
کے درمیان یعنی رحمت کے فرشتے کہتے تھے کہ وہ شخص ناجی ہوا کیونکہ اس نے قصد کیا تھا
اس گاؤں کی طرف اور عذاب کے فرشتے کہتے تھے کہ وہ مغضوب ہوا کیونکہ بے
توبہ موالعہ حکم کیا اللہ تعالیٰ نے اس گاؤں کو جس کی طرف وہ شخص متوجہ ہوا کہ نزدیک
ہو جا تو میت سے اور حکم کیا اس گاؤں کو جس میں اپنے قتل کیا تھا کہ دور ہو جا تو اس سے پھر
یوں فرمایا اس تو اب رحیم نے فرشتوں کو کہ اب پیائش کرو دو لون گاؤں کی مسافت کو
اور دیکھ پاس سے یا فرشتوں نے اس گاؤں کو جہین وہ جا یا چاہتا تھا ایک بالشت دوسرے
گاؤں سے نزدیک پھر بخشد یا اللہ تعالیٰ نے اس پر ہانے پیچہ سے اس کے سب
گناہوں کو اس حدیث سے کمال وسعت اس کی رحمت اور بخشش کی بندوں کے
حال پر مائی گئی کہ اس شخص کو ایسے گناہوں کے ساتھ صرف توبہ کی نیت کے سبب معاف
فرمایا یعنی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ لَمْ
تَذْنِبُوا لَذَهَبَ اللَّهُ بِكُمْ فُجَاءً بِقَوْمٍ يُدْخِلُ بُنُوهُ قُبُورَهُمْ تَعْفِرُونَ اللَّهُ
فَيَعْفِرُ لَهُمْ رواہ مسلم فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اس پر وہ کاجی جس کی
قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر گناہ نہ کرو گے تم تو بیشک دور کر دیا اللہ تم کو اور لاویگا دوسرے
قوم کو جو گناہ کرنے کے پھر معاف چاہیں گے پس معاف کر دیا حد ان کو اس حدیث
اس غفور رحیم کے عفو اور مغفرت کی وسعت کا اظہار ہے کہ لوگ توبہ اور استغفار
رغبت کریں نہ یہ کہ گناہ کرنے پر کمر باندھیں اور کیا کریں کیونکہ اللہ
تعالیٰ نے گناہوں سے منع فرمایا ہے اور پیغمبروں کو بھیجا ہے اس سے

کہ ایسے بُرے کاموں سے لوگوں کو باز رکھیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ گزراٹے اور عاجزی سے
 پیش آئے میں صفتِ ثواب و رُوف و رحیم و غفور کی خوب ظاہر ہوتی ہے اور یہ وضعِ بند
 اکی اس مالکِ بے پروا کی جناب میں نہایت پسند آتی ہے سو بھائیو تو بہ کرو قبل کہ
 کہ طاقتِ نر ہے تو بہ کر نیکی اور وہ حال کسی شخص کو معلوم نہیں شاید ایک دم میں
 ہو یا زیادہ بلا تعین پھر جسکا حال اپنی دانستِ باہر ہو اس پر اعتماد کرنا اور نیک کام سے
 غافل رہنا مناسب نہیں چنانچہ حدیث میں آیا ہے کہ جلدی کرو نیکی کے کاموں میں :-
 فضلِ حسینِ رضا باز پیرون کا حال اور دوبارہ بیعت کر نیکی تحقیق لکھی گئی ان دنوں بہت لوگ
 صرف بزرگوں کے نام پر انکی اولاد یا انکے خلیفوں سے بیعت کرتے ہیں یعنی بُرے کاموں کی
 توبہ اور اچھے کاموں پر قائم رہنے کا عہد باندھتے ہیں لیکن وہ اولاد خلیفہ سوائے اس کے
 کہ اس بیچارے کو اپنا بناوین اور اس سے معاش کی صورت ٹھراوین کچھ ظاہر اور باطن
 کی مدد سے نہیں کرتے یعنی اسکو اچھی باتیں نہیں سکھاتے اور حرام اور بدعت کی باتوں
 باز نہیں رکھتے اپنے مطلب کے یار ہیں سرِ دست کچھ لے لیا اور ہمیشہ کی جاگیر ٹھہرایا اگر
 وہ بیچارہ مقدور نہیں رکھتا تو محض مال کو کہ بے عزت کر کر بدعا کر نیکی دہشت دکھا کر قرض وام
 منگو کر چنیرین گھر کی بندھک رکھو کر اپنا معمول لیتے ہیں ہرگز نہیں جھوڑتے انکی
 مثل شہوہم کہ مردہ بہشت میں جاوے یا دوزخ میں ہو حلوہ مانڈے سے کام سوانیا رو
 و غاباز پیرون سے کنارہ کر دیتے رہو جبوقت کوئی شخص ایسا ملے کہ کسی عالی خاندان اور
 سلسلہ سے نسبت رکھتا ہو اور احکامِ شرعی کو سکھاوے اور حرام اور بدعت کے کاموں
 بچاوے اور دیندار کی راہ بناوے اور اقد و رسول کی اطاعت کے امور سمجھاوے اگرچہ
 بڑا عالم اور فاضل نہ ہو یا اسیسی باتوں میں اس گروہ محمدی کو یعنی
 جن لوگوں نے جنابِ پیروِ شہ سید احمد مجددِ دین محمدی دام برکاتہ سے اخلاص دلی کے
 ساتھ بیعت حاصل کی ہے بہتوں پر شرف اور بزرگی جنابِ اقدس الہی نے

عطا فرمائی فی الفوہ کے کاتھہ پر بیعت کرو یعنی برے کاموں سے بچنے اور نیک کاموں پر قائم رہنے کا قول عہد مضبوط باندھو اور پچھلی بری باتوں سے جو حالت تم کرتے تھے ان سب سے توبہ کرو اللہ تعالیٰ اپنے فضل کرم سے تمہارے دین و دنیا کے کام آسان کرے گا اس جہان اور اس جہان میں غربت آبرو بخشیکار اور اگر پہلے کسی سے بیعت کی تھی اور اس سے تمہارا مطلب حاصل نہ ہوا اور وہ بیعت تمہاری برائیوں اور بد چالیوں کے دفع کرنے کو موثر اور مضید نہ پڑی تو پھر بیعت کر لو اور سکرار بیعت کا کچھ مضائقہ نہیں چنانچہ فاضل کامل عارف باللہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے جو باب مولانا حضرت شاہ عبدالغفر قدس اللہ سرہا الغریز کے تھے قول جمیل میں لکھا ہے: **وَأَمَّا مَسْئَلَةُ السَّادِسَةِ فَأَعْلَمُ أَنَّ تَكْرَارَ الْبَيْعَةِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا نُورِدُ كَذَلِكَ عَنِ الصُّوفِيَّةِ أَمَّا مِنْ شَخْصٍ فَإِنْ كَانَ قَدْ دَاعَى مِنْ خِلَالِ فَمِنْ بَابِهِ فَلَا بَأْسَ وَكَذَلِكَ بَعْدَ مَوْتِهِ وَأَعْنِيهِ الْمَقْطَعَةُ** یعنی مکرر بیعت کرنی رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام مانتا ہے کی طرح مشائخوں سے بھی امورات متعدد دہرائے گئے ہوں سے توبہ کر نیکی بیعت اچھے بزرگوں کے سلسلہ میں داخل ہونے کی بیعت اللہ تعالیٰ کے حکموں کی بجا آوری پر مضبوطی سے قائم رہنے اور عمل کر نیکی بیعت مکرر و شخصوں سے توبہ تب ہی کہ جب دیکھے کہ اس کو اس اگلی بیعت سے کچھ فائدہ نہ ہوا یا اگلے پیر کے بننے کے بعد یا ایسا الگ ہو گیا کہ اس سے مقصد حاصل نہیں ہو سکتا تو ان صورتوں میں البتہ جائز ہے بلکہ اس سے زیادہ میں تو لازم ہے کیونکہ اگلے پیر کا صرف نام تھا اور اس پیر سے کام لیا جس سے اپنا کام بنے اللہ و رسول کی متابعت اس کے سبب کاتھہ آوے وہی پیر ہی اور وہی مرشد نہ وہ کہ آپ گمراہ ہے شرک اور بدعت کے کلام کرتا رہتا ہے اور اوروں کو گمراہی سے باز نہیں رکھتا اور اچھی راہ نہیں بتاتا اللہ تعالیٰ ایسے پیروں کو ہدایت کرے اور دنیا کی طمع ان کے دل سے کھو سکے ہزاروں سید مسلمانوں کی جان و ایمان بچے

اس فضیلین اور تم کی حدیثیں ہیں

پہنچو تم منزل مقصود کو جسے ان تینوں وقتوں کی عبادت میں فرط و تفریط نہ کرو اور ایت کی
 بخاری اور مسلم نے ان دو حدیثوں سے یوں معلوم ہوا کہ کسی کو نہ چاہئے کہ اپنی عبادت اور
 نیک عملوں پر غرہ کرے یا جبر و سار کئے کیونکہ اس دربار کا معاملہ عقل سے باہر ہے کبھی ہزار برس کے
 عابد کو ایک دم میں مردود کرتے ہیں اور کبھی ہزار برس کے فاسق کو ایک لمحہ میں مقرب درگاہ بناتے ہیں مگر انسان
 کو یہی لازم ہے کہ عاجزی اور انکساری کے ساتھ ہر دم اس کی یاد میں رہے اور اپنے مقدر و بھر
 فرمانبرداری کے کام بجا لا کرے اور نافرمانی کی باتوں کے گرد بجاوے اور شہوت جسمانی اور وسوسہ
 شیطانی سے اپنے تئیں بچاوے کیونکہ ازلی عہد کی وفاداری اور شریعت احکام کی بجا آوری
 ظاہر اسمین پائی جاتی ہے باقی اختیار بدست مختار چاہے چھوڑے یا نہ کرے یا مقبول کرے
 چاہے حرو و بناوے اور اسی اندیشہ نے اولیاء کے دلوں کو ٹکڑے ٹکڑے کیا ہے اور یہی کہنے
 نے صدیقیوں کے کلیجوں کو پارہ پارہ کر رکھا ہے فرمایا رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس قہر کو کہ ایک شخص
 نے عمل خیر کبھی نہیں کیا تھا کیا اس نے اپنے گھر والوں سے کہ جب وہ مر جاوے جلائیو اس کو پھراؤ مٹی نہ
 اس کی دریا میں ڈالیو اور آدمی میدان میں اراٹیو سو قسم اس خدا کی اگر مقدر کیا ہے احد نے
 کہ عذاب کرے اسپر تو ایسا عذاب کرے کہ کسی پر ایسا نہیں کیا ہے جب رگ کیا گیا تو گون نے جیسا اس نے کہا
 تھا پس حکم کیا اس قدر مطلق نے دریا کو جمع کیا اس نے جو اسمین گرا تھا اور حکم کیا میدان کو جمع کیا
 اس نے جو اسمین ارا تھا پھر پوچھا خاوند نے اگ کیا سے زندہ کر کے کہ اسی صیت کیون کی تھی تو
 عرض کیا اس نے گر گر کر تیرے دڑ سے اے میرا خاوند اور تو خوب جانتا ہے میرے احوال کو
 پس بخش یا اللہ تعالیٰ نے اس کو مطلب اس حدیث کا یہ معلوم ہوا کہ بندہ اپنے تئیں بندہ اور
 اللہ تعالیٰ کو خاوند اور مالک بدل جانے اور کس بات کو اخلاص سے کہے اور ڈر کر اس کی جانب
 میں پناہ لے اگرچہ نفس اور شیطان کے ورغلانے سے بہت کچھ بُرے کام کیا ہو وہ خاوند
 اپنے فضل اور کرم سے البتہ معاف کرے اور اس کے قصور و ن کو بخش دے کہا انس رضی اللہ عنہ
 علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ اے فرزند آدم جبکہ تو دعا مانگتا رہیگا

اور امید رکھیکا مجھ سے بخشو گناہین تجھ کو جس عمل کے ساتھ تو ہوگا اور اسکا کچھ پروا میں
 نہیں رکھتا یعنی ٹوٹی کپے کہ ایسے گناہ گار کو کیون بخشا ہی فرزند آدم اگر پہنچ جاوین یہ
 گناہ کناروں تک آسان کے پھر معاف مانگے تو مجھ سے معاف کرو گناہین تجھ کو اور کچھ پروا
 نہیں رکھتا اسے فرزند آدم اگر آوے تو میرے پاس گناہوں سے بھرا زمین کے برابر پھیرا دوں
 حال میں کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں بنایا او گناہین تیرا پس اتنی ہی مغفرت کے ساتھ
 یعنی اگر شریک نہیں کیا تو نے اور طرح کے گناہ ہزاروں کئے ہیں تو البتہ بخشوں گا بشرطیکہ تو بہ
 نیت اخلاص و محبت میری طرف رجوع کر گیا روایت کی ترمذی و احمد اور دارمی نے فرمایا علیہ الصلوٰۃ
 والسلام نے تین چیزیں کبیرہ گناہوں سے ہیں پہلا باس شہین درویشوں کا اور دنیا کا مادہ و کرنا
 بزرگوں کی محبت کا اور اسکے افعال و عادات کو چھوڑ دینا بزرگناہ و لہتمندوں کو پھر ان سے ہلکے
 لینا کچھ نہ سمجھنا کانی کو اور لوگوں کی کمانی سے لیکر کھانا بی ضرر سے کھا شاد بن اوس نے
 کہ بھلا یا رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سید الاستغفار کہجے تَوَاللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَا اِلٰهَ اِلاَّ
 اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰی عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ
 مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ اَنْتَ اَعِزُّ لِيْ فَانِّدْ لَا يَغْفِرُكَ اِلَّا تَوْبُكَ اِلاَّ
 اَنْتَ اور فرمایا جو کوئی پڑھے اسکو اعتماد کی رو سے دن رہتے پھر جاو اسیدن رات نہ ہوتے
 تو وہ اہل جنت ہوگا اور جو کوئی پڑھے اسطرح رات کو پھر جاو اس رات کو صبح نہ ہوتے تو وہ
 اہل جنت سے ہوگا روایت کی بخاری نے اور فرمایا علیہ الصلوٰۃ والسلام جو کوئی ہمیشہ استغفار
 کیا کرنا ہے اللہ تعالیٰ ہر قسم کی غلطی سے اسکو نجات دیتا جو اور ہر طرح کے غم سے رنج و غشاہ
 اور روزی دیتا ہے اسکو ایسے مقام سے کہ شان گمان میں نہیں آتا روایت کی احمد و ابوداؤد
 و ابن ماجہ نے کہا علی رضائے کہ فرمایا رسول سلم نے اِنَّ اللّٰهَ يَجِبُ لِعَبْدِ الْمُؤْمِنِ الْمَفْتِقِ
 التَّوَابَ یعنی اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے بندہ مؤمن کو جو آرمایا گیا ہے اور بلا میں ڈالا
 گیا ہے گناہوں کے اور پھر توبہ کر کے رجوع لایا اس سبب بعضوں نے تائب کو فضیلت

دی ہے صالح کے اوپر کہ اس نے سب طرح کی لذتوں کا مزہ پا کر اپنے تئیں الک کیا ہے۔
 خلاف صالح کے کہ وہ اُن مژدن سے واقف ہی نہیں اور فرمایا رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے
 کہ جب یہ اکیلا اللہ تعالیٰ نے خلق کو پھر حکم جاری کیا لکھی کتاب میں جو وہ اس کے پاس عرش پر
 اِنْ رَّحِمْتِي سَبَقَتْ عَلٰی غَضَبِيْ ۝ تحقیق میری رحمت سبقت لے گئی ہے میرے غضب پر
 سچ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے جود اور فضل اور مہر اور رحمت نے تمام مخلوقات کو گھیر رکھا ہے چنانچہ
 فرمایا ہے رَحْمَتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ ۝ اور فرمایا عَلٰی كُلِّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ ۝ آتشاء رحمت میری
 سب پر چھا گئی اور عذاب اسی پر جسے میں چاہتا ہوں یہ نشان اس کی دنیا میں تھوڑی اور قیامت
 میں بہت ظاہر ہوگی منہرجم کہتا ہے کہ ان حدیثوں کو کوئی یہ نہ سمجھے کہ اللہ تعالیٰ مہرے کا سونے
 راضی ہے یا بے کاموں کو بد نہیں جانتا یا گناہ گاروں کو بد لاندے گا یا مغروروں اور سرکشوں کو
 نہ کہریگا جیسے اس کی صفت غفور رحیم تو اب ہے ایسی ہی منتقم اور شدید العقاب تھا۔
 بھی ہے پس طریق مسلمانوں کا یہی ہے کہ زندگی میں اپنی طاقت اور قدرت کے موافق اس کے فرمان
 برداری کے کام کرنا رہے اور ممنوعات اپنے تئیں خوب بچاؤ اور ڈر کو اپنے لیے غالب رکھیں اور
 ہرگز اپنی عبادت کا کچھ بھروسہ نہ کرے اللہ جابے تو سب کام کے درست ہو جائیں گے پھر جب
 موت کے نزدیک پہنچے تو امید اس کی مغفرت کی زیادہ رکھے اور اس کے فضل اور کرم کا امیدوار رہے
 کہ وہ ان کی سب مشکلیں اس کی رحمت اور عنایت سے آسان ہو جائیں گی یا اللہ یا کریم یا غفور تو
 مجھ بندہ عاجز مالا لائق کو اپنے فضل و کرم سے توبہ کی توفیق دے کہ پھر کسی ہر کاموں کی لذت
 میرے دل میں نہ آوے اور دنیا کی بالکل نیبائش اور خوبی میری خاطر سے چھوڑ دوں اور دم
 واپس میرا تیری اور تیرے رسول محبوب الٰہی میں بسم بآہر تو سے آمین ہر سب مومنوں کی
 پہلے آرزو ہر لا اور انہیں اس نعمت سے اپنی سرفراز فرماہ فضلہ و کرمہ بکرمت سیدنا و شفیعنا محمد

اجمعین

فصل متفرقات حدیثوں کی

والہ واصحابہ

سعد بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مَرَجِدَ شَبْرًا مِنَ الْأَرْضِ مِنْ
 ظُلْمًا يَطْلُو قَدِيمَ الْقِيَمَةِ مِنْ مَبْعِ آدَمِينَ مَفْتُوحٍ عَلَيْهِ جَوْكُوْنِي لِيُؤْكَى بِأَبْشَرِ زَيْنِ
 کسی کی ظلم سے بے شک ڈایکا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ویسے ہی سات ٹکڑے زمین کے ایسی
 گردن میں سے زمین سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کہ مَرَجِدَ شَبْرًا مِنَ الْأَرْضِ مِنْ
 عِنْدَ دَجَلٍ فَهُوَ كَتَبَ عَلَيْهِ وَيَبْعُ الْبَيْعَ مِنْ بِلَاعَةِ تَرَجْمَةِ حَسَنِ بَابِ الْمَالِ أَيْنَا أَيْنَا شَخْصٍ
 کے پاس پس ہر اسکا حق ہے اور دھونڈھ لے خریدارائے جسے اسکے پاس بیچا یعنی اگر
 کسی نے کسی کا مال غصب کر کے لیا یا چروایا یا گم ہوا اور دوسرے کو ملے اور اسے بیچ ڈالا تو مالک مال
 جن کے پاس اپنا مال پاوے لیوے خریدار دعوا کرے اس پر جس سے مال سکولار روایت کی احمد
 عن حنین بن علی رضی اللہ عنہما قال قال رسول الله صلى الله عليه واله واصحابه وسلم
 السَّيْلُ حَقٌّ وَأَنْ جَاءَ عَلَى فَرَسٍ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَسَوَالُ كَرِيْمُ لِي كَأَنَّ هِيَ الْكِرْهُرُ كُفُوْنِ
 سوار آئے یعنی اسکی شان پر لحاظ کر کے محروم کیا چاہے جو مقدور ہو اور موجود ہو دیو کو فرمایا علیہ
 السلام نے جو کوئی نیکی کرے کسی کے ساتھ چاہے وہ نیکی کر نیوالے کو کہے جَوَالِبُ اللَّهِ خَيْرًا
 یعنی بد لادے اللہ تجھے کو نیک اگر وہ صالح ہوا اور اگر وہ فاسق ہو تو بھی یہی کہے نہ ایسے لفظ
 کہے کہ جبین راہ حق سے دور پڑے یعنی صالح اور ولی نہ کہے یا فاسق کو صالح نہ جانے اور
 جو کسی نیک کار سے ازار پاوے تو اسکی نیک کاری سے انکار نہ کرے اور گالی نہ دے اور
 بَرَّانِ بَكِيٍّ بَلَكِيٍّ هِيَ كَبِيْرُ عَفْرِ اللَّهِ لَهُ وَلَكِنَّا اٰمِلُ استقامت کا یہی طریقہ ہے نبی بی عائشہ رضی
 اللہ عنہا کہتی ہیں کہ فرمایا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تَهْدُوْنَ ظَنِّ الْهَدْيَةِ تَنْ هَبُ الضَّعْفَانِ ۛ ہر
 بھیجو آپس میں کہ ہر دور کرنا ہے دشمنی اور دل کے کیون کو عَوَائِي قَادَةُ قَالَ قَالَ رَجُلٌ
 يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ قِيلَتْ فُتِّبِلَ اللَّهُ صَابِرًا مُحْتَبًا مُقْبِلًا عَزِيمًا مَبْدِ
 يُكْفَرُ اللَّهُ مَحْبِيَّ حَتَّى يَأْتِيَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَيْفَ أَذْبَوْنَا فَكَفَرْنَا
 نَعْمَ إِلَّا الَّذِينَ كَذَّبُوا قَالَ جَبْرِيْلُ رَوَاهُ سَلَمُ كَمَا بِي قَادَةُ رَمْنِي بُوْجَا اَيْكُ شَمْفُ

یا رسول اللہ آیا بناؤ مجھ کو اگر ماہِ جاؤں میں امد کی راہ میں ہاں ہو کر اور نیکی چاہے کہ مقابلہ کر کرنا لستے
بھاگ کر دور کر دے گا امد تعالیٰ میرے گناہوں کو اور بخشے گا مجھے فرمایا حضرت نے ہاں پھر جب وہ شخص
چلا پکار کر فرمایا آپ نے کہ ہاں گردین یعنی سب گناہوں کو امد بخشے گا گردین یوں ہی خبر دی
جبریل رضی اللہ عنہ اس حدیث کے بندہ کے حق کی بڑی سختی اور تاکید معلوم ہوئی کہ یہہ بغیر دایا معاف
کے نہیں چھوٹا اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے معلوم ہوا کہ جب کسی قرضدار مرد کو حضرت
پاس لائے تھے تو حضرت پوچھتے تھے کہ اس نے دین کو کچھ چھوڑا ہے پھر اگر خبر ہوتی تھی کہ
اسے چھوڑا ہے تو اس کی نازیہ تھے تھے اور نہیں تو اور مسلمان کو فرمادیتے تھے کہ تم میرے
اس کی نازیہ چھوڑا ہے امد تعالیٰ نے لکھوں پر اسلام کی فتح دی تو حضرت نے خطبہ میں فرمایا کہ میں
زیادہ دوست اور خیر خواہ ہوں مومنوں کی ذات سے ان کے حق میں سو جو کوئی رجا و اب مسلمانوں کا
اور رہے جاؤ سپردین تو ادا کرنا سکا مجھ پر لازم ہے اور جو کچھ چھوڑ دے ترکہ سوا کے وارثوں
حق ہے متفق علیہ اور فرمایا کہ مسلمان کی روح اہم رہتی ہے جب تک دین دار
رہتا ہے یعنی بہشت میں نہیں جاتی نیک کاروں کے گردہ میں نہیں ملتی اور فرمایا بعد کبیرہ
گناہوں کے بڑے گناہوں سے ہے کہ آدمی بغیر ادا کئے دین کے مر جاوے اور کچھ نہ چھوڑ جاوے
کہ اس سے دین ادا ہو سکے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امد تعالیٰ نے کم ترین شخص
میں کہ قیامت کے دن اُن سے میں جھگڑوں گا یعنی ناراض ہو گا ایک وہ جسے قول
وار کیا میرے نام سے پھر پھر گیا اس قول سے دوسرا وہ جسے پچا آزاد کو پھر کھایا یا اس کا مال
بتیسرا وہ جسے مزدور سے محنت کروائی اور اس کی مزدوری نہ دی روایت کی بخاری نے ابو ہریرہ رضی
اللہ عنہ کہتے ہیں دیکھا میں نے کہ جب لاکھ تھے نیا کوئی بھل حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رکھے تھے
آپ اس کو اپنی آنکھوں اور لبوں پر امد کی نئی نعمت کی تعظیم کے لئے کہ تازہ آیا ہے وہ اس
دربارِ اعلیٰ سے اور فرماتے اللہم کما اَرَقیتَا اَوَّلَہُ فَاَنْ کَمَا اَخِرَہُ ۝ بارخدا یا جیسا کہ
اور پہنچا یا تو نے اس کے اول کو دکھلا اور پہنچا مجھ کو اس کے آخر کو یعنی ہدیشہ آخر تک اس نعمت سے

نے فائدہ مند کر بھر بانٹ دیتے تھے کہوں جو وہاں موجود ہوں دونوں کی مناسبت سبب اس
 میں انکی خوشی پہنچتے بعد اللہ بن نیر یا اخطی نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نقل کیا اِنَّهُ
 كَانَ يَقُولُ فِي دُعَائِهِ اَللّٰهُمَّ اِنْ رَفَعْتَ حَبَكَ وَحَبَّ مَنْ يَنْفَعُنِي حَبُّكَ اَللّٰهُمَّ مَا تَمَتَّقَنِي
 مِمَّا احَبَّ فَاَجْعَلْهُ قُوَّةً لِّيْ فِيْمَا احَبَّ اَللّٰهُمَّ مَا زِدْتَنِيْ مِمَّا احَبَّ فَاَجْعَلْهُ قُوَّةً لِّيْ
 فِيْمَا احَبَّ رواہ الترمذی فرماتے تھے حضرت اپنی دعا میں الہی روزی کرے دے
 جھکو اپنی محبت اور محبت اس شخص کی کہ فائدہ کرے جھکو اسکی محبت تیرے پاس الہی جو چیز
 تو نے مجھے روزی کی ہے اس چیز سے کہ میں چاہتا ہوں اسے پس اسکو میری قوت کا سبب
 چیز میں جسے تو دوست رکھتا ہے خداوند میری چاہت کی چیز سے جسکو کہ تو نے مجھ سے الگ کیا
 ہے سو کر تو اسکو فراموشی کا سبب میرے واسطے اس چیز میں کہ جسے تو دوست رکھتا ہو خاص ہے
 کہ اگر کوئی چیز دنیا سے دیتا ہے تو اس کے شکر کی توفیق دے کہ ساگر و لہجہ و زمین ہو مادن
 اور اگر نہ دے تو میرے دل کو اس سے الگ رکھے تاکہ ماہر فقیر وں پہلاؤں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ
 کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اِنْ رَفَعْتَ حَبَكَ وَحَبَّ مَنْ يَنْفَعُنِي حَبُّكَ اَللّٰهُمَّ مَا تَمَتَّقَنِي
 مِمَّا احَبَّ فَاَجْعَلْهُ قُوَّةً لِّيْ فِيْمَا احَبَّ اَللّٰهُمَّ مَا زِدْتَنِيْ مِمَّا احَبَّ فَاَجْعَلْهُ قُوَّةً لِّيْ
 کاسمۃ تجت المایلة لا یذ خلن الجنة ولا یجدن ریحہا و ان ریحہا تو جدد
 من مسیروہ کذا و کذا رواہ مسلم فرمایا حضرت نے دو قسم کے لوگ ہیں جنہوں سے
 کہ میں نے انہیں نہیں دیکھا یعنی اس زمانہ برکت نشان پاک مطہر میں انکا وجود نہ تھا ایک
 وہ گروہ ہے کہ ان کے پاس چاہے کچھ دیکھا و کم مارتے ہیں اس آدھوں کو اور دوسرا گروہ
 انکا عورتیں ہیں کہ ان کو پہنتے ہیں مگر نگلی ہیں یعنی اس کپڑا پہنتی ہیں جس میں ستر نہیں دیکھا گیا
 کثیر مارکیت کہ اس سے بدن ہی نظر آکھینچتی ہیں مردوں کے دلوں کو اپنی طرف اور زحمت کشی
 دے مردوں کی طرف لپٹے و لوگوں یا سر کپڑا کر کر لوگوں کو منہ نہ کھادین اور چلتی ہیں دے اسرا نماز
 سے کہ مردوں کے دل بھاوین سران عورتوں کے جوڑا باندھنے سے اونٹوں کے کوٹن کی

طرح دھلک رہے ہیں مٹاپے سے داخل نہ ہوں گے وہ جنت میں اور نہ ملیگی انکو جنت کی بو
 باوجودیکہ جنت کی بو اتنی اتنی دور سے یعنی بہت دور سے مائی جاتی ہے جانیو اس حدیث
 بھی ہمارے پیغمبر آخر الزمان علیہ الرضوان کی پیش کوئی ثابت ہوئی کیونکہ ایسے لوگ اس
 زمانے میں بہت نظر آتے ہیں کہ بکبر اور تجتر سے چابک ہاتھ میں لئے پڑے پھرتے ہیں
 اور وضع اپنی خلاف اسلام کے بنا کر کوچہ بازار میں بچارے غریبوں مفلسوں کو مارتے ڈالتے
 دکھ دیتے رہتے ہیں اور عورتیں چھوٹی مسلمان کسان تو ہیں مگر والیان بھی مخصوص
 شہر و بکری رہنے والیاں جنھوں نے اسلام کی محبت اور چال چھوڑ دی اور کفار چھاؤں کی وضع اور
 کی ٹھیک ٹھیک بھی لباس اور وضع انکی ہے کہ سرنگے جوڑا باندھے بری کپڑے چھاتی اور پیٹھ
 کھولے باریک پوشاک جبین ہرگز ستر نہیں چھتا پٹنے ہوئے نہ خوف اللہ کا نہ رسول کا نہ اپنے
 شوہر چھیزاں میر کا کھلے بندون اینٹھتے اکڑاتی پھرتی ہیں اور دوسروں کو یہی چالیں سکھاتی
 ہیں اپنا سنا بتاتی ہیں اور خانم صاحب اور پگم صاحب جو اگلے زمانے کے شرفا کو اس لقب کا
 عیب تھا وہی لقب اپنا مشہور کر فی ہیں خداوند الواپنے فضل و کرم سے ایسے بروقت میں
 مسلمان مردوں اور نیک بی بیوں کو ایسی بد چال عورتوں اور مردوں کی صحبت سے محفوظ
 رکھے اور انکو توفیق نیک نیک بختی اور نیک اطواری اور ایمان داری کی عنایت فرما اور فرمایا علیہ السلام
 جو کوئی اپنے سینے طیب بناوے اور وہ شہر نہیں جو طبع میں اور جیسی چاہے اسکو
 مہارت نہیں اس میں پھر مر جاوے اسکے علاج کوئی بیمار وہ ضامن ہوگا یعنی واجب ہوتا
 اس پر دیت اگرچہ قصاص نہیں جب سبب اذن مریض کے ابو میرہ رضاکتے ہیں کہ فرمایا آپ نے
 جب نازل ہوئی آیتہ طاعنا ایما امواتہ دخلت علی قوم من لیس منهم فلیکست من اللہ فی
 شیء ولکن یدخلہ اللہ الجنة وایما رجل محمداً ولکہ وہو یظہر الیہ اجتب اللہ
 منه وفضلہ علی رؤس الخلائق فی الاولین والآخرین رواہ ابو داود والنسائی
 جو عورت داخل ہوئی ایک قوم میں کہ اس میں وہ نہیں یعنی نہ لایا اس میں پس نہیں

وہ عورت کسی چیز میں اللہ کی سیئہ اللہ کی دین اور رحمت خارج ہوئی اور ہرگز داخل نہ کر چکا اللہ
 اسکو بہشت میں اور پھر و منکر ہوا وہ اپنے لڑکے سے حالانکہ دیکھتا تھا وہ اسکی طرف یعنی
 جاتا تھا کہ وہ اسکا لطفہ چھ لصب کر چکا اللہ تعالیٰ اپنا دیدار اسکو اور فضیلت کر چکا اسے
 نام خلائق کے رو برواگلے اور پھیلے یعنی قیامت میں سب کے سامنے اسکو اسکو ذلیل فرماویگا
 روایت کیا ابو داؤد نے نقل کیا عمرہ نے ابن عباس رضی سے کہ تحقیق منع فرمایا رسول علیہ
 الصلوٰۃ والسلام نے متباہیوں کے کھانے سے یعنی جو لوگ اپنی بڑائی اور بزرگی کے
 واسطے اور دوسروں پر فوقیت لیجانے کو صند سے کھانا پکاتے ہیں اور دوسروں کو مغلوب
 کیا جاتے ہیں انکا کھانا نہ کھاوے اور دعوت انکی قبول نہ کرے کہا عمر رضی نے فرمایا رسول علیہ
 الصلوٰۃ والسلام نے کہ فاسق کی دعوت قبول نہ کر یعنی اسکی پہنانے جاؤ کھانا نہ کھاؤ کیونکہ وہ
 اپنے کھانے میں حرام سے احتیاط نہیں کرتا اور کبھی ایسا چمکے وہ ظالم بھی ہوتا ہے تو یہ
 اتفاق اسکا کھانا درست نہیں کیونکہ وہ لوگوں کا مال ظلم سے لیتا ہے جیسا حاکم کے دفتر
 علی اور اسکے نوکر کہ مسلمانوں کا مال فریب اور ظلم سے لیتے ہیں اگر مسلمان انکی دعوت
 قبول کریں گے تو ان کی حرمت اور غربت بڑھے گی اور عوام کو کھاتیلنے کی دستاویز ہوگی
 فصل ان دنوں عوام میں بلکہ بعض خواص میں شفاعت کا بڑا جھگڑا پڑا ہے ناواقف لوگ
 کہتے ہیں کہ ہمارے گروہ کے لوگ شفاعت سے منکر ہیں یہ نہیں سوچتے کہ ہم تو ہرگز اس
 شفاعت سے جسکا بیان اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اور رسول مقبول نے احادیث میں فرمایا
 ہے اور علمائے تفسیر کی کتابوں میں لکھا ہے منکر نہیں وہ شفا بالاذن ہے کسی کے
 اپنے اختیار کی نہیں سو کئی دلیلین لوگوں کے بوجھنے کو اس مقدمے میں لکھی گئیں کہ
 ناواقف اپنی ہرزہ و دانی سے باز رہیں اور ہم پر تجاہل نہ لکاوین اور وکے تہمت
 لگانے کے عذاب سے بچیں فرمایا اللہ تعالیٰ نے آیۃ الکرسی میں مَنْ ذَا الَّذِي
 يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ یعنی توں ایسا ہے کہ شفاعت کرے اللہ کے پاس مگر

اسکے حکم سے اور سورہ یونس کے پہلے رکوع میں اَمَّا مَنْ شَفَعَ لَا مِنْ بَعْدِ اِذْنِ يٰعْنٰی نٰہیں ہے
کوئی شفاعت کرے والا مگر اللہ تعالیٰ حکم کرنے کے پتھے اور سورہ انبیاء کے دوسرے رکوع میں
لَا تَشْفَعُوْنَ اِلَّا لِمَنْ اَرَضٰی وَهُمْ مِنْ جَحَشِیَّتِهٖ مُشْفِقُوْنَ یعنی شفاعت نہیں کرتے پتھے
اور مقرب بندے مگر اسکی جس سے راضی ہوا اللہ اور شفاعت کر نیوالے اسکی ہدیت سے
ڈرتے ہیں کہ ہماری شفاعت کہیں حد سے بڑھ نہ جاوے اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ شفاعت
کر نیوالے بعد حکم کے بھی ہر ایکے حق میں شفاعت نہیں کریگے مگر جس کے حق میں رضی اللہ
کی پاویں گے اور اگر حکم کے بعد جس کے حق میں کم نہیں ہوا شفاعت کریگے تو مقبول نہ ہوگی چنانچہ
اسکا اشارہ فرمایا ہے وَلٰکِنْ تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَہٗ اِلَّا لِمَنْ اِذْنٌ لَّہٗ یٰعْنٰی فائدہ نہ کرے
گی شفاعت کسی کی احد کے پاس مگر جس کے حق میں کم دیا گیا اور مواہب لدنیہ میں دوسرے
فصل کے پانچویں مقصد میں اس طرح لکھا ہے اَمَّا مَنْ یَعْتَرِفُ لِحُجَّتِہٖ اَنْ لَّا یَرْضٰی اَنْ یُدْخَلَ
خَلَائِکَ مِنْ اُمَّتِہٖ النَّارَ ہُوَ مِنْ غُرُورِ الشَّیْطٰنِ لَہُمْ وَلَعْبٌ ہِمْ فَاِنَّہٗ صَلَّی اللہ
علیہ وسلم یَرْضٰی بِمَا یَرْضٰی رَبُّہٗ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی وَہُوَ سَاجِدٌ لِّدُخْلِ النَّارِ مَنْ یَسْتَحَقُّہَا
مِنْ الْکُفَّارِ وَالْعَصَاۃِ ثُمَّ یَجْعَلُ لِرَسُوْلِ اللہ صَلَّی اللہ علیہ وسلم حُجَّۃً یَشْفَعُ فِیْہُمْ وَرَسُوْلُ اللہ
صَلَّمَ عَلَیْہِمْ وَیَجْعَلُ مِنْ اَنْ یَقُوْلَ کَاَرْضٰی اَنْ یُدْخَلَ خَلَائِکَ مِنْ اُمَّتِی النَّارَ اَوْ یَدْعُوْہَا بِرَبِّہٖ
تَبَارَکَ وَتَعَالٰی یَاْذِنُ لَکَ فِی الشَّفَاعَةِ فِیْشَفَعُ فَمِنْ شَآءِ اللہ اَنْ یَشْفَعُ فِیْہَا وَلَا یَشْفَعُ فِیْ
غَیْرِہَا اِذْنُ لَکَ وَرَضِیَہٗ یعنی معذور ہونا جاہلون کا اسے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
راضی نہ ہونگے کہ داخل ہو کوئی انکی امت میں سے جنہم میں شیطان کے فریب سے
جس اور کھلتے ہیں وہ اسے لیکھا اصل یون ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہوں گے
اس سے جس سے اُن کا رب راضی ہو اور وہ پاک پروردگار داخل کرے گا جنہم میں جو اس کے لائق
ہیں کافروں سے اور گمراہ کاروں سے بعد اس کے حد مقرر کرے گا حد رسول صلی اللہ علیہ وسلم
والہ وسلم کے واسطے ایک حد شفاعت کریں گے وہ اس حد پر اور وہ صلی اللہ علیہ وسلم

غیہ الدوسم جانتے ہیں اس۔ کہ اور اس کے حق کو اس بات سے کہ کہیں نہیں راضی ہوں
میں کہ داخل کرے اللہ میری امت سے کسی کو جہنم میں لے سکے اس کو اس میں کہہ اللہ تعالیٰ نے
حکم کر رکھا ان کو شفاعت کے مقدمے میں اس شفاعت کر نیگے وہ اس کی جسے اللہ چاہے
وہ شفاعت کی جاوے اس کی اور شفاعت نہ کر نیگے وہ سرے کسی کی کہ جبکہ اول نہیں ہوا
اور اس کے بعد راضی نہیں ہوا اول باب التاویل معانی التذیل میں جو شہور ہے

تفسیر طراز شیخ علامہ زین الدین بغدادی سے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مَرَدِّ الدُّنْيَا کَیْفَ عِنْدَہُ الْإِبَادِیْنِہِ اِی بامرہ و ہذا استنبہام اِنکار و المعنی الاشیع عندہ احد لا یامرہ و لایادہ و ذلک ان المشرکین زعموا ان الاصنام لیفعولہم فاجبر انہ لا شفاعۃ لاحد عنده الا ما استثنوا یقولہ الْإِبَادِیْنِ بِیْدِ ذَلِکَ شَفَاعَةُ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَشَفَاعَةُ الْاَنْبیَاءِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَشَفَاعَةُ الْمُؤْمِنِیْنَ بَعْضُہُمْ لِبَعْضٍ اور تفسیر

کبیر میں ہے لَا يَمْلِكُ أَحَدٌ فِي يَوْمِ الْقِيَامَةِ شَيْئًا فَلَا يَقْدِرُ أَحَدٌ عَلَى الشَّفَاعَةِ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ تَعَالَى فَيَكُونُ الشَّفِيعُ فِي الْحَقِيقَةِ الَّذِي يَأْذَنُ فِي تِلْكَ الشَّفَاعَةِ كَانَ الْأَسْتِغْثَالَ بَعْدَ تَوَلَّى مَوْلَا شَيْعَالٍ بِنَادٍ لَا عَيْتَ بِهِ اسْتَمْتِ يَسْ كُونِي مَا كُنْتِ هُنَّ قِيَامَتِ كَ دُنِ كِسِي چیر کا پس قدرت ہنرین رکھا کوئی شفاعت پر مگر امد کے حکم سے پس حقیقت میں وہی شفیع ہوا جو حکم کرتا ہے اس شفاعت کی پس مشغول رہنا امد کی عبادت اور تالعدار میں اولی ہے دوسروں کی عبادت اور تالعدار کی

فقط اور تفسیر مازن میں یہ بھی ہے۔ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى قُلْ لِلَّهِ الشُّعَاعُ حُجَّةٌ
أَيُّ لَا يَشْفَعُ أَحَدٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ فَكَانَ الْأَشْتِعَالُ عِبَادَةً وَأَوَّلُهَا كَمَةُ هُوَ الشُّفِيعُ فِي الْحَقِيقَةِ
وَهُوَ يَدْنُ فِي الشُّعَاعَةِ لَنْ يَشَاءَ مِنْ عَبْدٍ
یعنی فرمایا، اللہ تعالیٰ نے کہ کہہ
محمدؐ اللہ کے اختیار میں ہے شفاعت سب کی یعنی کوئی شفیع نہ ہوگا
مگر اللہ کے اذن کے بعد پس مشغول رہنا کسی عبادت اور فرمان برداری میں

سب سے پہلے کیونکہ حقیقت میں وہی اللہ شفاعت کرے اور وہ حکم کرے شفاعت
 کرنے کے لئے جسکے حق میں ہمارے کاپنے بان سے اور شفاعت عظیم کی حدیث
 میں آیا ہے فرمایا رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فَاَسْتَاذَنَ عَلٰی رَجُلٍ فَيَاذَنُ اِلٰی يَخِي
 پس ان دن طلب کرونگا میں اپنے رب سے تواذن دے گا وہ مجھے کو اور شیخ زین الدین بن علی
 المقرئ شیخ ابن حجر عسقلانی کے شاگرد نے سرۃ الطالب میں لکھا ہے فَاَعْلَمَ اَنَّهُ حَقَّ
 اَللّٰهُ تَعَالٰی وَسَلَامٌ لَا يَنْفَعُ كَيْفَ جَبَادِ اَللّٰهِ بَلْ يُسْفَعُ لِمَنْ اَدْنٰ اَللّٰهُ فِي شَفَاعَتِهِ يَنْ
 جانو کہ پیغمبر اصابی اللہ علیہ السلام شفاعت نہ کریں گے سب لوگوں کے حق میں بلکہ
 شفاعت کریں گے اس کی جس کے حق میں ان دن دیا اللہ تعالیٰ نے اور بخاری میں
 عدول کے ذکر میں حدیث طویل میں لکھا ہے اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ
 وَسَلَّمَ لَا يَخْتَارُ اَحَدُكُمْ يَخْتَارُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰی رَقَبَتِهِ صَامَةً فَيَقُوْلُ يَا
 رَسُوْلَ اللّٰهِ اَعِزَّنِيْ فَاَقُوْلُ لَهُ لَا اَمْلِكُ لَكَ مِنْ اللّٰهِ شَيْئًا قَدْ اَمْلَعْتُكَ مَا عَلٰی قَارِيْ
 شکوۃ شریف کی شرح میں اس حدیث کے نیچے لکھا ہے یعنی قَدْ
 قُلْتُ لَكَ فِي الدُّنْيَا اَنَّ الْغُلُوْلَ وَالسَّرَفَةَ وَالْخِيَانَتَ مُوْجِبَتٌ لِلْعَذَابِ فَلَمْ
 تَقْبَلْ قَوْلِيْ فَاَلْيَوْمَ لَا اَمْلِكُ لَكَ اَنْ اَرْفَعَنَّكَ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ شَيْئًا
 فرمایا رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہ البتہ آؤں گا تم میں سے قیامت
 میں ایک شخص میرے پاس اس حالت میں کہ اس کی گردن پر سونا روپا ہو گا کہ
 لوٹ کے بال سے چوری کیا تھا پس کہے گا یا رسول میری فریاد کو پہنچو
 پس کہوں گا میں جواب میں اسے مالک نہیں ہوں میں تیرے لئے امد کے
 پس کسی چیر کا اور تحقیق کما تھا میں نے تجھ کو دنیا میں کہ عدول اور خیانت اور
 چوری کرنے سے قیامت میں عذاب ہو گا پس باور نہ کیا تو نے میرے کہنے کو نہ آج
 کے دن اختیار نہیں رکھا میں تیرے لئے کہ دور گردن تجھ سے کچھ عذاب خدا کا

فقط آیت اور احادیث سے اور قتال سے علمائے دیندار کے معلوم ہوا کہ
 مختار کامل اور متصرف علی الاطلاق اللہ جل شانہ کے کارخانے میں کوئی نہیں کہ جو
 چاہے کرے نہ دنیا میں نہ آخرت میں والا عتاب ہونا بدر کے قیدیوں کے معذرت
 میں اور ام مکتوم نابینا کے معذرت میں جبکہ حال قرآن شریف صاف لکھا ہے کیون ہوتا اور آیت
 لَیْسَ لَکَ مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ اور آیت اَسْتَغْفِرْتُ لَکُمْ اَمَّ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَکُمْ اَمْ لَکُمْ اَمْرٌ کَبِیْرٌ کیون نازل ہوئی اور آیت
 اِنَّکَ لَا تَهْدِیْ مَنْ لَّجَبْتَ وَلَکِنَّ اللّٰهَ یَهْدِیْ مَنْ یَّشَاءُ کَاکِیَا مطلب ہے مگر بفضل
 بدوین علاقہ کسی سبب انبیا اولیا سے بطریق خرق عادت کے ظاہر ہوا ہے جیسا فرزند ہونا
 بالجھ عورت کا اور شفا دینا مریض کا سو وہ محض اللہ تعالیٰ کی جناب میں التجا کرنے سے ہوا ہے
 اور موحد لوگ ایسی باتوں کو بزرگوں کی دعا کی تاثیر سے سمجھتے ہیں اور کرنے والا اور بر لاندہ
 وہی ہے مختار حقیقی ہے اس واسطے ان کے ایمان میں خلل نہیں آتا اور مشرک اور عوام
 مسلمان خصوصاً عورتیں ان باتوں کو بزرگوں کی ارواح سے یا بتوں سے علاقہ
 جان کر ان کی مذہب نیاز مانتے ہیں امید پیاہ میں رکھے ہم کو اور سب مسلمانوں کو آمین
 ثم امین

خاتمہ

ایسی ہی تحریر اور تقریر ہے حضرت مولانا محمد اسماعیل غازی رحمۃ اللہ علیہ محدث
 دیوبند کے تقویۃ الایمان میں جس سے معاندین دین محمدی اور مخالفین
 طریقہ احمدی منکر ہو کر ان کے اور لکھ ڈاؤن مومنین صالحین کے حق میں طعن تشنیع
 کرنے لگے اور کلمات فالائق جو مسلمانوں کی شان سے بعید ہے زبان پر کہ
 تحریر میں ملائے موبلا شبہ وے لوگ دنیا کی بدنامی اور عاقبت کی رو سیاہی کی

حکومت یہاں دنیا میں علمائے دین دار منصف مزاج کے نزدیک اور لوگ ان قیامت کے میدان میں اس شہنشاہ عظیم الشان منتقم حقیقی اور اس نبی مطیع و شفیع کے حضور میں اپنے جسد اور نفوس کے سبب حاصل کر چکے الہی ہلکوار ہمارے بھائیوں کو اس عقیدہ نیک پر کہ اہل سنت و جماعت کا یہی عقیدہ ہے قائم رکھو اور دشمنوں کی عداوت اور خالغوں کی مخالفت سے ہماری عزت اور ابرو کی محافظت کر آئیں یا رب العالمین بہ فضلہ و کرمہ اور حرمت سے سرور عالم شفیع ام حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ و جمیع انبیاء مرسلین و ملائکہ مقربین و مومنین صالحین و مخالفین ناوان کہتے ہیں کہ تقویۃ الایمان میں نبیوں کی شان کی چھائی لکھی ہے لیکن دے پئے کے اندھے نہیں سمجھتے کہ اس کی بھلا عظمت اور شوکت اور کبریاؤ اور بزرگی اور فخاریہ رو برویوں یوں بیان کیا ہے حقیقت میں تو سچ بات ہی ہے کہ اس شاہنشاہ جلیل القدر عظیم الشان کے رو برو کسی کی بڑائی نہیں اور کوئی دم نہیں مار سکتا اور سب حیران اور مستحیر ہیں اور لاچار اور عاجز اور جس مقام میں اس مالک حقیقی کی عظمت اور مالکیت کا بیان جسے کیا ہے تو اس کو ضرور ہوا ہے کہ سب کی چھائی خصوصاً ان لوگوں کی بے اختیاری اور عاجزی کا بیان کرے جسکی بڑائی عوام کی نظروں میں چھائی ہوئی ہے اور ان کو اس کے کارخانے میں شریک اور فخر جانتے ہیں اور اسی خیال فاسد پر ان کی نذر بیزار مانتے ہیں اور شکوک اور کارروا سمجھتے ہیں چنانچہ شیخ سعدی کہتے ہیں گلستان میں اگر تیغ قہر برکشد نبی و ولی سر در کشد :

ایضاً

گر بہ محض خطاب قہر کند  انبیاء نہ جائے مغفرت

بوستان میں ہے

دران روز کز فضل برسد قول  الواعزم راتق ہر روز ہول

فائدہ

جانا چاہئے کہ جو چیز زندگی میں آدمی کو پہنچتی ہے وہ قسم سے خالی نہیں

یا وہ مرغوب ہوتی ہے اسکی طبیعت کو یا مکروہ آدمی کو دونوں پر جبر ضرور ہے پہلی قسم
 جیسے پایا جانا صحت و سلامتی کا مال و جاہ کا اور زیادتی تا بعد از او اسباب کی آدمی ان سب
 باتوں میں جبر کرنے کا محتاج ہے اس کی خاصیت ہے کہ جب اسکا نفس اپنی خواہشوں کی چیز
 سے فائدہ منہ ہوتا ہے اور انواع طرح کی راحت اس کے دل کو حاصل ہوتی ہے اور مباح
 چیزوں میں رخصت پاتا ہے اور لذتوں کی چیزوں میں جھپٹتا ہے تو غلبہ اسکا نفس کشی اور
 اور باطوری اختیار کرتا ہے اور گناہ کار اور نافرمان بنتا ہے فرمایا اللہ تعالیٰ انہ انک لیسات
 لیطغی انہ ^۱ استغنی امقر انسان سرس ہوتا ہے جب دیکھتا ہے اپنے تین بے پرواہی
 میں معرفت نہ کیا ہے کہ ہر بلا پر وہ من جبر کرتا ہے مگر نعمت اور عافیت اور نعمت پر جبر کرنا صلیقو کما
 کام ہے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اَلْهٰکُمْ التَّکَاثُفُ حَتّٰی ذُکِّرَ الْمُقَابِلَ کَیْلَ یُنْزِلَ اِلَیْکُمْ کُتُبًا
 ماکو اور زیادتی حرص کی بیان تک کہ پہنچ جاؤ گور کے نزدیک اس وقت ہوشیار ہوتے ہو سو یہ
 کام کا نہیں ہے پہلے ہوشیار ہوا چاہئے پس حقیقت میں ہر دوہی ہے جو اس راہ کو درست کرے
 لڑکوں کی طرح کھیل اور تماشے میں عمر عزیز کو برباد نہ دے اور دنیا کی نعمتوں کو گناہ کی جیلی نہ بناد
 اور خوشی نہ زندگی کے سبب سرکشی و بدچلنے لکے گھرے میں اپنے تین نگاہوں سے اور ہانکی لڑائی
 فرغیہ ہو کروان کی نعمت عقبی کو نہ چھوڑے یقین تصور کرے کہ جو اسکے ہاتھ میں ہے
 دنیا کی نعمت اور دولت سے سب عاریتی ہے قریب ہے کہ تقدیر الہی
 ان نعمتوں اور دولت کو اسکے پاس سے جدا کرے گی بعد اسکے یا
 اس کے جدائی کے عذاب میں گرفتار ہوگا یا اسکے علاحدگی کے
 سبب دولت ابدی میں پہنچے گا اور اسکی لذت و خوبی اسکو نصیب ہوگی
 جو حضرت پیغمبر مصلیٰ علیہ والہ وسلم کے فرمانے کے بموجب مالکے دینے میں
 اور خلق کے ساتھ نیکی کر میں اور زبان سے سچ بولنے میں اور نصیحت کر میں اور دل حقیقت کے سمجھنے میں
 کچھ توقف اور سستی کریگا دوسری قسم وہ پیر خیر کو طہارت مکروہ جائی وہ وقت ہم ایک وہ جو آدمی کے

اختیار میں ہے جسے طاقت اور عیسان دوسری مصیبتیں جو پیدا ہوتی ہیں وہ بھی دو قسم ہیں

پہلی وہ کہ ابتدائین بندیکے اختیار میں نہیں ہوتی مگر اس کے دفع کرنے پر وہ مختار ہے جیسا معاف کرنا ظالم کو اور چھوڑ دینا موفیکو باوجود قدرت کے دوسری وہ جو نہ ابتدائین نہ آخرین بندیکے اختیار میں ہے جسے امراض نفسی و جسمانی و مالی سو پہلی قسم جسکا ہونا اختیار میں نہیں ہے اور فو اسکا اختیار میں ہے مثال اسکی یہ کہ ایک نے برائی کی اس کے نفس کے ساتھ یا مال لے لیا اسکو ایذا پہنچا یا کبھی ترک اسکا واجب ہے کبھی مناسب واجب ہے جب اسکا ایذا پہنچانے والا باپ یا استاد یا مالک ہو اور جب برابر کا ہو یا اس کے مرتبے سے کم ہو تو مناسب اور فضیلت رکھتا ہے چنانچہ جب جبریل علیہ السلام حضرت کو نیک اخلاق کی تعلیم کرتے تھے حضرت نے پوچھا اچھی خصلتوں کی جامع کو

چیز ہے حضرت جبریل نے فرمایا صِلْ مَنْ قَطَعَكَ وَاعْظِ مَنْ حَرَمَكَ وَاعْفُ عَنِ مَنْ ظَلَمَكَ یعنی جو کوئی تجھ سے الگ ہو وہ تو اسکو ملا لے

اور جو کوئی اپنے تئیں تیرے احسان سے محروم جانے اسکو دے خوش اور جو کوئی تجھ پر ظلم کرے اسکو معاف کر دوسری قسم وہ مصیبتیں جن کا اول آغاز بندے کے اختیار میں نہیں ہے جیسے مرنا و لا و اور دوستوں کا یا نقصان ہونا مال کا یا ہجوم کرنا تکلیفات اور بلاؤں کا یا مقصود ہونا سلامتی اور نذرستی کا سوان چزیوں پر صبر کرنا موجب ہے مرتبہ کوئی بلندی کا اور باعث ہے پروردگار کی خوشنودی کا ابن عباس رضی فرماتے ہیں کہ صبر قرآن میں جو آیا ہے تین مرتبے پہنچے اول فرضوں کے ادا کرنے پر اس میں تین سو درجے ہیں دوسرا ممانعت کے چزیوں پر اس میں چھ سو تیرے چھ سو تیرے کے پر تھے ہیں پہلے تین سو درجے ہیں کیونکہ فرضوں کے ادا کرنے کے بعد اور گناہوں سے بچ رہنے پر ہر ایک مسلمان صبر کر سکتا ہے مگر صبر کے بعد کو برداشت کرنا بڑے کامل الایمان کا کام ہے کسی پر حضرت نے اپنی دعا میں

مین فرمایا ہے کہ خداوند زمین وہ یقین کامل چاہتا ہوں جس سے دنیا کی مصیبت
 مجھ پر آسان ہو جاوے اور فرمایا رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب
 کسی بندے پر مین مصیبت ڈالتا ہوں پھر وہ صبر کرتا ہے اور اس کی شکایت دوسرے سے
 نہیں کرتا تو اس کے جسم ظاہر کو باطنی جسم سے ہل دیتا ہوں اور جب مافی حزن سے
 بہتر خون روحانے اس کے باطنی مین روان کرتا ہوں پس اگر بچاویا ہم نے اس کو اس
 مصیبت سے تو گناہ ہوں سے اس کو پاک کر دیتے ہیں اور اگر موت
 دی ہم نے اس کو تو رضامندی کے مکان میں اس کی روح کو پہنچا

دیتے ہیں غرض صبر کی تریف سے دفتر صبر

ہیں اللہ تعالیٰ مومن کو صبر کامل عطا کرے اور

مصیبت اور تکلیف ان کے دلیر سان کر دے

آمین ثم آمین اس کتاب کے پڑھنے والوں کو

معلوم ہو کہ اکثر حدیثیں اس کتاب

میں شکوۃ شریف کی ہیں بعض

اجیار العلوم اور ذخیرۃ الملک

کی تصحیح کر کے لکھی گئیں

جو مسلمان ان پر عمل

کریگا بیشک اللہ

رسول کی رضامندی

دولت مالا مال ہوگا